

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

محبت میں نہیں کرتی

از قلم نازش لیاقت

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

آپ آخر چاہتے کیا ہیں ذلیل کروں آپ کو اور اپنی اور آپکی عزت کا جنازہ نکالوں.....؟؟؟
وہ سامنے کھڑی غصے سے چلا رہی تھی پر وہ ایسے دیکھ رہا تھا کہ یقین ناکر پا رہا ہو کہ
یہ وہ ہی لڑکی؟؟؟

سنائی نہیں دے رہا مسٹر مراد آپکو؟؟؟؟
وہ ایک بار پھر بولی تھی

..... زری..... بات سنو وہ ایک ٹوٹے ہوئے انسان کی طرح آگے بڑھنے لگا تھا

وہیں رک جائیں اور کیا زری زری کہ رہیں مجھے ؟؟؟ کوئی زری نہیں ہوں میں زرنش ہوں میں سمجھے زرنش وہ کہتے ہی منہ پھیر گئی تھی اور گارڈ کو آواز لگائی تھی

انہیں باہر کا راستہ دیکھائیں اور میری چیف سے بات کروا دیں میں انکے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی میں اکیلی ہی بہت ہوں

"Now u can go Mister Murad"

وہ کہہ کر کی نہیں تھی اور باہر کی طرف بڑھ گئی تھی ہاتھوں کو غصے سے مسٹھی بنائے اپنے اوپر سب کی نظروں کی تپش محسوس کرتے اسے غصہ آ رہا تھا آخر اللہ نے اسے ہی کیوں چنا تھا ان سب کیلئے کیوں وہ شخص پیچھا نہیں چھوڑ دیتا..... جو چاہتا تھا وہ ایک سال پہلے کر آئی تھی پھر... پھر واپس آنے کا مطلب؟؟؟ وہ بے دردی سے آنکھوں میں آئی نی کو صاف کر چکی تھی

اوہ کیا کر رہے ہو پھوڑ لڑکے آخر بات سمجھ کیوں نہیں آتی تمہیں کیوں مان نہیں لیتے کے تم پھوڑ ہو وہ شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اس سے مخاطب ہوئی تھی جو سامنے ہاتھ میں گلو لیئے کچھ بنانے میں مصروف تھا

اوائے چٹئ باندرئ تو پھر مہاں ٹپک گئئ اب تو پکا نمہئ بنا پاؤں گا یہ ہائے کیا ہوگا اب میرا وہ اداکاری کرتے ہوائے اپنا ہاتھ سر پر رکھ چکا تھا

بس بس رہنے دو میرا منہ نا کھلواؤ وہ زچ ہوئی تھی

اففففف اللہ دیکھیں ابو ہفتے میں ایک بار دونوں اپنی شکل دکھاتے ہیں اور گھر آتے ہی لڑنا شروع کر دیتے ہیں آخر ایسا بھی کیا کام ہے جو گھر نہیں ٹک سکتے تم دونوں؟؟؟

تناوش بیگم لان میں انکی لڑائی کی آواز سن کر آئیں تمھیں اور آتے ہی انکے پاس بیٹھے
مسکراتے دادا کو انکی شکایت لگائی تھی

ہا ہا ہا بھو رہنے دو ان دونوں سے ہی گھر میں رونق ہوتی ہے میں بھی ہنس لیتا ہوں کیا پتہ
زندگی کا جب اگلی بار یہ گھر آئیں تو میں ناملوں

دادا توبہ کریں ایسی باتیں نہیں کرتے اللہ آپکی عمر دراز کرے وہ پیار سے گھٹنے پر منہ
ٹکائے بولی تھی

ہاں ہو گیا وہ ان سب سے بے خبر کچھ بنا رہا جب سب نے دیکھا تو وہ ایک خوبصورت
ماڈل تھا جس میں پہاڑ گھاس درخت اور کچھ گھر صاف نمایاں تھے

واہ پھوڑ لڑکے امید نہیں تھی اتنا اچھا بنا لو گے وہ بول کر دانتوں کی نمائش کر رہی تھی

....

بس بس چٹی باندری شکر نہیں کرتی کے تمہیں منہ لگا لیتا ہوں ورنہ میں کیسی لڑکی سے
بات نہیں کرتا اور ایسی فالتوں باتوں کا جواب تو بالکل نہیں دیتا

وہ کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا

بس کر دو ہاں شکر کرو میں نے نکاح کر لیا ورنہ کون دیتا تم جیسے پھوڑ کو لڑکی

بس گریٹا ایسے نہیں بولتے شرم کرو کچھ بڑی ہو گئی ہو

ہاں چچی عقل سکھائیں ایسے کچھ کیسے بات کرتے ہیں اپنے شوہر سے وہ معصوم سے
شکل بنا کر تناوش بیگم کے پاؤں میں جا بیٹھا تھا

وجاہت آفندی شاہ کے دو ہی بیٹے تھے

ولید آفندی شاہ اور کبیر آفندی شاہ

ولید آفندی شاہ کی بیوی حور عین

اور کبیر آفندی شاہ کی بیوی تناوش

کسیر اور تناوش کی ایک بیٹی تھی

اور جبکہ ولید اور حورین کا ایک بیٹا تھا

ولید آفندی شاہ بزنس مین تھے جو کے اپنے بابا وجاہت شاہ آفندی کا بزنس سنبھال رہے تھے

اور کسیر ایک سیکریٹ ایجنٹ تھا تو اسلیئے وہ گھر میں کم ہی نظر آتے تھے اور وجاہت شاہ کے پوتے اور پوتی کو دور بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسلیئے سب کی رضا مندی سے دونوں کا نکاح گریٹا کے بالغ ہونے پر ہی کروا دیا تھا گریٹا بھی اپنے ماما بابا والوں کے فیصلے سے خوش تھی

وجاہت شاہ کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا ولید اور کسیر دونوں ٹوئس تھے اور انکی پیدائش کے تقریباً چار سال بعد ہی وجاہت شاہ کی بیگم آمنہ اس دنیا سے رخصت ہو گئیں تھیں پھر وجاہت شاہ نے دوسری شادی ناکی تھی کیونکہ وہ آمنہ بیگم کی جگہ کیسی کو نا

دینا چاہتے تھے اپنے بچوں کی پرورش میں کوئی کمی نا چھوڑی تھی انہوں نے ایک بزرگ خاتون تھیں جنہیں وجاہت شاہ اپنی ماں کا درجہ دیتے تھے انہوں نے ہی دونوں کا سنبھالا تھا

وجاہت شاہ نے ولید اور کبیر کی جب شادی کی تھی تو اسکے کچھ وقت بعد ہی بی اماں کا انتقال ہو گیا تھا

دونوں ہی بہت ٹوٹ گئے تھے ماں تو نا تھی پر ماں جیسے پال کر انہوں نے بڑا کیا تھا اللہ تعالیٰ نے شادی کے کچھ سال بعد ہی دونوں کے گھر اولاد جیسی عظیم رحمت دے تھی تب وجاہت شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھی کیونکہ اللہ نے رحمت اور نعمت دونوں سے نوازا تھا انہیں

ایک خوشحال گھرانہ تھا یہ پرکتے ہیں نا جہاں خوشی ہوتی وہاں آزمائشیں بھی بہت ہوتی ہیں



آخر کیوں وہ واپس کیوں آیا ہے جو چاہتا تھا وہ کر دینا میں نے اور ہمت نہیں ہے مجھ میں اللہ اور اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی امی ... اگر امی نے اسے دیکھ لیا تو وہ تو ممتا کے مارے پگھل جائیں گیں نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی نفرت کرتی ہوں اس سے میں نفرت اسے اپنی زندگی میں واپس نہیں آنے دوں گی میں اور امی ... امی کو تو دیکھنے بھی نہیں دوں گی اسے وہ مسلسل ٹھلتے ہوئے بربرڑا رہی تھی کیا ہوا ہے زری ؟؟؟؟ اسکی سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا تھا جب اسکی ماں نے پکارا تھا اسے

"او کم آن ماما"

کتنی بار کہا ہے اس نام سے نفرت ہے مجھے نا بلایا کریں پلیز وہ پیار سے ماں کو کرسی پر بیٹھاتی ہوئی بولی تھی

آخر کب تک یہ کروگی امی کی جان کب تک خود کو ایسے تکلیف دوگی ؟؟؟؟

امی تب تک جب تک ہر بات کا بدلہ نہیں لے لیتی میں وہ غصے اور نفرت کے ملے
جلے لہجے میں بولی تھی

میری بچی بس کر جا جو ہوا چھوڑ دے اس بات کو آگے بڑھ جا جیسے بنا بات کیئے اس دن
آگے بڑھی تھے انہوں نے ہاتھوں کو پیالہ بنا کر اسکا منہ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا

نہیں امی نہیں بالکل نہیں میں بنا بات کرے لے آئی تھی آپکو پر انہوں نے ملنا چاہا
ہمیں؟؟ نہیں کبھی نہیں کہتے ہیں ڈھونڈنے سے خدا بھی مل جاتا ہے پھر انہوں نے
----- ہمیں کہیں تلاش نا کیا کیوں آخر کیوں

میرے پاس اس چیز کا جواب نہیں پر میں مرنے سے پہلے ایک بار صرف ایک بار ان سب سے ملنا چاہتی ہوں وہ ہاتھ جوڑ کر بولیں تمہیں

اسکا وجود کانپ گیا تھا ہاتھ جوڑے دیکھ کر وہ فوراً اٹھی کوگلے لگایا تھا انہیں امی جان فکر نا
کریں آپ ان سے ملنا چاہتی ہیں نا ٹھیک ہے پر میں نہیں ملوں گی نا کوئی بات کروں گی
وعدہ کریں آپ مجبور بھی نہیں کریں گی اور اس دن کا کوئی ذکر بھی نہیں

یہ الفاظ سن کر تو جیسے وہ کھل ہی اٹھی تھیں ٹھیک ہے میری بچی وعدہ کرتی ہوں بس انکے پاس لے جا مجھے میرے اپنوں کے پاس

ٹھیک ہے امی بس یہ مشن کمپلیٹ کر لوں پھر انشاء اللہ آپکو لے جاؤں گی ابھی آپ ٹیبلٹ لیں اور ریسٹ کریں پلیز اور رونا نہیں ورنا پھر طبیعت خراب ہو جائے گی اسنے کہا اور ماتھے پر بوسا دیا تھا

ٹھیک ہے میری بچی بہت چاہت کے ساتھ انہوں نے اپنی بیٹی کو گلے لگایا تھا

امی آپ اتنی خوش ہو رہیں کیا وہ آپکو اور مجھے ایکسیپٹ کریں وہ جو گھر سے نکالنے پر آمادہ تھے وہ صرف سوچ ہی سکی تھی کیونکہ اپنی ماں کی خوشی دیکھ کر کچھ بول نا پائی تھی

کیوں آخر کیوں زری اتنی خفا کیوں ہوں محبت کرتی ہوں جانتا ہوں میں پھر کیوں ایسا کر رہی ہوں اور دوری برداشت نہیں ہے مجھ میں میرے اللہ آخر کیوں وہ اتنی دور ہو گئی وہ شوخو چنچل لڑکی وہ کمرے میں کرسی پر بیٹھا تھا اور آنکھوں میں نمی تھی وہ اتنا کمزور تو نا تھا پھر آج کیوں ہارا بیٹھا تھا کیوں کوشش نا کر رہا تھا

اسلام علیکم گریا

وہ بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی جب اسماء نے آکر سلام کیا تھا

وعلیکم اسلام کب آئی تم وہ خوشدلی سے ملی تھی

کیا کروں تمہیں تو فرصت نہیں بس شوہر کے ساتھ ہی غائب رہتی ہو وہ منہ بنا کر بولی تھی

اچھا نا سوری بس پڑھائی کا بردن زیادہ ہے گریا نے صفائی دینا ضروری سمجھا تھا کیوں کے
.... اسماء وہ لڑکی تھی جو بات کا پتنگڑ بنانے میں وقت نا لگاتی تھی

اسماء ولید کی سالی کی بیٹی تھی ولید کی سالی یعنی رضیہ جن کے شوہر کا انتقال ہو چکا

... تھا رضیہ بیگم کی ایک بیٹی تھی اسماء اور دو بیٹے تھے حارث اور شافعی

شافعی ایک سنجیدہ لڑکا تھا اپنے کام سے کام رکھنے والا برے کاموں سے دور عیاشی وغیرہ

..... سے پاک اور جب کے حادث اس سے مقابل بلکل الٹا تھا

شافعی کی شادی ہو گئی تھی اور وہ اپنی امی کی وجہ سے ان سے الگ تھا خرچہ اور ساری
.... ذمیداریاں وہ دور رہ کر بھی سنبھال رہا تھا

رضیہ بیگم کی عادت تھی ہمیشہ حسد کرنا لڑائیاں ڈلوانا سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کرنا اور جھوٹ کو سچ اور یہ ہی عادت اسماء کی بھی تھی جس سے گریبا اچھی طرح واقف تھی..... اسلیئے چپ رہتی تھی اسکے سامنے اور زیادہ بھی نا بولتی تھی

.... تم کب آئی اسماء جو مسلسل ادھر ادھر دیکھ رہی تھی گریبا کی بات پر چونکی تھی
ہاں بس ابھی حارث بھائی کے ساتھ اسنے پھر نظریں ادھر ادھر گھومانی شروع کر دیں
.... تمہیں جیسے کچھ ڈھونڈ رہی تھی

.... کچھ چاہیئے اسماء گریبا نے ادھر ادھر دیکھتے دیکھ کر پوچھا تھا

..... ہاں یار تھک کر آئی ہوں پانی تو پوچھ لو وہ منہ بنا کر بولی تھی

اوہ سوری میں پانی لے کر آتی ہوں ویٹ وہ پانی لینے چلی گئی تھی اور اسماء کی نظریں
.... سامنے سے آتے شاہ پر پڑیں تھیں

ہلکی سی بیئرڈ مہرون کانچ سی آنکھیں گوری رنگت بلیک جیکٹ کے نیچے واٹ ٹی شرٹ
پہنے اور بلیک ہی پینٹ پہنے ہاتھ میں واچ تھی اور سنجیدگی چہرے پھر نمایاں تھی شاید
..... کہیں جا رہا تھا

.... اہم اہم لوگوں کے مجاز ہی نہیں ملتے اب تو

.... اسماء کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے بولی تھی تو شاہ نے حیرانی سے دیکھا تھا

.... ارے اسماء تم کب آئی تم وہ سامنے پڑی کرسی پر بیٹھا تھا

بس ابھی آئی ہوں وہ شاہ کو دیکھ کم تاڑ زیادہ رہی تھی اور یہ ہی بات شاہ کو زچ کرتی تھی

◆ ◆ ◆ ◆

... اوہ چلیں پھر ملاقات ہوتی ہے ابھی کام سے جا رہا وہ کھڑا ہوا تھا
ارے میرے ساتھ بھی بیٹھ کر بات کر لیا کریں اسماء نے شاہ کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھنا چاہا تھا

.... شاہ کے ماتھے پر شکنیں نمایاں ہوئیں تھیں

.... شاہ نے ایک جھٹکے میں ہاتھ چھڑوایا اور واپس بیٹھ گیا تھا

وہ ابھی کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ گریٹا پانی چائے اور کچھ اسٹیکس لئے لان میں آئی تھی

ارے واہ چٹی باندری آج اپنے مجازی خدا پر اتنا بڑا احسان کیسے وہ ہاتھ مسلتے ہوئے زبان ہونٹوں پر پھیر کر بولا تھا

اچھا ٹھیک ہے گریٹا نے کہا اور چائے ہاتھ میں لے لی تھی جبکہ شاہ تو غصے سے دیکھ رہا تھا...

... وہ ایسے گھٹیا انسان کا نام اسکے منہ سے کہاں برداشت کر سکتا تھا

شاہ اس سے پہلے کچھ کہتا موبائل پر کیسی کا ٹیکسٹ آیا تھا گریٹا کے موبائل پر بھی دونوں نے موبائل اٹھایا تو ایک ساتھ پریشانی سے کھڑے ہوئے تھے اور دونوں اندر کی طرف لپکے

..... تھے

دوسرے دن جب وہ آفس میں داخل ہوئی تو سب نے اٹھ کر سلام کیا اور وہ ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کر کے سیدھا اپنے کیبن میں گئی تھی

یہ سمجھتی کیا ہیں خود کو مانا کے شکل اچھی ہے پر کس چیز کا غرور ہے اسے؟؟؟ آفس
.... میں موجود ایک لڑکی نے کہا تو جو ٹریسنگ کا کام سر انجام دیتی تھی

ہائے یہ تو کہ رہی مقدس؟؟؟ سامنے بیٹھی ملائکہ نے کہا تو جو موقع واردات کی اطلاع
.... دیتی تھی

.... ہاں نا مقدس نے منہ پھلا کر کہا تھا

..... اگر یاد ہو تو میڈم آپ نے پہلے دن انکو دیکھ کر کیا کہا تھا

یہ لڑکی دیکھ ہماری سینئر ہے کلر دیکھ یار کتنا ڈارک ہے اسکا اور بال دیکھ لڑکوں جیسی
..... کٹنگ کروائی ہوئی ہے شرم نہیں آتی اسے بس آنکھیں ہی بڑی ہیں اور تو اففف

.... ملائکہ نے اسکی کہی بات دوہرائی تھی اور مقدس نے منہ جھکا لیا تھا

..... اچھا نابلس کر مقدس نے منہ بنا کر کہا تھا اور کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوئی تھی

ملائکہ جو ابھی مقدس سے بات کر کے کچھ چیک کر رہی تھی اچانک سے اپنا نام سن کر
..... گلہ خشک ہوا تھا اسکا

... وہ اُمّی اور اندر کی جانب بھاگی تھی

... جھجھکی..... جی میم ... ملائکہ نے اندر جاتے ہی پوچھا تھا

وہ سامنے ٹیبل پر کوئی فائل کھول کر بیٹھی تھی اسنے نظریں اٹھائیں تو سامنے ملائکہ کھڑی
.... تھی جس کے ہاتھ کانپ رہے تھے

ملائکہ نے جب اسکی آنکھوں میں دیکھا تو حیران رہ گئی تھی آنکھوں میں غصہ تھا اور آنکھیں ... لال ہو رہی تھیں

"Every everything is okay mam"???

.. ملائکہ نے کانپتے ہوئے بامشکل اپنا جملہ مکمل کیا تھا

یہ کیا بکواس ہے اس فائل میں ایک مہینہ پہلے کی بات اب میرے سامنے رکھی ہے تم
.... نے دماغ خراب ہے کیا تمہارا وہ فائل آگے پھینکتی ہوئی دھاڑی تھی

.... ملائکہ نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ فائل اٹھائی اور دیکھنے لگی

.... اس فائل میں لڑکی بچنے کے کاروبار کے متعلق لکھا تھا

میم یہ ... یہ شم شم شمشیر نامی شخص ابھی ملائکہ بولنے ہی والی تھی کے زرنش

... نے بات کاٹی تھی

.... سب پڑھ لیا ہے میں نے اور مقدس سے کہو وہ کال ڈیٹیلز لے کر آئے جاؤ

.... ملائکہ کچھ بولے بنا ہی باہر کی جانب بڑھی تھی

.... ملائکہ اسنے پھر پکارا تھا

... ججی میم

کچھ نہیں جاؤ اور مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے غصہ کرتی ہوں تو صرف اسلیئے
کیونکہ نرمی سے بات کرنی مجھے نہیں آتی ... اور اگر نرمی سے بات کرو تو دنیا سر پر چڑھ
جاتی ہے

" i m sory mam but u r wrong "

ملائکہ فوراً بولی تھی

" U can go now "

اسنے ملائکہ کی بات کو ان سنا کر دیا تھا .. ملائکہ بھی باہر کی طرف بڑھ گئی تھی

Muqadas mam is calling u

..... ملائکہ نے کہا تو مقدس جو بریانی سے بھرپور انصاف کر رہی تھی اچانک چونکی تھی
But why???

.... جا کر پوچھ لو ملائکہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی
... یار کیا ہے بنا وجہ کبھی بھی بولا لیتی ہیں وہ جانے کے لیئے اٹھی تھی
.... اور ہاں وہ جن کالز کا کام کہا تھا وہ اسکی فائل لے کر جانا

..... اوہ اچھا ٹھیک وہ کہتی ہوئے ایک فائل اٹھا کر چلی گئی تھی

میم ایسے کیوں بات کرتی ہیں اور کل مراد سر سے اس طرح بات کیوں کی میم کی اصل شکل دیکھنے کے بعد سر نے ایسا رد عمل کیوں کیا تھا کیا سر پہلے سے جانتے ہیں ایک

.... دوسرے اور اگر جانتے ہیں تو میم ایسے بات کیوں کرتی ہیں سر سے

..... ملائکہ سوچوں میں گم تھی جب مہد نے پکارا تھا

ہاں... ہاں کیا ہوا...؟؟؟؟

کہاں گم ہو یاں اور مقدس کہاں ہے ؟؟؟

... وہ میم کے پاس گئی ہے کچھ کام تھا اسلیئے

اچھا ٹھیک ہے کچھ پتا چلا کل جو ہوا اسکے بعد جو تماشا لگا میم سے کچھ بات کی؟؟؟؟
 نہیں اسی بارے میں سوچ رہی تھی ان سب سوالوں کا جواب مراد سر اور زرنش میڈم
 خود ہی دیں گے خیر مجھے کچھ کام ہے پھر بات کرتی ہوں
 .. ٹھیک میں بھی بس جا رہا تھا میم کو بتانے آیا تھا
 ہمممم ملائکہ نے کہا اور فائل کی طرف متوجہ ہوئی تھی

..... جب صبح اٹھا تو گھڑی دس بج رہی تھی وہ جلدی سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

.... رتھان چاچا

... وہ گھر میں موجود ملازم کو پکار رہا تھا

...جی جی بیٹا ناشتہ تیار ہے بس آپکا انتظار ہے

..... جی لائیں وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا

.... چاچا میں رات کو گھر نہیں آؤں گا وہ ناشتہ کر کے جاتے ہوئے بولا تھا

وہ گھر سے نکل کر سیدھا اسکے آفس گیا تھا جب آفس کے باہر پہنچا تو گھڑی گیارہ بج رہی تھی ...

.... آپ اندر نہیں جا سکتے سر گارڈ نے اندر کی بڑھتے دیکھ کر کہا تھا

کیا مطلب اندر نہیں جا سکتا؟؟؟

مطلب یہ کہ سر مسیم نے منع کیا ہے اگر آپ اندر گئے تو ہماری نوکری بھی جا سکتی ہے

..... پلیز

Try to understand

اوہ تو اب ایسے روکوگی مجھے... آخر کب تک بات تو میں بھی کر کے رہوں گا وہ رکنا نہیں

..... تمہا چلا گیا تھا

ماما ہمیں نکلنا ہے شاہ نے اندر ڈرائنگ روم میں بیٹھیں تناوش اور حور عین بیگم کو کہا تھا
... اور گریٹا اپنے روم کی طرف بڑھی تھی
.... کہاں کل ہی تو آئے ہو حور عین بیگم غصے سے بولیں تھیں

ارے امی جان بس آج ہی کیا ابھی ٹیکس آیا کے کل سے پیپر اسٹارٹ ہیں اس لیے
انشاء اللہ جیسے ہی ٹائم ملے گا دونوں آجائیں گے شاہ پیار سے دونوں کے ہاتھ تھامے بولا
.... تھا جانتا تھا دونوں ابھی اس وقت ناراض ہو چکیں ہیں
..... ہاتھ چھوڑو کوئی فکر نہیں ہے ہماری تم دونوں کو

امی ایسا نا کہیں دعا کریں بس کے ہمارے پیپر اچھے ہو جائیں گریا بھی ڈرائنگ روم میں
....آتے ہوئے بولی تھی

اسماء نے دونوں کو اندر روم میں جاتے ہوئے دیکھا تو نظر باہر سے آتے حارث پر پڑی
... تھی

اوئے تو واپس جا میری باری ہے اس بار دونوں کہیں جا رہے ہیں میں بھی جاتی ہوں
انکے ساتھ اگر تجھے دیکھ لیا تو تیرے ساتھ جانا پڑے گا اب جلدی نکل ... اسماء نے
.... حارث کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا

.... یہ کیا ہے اب گڑیا کو دیکھ تو لینے دے یار ... حارث نے منہ بنا کر کہا تھا
نہیں نا اگلی بار صحیح اس بار میں جا رہی ہوں اسماء نے کہا اور اندر کی طرف بڑھ گئی تھی
...

... جب وہ اندر گئی تو گڑیا اور شاہ دونوں اپنی ماؤں کے قدموں میں بیٹھے تھے
ارے امی جان فکر نا کریں کل پکا آ جائیں گے کیوں شاہ ... گڑیا نے تصدیق کروانی چاہی
... تھی

ہاں پکا کل ضرور آئیں گے اور کل آنے کیلئے اب جانا بھی ضروری ہے تو ماما پلینز آپ ... دونوں ہنسی خوشی روانہ کریں نا پلینز ززز ززز شاہ نے معصوم سا منہ بنا کر کہا تھا

اچھا اللہ سلامت رکھے تم دونوں کو تناوش بیگم نے دونوں کے سر پر بوسا دیا تھا پھر
.... حور عین بیگم سے ملے تھے اور باہر کی جانب بڑھنے لگے تھے کے اسماء نے پکارا تھا
گڑیا شاہ وہ میں نے بھی گھر جانا تھا اگر تم دونوں مجھے ڈراپ کر دو تو مہربانی ہوگی وہ
.... معصوم شکل بنا کر بولی تھی

... اسماء حارث بھی تو آیا تھا نا؟؟ گریٹا نے کہا تھا

ہاں پر وہ چلے گئے ہیں کچھ کام تھا انہیں اور تم دونوں جا ہی رہے ہو تو چھوڑ دینا
..... پلیزززززز..... اسماء نے کہا تھا

اچھا ٹھیک ہے پر پیچھے بیٹھنا مجھے عادت ہے گریٹا کے علاوہ کیسی اور کو اپنے ساتھ آگے نہیں بیٹھاتا شاہ کو پچھلی بار کی بات یاد آئی تھی جب گریٹا کی جگہ زبردستی اسماء بیٹھ گئی ... تھی اور گریٹا ایک ہفتہ شاہ سے ناراض رہی تھی

..... اچھا اچھا ٹھیک ہے اسماء نے کہ کر منہ بسورا تھا

..... تینوں باہر کی طرف بڑھے تھے اور گاڑی میں بیٹھ گئے تھے

..... شاہ ہم نے تو اس سائڈ جانا تھا گریٹا نے ماسک لگا کر آنکھوں پر بلیک چشمہ پہنا تھا ہاں چٹی باندری پر اسماء کو ڈراپ کرنا ہے پھر ہم آگے سے ہی نکل جائیں گے شاہ نے ... کیپ پہنتے ہوئے کہا تھا

ویسے آپ دونوں اسڈمی کیا کر رہے ہیں اسماء نے دونوں کے چپ ہونے کے بعد سوال کیا تھا

اسماء وہ انشاء اللہ جلد ہی بتا دیں گے بس دعا کیا کرو ہمیشہ کے اللہ ہمیں کامیاب کرے ... گریٹا نے بھی کیپ پہنی تھی

آپ دونوں نے یہ ماسک چشمہ اور کیپ کیوں پہنی ہے آپ دونوں کے تو فیس ہی
.... پہچانے نہیں جا رہے اسماء نے گڑیا کو کیپ پہنتے دیکھ کر پوچھا تھا

" U know covide 19 mask is cumpulsory "

..... گڑیا نے کندھے اچکا کر کہا تھا

اچھا ٹھیک ہے شاہ وہ دیکھو گول گپے چلیں ساتھ کھاتے ہیں اسماء نے باہر کی طرف
اشارہ کر کے کیا تھا جب کے شاہ نے گڑیا کو دیکھا تھا وہ بنا دیکھے بھی گڑیا کے رد عمل
... کے بارے میں بھی جان سکتا تھا

.... ہمیں جانا بھی ہے واپس گڑیا نے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا
اوہ سوری بھول گئی تھی میں تم غصہ تو نا کرو اسماء نے بہت ہی آرام کے ساتھ جواب

.... دیا تھا
ہمممم
.....

... گھر آگیا تمہارا شاہ نے گاڑی روک کر کہا تھا

.... اوہ پتا ہی نہیں چلا خیر شاہ کیسی دن آنا گھر امی بہت یاد کرتی ہیں تمہیں

ضرور ابھی کیلئے اللہ حافظ شاہ نے کہا تھا

.... اللہ حافظ گریا

... ہممم اللہ حافظ گرٹیان نے کہا تھا

... اسماء جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی تو شاہ نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی

.... تمھاری تو گھر پانے ایک زور دار مکا شاہ کی گال پر رسید کیا تمھا

...آہ..... گریٹا کیا ہوا اسنے کہا تھا تو ڈراپ کر دیا

.... دوسرا مکا پھر شاہ کو رسید کر چکی تھی وہ

.... گریٹا بس کرو تیسرا مکا مارتی وہ اس پہلے اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا

کتنا وقت ضائع ہو گیا ہے شاہ اوپر سے وہ چیف دماغ کھائے گا گریٹا نے ہاتھ چھڑوا کر کہا

تھا

ہاہاہاہاہاہاہاہا میں بتاؤں گا چیف کو کیسے لقب سے نوازتی ہو انہیں

..... فرق نہیں پڑتا میں منہ پر بھی یہ ہی کہتی ہوں

..... اچھا نا پھوڑ لڑ کے فاسٹ کار چلاؤ

ہاں بس پہنچنے ہی والے ہیں دادا کو بتا دیا تھا؟؟؟

.... ہاں بتا دیا تھا جب روم میں گئی تھی میں تب اچھا اترو جلدی اندر چلتے ہیں

..... وہ کیپ سیدھی کرتی ہوئی نیچے اتری تھی اور دوسری طرف سے شاہ بھی نیچے بھی

" Assalam walaikum sorry we r late "

..... تھوڑا بھی نہیں بہت زیادہ چیف نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر کہا تھا

..... جی ہاں ایک چڑیل پلے پڑ گئی تھی گریا نے چڑھ کر کہا تھا

.... ہا ہا ہا ہا ہا چیف صاحب کا قمقہ گنچا تھا

بتائیں آپ لوگ کہاں تک پہنچا آپ دونوں کا مشن؟؟؟؟ چیف صاحب فوراً سنجیدہ ہوئے
..... تمھے

" sir i m sory to say but mister shah is very lazy and
i can't do anything wth shah "

..... گرٹیا ایسی سنجیدہ بات پر بھی شاہ کو زچ کرنا نہیں بھولی تھی

بس کر دو گریٹا ہم سیریس ہو جائیں اب؟؟

.... ہاں بالکل گرہیا نے کندھے اچکائے تھے

سر یہ شمشیر نامی شخص ہے لڑکیوں کا کاروبار کرتا ہے پچھلے مہینے ہی اسکو گرفتار کر لیا گیا ہے پر کچھ لوگ ابھی ابھی باقی ہیں جو اس کے پیچھے یہ کام سرانجام دے رہے ہیں اور انکے متعلق ساری ڈیٹیل اس فائل میں ہے انشاء اللہ کل ہم اس جگہ پہنچ جائیں گے جہاں سے یہ کام سرانجام دیا جاتا ہے اور رہی بات شمشیر کی اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے اور میرے خیال سے اسے عمر قید نہیں پھانسی ہونی چاہیئے شاہ جب خاموش ہوا تو گریبا کی طرف دیکھا جو باہر دیکھ رہی تھی

What happen ???

.....چیف نے پوچھا تھا

Sir something went wrong

کیا غلط ہے؟؟؟؟

یہ نہیں جانتی اس شخص کو دیکھنا جانے کتنی بار ادھر ادھر کا جائزہ لے چکا ہے جیسے کوئی چیز چوری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو پر یہاں پبلک پلیس میں کیا چوری کرے گا؟؟؟

.. گریا وہ دیکھو زرا اسکی نظریں سامنے کھڑی لڑکی پر ہیں مراد نے کہا تھا
.... گریا نے آنکھوں سے چشمہ اتارا تھا اور غور سے دیکھا تھا

Shah let's go

... گریا نے کہ کر چشمہ پہنا تھا اور اٹھی تھی چیف باغور دونوں کی کارکردگی دیکھ رہا تھا
شاہ باہر کی طرف بڑھا تھا اور گریا بھی پیچھے ہی تھی اور لڑکی کی طرف بڑھی تھی جبکہ شاہ
.... لڑکی سے تھوڑا دور ہو کر کھڑا ہوا تھا



..... میم

.... وہ کچھ فائلز چیک کر رہی تھی جب مقدس اسکے پاس آئی
..... جی بولیں وہ کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر بولی تھی
.... میم مجھے کچھ دنوں کی چھٹی چاہیئے مقدس نے مشکل سے یہ جملہ کہا تھا

لیکن کیوں؟؟؟

وہ دراصل میم میری اینگیجمنٹ ہے دو دن بعد تو ماما نے کہا ہے چھٹیاں لے لینا میں
..... نے منع کیا تھا ماما کو کے نہیں لے سکتی پر وہ نہیں مانیں

Hmmmm it's .k

.... میم؟؟؟؟ مقدس نے پکارا تھا اور سوالیہ نظر سے دیکھا تھا

... ہاں ٹھیک ہے کر لینا پہلے یہاں بیٹھو
... اسنے چیر کی طرف اشارہ کیا تھا تو مقدس بیٹھ گئی تھی

Love marriage or arrange???

.... مقدس نے حیرانی سے دیکھا تھا اسکی طرف

Arrange ...

... مقدس نے مختصر سا جواب دیا تھا

کبھی دیکھا یا ملی ہو اس سے؟؟؟

... جی مسم کل ہی ملی تھی

اچھا لگا؟؟؟

جی میم ماما پاپا کی پسند ہی میری پسند ہے وہ پر جوش انداز میں بولی تھی تو زرنش مسکرائی
..... تھی

مقدس نے مسکراتے ہوئے دیکھا تو نظریں ہٹانا بھول گئی تھی وہ ہنستے ہوئے اس قدر
..... پیاری لگ رہی تھی کہ اسکا دل کیا کے گال پر موجود ڈمپل کو چھو لے

کیا ہوا مقدس ؟؟؟؟

..... کچھ کچھ نہیں مسم

Can i go now ???

.... مقدس نے نظریں گھوما کر پوچھا تھا

Yes sure and congratulations

.... زرنش نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جیسے مقدس نے فوراً سے پکڑ لیا تھا

Thank you mam thank u so much

..... لیکن آپ نے آنا ضرور ہے میم پلیزززززز

.... انشاء اللہ اگر ٹائم ملاتا ضرور وہ پھر مسکرائی تھی

Now u can go

زرنش نے کہا تو مقدس کی نہیں تھی کیونکہ مقدس کا اس طرح اسکو دیکھنا زرنش نے نوٹ کیا
..... تھا

.... رات کے بارہ بج رہے تھے اور وہ بنا وجہ گاڑی اسلام آباد کی سڑکوں پر گھوم رہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

کیوں زری کیوں کر رہی ہو ایسا اور کہاں ہیں ماما میں ملنا چاہتا ہوں شکایتیں کرنا چاہتا ہوں
... تمھاری وہ آنکھیں موند کر بیٹھا تھا

..... وہ جیسے ہی اس لڑکی کے پاس پہنچی تو وہ لڑکی موبائل میں مصروف تھی

Excuse me

..... گریا نے پکارا تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

Yes How can i help ????

.... گریا کے اسطرح اچانک بلانے سے وہ چونکی تھی

وہ دراصل میں کچھ پوچھنا چاہتی ہوں آپ سے اگر آپ سامنے ریسٹورنٹ میں چلیں تو بہتر ہوگا

اسنے سوالیہ نظر سے گریا کی طرف دیکھا تھا منہ نظر نہیں آ رہا تو اور بڑی جیکٹ زیب تن کی ہوئی تھی جس کی وجہ سے کپڑے بالکل نظر نہیں آ رہے تھے

..... وہ خوفزدہ بھی ہوئی تھی پر اپنا ڈر چھپا گئی تھی وہ

آپ یقین کر سکتی ہے انشاء اللہ کوئی نقصان نہیں ہوگا آپکو اور یہ ہی سمجھ لیجیئے کہ آپکی
..... حفاظت کیلئے ہی اندر جانے کا کہہ رہی ہوں

I can't believe you ...

... وہ ابھی بھی اپنی بات کی پکی تھی اور آگے جانے لگی تھی جب گریٹا نے ہاتھ پکڑا تھا

Plzzz believe me and come with me

اوکے وہ کہ کر گریا کے ساتھ ریسٹورینٹ کی جانب بڑھی تو شاہ بھی ریسٹورینٹ کی طرف
..... بڑھا تھا

.... چیف کے پاس آکر گریا بیٹھ گئی تھی اور اس لڑکی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا
Hey beautiful what happen ???

شاہ نے انجان بننے ہوئے پوچھا تھا گریا نے آنکھوں سے چشمہ اتارا تھا اور شاہ کی طرف
.... دیکھا تھا

... اوہ یار کیا ہو گیا آنکھیں نانا کالو چٹی باندری شاہ نے کہا تو وہ لڑکی ہنسنے لگ گئی تھی
گریا نے اسکی طرف دیکھا تو وہ لڑکی خاموشی سے گریا کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی گرے کلر
.... کی بڑی آنکھیں جن میں اس وقت غصہ تھا اسے بے تحاشہ پیاری لگیں تھیں

... گریٹا چڑھ کر بولی تھی

... لیکن کیا؟؟؟ چیف نے حیرانی سے دیکھا تھا

..... آہ ظالم لڑکی منہ پھوڑ دیا تم نے ... شاہ نے ناک پر ہاتھ رکھا تھا
شام کا ٹائم تھا لوگ نا ہونے کے برابر تھے وہاں لوگوں کی آمد جاری تھی پر ان دونوں کو
... فکر کہاں تھی لوگوں کی کے دیکھ رہے ہیں

... گریبا نے کہا تھا شاہ نے ہاتھ چھوڑ دیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

... گریا نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا تھا جو کافی غصے میں نظر آ رہا تھا

No I don't know ...

..... اس لڑکی نے حیرانی سے پہلے اس شخص کی طرف پھر گریا کی طرف دیکھا تھا
..... ہمممم

ایک کام کریں گیں آپ ???

جی بولیں اگر کر سکی تو ضرور گریا اسکو بہت پیاری لگی تھی تو وہ لڑکی ایک دم نرم پڑی
.... تھی اسکے لیئے

What's your name beautiful girl ???

شاہ نے ادا سے کہا تھا شاہ کے کہنے کی دیر تھی کے گریا نے گردن سے پکڑ لیا تھا
... اسے

... پھوڑ لڑکے تم دو منٹ سیریس ہو جاؤ گے یا تمہیں

.... گریا نے اپنی ایک آنسو اچکا کر کہا تھا

..... اوہ کیا ہو گیا ہے چٹی باندری نام پوچھ رہا ہوں شاہ نے اپنی گردن آزاد کروا کر کہا تھا

My name is Eman fatima

اس لڑکی نے ان دونوں کی لڑائی ختم ہوتے دیکھ کر کہا تھا اور ہنسی کیسے کنٹرول کر رہی تھی وہ ... وہ ہی جانتی تھی جبکہ چیف صاحب کبھی ہنس رہے تھے تو کبھی لڑائی ختم کروا رہے تھے آس پاس کے لوگ باتیں تو ناسن پا رہے تھے پر ایسے لڑتے دیکھ کر ہنس ضرور رہے تھے پر ان دونوں کو پرواہ کہاں تھی کیسی کی

اوکے پہلے دیہان سے میری بار سننا اور سمجھنا پھر بولنا ٹھیک ہے گریا نے سنجیدگی سے کہا ... تھا فاطمہ اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

وہ آہستہ آہستہ سب سمجھا رہی تھی پر فاطمہ کے ماتھے پر پسینہ صاف نظر آ رہا تھا اور وہ
..... بہت ڈر رہی تھی

.... دیکھو فاطمہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہم ہیں تمہارے ساتھ پلیزززز
ننننننن نہیں نہیں میں یہ نہیں کر سکتی سو سوری فاطمہ اٹھی تھی جب گڑیا
... نے اسے پکارا تھا
.... فاطمہ

جانا چاہتی ہو شوق سے جاؤ آج تم تھی انکا نشانا کل کوئی اور ہوگی مجھے بھی دیکھو میں بھی
ایک لڑکی ہوں کیا مجھے اپنی زندگی پیاری نہیں جو تم سب کیلئے جان تک دینے کیلئے ہم
ہمیشہ تیار رہتے ہیں؟
کیا اتنا فرض بھی نہیں تمہارا کہ مدد کر دو ہماری؟؟؟

I m so sorry i can't do this bcz....

..... وہ کہتے کہتے کی تھی

Bcz what ??

.... شاہ نے سوال کیا تھا

میرے بھائی بھی ایک میجر تھے اور میں بھی یہ کام کرنا چاہتی تھی پر وقت نے سب پلٹ دیا بھائی میرا شہید ہو گیا اور یہ غم پایا میرے برداشت ناکر پائے اور وہ بھی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور ماما وہ اکثر بیمار رہتی ہیں میں مرنے سے نہیں ڈرتی... بلکہ ڈرتی اس بات سے ہوں اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میری بے سہارا ماں کا کیا ہو گا؟؟؟؟

... فاطمہ کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے

فکر ناکرو کچھ نہیں ہونے دیں گے تمہیں اور رہی بات تم دونوں کی تمہاری امی اور تم
... ہماری ذمیداری ہو اب سے شاہ نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا تو فاطمہ مسکرائی تھی

..... ٹھیک ہے میں نکلتی ہوں فاطمہ کھڑی ہوئی تھی تو گریبانے ہاتھ ملایا تھا

..... ابھی فاطمہ کو کھڑے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے جب وہ شخص فاطمہ کی طرف بڑھا تھا
.... آپ مجھے یہ ایڈریس بتا سکتیں ہیں پلیز

فاطمہ نے دیکھا تو وہ ایک چالیس پینتالیس سال کے آدمی کم بزرگ زیادہ لگ رہے تھے
.... جنہوں نے بلیک تھری پیس پہنا ہوا تھا

جی میاں سے رائٹ سائڈ چلے جائیے گا پھر لیفٹ اور پھر رائٹ سائڈ میں ہی ہے یہ گھر
.... فاطمہ نے مسکرا کر کہا تھا

.... مجھے چھوڑ آؤ گی کیونکہ سمجھ نہیں آیا
.... فاطمہ نے پہلے تو کچھ سوچا اور پھر ساتھ چلنے لگی

.... دونوں گاڑی میں بیٹھے تو وہ شخص فاطمہ کے پاس کھڑا تھا اور کچھ بات کر رہا تھا

... دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ گھری ہوئی تھی
..... جیسا چاہتے تھے ویسا ہی ہوا ... شاہ نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا تھا

.... بالکل ویسے یہ مہاورہ یہاں فٹ ہے گڑیا نے کہا تھا

..... کون سا؟؟؟ شاہ نے گڑیا کی طرف دیکھا تھا
..... بوڑھی گھوڑی لال لغام گڑیا نے ہنستے ہوئے کہا تھا
.... بالکل شاہ نے ہائے فائے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا
.... چلو گڑیا نے فاطمہ کو گلی میں مڑتے دیکھا تو شاہ کو کہا

دونوں جب گلی میں داخل ہوئے تو اس شخص نے گاڑی کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا
... تھا تو گاڑی انکی طرف بڑھی تھی
.... فاطمہ یہ سب دیکھ رہی تھی پر خاموش کھڑی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ڈالو اسے گاڑی میں جیسے ہی اس شخص نے کہا تو فاطمہ تو جیسے گرنے ہی والی تھی جب
.... ایک آدمی نے ہاتھ پکڑا تھا

..... چھ..... چھ..... چھوڑو مجھے وہ ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

..... چٹاخ

اس آدمی نے ایک تھپڑ فاطمہ کے منہ پر مارا تھا... جس کی وجہ سے فاطمہ بے ہوش
.... ہو گئی تھی

شاہ یہ میرے ہاتھوں قتل ہو گا گریا نے فاطمہ کو تھپڑ پڑتے دیکھا تو غصے سے آگ بگولہ ہو
..... رہی تھی

صبر کرو گریا فاطمہ اس تھپڑ کا بدلہ مکے سے لینے والی ہے تمہاری بہن جو بنی ہے شاہ نے
.... ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

شاہ ابھی کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ وہ شخص گاڑی سے باہر آکر کچھ بول رہا تھا اپنے
.... آدمیوں سے ان دونوں نے فاطمہ کو کندھوں سے پکڑا ہوا تھا

..... شاہ فاطمہ کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے گریا کو آج پہلی بار شاہ نے گھبراتے ہوئے دیکھا تھا

جان شاہ فکر ناکرو وعدہ کیا ہے کچھ نہیں ہونے دیں گے ہم اسے اور ٹیکس کیا ہے
..... چیف کو ٹیم بھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گی اور آدمی تو زیادہ نظر نہیں آرہے

.... گریا حیرانی سے شاہ کو دیکھ رہی تھی

.... کیا ہوا جان شاہ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے شاہ نے ایسے دیکھتے دیکھ کر پوچھا تھا

گڑیا ہاتھوں کی تین انگلیاں شاہ کے سامنے کی اور آہستہ سے پہلے ایک انگلی بند کی پھر دوسری اور جیسے ہی تیسری انگلی بند کی تو دونوں نے ساتھ ہی گولی چلائی تھی اور وہ گولی ... سیدھا ان دونوں کے سینے کو چیرتی نکل گئی تھی

Ummah my cute silencer Gun ..

شاہ نے گن کو کس کر کے کہا تھا اور گڑیا نے اسکی اس کارکردگی پر آنکھیں دیکھائیں تھیں

جب دونوں آگے بڑھے تو گھر کے صحن میں ایک طرف ایک برے سائز کا صوفہ پڑا تھا اور کچھ کرسیاں سیٹ کر کے رکھی ہوئیں تھیں دونوں ابھی آگے بڑھ ہی رہے تھے جب دو ... آدمیوں نے انکو اندر آتے دیکھ کر فائرنگ شروع کر دی تھی

گڑیا دیہان سے فاطمہ ابھی ابھی انکے پاس ہے شاہ نے ایک ساڈ چھپ کر کہا تھا اور
... جوابی فائرنگ اسٹارٹ کر دی تھی

شاہ تم ان دونوں کو سنبھالو وہ دیکھو وہ فاطمہ کو لے کر جا رہے ہیں میں انہیں
... دیکھتی ہوں گڑیا نے کہا اور آگے بڑھ گئی تھی

رات کا وقت تھا لائٹ نا ہونے کے برابر تھی گڑیا جیسے ہی انکے پیچھے باہر نکلی تو قدم وہیں
.. تھم گئے تھے اسکے سامنے فاطمہ کو لانے والا شخص فاطمہ کے سر پر بندوق تانے کھڑا تھا

خبردار اگر کوئی ہوشیاری کی تو یہ لڑکی جان سے جائے گی اس شخص نے کہا تھا باقی
... پیچھے کھڑے دو شخص خباثت سے مسکرا رہے تھے
دیکھو اسے کچھ مت کرنا گڑیا نے کہا تو پیچھے کھڑے آدمیوں نے ایک دوسرے کی طرف
.... دیکھا تھا

گریا نے لونگ کوٹ پہنا ہوا تھا اور چشمہ ماسک اور کیپ ابھی بھی ویسے ہی پہنے ہوئی تھی
..... پتا لگانا مشکل تھا کے سامنے کھڑا انسان لڑکا ہے یا لڑکی

.... اوہ تو یہ بھی لڑکی ہے پیچھے کھڑے آدمیوں میں سے ایک آدمی بولا تھا

.... ہاں مجھے بھی ابھی پتا چلا فاطمہ کو جس آدمی نے پکڑا تھا اسنے بھی منہ کھولا تھا

گریا آپنی آپ اسکو مار دیں میں مر بھی جاؤں تو افسوس نہیں کیونکہ اور کافی لڑکیوں کی عزت
.... بچ جائے گی فاطمہ نے گریا کو ہاتھ اوپر کرتے دیکھ کر کہا تھا

.... چٹاخ

فاطمہ کے منہ پر دوسری بار اسنے تھپڑ مارا تھا جیسے ہی فاطمہ نیچے گری تو پیچھے سے شاہ نے ایک گولی تھپڑ مارنے والے کے ہاتھ میں اور ایک ایک گولی پیچھے کھڑے آدمیوں کی..... ٹانگ پر چلا دی تھی

... فاطمہ تم ٹھیک ہو گریا نے فاطمہ کو اٹھایا تھا
.... ہاں میں ٹھیک ہوں فاطمہ کا اتنا ہی کہنا تھا کہ گریا اس آدمی کی طرف بڑھی تھی

.... جیسے ایک شیر اپنے شکار کی طرف بڑھتا ہے
 کمینے میں تیری جان لے لوں گی نا جانے کتنی لڑکیوں کی زندگی تم تباہ کر چکے ہو گریبا پاؤں
 کبھی ایک کے پیٹ میں تو کبھی دوسرے کے پیٹ میں مار رہی تھی

گرٹیا بس کرو انکو انکی سزا ہم ہماری مقرر کی گئی جگہ پر دیں گے چھوڑو شاہ نے گرٹیا کو بے
... قابو ہوتا دیکھ کر کہا تھا

.... نہیں شاہ اسکو میں نہیں چھوڑوں گی گریا پھر آگے بڑھی تھی
... ابھی گریا مارنے ہی لگی تھی کے ٹیم وہاں پہنچ گئی تھی

Come on arrest them

... شاہ نے کہا تو کچھ آدمی آگے بڑھے اور ان تینوں کو اٹھایا تھا
.... لے جاؤ انہیں وہیں کل آکر ملتے ہیں ہم گریا نے دانت پیس کر کہا تھا

فاطمہ چلو گھر چھوڑ دیں تمہیں گیارہ بج رہے ہیں تمہاری امی ویٹ کر رہی ہوں گئیں شاہ
... نے گریا کو کمر سے پکڑ رکھا تھا جیسے ابھی بھاگ جائے گی
.... ہا ہا ہا بھائی گریا کو تو چھوڑیں وہ لے گئے ہیں انہیں فاطمہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا

... اوہ سوری شاہ نے چھوڑا تو تینوں گاڑی کی طرف بڑھے تھے

ویسے فاطمہ تم تو بہت بہادر ہو ایسے ہی ڈر رہی تھی شاہ نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے..... کہا تھا

کوئی بہادر نہیں ہوں میں کیسے اپنا ڈر دبایا تھا میں جانتی ہوں افففف مجھے ایسے لگ رہا تھا
..... جیسے میں تو گئی آج آخری دن ہے میرا

نہیں فاطمہ شاہ ٹھیک کہ رہا ہے اگر تم ہمت ناکرتی تو وہ شخص ہمارے ہاتھ نہیں آ سکتا
.... تھا آج ... گریبا نے بھی داد دی تھی

میں نے اپ دونوں کی ہیلپ کی ہے آپ دونوں بھی میری ایک بات مانوں اب فاطمہ..... نے کہا تو گڑیا نے حیرانی سے فاطمہ کی طرف دیکھا تھا

.... کیسی بات فاطمہ؟؟؟ شاہ نے فرنٹ میر سے پیچھے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

میں آپ دونوں کو دیکھنا چاہتی ہوں فاطمہ نے کہا تو دونوں کا قہقہہ گاڑی میں بلند ہوا تھا

...

.... تو دیکھ لو سامنے ہی ہیں شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبکہ فاطمہ کا منہ بن گیا تھا

.... نہیں نا بنا ماسک اور چشمے کے پلیزززز اسنے معصوم شکل بنا کر کہا تھا

..... اوکے بس تمہارے گھر پہنچ جائیں پھر گرہیا نے کہا تو فاطمہ خاموش ہو گئی تھی

وہ تھکا ہارا فجر کی نماز پڑھ کر گھر میں داخل ہوا تھا اور پھر اپنے کمرے کی جانب چل پڑا تھا

....

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو پنکھا چلایا تھا اور شوز اتارے تھے اسنے اور جیکٹ اتار کر
..... ویسے ہی صوفے پر پھینک دی تھی اور بیڈ پر گر گیا تھا

آخر کیا مس ہوا تھا مجھ سے اور یہ شمشیر اسکو تو ایک سال پہلے عمر قید ہو گئی تھی نا پھر
اسکا نام ابھی کیوں اب شاید وہ وقت آ ہی گیا ہے کے میں چیف سے فیس ٹو فیس
ملوں وہ فجر کی نماز پڑھ کر لیٹی تھی جب سوچوں میں گم ہو کر نیند کی وادیوں میں اتر گئی
تھی

... فاطمہ کے گھر کے سامنے گاڑی کی تھی گلی سنسان تھی کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی

.... پوری گلی میں صرف فاطمہ کے گھر کی لائٹ جل رہی تھی

Once again thank u fatima we are proud of you bcz
u are very brave girl

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

گڑیا نے گاڑی سے نیچے اتر کر فاطمہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا اور شاہ بھی ساتھ آکر کھڑا
..... ہوا تھا اور پیار سے سر پر ہاتھ رکھا تھا

My pleasure sister and next time don't try to say
thnx

.... فاطمہ نے مسکرا کر کہا تھا

اچھا جی آئندہ نہیں بولوں گی یہ میرا نمبر ہے کال کر دینا ٹھیک ہے گڑیا نے نمبر پکڑا کر کہا
.... تھا

اندر آئیں نا ورنہ میری امی مجھے مارنے ہی لگ جائیں گیں کسے کہاں تھی پلیززز سنبھال
... لینا فاطمہ کہتی ہوئی آگے بڑھی تھی تو گڑیا اور شاہ مسکرا کر اسکے ساتھ آگے بڑھے تھے
... فاطمہ نے دُرتے دُرتے دروازہ نوک کیا تھا

.... اندر سے کیسی خاتون کی آواز آئی تھی آواز میں نمی جھلک رہی تھی
... دروازہ کھلا تو ایک خاتون کھڑی تھیں

فاطمہ میری بچی کہاں تھی تو وہ آگے بڑھ کر فاطمہ کے گلے لگ گئیں تھی اور رو رہی تھیں

...

امی بالکل ٹھیک ہوں میں بس ایک کام ابھی فاطمہ بولنے ہی والی تھی کے انہوں نے ایک زوردار تھپڑ فاطمہ کے منہ پر رسید کیا تھا شاہ تو منہ کھولے دیکھ رہا تھا گڑیا نے اپنا ... تھوک نگلا تھا

شرم ہے کیا تھوڑی سی بھی ہاں مر رہی تھی شام سے میں دعائیں کر رہی تھی تیرے لیئے پر مجال ہے ایک کال بھی کی ہو کے کام سے جا رہی ہوں کیسی دن ایسے ہی تو ... باہر رہ جائے گی مر جاؤں گی میں رہنا روتی پھر

.... انہوں نے روتے ہوئے کہا تھا

.... امی ایسے ناکہیں پلیرز فاطمہ روتے ہوئے انکے گلے لگی تھی

.... اہم اہم .. گڑیا نے گلہ کہنکارا تھا

.... یہ کون ہے فاطمہ انہوں نے دونوں کو وہاں دیکھ کر پوچھا تھا

.... یہ آپ ان سے پوچھیں میں پانی لے کر آتی ہوں فاطمہ کہ کر اندر کی طرف بڑھی تھی شاہ نے نظریں اٹھائیں تو وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا ایک کمرہ ایک طرف کچن اور ایک بڑا سا صحن تھا

آئیں بیٹھیں فاطمہ کی امی نے کہا تو گریا نے مثبت میں سر ہلایا اور ساتھ بڑھ گئی تھی

فاطمہ پانی لے کر آئی تو گریا اور شاہ نے سب بتا دیا تھا انکو فاطمہ کی امی تو بار بار صدقے جا رہیں تھیں فاطمہ کے پہلے تو ڈر گئیں تھیں پھر بعد میں فخر کر رہی تھیں اپنی بیٹی پر ... چلو فاطمہ اب ہم چلتے ہیں پھر ملیں گے گریا نے اٹھتے ہوئے کہا تھا گریا پانی نہیں پیا؟؟؟ فاطمہ نے گلاس کو دیکھ کر کہا تھا گریا نے پہلے تو شاہ کی طرف دیکھا پھر آنکھوں سے چشمہ اتارا تھا اور شاہ نے بھی چشمہ اتارا تھا اور پھر دونوں نے ساتھ ماسک اتارا اور پھر کیپ فاطمہ تو منہ کھولے کھڑی تھی

گرٹیا کی گرے کلر کی آنکھیں تھیں گوری رنگت مسکراتے ہوئے گال میں ایک طرف ڈمپل
پڑ رہا تھا گلابی ہونٹ تھے اور کیپ اتارتے ہی بال کیپ میں سے نیچے کمر پر پھیلے تھے

....

شاہ کی طرف نظریں اٹھائیں تو ہلکی ہلکی بیئرڈ مہرون کانچ سی آنکھیں پھٹان جیسی گوری
... رنگت تھیں ڈمپل بالکل گرٹیا جیسا تھا ایک سائڈ پر

.... فاطمہ گرٹیا نے بلایا تو فاطمہ ہوش میں آئی تھی
.... کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ گرٹیا نے ایسے دیکھتے دیکھا تو نظریں جھکا گئی تھی

Wow perfect couple ...

.... فاطمہ نے آگے بڑھ کر گرٹیا کو گلے لگایا تھا دونوں مسکرانے لگ گئے تھے

ماشاء اللہ بہت پیارے ہو تم دونوں فاطمہ کی امی نے پیار سے دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا
..... تھا

.... چلیں اللہ حافظ گریا نے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گئی تھی اور شاہ بھی پیچھے ہی تھا

... دونوں پہلے تو کھانا کھانے گئے اور پھر اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئے
ویسے شاہ زندگی میں پہلی بار آج تم پر پیار آیا تھا ورنہ پھوڑ لگتے ہو گریبا نے ہنستے ہوئے کہا
..... تھا

بس کر جاؤ اتنا ہینڈسم ہوں نا کے کوئی لڑکی میری طرف دیکھ لے تو نظریں ہٹانا بھول جاتی ہے اور فاطمہ کو دیکھا تھا کیسے کہا تھا کے ہم پرفیکٹ کیل ہیں ... شاہ نے گاڑی روک کر کہا تھا

اچھا اچھا چلو اندر ورنہ یہیں صبح ہو جائے گی ٹائم دیکھو ڈیڑھ ہو رہا ہے گریبانے کہا اور گاڑی
.... سے نیچے اتری تھی

ہائے ظالم لڑکی کبھی تو میرے جذباتوں کو سمجھا کرو شاہ نے گاڑی لوک کر کے کہا تھا
.... اور گرہا ہنسنے لگی تھی

ویسے دادا والوں سے بات کروں کیا؟؟؟ شاہ نے اپارٹمنٹ کا گیٹ کھولتے ہوئے کہا تھا

.. کس بارے میں؟؟ گریٹا نے حیرانی سے دیکھا تھا

ہماری رخصتی کے بارے میں شاہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا اور گریٹا کا منہ کھل گیا تھا

.....

زیادہ فری مت ہونا فلحال چار پانچ سال نام بھی نہیں لینا گڑیا نے کہا اور اپنے روم میں
..... چلی گئی تھی

بھول جاؤ جان شاہ جلد ہی بات کروں گا بلکہ کل ہی بات کروں گا شاہ نے چلا کر کہا تھا
... اور مسکرا کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا
.... پاگل گڑیا جو گیٹ بند کر کے اسکو ہی سن رہی تھی ہنس کر فریش ہونے چلی گئی تھی

.... دونوں فریش ہو کر پر سکون نیند سو گئے تھے



اسکی نیند تب کھلی تھی جب اسکی ماں کی چیخ گونجی تھی وہ اٹھی اور سیدھا نیچے بھاگی تھی
.....

امی... امی کیا ہوا آپکو جب وہ نیچے گئی تو سامنے اسکی امی اوندھے منہ گری ہوئیں تھیں
..... ہمت کر کے اسنے اپنی ماں کو اٹھایا اور ہسپتال لے کر بھاگی تھی

..... ڈاکٹر ڈاکٹر وہ بولا کم چلا زیادہ رہی تھی

ڈاکٹر انہیں دیکھیں کیا ہوا ہے پلیرز انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے پلیرز زرنش کی آنکھوں

..... سے آنسوؤں رواں تھے وہاں کھڑا ہر شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا

ڈاکٹر نے وارڈ بوائے کو اشارہ کیا تو وہ انہیں آئی سی یو میں لے گیا تھا اور وہ وہیں بیٹھ گئی
..... تھی

.... جب اسکو سب کی نظروں کی تپش خود پر محسوس ہوئی تو اپنا آپ دیکھا تھا اسنے
اوہ نو یہ کیا ہوگیا میں ایسے یہاں کیا کروں میں اب میرے اللہ امی کو اکیلے چھوڑنا نہیں
..... چاہتی ایسے میں یہاں بیٹھ نہیں سکتی وہ سر اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولی تھی
.... زرنش نے اپنا منہ ڈوپٹے سے کور کیا تھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی

.... زرنش کی نظریں جب سامنے کھڑی لڑکی پر پڑیں تو وہ حیران ہو گئی تھی
سیپیلی... یہ یہاں اگر اسنے دیکھ لیا تو نہیں میں نہیں ملوں گی اس سے یہ بھی
..... اسی شخص کے ساتھ ہے میں نہیں ملوں گی اس سے

وہ وہاں سے اٹھ کر ریسٹ روم میں آئی تھی اور گھر پر کال کر کے ملازمہ سے اپنے کپڑے
..... اور کچھ سامان منگوا یا تھا اس نے

.... جب صبح مراد کی آنکھ کھلی تو گھڑی گیارہ بج رہی تھی
اففف آج تو چنڈا نے ہسپتال جانا تھا اففف کیسے بھول گیا میں وہ بیڈ سے اٹھ کر
.... ڈریسنگ روم کی طرف بھاگا تھا

.... جب فریش ہو کر آیا تو موبائل چیک کیا

کہاں ہیں وہ کیوں گئیں تھیں ہمیں چھوڑ کر میں ناراض ہوں اسے بات بھی نہیں کروں
.... گی وہ منائیں گی تب بھی نہیں وہ منہ بنا کر بولی تھی
چندا وہ بات ہی نہیں کرنا چاہتی مجھ سے پاس ہو کر بھی دور ہے مراد نے ایک آہ بھری
.... تھی

فکر نا کر ہم آگئے ہیں ناب سب ٹھیک کر کے ہی جائیں گے کیوں جانم احسن نے چندا
.... کو دیکھا تھا
... کبھی تو صحیح نام سے پکارا کریں وہ منہ بنا کر بولی تھی ... تو وہ دونوں ہنسنے لگے تھے

مراد ابھی دوسری طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ کوئی انہیں دیکھ رہا ہے جب
مراد نے ادھر ادھر نظریں گھومائی تو کوئی نہیں تھا وہ اگنور کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا
..... تھا اور گاڑی آگے بڑھائی تھی

..... گریا کی جب آنکھ کھلی تو گھڑی بارہ بج رہی تھی
اففففف امی والے تو پکا ناراض ہو جائیں گے بھاگ گریا بھاگ ... وہ اٹھ کر روم سے
..... باہر آئی تھی

ابھی وہ نیند میں ہی تھا جب روم کا گیٹ کھولا تھا اسنے آنکھیں کھولیں تو اٹھ کر فوراً بیٹھ گیا
کیا ہوا ہے چٹی باندری صبح صبح یہاں چھاپا کیوں مار دیا چلو گیٹ بند کر کے جاؤ اور سونے
..... دو شاہ واپس لیٹنے ہی والا تھا کہ گریا نے کمبل چھین لیا تھا

اٹھ جاؤ پھوڑ لڑ کے ٹائٹم دیکھو بارہ بج رہے ہیں امی والے غصہ کریں گے اور آج بابا نے
.... بھی گھر آنا ہے گریٹا کا کہنا تھا کہ شاہ اچھل کر بیڈ سے نیچے آیا تھا

بھاگ گریٹا بھاگ شاہ نے کہا تو گریٹا اپنے روم میں اور شاہ ڈریسنگ روم کی طرف بھاگا تھا

...

.. دونوں فریش ہو کر ایک ساتھ نکلے تھے

گریٹا نے عبا یا پہنا ہوا تھا اور شاہ نے بلیک کلر کا سوٹ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے تھے

..

.... دونوں جب گھر پہنچے تو گھر سے قمقوں کی آواز آرہی تھی

... شاہ نے گریٹا کو اور گریٹا نے شاہ کو دیکھا تھا

.... دونوں لمبے لمبے قدم بڑھاتے اندر بھاگے تھے

دیکھا کتنی جلدی ہے ابھی ہی کہ رہی ہے چار پانچ منٹ میں ہی کردو شاہ نے بالوں میں .. ہاتھ گھوماتے ہوئے کہا تھا

تمہیں چھوڑوں گی نہیں گریا نے کشن اٹھا کر مارا تھا جو کہ شاہ کیچ کر چکا تھا ... تو سب ہنسنے .. لگ گئے تھے

ویسے بھائی کر ہی دینی چاہیے رخصتی نکاح کئے کو بھی دو سال ہو گئے ہیں .. حور عین بیگم .. نے کہا تو وجاہت صاحب بھی سوچنے لگے

بات تو ٹھیک کہ رہی ہو تو کیا خیال ہے کبیر؟؟ وجاہت صاحب نے کبیر کو مخاطب کیا .. تھا

... جی بابا جیسے آپ کہیں کبیر صاحب نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی

تو کیا کہتی ہو گریا وجاہت صاحب نے گریا کو خاموش بیٹھا دیکھ کر کہا تھا جبکہ شاہ کے منہ .. پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

..... ہنسہ ... گریٹا وجاہت صاحب کے بلانے پر ہوش میں آئی تھی
..... جیسا آپ سب بڑے کہیں دادا گریٹا نے کہ کر منہ جھکا لیا تھا

واؤ ڈریا (گریٹا) پھوپھو اب تاتی (چاچی) بنے دیں (گیں) چپ بیٹھے کاشان نے بھی منہ
..... کھولا تھا

.... ہاں جی بیٹا سمیرا (کاشان کی ماما) نے کہا تھا
..... (واؤ مزا آئے دا (کا

.... پیٹھے بالاتی آدے بیند بادا دولی تھول دلوادا
(ہیچھے باراتی آگے بینڈ باجا گوری کھول دروازہ)

وہاں موجود سب بڑوں کا قہقہہ گنجا تھا گریٹا تو غصے میں شاہ کو دیکھ رہی تھی جو ہنسنے میں
.... مصروف تھا

وہ واپس اندر کی جانب بڑھی تھی اور اس ڈاکٹر کے پاس گئی تھی جس کے پاس چندا آئی
.... تھی

Excuse me doctor

..... اسنے ڈاکٹر کو بلایا تھا

..... جی جی آئیں میم کیا ہوا ہے آپکو وہ اسکو سرتا پاؤں دیکھ کر بولا تھا
دراصل ڈاکٹر مجھے یہ پوچھنا تھا کہ وہ ابھی ایک لیڈی یہاں سے گئیں ہیں پریگنٹ ہیں
..... انکی ڈیلیوری یہیں ہوگی؟؟؟ زرنش نے پوچھا تو ڈاکٹر نے حیرانی سے دیکھا تھا
آپ مسسز احسن کی بات کر رہیں ہیں؟؟؟ ڈاکٹر نے پوچھا تو زرنش نے ہاں میں سر ہلایا
.... تھا

.... جی نیکسٹ منٹہ پر آپ کون؟؟؟ ڈاکٹر نے پوچھا تھا

..... وہ ... وہ وہ میں فرینڈ ہوں مسسز احسن کی وہ بول کر کھڑی ہوئی تھی
اوکے تھینکس ڈاکٹر وہ کہہ کر کی نہیں تھی ڈاکٹر کو وہ لڑکی عجیب لگی تھی پر سوچ جھٹک
.... کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے تھے

.... وہ باہر آکر بیٹھ گئی تھی جب ڈاکٹر اس کے پاس آیا
..... ڈاکٹر میری ماما وہ جلدی سے انکی طرف بڑھی تھی

آپ دیہان رکھا کریں انکا ہر منتہ یہ ہی ایشو ہوتا ہے انکا اس بار بھی بہت ٹینشن لی ہے
..... انہوں نے برین ڈیج ہو سکتا ہے انکا

ڈاکٹر نے غصے سے کہا تھا کیونکہ پہلے بھی وہ ایسے ہی بے ہوش ماں کو انکے پاس لا چکی
.... تھی

... اوکے ڈاکٹر آئندہ خیال رکھوں گی زرنش کہ کر اندر کی جانب بڑھی تھی
وہ جب اندر داخل ہوئی تو اسکی امی جان بے ہوش پڑیں تھیں وہ پاس جا کر بیٹھ گئی تھی
.... اور ہاتھ تھاما تھا انکا

امی آپکو پتا ہے آج میں نے چندا کو دیکھا وہ پریگنینٹ یعنی میں میں خالہ بننے والی
.... ہوں وہ روتے ہوئے اپنی امی کو بتا رہی تھی

امی میں ان سب سے نفرت کرتی ہوں نفرت پھر کیوں وہ میرے سامنے آتے ہیں
کیوں.... میں ان سے دور بھی نہیں رہنا چاہتی اور پاس بھی نہیں جانا چاہتی میں کیا
کروں....

... وہ رو رہی تھی آج خود کو مضبوط ظاہر کرنے والی لڑکی رو رہی تھی

کیوں رو رہی ہو آج جب اس دن بنا بات کرے چلی آئی تھی کیوں اتنا سا ہی یقین تھا
.... اپنوں پر ایک بار بھی نہیں سوچا کے ان پر کیا بیتے گی یا ایک بار پوچھ لوں
.... آج اس کے دل سے ایک آواز آئی تھی

کیوں پوچھتی انہوں نے خود کہا تھا کہ نکال دیں گے انکے نکالنے سے پہلے میں اپنی امی
..... کو لے آئی تھی

.... وہ بھی زرنش تھی کہاں ماننے والی تھی
.... وہ آنکھیں موند کر وہیں بیٹھ گئی تھی

.....
.... گریٹا ڈرائنگ روم سے اٹھ کر سیدھا شاہ کے روم میں گئی تھی
تناوش بیگم حور عین بیگم اور سمیرہ کے ساتھ کچن میں تھیں اور باقی گھر کے مرد بیٹھے
.... باتیں کر رہے تھے شاہ بھی ساتھ ہی بیٹھا تھا جب موبائل پر ٹیکس آیا تھا
وہ جانتا تھا کس کا ٹیکس آیا ہے پر بھی دیکھا تھا اور چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی
.....

میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں وہ کہہ کر جا ہی رہا تھا جب کبیر نے پکارا تھوڑی دیر میں
..... دونوں مجھے میرے روم میں ملو

..... جی ابو آجائیں گے وہ مسکرا کر اپنے روم کی طرف بڑھا تھا
جب شاہ روم میں داخل ہوا تو توقع کے عین مطابق گریٹا شاہ کی طرف بڑھی تھی اس پہلے
.... گریٹا کا پاؤں شاہ کے منہ پر پڑتا شاہ نے اپنے ایک ہاتھ سے اسے روک دیا تھا
..... گریٹا نے جیسے ہی دروازہ کھلتے دیکھا تو جانتی تھی کون آیا ہوگا

..... وہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی اور بنا دیکھے پاؤں اٹھایا تھا مارنے کیلئے

... کیا ہو گیا ہے گریٹا انسان بنو شاہ کو غصہ آیا تھا

.... شاہ نے دروازہ بند کیا تھا تا کے آواز باہر نا جائے

تمہیں منع کیا تھا نا گریٹا نے ہاتھ کا مکہ بنایا تھا اور منہ پر مارنے لگی تھی جب شاہ نے

.... ہاتھ پکڑ لیا اور ہاتھ موڑ کر پیچھے کر دیا تھا

گریٹا نے دوسرا ہاتھ بھی اس پر اٹھانا چاہا تھا پر سامنے بھی شاہ تھا اسکی رگ رگ سے

..... واقف تھا اور تھا بھی ہمت والا مرد

..... نانانا جان شاہ اب نا کرنا شاہ نے گریٹا کو اپنی طرف کھینچ کر کہا تھا

..... گریٹا تو شاہ کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی کیونکہ شاہ کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا

... شاہ تم پاگل ہو گئے ہو؟ گریٹا سنجیدہ ہوئی تھی

..... کیوں کیا کیا میں نے شاہ نے گریٹا کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تھا

حادث کے بارے میں ابھی کوئی کچھ نہیں جانتا تھا کیوں کے وہ عیاشی سب سے
..... (چھپ کر کرتا تھا

اور میری اسماء بھی شاہ کی عمر کی میری بہن کو تو کوئی اعتراض نا ہوگا کیوں حور عین ایسا
.... لگ رہا تھا کے وہ انگلی ہی نہیں ہاتھ پکڑنے کیلئے آئی ہیں
میں شاہ سے پوچھوں گی حور عین کا اتنا کہنا تھا کے شاہ غصے سے ہوتی لال آنکھیں ہاتھوں
.... کو غصے سے بند کرتے اندر داخل ہوا تھا

دادا کچھ کہنا ہے آپ سب سے آپ سب یہاں ہیں تو سوچا کہ دوں اگر اجازت ہو تو شاہ
.... نے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا تھا

.... ہاں ہاں برخودار بولو وجاہت صاحب نے کہا تھا

دادا میں گریبا کو پسند کرتا ہوں اور وہ اس سال اٹھارہ کی ہو جائے گی تو میں کہنا چاہتا ہوں
..... کے ہم ایک دوسرے کے محرم بن جائیں شاہ نے گویا بات ہی ختم کر ڈالی تھی
.... رضیہ بیگم کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا

.... ارے ارے کیا زمانہ آگیا ہے اب بیٹا اپنے بڑوں کو بتائے گا کے کیا کیسے کرنا چاہیے

معاف کیجیئے گا خالہ پر ہمارے نبی پاک نے ہی کہا ہے کے بچوں کے شادی سے پہلے
..... انکی پسند کے بارے میں جان لینا چاہیئے

رضیہ بیگم تو غصے سے دیکھ رہیں تھیں جبکہ شاہ بھی کم نا تھا وہ بھی شیطانی مسکراہٹ
... لئے دیکھ رہا تھا

(آپ میری خالہ ہیں نا میں بھی آپکا بھانجا ہوں)

.... شاہ نے دل میں سوچا تھا

... اگر تم دونوں راضی ہو تو مجھے اعتراض نہیں تناوش فوراً بولیں تھیں

... اور مجھے بھی تورعین بھی بولی تھی

برخودار اگر ان دونوں کو کوئی اعتراض نہیں تو میں بھی راضی ہوں وجاہت صاحب نے کہا
..... تو شاہ انکے گلے لگ گیا تھا

دادا میں چاہتا ہوں نکاح سادہ طریقے سے ہو رخصتی دھوم دھام سے کر لیں گے شاہ نے
کہا تو وجاہت صاحب نے کبیر سے بات کرنے کا کہا تھا کیونکہ تناوش کو کوئی اعتراض
..... نہیں تھا

... پر کبیر سے پوچھنا بھی ضروری تھا

اچھا بہت بہت مبارک ہو اگر بچے راضی ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں رضیہ نے حسد سے
..... بھری مسکراہٹ منہ پر سجا کر کہا تھا
..... جی شکریہ خالہ ... شاہ کے چہرے پر ابھی بھی مسکراہٹ تھی

.. بولو کاشان کیوں آئے تھے شاہ نے پوچھا تھا

..... وہ آپ دونوں تو (کو) تھب (سب) نیتے (نیچے) بولا لے (رہے) ہیں

.... اوکے آپ جاؤ ہم آتے ہیں شاہ نے گال تھپتھپا کر کہا تھا

شاہ آج ہمیں اس شخص کے پاس بھی جانا تھا یاد ہے نا؟؟؟

ہاں پر پہلے پایا نے اپنے روم میں بلایا تھا ہے انکے پاس جانا ہے پتا نہیں اب کس بات

..... پر خاطر توازن ہوگی

.... ہاہاہا چلو گریا کہ کر آگے بڑھی تھی

..... جب دونوں نیچے آئے تو خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا سب نے

گریا شاہ بیٹا آپ دونوں میرے روم میں آؤ کبیر صاحب کہ کر اپنے روم کی طرف بڑھے تھے

...

....پاپا پاپا

..... جی پاپا کی جان ... کاشان کے بلانے پر شافعی نے کہا تھا

پاپا تاتو (چاپو) اور تاتی (چاچی) کو تھب (سب) گلیا (گڑیا) اور تھاہ (شاہ) تیوں (کیوں) بلاتے

..... ہیں؟؟؟ کاشان نے سوال کیا تو وجاہت صاحب مسکرائے تھے

.... ادھر آؤ میرے پاس وجاہت صاحب نے کہا تو کاشان انکی گود میں جا کر بیٹھ گیا تھا

بیٹا ہمارے پاس کوئی اور لڑکی نہیں ہے آپکی یہ چاچی ہی ہماری پہلی اور آخری بیٹی ہیں تو

یہ ہمارے لئے بہت انمول ہے جیسے چھوٹے بچے کیلئے اسکا کھلونا جیسے کے ایک کھلونا

ہے گڑیا جب بچے کی گڑیا کو کچھ ہوتا ہے تو کتنا روتا ہے اور غصہ بھی ہوتا بس اسی طرح

انمول ہے ہماری گڑیا اسلیئے اسے گڑیا کہہ کر بلاتے ہیں ہے بھی گڑیا جیسی..... ہے ناں

؟؟؟

... کاشان نے زور زور سے اوپر نیچے اپنا سر ہلایا تھا

اور رہی بات آپکے چاچو کی ہماری ذات کیا ہے شاہ جب ہمیں کوئی شاہ کہہ کر بلاتا ہے تو فخر ہوتا ہے ہمیں اور ہم اپنا فخر سمجھتے ہیں اپنے بچے کو اسلیئے ہم اپنے بیٹے کو شاہ بلاتے ہیں وجاہت صاحب نے کہا تو کاشان نے مسکرا کر پہلے گریا کو دیکھا پھر شاہ کو

....

.... تھاہ تا تو آئندہ میں آپتو تھاہ اول گلیا تاتی کو گلیا کہ کل بلاؤں دا
(شاہ چلچو آئندہ میں آپکو شاہ اور گریا چاچی کو گریا کہہ کر بلاؤں گا)
..... اوکے چاچو کی جان شاہ نے پیار سے کہا تھا

.... ہم زرا ابو کی بات سن لیں گریا نے کہا تو شاہ بھی کھڑا ہوا تھا
... اچھا میں چائے لاتی ہوں ... تناوش نے کہا تھا
... نہیں امی جان ہم نیچے آکر ہی چائے پی لے گیں
..... گریا کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی اور شاہ بھی ساتھ ہی چل رہا تھا

نچو جیسے کے تم دونوں جانتے ہو پچھلے کئی دنوں سے میں ملک میں ہو رہے ریپ کیسز پر کام کر رہا تھا مجھے پتا چلا پے کے ان سب کے پیچھے قاسم خان نامی شخص کا ہاتھ ہے یہ شمشیر خان کا ماما زاد بھائی ہے

.... کبیر بولتے بولتے رکا تھا

... پایا پر شمشیر کو تو عمر قید ہو گئی ہے نا؟؟؟ گریٹا نے حیرانی سے پوچھا تھا

ہاں ہو گئی ہے پر شمشیر زیادہ دیر تک جیل میں نہیں رہتا زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ بس

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

اور اسکے بہت سے غیر قانونی کاموں میں ہاتھ ہے جیسے اسمگلنگ ریپ کیسز لڑکی بچنا

..... شراب خرید و فروخت کرنا اور بھی بہت سے کام ہیں

پاپا آج شام تو شمشیر کے آدمی کے پاس ہی جانا ہے امید ہے کل جو ہوا چیف نے بتا
... دیا ہوگا شاہ نے کہا تھا

ہاں بتا دیا تھا میں بھی ساتھ چلوں گا فلحال نیچے چلیں ورنہ آپکی امی جان چڑیلوں کی طرح
جھپٹ پڑیں گیں کبیر صاحب نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو اور باہر کی طرف
..... بڑھ گئے تھے

جب تینوں نیچے آئے تو تناوش بیگم چائے لائیں تمہیں اور سب نے پی تھی اور ساتھ
.... ساتھ کا شان کے سوالوں کا سلسلہ بھی جاری تھا

اففف کاشان کتنا تنگ کرتے ہو آپ مجھے سمیرا نے کاشان کو اپنی گود میں اچھلتا دیکھ کر.... کہا تھا

مما میں نہیں پاپا کلتے (کرتے) ہیں تند (تنگ) آپتو (آپکو) کاشان نے روتی شکل بنا کر کہا .. تھا

.. ہیں .. شاہ اور گریٹا کا منہ کھولا تھا

.... جبکہ سمیرہ کا منہ لال ہو گیا تھا

کاشان کیا کہ رہے ہو ادھر آؤ شافعی نے شرمندگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے کہا ... تھا

پاپا آپ ہی بال بال (بار بار ...) کاشان ابھی کچھ بولتا اس پہلے ہی شافعی نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا

.... اور وہاں پر موجود سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا

تھوڑی دیر سب مل کر بیٹھے رہے اور تھوڑی دیر میں عصر کی آذانیں ہوئیں تو سب نے نماز پڑھی اور پھر شافعی بھی اپنی فیملی کے ساتھ گھر روانہ ہو گیا

.... ماما میں اور شاہ پاپا کے ساتھ جا رہے ہیں گریٹا نے کچن میں آتے ہی کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

تم کہاں چلی ان دونوں کو جانے دو تم لڑکی ہو کہیں بھی چل دیتی ہو ... تناوش بیگم نے
.... غصے سے کہا تھا

ارے میری پیاری امی جان لڑکی ہوں تو کیا ہوا میرا بھی دل ہے کیا میں اپنے دل کی
... نہیں مان سکتی گریا نے پیار سے گلے لگ کر کہا تھا

ہاں ہاں بھئی کیوں نا جائے اپنے شوہر اور اپنے پاپا کے ساتھ جا رہی ہے حور عین نے
.. بھی زبان کھولی تھی

.. امی .. گریا حور عین کے گلے لگی تھی

... ہائے میری بچی حور عین نے گریا کے ماتھے پر بوسا دیا تھا

.... اوکے اللہ حافظ وہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

ہاں جی چلیں گریبا جب گاڑی میں آکر بیٹھی تو شاہ نے اسے دیکھا تھا جو عیا یا پہنے بیٹھی
..... تھی

... ایسے شاہ نے کہا تھا تو گرٹیا نے عبایا اتارا تھا جس کے نیچے لونگ جیکٹ پہنی ہوئی تھی
.... تم اپنا تولیہ دیکھو مجھے چھوڑو گرٹیا نے عبایا سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا تھا

.... شاہ نے بلیک جیکٹ کے نیچے بلوئی شرٹ پہنی تھی اور بلو ہی پینٹ تھی

بہت ہیڈسم ہوں کیوں پایا شاہ نے کبیر صاحب کو مخاطب کیا تھا جو چپ چاپ دونوں کی
... تو تو میں میں سن رہے تھے

ہاہاہاہا... میرے لیے میرے دونوں بچے انمول ہیں ہیرے کی طرح کبیر صاحب نے کہا تو
دونوں مسکرائے تھے اور شاہ نے گاڑی آگے بڑھائی تھی گریٹا بیٹا اسلام میں عورتوں کو پردہ
کرنے کا حکم دیا ہے اور تم ایسے ہی بالوں کو کھلا چھوڑو گی کبیر صاحب نے گریٹا کو بالوں
.. کی ٹیل پونی بناتے دیکھ کر کہا تھا

Papa u know about our job ...

.. گریبا نے کہا تھا اور پھر رک کر سانس لیا تھا

لیکن بابا جتنا ہوسکے خود کو چھپا کر ہی چلتی ہوں یہ لونگ جیکٹ بھی عبا یا کی طرح ناکھلی ہے نائنگ اور بالوں میں کیپ پہن لیتی ہوں آنکھوں پر چشمہ اور جیکٹ کے بٹن زیادہ میں بند ہی رکھتی ہوں اور ماسک لگا کر رکھتی ہوں تا کے چہرہ نا دیکھے پر اللہ کے سامنے گناہ گار تو ہوں اسلیئے کبھی کبھی حجاب لگا لیتی ہوں باقی اللہ عفو و درگزر کرنے والا ہے .. گڑیا .. نے ایک سرد آہ بھری تھی

ہممممم کبیر صاحب صرف اتنا ہی کہ پائے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے جب بھی کبھی حجاب کی .. بات آتی تھی وہ حجاب نا کر پانے پر ایسے ہی شرمندہ ہوتی تھی

.. تھوڑی دیر میں وہ تینوں ایک فارم ہاؤس کے سامنے رکے تھے
تینوں نیچے اترے تھے آج گریٹا نے کیپ کی جگہ حجاب پہنا ہوا تھا جیسے دیکھ کر کبیر
.. صاحب مسکرائے تھے

.. تینوں اندر کی طرف بڑھے تو گیٹ کیسی آدمی نے کھولا تھا
.. کہاں ہے وہ شاہ نے سلام کا جواب دے کر فوراً پوچھا تھا
.. سر وہ اس کمرے میں ہے اس آدمی نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تھا
شاہ کو اتنا غصہ نہیں آتا تھا لیکن جب بھی وہ اکثر فارم ہاؤس پر آتا تھا تو غصہ ساتویں
.. آسمان پر پہنچ جاتا تھا
شاہ کنٹرول گریڈا نے شاہ کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر کہا تھا جبکہ کبیر صاحب لمبے لمبے قدم
.. اٹھاتے کمرے کی جانب بڑھے تھے
.. جب کمرے کا دروازہ کھلا تو سامنے کل والا شخص تھا
.. رحیم .. کبیر صاحب نے دیکھتے ہی نام لیا تھا
.. ابو آپ انہیں جانتے ہیں گریڈا نے کبیر صاحب کے منہ سے نام سن کر کہا تھا
ہاں یہ رحیم ہے اخبار بچا کرتا تھا پہلے بہت بار ملاقات بھی ہوئی تھی ہماری پر یہ یہاں
کیسے؟؟

ابو پہلے اخبار بچتا تھا تو اب لڑکیاں بچنے کا کام سر انجام دیتا ہے یہ شخص شاہ نے کہا تھا

..

نام کے معنی جانتے ہو رحیم وہ کرسی پر بندھا ہوا نیم بے ہوش تھا .. کبیر نے سوال کیا .. تو اسنے کبیر کی طرف دیکھا تھا

رحیم یعنی رحم کرنے والا اور تمہیں شرم نا آئی جو گھر کی رحمت ہوتیں انہیں کا کاروبار شروع کر دیا ڈوب مرنے کا مقام ہے کبیر صاحب نے ایک زور دار تھپڑ اسکے منہ پر دے مارا تھا

..

ویسے کبیر تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ تمہاری ایک بیٹی بھی ہے ورنہ شروعات تمہارے ... گھر سے ہی کرتا وہ اب بھی باز نا آیا تھا گریا کو گندی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا

...کبیر صاحب نے آگے ہو کر شاہ کو پکڑا تھا جو بے قابو ہو رہا تھا

ایک تو اتنا گھٹیا کام کرتے ہو اوپر سے اتنے ڈھیٹ اگر تمہاری بچی کو کوئی ایسے ہی بنا

...بتائے لے جائے توشاہ غصے میں بولا تھا

نا جانے کتنی لڑکیوں کی زندگی ایسے ہی تباہ کر چکے ہو تم کتنی لڑکیاں عذاب میں ہونگی اور
.... تم کتنی لڑکیوں کی بددعاؤں کے حصار میں ہو گے گریٹا بھی بولی تھی

اسکی فکر نہیں مجھے لیکن اگر میں نے یہاں سے نکلنے کے بعد تیری بیٹی کو ابھی وہ بولنے

.... ہی والا تھا کہ شاہ نے پھر ایک مکہ منہ پر دے مارا تھا

.... گریبا باہر جاؤ شاہ دھاڑا تھا اور اسے غصے میں دیکھ کر گریبا گھبرائی تھی

.... گریبا سنائی نہیں دے رہا شاہ نے گریبا کو ویسے ہی کھڑا دیکھ کر کہا تھا

گرتیا ایک پل میں روم سے باہر آگئی تھی اور اندر سے اس شخص کی چیخوں کی آواز آرہی
.... تھی

باہر نکل جائے گا سوچنا بھی مت سمجھا کیوں کہ جب تک میں ان لڑکیوں کو بچنے کی سزا نہیں دے دیتا تجھے نا مرنے دوں گا اور نا جینے دوں گا شاہ نے ایک مکہ پھر منہ پر مارا

.... تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا

شاہ روم سے باہر آیا تو گریٹا سامنے ہی کھڑی تھی اور کبیر صاحب بھی ساتھ ہی کھڑے تھے

... (حسنین) شاہ کا پرسنل انفورمر (شاہ نے آواز لگائی تھی

... جی سر وہ فوراً ہی جن کی طرح نمودار ہوا تھا

وہ بے ہوش ہو گیا ہے ایک کام کرو برف کا استعمال کرو اور سونے نہیں دو اور ان دونوں آدمیوں کو پولیس کے حوالے کر دو اور اس رحیم کے ساتھ وہ ہی کرو جو ہمیشہ کرتے ہو..... شاہ نے کہہ کر اپنا رخ کبیر صاحب کی طرف کیا تھا

... چلیں ابو شاہ کی آنکھوں میں ابھی بھی غصہ صاف نظر آ رہا تھا

.... شاہ کبیر صاحب نے پکارا تھا

... جی ابو شاہ نے خود کو نارمل کر کے کہا تھا

تم جانتے ہو ہماری جو ب کیسی ہے یہاں ہمیں ایسے جملے سن نے کو ملتے ہیں اور اگر گڑیا کی جگہ کیسی اور لڑکی کے بارے یہ کہتا تو کیا اچانک ایسے ہی جذباتی ہوتے؟؟؟ کبیر ... صاحب نے سوال کیا تھا

یہ نہیں جانتا ابو پر اس شخص کا ذکر بھی غصہ دلا دیتا ہے آخر کیسے یہ لوگ ایسے کر لیتے ... ہیں کیسے ایک نازک سی کلی کے ساتھ ایسا سلوک کر دیتے ہیں

ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ نے بیٹیوں کو پھول کی طرح پالا اور بیٹیوں کو اللہ نے گھر کی رحمت قرار دیا ہے ایک بار بھی انکے دل نہیں کانپتے ایسا کرتے ہوئے کے آگے کیا سلوک کیا جائے گا انکے ساتھ کیسے رکھیں گے کیا کریں گے؟؟ شاہ ایک جذباتی انسان کی طرح کہ رہا تھا

شاہ بیٹا ہمت رکھو انشاء اللہ جلد ہی یہ سب ختم ہوگا کبیر صاحب نے اسکو حوصلہ دیا تھا
.... کیوں کے اسکے کئے گئے سوال کا جواب کبیر صاحب کے پاس نہیں تھا

شاہ فاطمہ کے پاس چلیں گریا جو خاموش کھڑی تھی شاہ کے آگے بڑھنے پر سوال کیا تھا
...

ہاں ضرور ابو کو بھی کے کر چلتے ہیں "میری" بہن سے ملوانے شاہ نے میری لفظ پر زور
... دے کر کہا تھا

جی نہیں میری بہن ہے وہ گریا نے بھی کہا تھا کبیر صاحب ان دونوں کو ٹون میں واپس
... آتا دیکھ کر باہر کی طرف بڑھے تھے

شاہ نے گاڑی اسٹارٹ کر کے گاڑی فاطمہ کے گھر کی طرف بڑھائی تھی تھوڑی دیر میں
گاڑی ایک گھر کے سامنے کی تھی جیسے دیکھ کر کبیر صاحب کے چہرے پر حیرانی کے
... ساتھ ساتھ مسکراہٹ بھی آئی تھی

یہ تو ... شاہ بیٹا یہ تو میجر حسیب کا گھر ہے کبیر صاحب نے کہا تو گریٹا اور شاہ نے حیرانی سے دیکھا تھا کون حسیب ابو؟؟ گریٹا نے پوچھا تھا

حسیب بیٹا میرے ساتھ ہی ہوتا تھا اکثر ایک سال ہو گیا اسے شہید ہوئے کبیر صاحب ... نے کہا تو گریٹا اور شاہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

کیا ابو جہاں آج لے کر جا رہے ہیں آپ کو آپ تو پہلے ہی انہیں جانتے ہیں گریٹا نے منہ بنا کر کہا تھا

ہا ہا ہا چلو پھر ہم بھی مل لیتے ہمارے بہادر سپاہی کی بہادر بہن کو کبیر صاحب بول کر نیچے اترے تھے اور شاہ اور گریٹا بھی بیچھے ہی تھے

.... فاطمہ بیٹھی موبائل میں مصروف تھی جب گھر کے دروازہ پر دستک ہوئی تھی کون کون ہے بھئی آرہی ہوں فاطمہ نے کہتے ہوئے گیٹ کھولا تھا سامنے کھڑے ... شخص کو دیکھ کر فاطمہ فوراً کھلکھلا اٹھی تھی میجر انکل

.... فاطمہ نے فوراً انکے سامنے اپنا سر جھکایا تھا

.... اسلام علیکم کیسی ہو بیٹی کبیر صاحب نے پیار سے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

وعلیکم اسلام میجر انکل اندر آئیں فاطمہ نے پیچھے نہیں دیکھا تھا وہ انہیں ہی دیکھ کر خوش
.... ہو گئی تھی

..... امی امی

... فاطمہ نے آواز لگائی تو فاطمہ کی امی بھی کچن سے باہر آئیں تھیں

ارے بھائی آپ ایک سال بعد کیسے آئیں بیٹھیں انہوں نے ایک ساتھ سوال اور
... بیٹھنے کا کہا تھا

بھابھی ویسے یہ عادت نا بدلی سوال اور جواب ایک ساتھ کر دینے والی کبیر صاحب نے
.... ہنس کر کہا تھا

ہمیں تو لوگ بھول گئی چلو گریا ہم چلیں واپس شاہ نے کہا تو فاطمہ گریا والوں کی طرف
.... بڑھی تھی آپ دونوں کب آئے آئیں نا اندر فاطمہ نے گریا کے گلے لگ کر کہا تھا

.... آپ دونوں میجر انکل کے ساتھ کیسے فاطمہ نے گریا کو بیٹھاتے ہوئے کہا تھا

... یہ آپکے میجر انکل میرے ابو ہیں گریا نے کہا تھا

..... کیا واقعی؟ آپ نے پہلے کبھی ذکر نہیں کیا تھا

کوئی شک نہیں بیٹا یہ میری ہی بیٹی ہے تناوش جیسی نہیں دیکھتی؟؟ کبیر صاحب نے
.... سکینہ (فاطمہ کی امی) سے پوچھا تھا

ہاں بھائی کل بھی جب آئے تھے زیادہ غور سے نہیں دیکھا تھا پر اب لگ رہی ہے

... تناوش جیسی بس آنکھیں آپ سے چرائیں ہیں آپکی بچی نے سکینہ نے کہا تھا

.... اور یہ حور عین کا بیٹا ہے؟؟؟ سکینہ بیگم نے شاہ کو دیکھ کہا تھا

.... جی جی آنٹی صحیح پہچانا ہے شاہ نے ادا سے کہا تھا

.... بابا با ولید بھائی جیسے ہو بلکل سکینہ بیگم نے کہا تو شاہ نے بالوں میں ہاتھ گھومایا تھا

ماشاء اللہ بہت پیارے ہیں دونوں معاف کیجئے گا ہم نکاح میں نہیں آسکے تھے بھائی کے

.... گھر گئی تھی اسلیئے

... کوئی بات نہیں بھابھی اب رخصتی میں آ جانا کبیر صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

..... کب ہے رخصتی فاطمہ نے کہا تھا

..... آج سے چھ دن بعد بنے گا تمہارا بھائی دولہا شاہ نے کہا تو گڑیا نے منہ بنایا تھا

ہاں جی میری بہن تو میرے شادی میں خوب انجوائے کرے گی گرٹیا نے فاطمہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا

ارے آپ دونوں ایسے کیوں لڑ رہیں کبھی آپ دونوں کو کیسی نے بھائی بہن نہیں کہا
.... کیا؟؟ فاطمہ نے ایسے لڑتے دیکھ کر کہا تھا

ہاں فاطمی مجھے کبھی کیسی نے اتنی چاہت سے آپی نہیں کہا تھا گریبا نے ایک بار پھر فاطمہ
..... کو گلے لگایا تھا

اور مجھے بھائی نہیں بلایا تھا جتنی چاہت سے بھائی کہا تھا مجھے بہت اچھا لگا تھا شاہ نے
... کہا تھا

اچھا اچھا میں مہندی والے دن دونوں طرف سے فنکشن اٹینڈ کروں گی اور بارات والے دن
بھائی کی طرف اور ولیمے والے دن گریڈ آپ کی طرف سے فاطمہ نے کہا تو سب ہنسنے لگے
..... تھے

..... تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ وہاں سے گھر کیلئے نکلے تھے

گھر پہنچے تو سب انکا ہی انتظار کر رہے تھے سب نے ساتھ کھانا کھایا اور سونے کیلئے چلے گئے....

جب زرنش کی آنکھ کھلی تو عصر کی آذان ہو رہی تھی وہ وہاں سے اٹھی اور عصر کی نماز ادا کی اور اپنی ماں کے پاس واپس آئی تھی

.... زری زری اسکی ماں نے اسے پکارا تھا

.... جی امی جان یہیں ہوں میں زرنش نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا تھا

... کیسی ہیں آپ امی کیوں لیتیں ہیں ٹینشن؟؟ زرنش نے لاچاری سے کہا تھا

بیٹا میں ٹھیک ہوں فکر نہ کرو بس اب تمہارے ابو کے بنا نہیں جیا جاتا انکے پاس جانا ہے وہ روتے ہوئے بولیں تھیں امی جان مجھے اکیلا چھوڑ دیں گیں آپ؟؟ زرنش نے

.... انکے آنسو صاف کر کے کہا تھا

بیٹا تم جانتی ہوں نا وہ میرا دل تھے تو تم میری دھڑکن کو ہو دونوں کے بنا نہیں رہا جاتا

....

.... امی بس کر جائیں پلیز زوہ بھی رو رہی تھی
..... آپ آرام کریں زرنش نے گویا بات ہی ختم کر دی

.... اور وہ اپنی ماں کو دوائی دے کر خود باہر کی طرف بڑھی تھی

.... وہ ہسپتال سے باہر آگئی تھی اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی تھی
آج میں اپنے سارے سوالوں کا جواب لے کر آؤں گی آخر کیوں ہمیں وہ گھر سے نکالنا
چاہتے کیا غلطی تھی ہماری اگر پاپا ہمیں چھوڑ گئے تھے تو کیا سب رشتے ختم ہو گئے
تھے؟؟؟؟

آخر کیوں کیوں وہ اسٹیئرنگ پر ہاتھ مار کو بولی تھی اور آج آنکھوں میں آئے آنسو
صاف نہیں کر رہی تھی وہ آج رونا چاہتی تھی پر کس کے گلے لگ کر روتی ماں کو اور
... تکلیف دینا نہیں چاہتی تھی اپنوں سے وہ خود دور ہوئی تھی

....کیا میری ہی غلطی تھی مجھے آنے سے پہلے بات کرنی چاہیے تھی نہیں نہیں
ٹھیک کیا تھا زرنش تم نے اگر وہ بات واقعی سچ ہوتی تو اور زیادہ تکلیف ہونی تھی دماغ جو
...کہ رہا تھا وہ دل سے الگ تھا

کیا پتا وہ سب کچھ انہیں سنانے کیلئے کہ رہے ہوں تم غلطی کر آئی ہو جاؤ ملو انہیں ابھی ابھی وقت ہے خدا را یہ وقت برباد نا کرو دل اور دماغ میں جیسے جنگ ہو رہی تھی وہ جیسے ہی کی سامنے ایک گھر تھا پہلے تو وہ نیچے اترنے لگی تھی

نہیں زرنش اگر اسنے کہا کہ وہ سچ تھا پھر جو امید ہے وہ بھی ٹوٹ جائے گی اگر وہ سچا ہے تو کیوں تجھے دیکھنے کے بعد تیرے پاس نہیں آیا دماغ نے ایک بار پھر کہا تھا

زرنش نے غصے سے ایک نگاہ سامنے مراد کے گھر پر ڈالی اور پھر گاڑی میں بیٹھ کر واپس ہسپتال کی جانب بڑھ گئی تھی

کہتے ہیں نادل اور دماغ کی لڑائی میں پہلے ہمیشہ دماغ جیت جاتا ہے اور دل ہارتا ہے اور جب تک صحیح سے سمجھ میں آتا ہے سب تب تک ہم سب کھو چکے ہوتے ہیں

صبح جب گریٹا اٹھی تو گھڑی دس بج رہی تھی وہ اٹھی اور فریش ہو کر نیچے آگئی جہاں سب
.... ناشتے کے ٹیبل پر تھے

.... اٹھ گئی چٹی باندری شاہ جو اٹھنے لگا تھا اسے دیکھ کر واپس بیٹھا تھا

ہاں جی کہاں جا رہے تھے گریبا نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا تمہیں اٹھانے اور کہاں شاہ نے
..... کندھے اچکائے تھے

اچھا جی میرے روم میں آنے کی تو غلطی بھی نا کرنا ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گی گڑیا پراٹھا اپنی
..... پلیٹ میں رکھتے ہوئے کہا تھا

امی سمجھا دیں اپنی بیٹی کو میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ میری بیوی مجھ سے ایسے زبان
..... چلائے اور صبح لیٹ اٹھے شاہ نے روعب سے کہا تھا

...گرٹیا کا تو منہ کھل گیا تھا

بس کر جاوے خود تو جلدی اٹھنے کے عادی ہو جاؤ پھر بولنا او بھولو مت تمہاری بیوی
..... بھی تم جیسی ہے گریبا نے چرٹھ کر کہا تھا

..... چلو مانا تو صحیح کے مجھ جیسی ہے شاہ نے کہا تو سب ہنسے تھے

پاپا میں نے آج کیسی کام سے جانا ہے شاہ اور گریڈا کو میں ڈراپ کر دوں گا کبیر صاحب نے کہا تو تناوش بیگم نے ناشتہ وہیں چھوڑ دیا تھا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں تھیں

....

.... برخودار موسم بہت خراب ہے وجاہت صاحب نے کہا تو سب ہنسنے لگے

جی ابو طوفان آنے کے خطرات ہیں کبیر صاحب نے بھی ہنستے ہوئے کہا تھا ... اور کچن میں تناوش بیگم چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگیں تھیں

اہم اہم اجازت بابا سائیں کبیر صاحب ادا سے کہتے کھڑے ہوئے تھے تو سب ہنسنے لگے تھے

جی جی اجازت ہے پر ناک ناکو دینا میری وجاہت صاحب نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنسنے لگے تھے

..... تناوش کیا ہوا ہے ... کبیر صاحب نے کچن میں آکر کہا تھا
کچھ نہیں جائیں ... تناوش جو اب آدھے برتن توڑ دینے کے بعد بچے کچے برتن کو رگڑ کر
... اپنا غصہ ٹھنڈا کر رہیں تھیں رو کر بولیں تھیں

... تناوش ایسا نا کرو نا کیوں رو کر تکلیف دے رہی ہو مجھے

ولید صاحب اور کبیر صاحب کی شادی کو ویسے تو تئیس سال ہو گئے تھے پر انکی اپنی بیوی سے محبت کم ہونے کے بجائے بڑھ رہی تھی بلکہ یہ کہیں کے یہ دونوں اپنی بیوی سے محبت نہیں عشق کرنے لگے تھے

..... اور کبیر اور ولید ابھی ابھی ویسے ہی تھے ہینڈسم ڈیشنگ بقول شاہ کے
.... حور عین اور تناوش بیگم بھی خود کو سنوار کر رکھتی تا کے پیاریں لگیں گڑیا کے کہنے پر
.... اچھا نارات تک پکا آ جاؤں گا کبیر صاحب پھر تناوش کی طرف بڑھے تھے

میرے پاس نا آنا ورنہ سر پھوڑ دوں گی تناوش کہ کر باہر نکلی تھی اور رخ کمرے کی طرف
.... کیا تھا

..... اووووووووووو گڑیا اور شاہ نے کہا تھا

ابو جان طوفان نے تو تباہی مچا دی ہے آپ اپنی فصل بچائیں اوہ میرا مطلب ہے کہ
امی کو منائیں ورنہ آپکا روم سے باہر نکل جانے کا خدشہ ہے شاہ نے کہ کر جوس کا
.... گلاس منہ کو لگایا تھا

تم دونوں کو جو کہا ہے وہ کرنا میں آج کہیں نہیں جا رہا کبیر صاحب کہ کر اپنے روم کی
.... طرف بڑھ گئے تھے

.... کون سا کام شاہ حور عین بیگم نے حیرانی سے پوچھا تھا

وہ.... وہ.... وہ امی اکیچلی..... شاہ سوچ رہا تھا کہ کیا بولے جب شاہ کا موبائل بجا
.... شاہ نے سکھ کا سانس لیا تھا اور کھڑا ہو گیا تھا

جی جی بس نکل رہے ہیں ہم سر بس تھوڑی دیر میں آجائیں گے شاہ نے کہہ کر کال
.... کاٹی تھی

.... کہاں جانا ہے؟؟؟ حور عین بیگم نے پوچھا تھا

امی وہ ہمیں یونی جانا ہے پارٹی کیلئے بلایا ہے سر نے جانا ضروری ہے کیونکہ سب دوست
آئیں گے شام تک واپس آنے کی کوشش کریں گے شاہ نے کہا تو حور عین بیگم نے گریا
.... کی طرف دیکھا جو جانے کیلئے اٹھی تھی

کریں گے نہیں امی کی جان کروں گا کیونکہ گریا کہیں نہیں جائے گے حور عین بیگم نے کہا
تو دونوں نے روتی شکل بنا کر وجاہت صاحب کی طرف دیکھا تھا جو کھانے سے بھرپور
.... انصاف کر رہے تھے

.. دادا شاہ نے پکارا تھا

ہاں بھئی جاؤ برخودار میں منع نہیں کر رہا وجاہت صاحب نے جوس کا گلاس منہ کو لگایا
... تھا

نہیں ابو.... حور عین کچھ کہنے ہی والی تھی تو وجاہت صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے
... چپ رہنے کا کہا تھا

ویسے تو وجاہت صاحب بیاہ کر بہویں نہیں بیٹیاں لائے تھے بیٹوں سے زیادہ انہیں پیار
کرتے تھے پر جب بات پوتے اور پوتی پر آتی تھی تو وہ حور عین اور تناوش دونوں کو چپ
..... کروا دیتے تھے

..... ٹھیک ہے ابو جیسے آپکی مرضی حور عین چپ ہو گئی تھی
.... شاہ باہر کی طرف بڑھا تھا اور گریٹا اپنے روم کی طرف

تناوش کیا ہو گیا ہے یار اتنا غصہ کیوں؟؟ کبیر صاحب نے روم میں آکر دروازہ بند کیا تھا
.... تاکہ آواز باہر نہ جائے

... جائیں جائیں ... کام کریں اپنا میری کیا فکر آپکو تناوش نے تکیہ اٹھا کر کبیر کو مارا تھا
... ارے ارے بیگم سوری نا نہیں جا رہا یہیں ہو آج سارا دن آپ کے پاس
.... اس پہلے تناوش کشن مارتی کبیر نے ہاتھ پکڑ لیا تھا

.... بس کر دو نا چلو آج لونگ ڈرائیو پر چلتے ہیں کبیر نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا
.... نہیں جانا بس آپ گھر رہیں تناوش نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا
نہیں اب تو لے کر جانا ہے بیگم تیار ہو جائیں ورنہ اٹھا کر لے جاؤں گا یاد ہے نا وہ دن
.... جب گریٹا چھ سال کی تھی ویسے ہی کبیر صاحب نے اپنی بات یاد دلائی تھی
.... اچھا اچھا میں حور عین کو بتا کر آتی ہوں تناوش نے کہا اور باہر جانے لگی تھی
رہنے دو میں بتا دیتا ہوں اور ویسے بھی بابا اپنے کیسی دوست کے گھر جانے والے ہیں
بھابھی اور ولید کو ٹائم مل جائے گا کبیر نے کہا اور دانتوں کی نمائش کرتا ہوا باہر کی جانب
.... بڑھ گیا

حور عین بیٹا تم آج شاپنگ کیلئے چلی جانا اور دعوت میں نے کچھ کو کال کر کے دے دی ہے اور کچھ کو گھر جا کر دے دوں گا وجاہت صاحب نے کہا تو حور عین بیگم نے مثبت میں سر ہلایا تھا

نہیں بابا میں اور تناوش چلے جائیں گے اور ولید کی بھی آج چھٹی ہے تو گھر ہی ہوگا بہتر یہ ہی ہے بھابھی گھر میں کبیر صاحب نے ڈرائنگ روم میں آتے ہوئے کہا تھا

.... اچھا برخودار موسم صاف ہو گیا وجاہت صاحب کا اشارہ تناوش کے غصے کی طرف تھا جی جی بابا موسم صاف ہو گیا کبیر صاحب نے ہنستے ہوئے کہا تھا

.... گرپا جب عبایا پہن کر نیچے آئی تو شاہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا ... گرپا کو آتے دیکھا تو گاڑی کا دروازہ کھولا تھا ... اور پھر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی

.... گڑیا شاہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پکارا تھا
... ہاں گڑیا نے حجاب سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا
تمہیں نہیں لگتا ہماری جتنی عمر ہے ہمارا ایک دو سال کا بچا ہونا چاہیئے تھا اس عمر میں
... شاہ نے دانتوں کے نیچے اپنا نیچے والا ہونٹ دبا کر اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی
... اور گڑیا کا تو منہ لال ہو گیا تھا
.... کیا ہوا بولو شاہ نے پھر کہا تھا
.... کیا بول رہے ہیں شاہ جب اللہ چاہے تب ہی ہونا ہوتا ہے سب منہ بند رکھیں
.. واہ جی واہ چلو شکر ہے شاہ کہ کر بلایا ہے پھوڑ نہیں کہا
.... شاہ نے گڑیا کے شاہ کہنے پر چوٹ کی تھی
..... بس بس پھوڑ لڑکے غلطی سے نکلا گڑیا نے منہ بنا کر کہا تھا
.... ہاہا ہا شرم کرو مجازی خدا ہوں تمہارا شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا
.... ہی ہی ہی گڑیا نے کہ کر منہ اپنا کھڑی کی طرف کر لیا تھا اور مسکرا نے لگی تھی

وہ جب ہسپتال پہنچی تو مغرب کی آذانیں ہو رہیں تھیں زرنش نے نماز پڑھی اور ماں کے
..... پاس آگئی

.... زری زرنش جب پاس آکر بیٹھی تو اسکی ماں نے پکارتھا
.... جی جی امی جان زرنش انکے ساتھ بیٹھی تھی

بیٹا مجھے لگتا ہے اب میں نہیں رہ پاؤں گی مجھے ابھی ملنا ہے سب سے وہ روتے ہوئے
..... بولیں تمہیں

.... امی مراد ملا تھا مجھے زرنش نے کہا تو انہوں نے حیرانی سے دیکھا تھا
کہاں ہے میرا بچا ملو! دو مجھے بھائی بھابھی چندا ابو سب سے ملنا ہے لے چلو مجھے وہ بنا
.... روکے بول رہی تھیں اور رو رہیں تھیں

امی جان ہمت رکھیں میں ملوا دوں گی کچھ دن اور پلیزز زرنش نے روتے ہوئے کہا تھا

....

کیا ہمارے نصیب میں صرف رونا لکھا ہے امی؟؟ اللہ نے کیوں پہلے ابو کو پھر میرے .. بچے کو چھین لیا ہم سے کیوں؟؟ کیوں اپنوں نے ہمیں پرایا کر دیا تھا

زری نامیری بچی اللہ سے شکوہ نہیں کرتے وہ جو کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے بیشک وقت لگتا ہے لیکن وہ جو اللہ ہے ناستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اگر وہ آزمائش میں ڈالتا ہے تو نکالتا بھی وہ ہی ہے انہوں نے زرنش کو اپنے گلے لگایا تھا آج وہ بچوں کی طرح .. پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی جیسے کوئی بچا اپنی پسندیدہ چیز چھن جانے پر روتا ہے

.... بس میری بچی ہمت کر آزمائش کچھ دن کی ہوتی ہے بس

..... چلیں امی گھر چلیں نازنش نے کہا تو انہوں نے مثبت میں سر ہلایا تھا

جب وہ تینوں گھر پہنچے تو ریحان چاچا نے کھانا تیار رکھا تھا تینوں نے ساتھ کھانا کھایا اور ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر چائے پینے لگے

بھائی ملے کیسے آپ بھابھی سے اور انہوں نے کچھ بتایا؟؟ چنڈا نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا تھا

چندا کچھ نہیں بتایا اسنے اور تمہیں پتا ہے ہم ایک مہینہ ساتھ رہے ہیں مجھے ایسے احساس ہوتا تھا کہ وہ کہیں آس پاس ہے بس میں پہچان نہیں پایا جس دن پتا چلا مجھے کہ وہ میری زری ہے اسنے پہچاننے سے انکار کر دیا کہ رہی تھی زری نہیں زرنش ہے وہ مراد نے

..... سرد آہ بھری تھی

بھائی ہمت رکھیں اب آئے ہیں تو بھابھی کو لے کر جائیں گے چنڈا نے کہا تو مراد مسکرایا

... تھا

.... امی ابو کیسے ہیں؟؟؟ مراد نے پوچھا تھا

.... ٹھیک ہیں پر بڑے ابو تو زرنش کو پکارتے رہتے ہیں چندا نے کہا تھا

بڑے ابو سے لڑتے بھی انکل تو کے مجھے میری بچی واپس لوٹا دیں اور رونے لگ جاتے

.... ہیں اکثر احسن نے اداسی سے کہا تھا

انشاء اللہ جب زرنش کو پتا چلے گا یہ سب تو دوڑتی ہوئی آئے گی ہمارے پاس اب تو وہ بات

..... سننے کیلئے بھی تیار نہیں ہے مراد نے کہا تھا

..... انشاء اللہ بھائی سب ٹھیک ہو جائے گا چندا نے کہا تو مراد نے مثبت میں سر ہلایا تھا



... چلیں تناوش اور کتنی دیر کبیر مسلسل ادھر ادھر چکر لگا تھا

.... آگئی تناوش کمرے سے باہر آئی تھی حجاب سیٹ کرتے ہوئے

جی جی چلیں اب تناوش نے کہا اور باہر کی طرف بڑھی تھی اور وہ بھی پیچھے ہی بڑھا تھا

...

دونوں نے آج ساتھ میں لنچ کرنا تھا اور ڈھیر ساری شاپنگ بھی تناوش تو آج بچوں کی طرح

.... شروع ہو گئی تھی اور کبیر اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

گرگیا شاہ نے پکارا تو گرگیا نے سامنے دیکھا تھا جہاں ایک گاڑی کھڑی تھی گرگیا نے غور سے

..... دیکھا تو گاڑی میں کوئی پینتالیس یا چالیس سال کا شخص بیٹھا تھا

... شاہ دونوں ساتھ چلیں گے ... گرگیا نے شاہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

گرگیا مجھے فلحال اکیلے جانا ہے پلین کے مطابق کام کرنا ہوگا شاہ نے گرگیا کے ہاتھ پر زور

.... دیتے ہوئے کہا تھا

... شاہ کا موبائل رنگ ہوا تو شاہ نے موبائل اٹھا کر کان کو لگایا تھا

.... ہاں حسنین یولو

او کے تم بس اس آدمی کو بھی وہیں لے کر جاؤ شام تک میں آؤں گا اور اس رحیم کو
سونے نہیں دینا جلد ہی میں واپس آؤں گا اور اس کے ساتھ بھی وہ ہی کرو اور سب پتا
.... لگواؤ شاہ نے کہ کمر کال کٹ کر دی تھی

.... کیا ہوا شاہ گریبا نے شاہ کو موبائل رکھتا دیکھ کر کہا تھا

کام ہو گیا اس آدمی کو بھی حسنین نے اٹھا لیا ہے جو لڑکیاں خریدنے آیا تھا شاہ نے کہا
..... تھا

ویسے شاہ اگر انکو پتا چل گیا کہ انکے ساتھ وہ ہمارا آدمی ہے تو وہ اسے گڑیا کہتی کہتی کی
... تھی

ارے فکر نہ کرو اس نمونے کو نہیں جانتی تم کیسا ہے وہ؟؟؟ شاہ نے مذاق اڑانے
.... والے انداز میں کہا تھا

.... بس شاہ ہر بات مذاق میں نہ لیا کرو پلیزز
.... اچھا اچھا جانتا ہوں بھائی ہے تمہارا فلاں فلاں شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا
.... بس کر دو شاہ جاؤ گریبا نے منہ بنایا تھا
اچھا میں آتا ہوں شاہ کہ کر گاڑی سے اترتا تھا گاڑی تھوڑے فاصلے پر کی تو صاف نظر
.... نہیں آ رہا تھا کے کون کون ہے گاڑی میں
شاہ نے منہ پر ماسک لگایا ہوا تھا اور کیپ اور گلاسز بھی وہ آگے بڑھ رہا تھا جب پیچھے
..... سے کیسی نے آکر ہاتھ پکڑا

.... پلیزز مجھے بچا لیں وہ لڑکی روتے ہوئے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ چکی تھی

شاہ کا تو پہلے دل ہی کانپ اٹھا تھا شاہ نے ہمت کر کے اسکی طرف دیکھا تھا اسکی طرف
.... دیکھنے کے بعد تو جیسے شاہ پر آسمان ٹوٹ پڑا تھا

.... شاہ گم سم کھڑا تھا جب کوئی آدمی آیا اور اس لڑکی کے منہ پر تھپڑ مارا تھا
کہاں گئی تیری وہ بہادری ہاں تھوڑی دیر پہلے تو بہت چلا رہی تھی کے تیرے بھائی اور
بہن چھوڑیں گے نہیں کہاں ہیں بلا وہ آدمی ایک اور تھپڑ فاطمہ کے منہ پر مار چکا تھا
شاہ نے غصے سے ہاتھ کی مسٹھی بنائی تھی اور آنکھیں بند کر کے غصہ ضبط کرنے کی
... کوشش کر رہا تھا

.... تم کون ہو وہ آدمی اب شاہ کی طرف متوجہ ہوا تھا

جی میں آسٹریلیا سے آیا ہو قاسم خان کو کال کی تھی شاہ نے کہا تو وہ شخص پیچھے کھڑے
.... آدمی کو فاطمہ کو لے جانے کا کہہ کر شاہ کو پیچھے آنے کا اشارہ کر چکا تھا

شاہ کی نظریں ابھی ابھی فاطمہ پر تھیں وہ پیلے کلر کی لونگ شرٹ پہنی تھی ساتھ بلو کلر کی جینز اور ڈوپٹا لیا ہوا تھا اور گوری رنگت پر ہونٹ سے نکلتا خون شاہ کے دل کو چیر رہا تھا ...

پہلے تو شاہ کا دل کیا کے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی اس بہن کو لے کر نکل جائے پھر اسکی جیسی دوسری بہنوں کا خیال آتے ہی وہ نم آنکھوں کے ساتھ آگے بڑھا تھا

فکر ناکریں یہاں پاکستان کی لڑکیاں آپ جانتے ہیں ایسی ہی ہوتی خود کو شریف دیکھاتی ہیں ویسے خود ہی کمینیاں لڑکوں کے پاس جاتی ہیں وہ شخص مسلسل بک رہا تھا شاہ کا

.... جب صبح فاطمہ اٹھی تو اپنی امی کے ساتھ ناشتا کیا اور گھر کا کام کروایا

امی میں سوچ رہی ہوں گریبا کی شادی کیلئے گفٹ لے لوں کوئی اچھا سا ڈریسنگ تو وہ ہی کروں گی جو گھر میں ہیں ڈریس وہ ہی پہنوں گی پر ایک اچھا سا گفٹ ضرور لینا دونوں کیلئے فاطمہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا تھا

(ہاں ہاں میری بچی ضرور جاؤ لے آؤ اور ہاں جلدی گھر آ جانا میں بھی آج حمیدہ (پڑوسن کے ساتھ جاؤں گی اسکی بیٹی کے ہاں بیٹا ہوا ہے سوچا دیکھ آؤ تو تو شادی کیلئے تیار نہیں ہے بیس کی ہوگئی ہے اب میں بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہتی ہوں سکینہ بیگم نے شفقت سے فاطمہ کا چہرہ تھاما تھا

امی اتنی جلدی نہیں فلحال تو بھائی والوں کی شادی کا سوچیں آج کا دن نکال کر پانچ دن
.... رہ گئے فاطمہ اپنا حجاب پکڑتے ہوئے بولی تھی

جائیں آپ سب یہاں سے نکل جائیں میری غیر موجودگی میں آپ سب نے ان دونوں کو نہیں سنبھالا ابو میں نے آپ سے وعدہ لیا تھا کہ میری غیر موجودگی میں ان دونوں کا خیال رکھنے کا پر آپ نے وعدہ خلافی کی ہے کبھی معاف نہیں کروں گا آپ سب کو کبھی نہیں وہ غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا تھا اور پیچھے وہ خاموشی سے رو رہے تھے

فاطمہ جب سڑک پر پہنچی تو رکشہ روکنے کیلئے ہاتھ بڑھایا تھا فاطمہ نے رکشہ رکا تو شاپنگ مال کا کہ کر بیٹھ گئی تھی

فاطمہ شاپنگ مال گئی اور کچھ اپنے لیے سامان لیا اور گریڈ کیلئے گفٹ بھی لیے اور واپس گھر کی طرف جانے کیلئے باہر نکلی

افف اللہ یہاں سے آگے جا کر لینا ہوگا رکشہ وہ اپنے ہاتھ میں سامان کو دیکھ کر بولی تھی
..... پھر منہ بنا کر آگے بڑھی تھی

وہ ابھی تھوڑی ہی آگے گئی تھی جب اسے اپنے پیچھے کیسی کے ہونے کا احساس ہوا
.. آس پاس جب فاطمہ نے نظریں گھومائیں تو کوئی نظر نہیں آیا اور وہ آگے بڑھی تھی پھر

.... دوپہر کا وقت تھا لوگ نا ہونے کے برابر تھے

جب فاطمہ تھوڑی اور آگے گئی تو پیچھے سے کیسی نے اسکے منہ پر رومال رکھ دیا تھا اور وہ
.... بے ہوش گئی تھی

.... آجایا سر گاڑی لے کر وہ فاطمہ کو پکڑتے ہوئے بولا تھا

واہ کیا لڑکی ہے خود کو کیسے چھپایا ہوا ہے خیر دو دن میں خود ہے کھل کر گھومے گی وہ
.... فاطمہ کو غلیظ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا

فاطمہ ہوش کی دنیا سے بیگانگی سی اسکی بانہوں میں جھول رہی تھی جب ایک اور آدمی
.... گاڑی لے کر وہاں پہنچا تھا

ہاں کہاں ہے لڑکی اسنے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا تھا ہلکی بیئر ڈگوری رنگت گرین
.... آنکھیں بلیک جینز پر واٹ شرت پہنے بہت ہی وجیہ لگ رہا تھا

یہ رہی وہ سائڈ میں پڑی بیچ کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا جہاں فاطمہ بے ہوش پڑی تھی
....

.... یاسر نے جب اس طرف دیکھا تو حیران تھا حجاب لگائے وہ لڑکی بے ہوش تھی

یاسر نے جب فاطمہ کی طرف دیکھا تو وہ معصوم سی بچی لگ رہی تھی ہلکی گوری رنگت بڑی آنکھوں پر بڑی پلکیں چھایا کیئے ہوئے تھیں اور لال ہوتی ناک اور ہلکے گلابی ہونٹ وہ بے ہوش ہوئی ایک چھوٹی اور معصوم بچی لگ رہی تھی

واہ یار کیا لڑکی ہے ایک کام کرتے ہیں اسکی جگی کیسی اور کو اٹھا لیتے ہیں اور اسکو اپنے لیے رکھ لیتے ہیں وہ کمینگی سے مسکراتے ہوئے بولا تھا تو یاسر ہوش میں آیا تھا

.... نہیں نہیں چل وہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا

فہیم فاطمہ کو اٹھانے کیلئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب یاسر نے جلدی سے آگے ہو کر ... اسے اٹھایا تھا

فہیم نے اسکی یہ حرکت نوٹ کی تھی پھر منہ بنا کر آگے بڑھا تھا یاسر نے فاطمہ کو گاڑی میں لٹایا اور باہر گرا حجاب اٹھایا تھا اور فاطمہ پر اوڑھ دیا تھا

.... یاسر اتنی ہمدردی کیوں کر رہا ہے خان بابا کو بتاؤں گا میں فہیم غصے سے دھاڑا تھا
بس کر فہیم اتنا نہیں گر کے قیامت کے دن اپنے ماں باپ سے بھی نظریں نا ملا پائے
....

یہ مجھے نہیں سمجھا کون ماں باپ ہاں کون وہ ماں باپ جو بچپن میں ہی چھوڑ گئے مجھے
..... فرق نہیں پڑتا مجھے چل وہ کہ کر گاڑی میں بیٹھا تھا

.... اور یاسر پر پٹختا ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا

دونوں نے پورے راستے کوئی بات نہیں کی تھی ورنہ یاسر جب سے انکی گینگ میں آیا تھا
... تب سے یہ دونوں اچھے دوست تھے بلکہ یہ کہیں کے دونوں بھائی تھے

دونوں ایک گوداؤن کے سامنے رکے تھے چونکہ یاسر نیا تھا تو پہلی بار یہ کام کر رہا تھا اور فہیم کو ان سب کاموں زیادہ دلچسپی نہ تھی کبھی کبھی گند اگلتا تھا پر یاسر ہمیشہ کچھ نا کچھ..... کہ کر چپ کروا دیتا تھا

فہیم بچپن میں ایک کچرے کے ڈھیر پر ملا تھا قاسم خان کو تب سے قاسم خان نے اسے اپنے بچے کی طرح پالا تھا اور سب سے زیادہ یقین بھی قاسم خان کو فہیم پر ہی تھا

.... فہیم ... یاسر نے پکارا تھا

اس وقت میں کچھ بھی کہنا سننا نہیں چاہتا وہ کہ کر رکا نہیں تھا آگے بڑھ گیا تھا اور پیچھے سے دو آدمی فاطمہ کو گاڑی سے نکال رہے تھے

.... یاسر کا پہلے انکے ساتھ جانا ضروری تھا وہ جاننا چاہتا تھا باقی لڑکیاں کہاں ہیں

واہ کیا لڑکی لائے ہو یاسر ایک آدمی نے کہا تو یاسر نے غصے میں ہاتھ کی مٹھی بنائی تھی

...

لاؤ میں اٹھاتا ہوں یاسر نے جب فاطمہ کو نکالتے دیکھا تو آگے بڑھا اور فاطمہ کو اٹھایا تھا

.... فاطمہ کے چہرے پر حجاب ابھی بھی ویسے ہی تھا جیسے یاسر نے دیا تھا

وہ آدمی یاسر کو پیچھے آنے کا اشارہ کر کے خود آگے بڑھے تھے یاسر جب اندر کی جانب

.... بڑھا تو ایک کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے وہ دونوں

.... یہاں اس کمرے میں کہ کمر دونوں نے دروازہ کھولا تھا

یاسر جب سامنے دیکھا تو وہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں صرف لڑکیاں ہی بھری ہوئی

تھیں تقریباً سب رو رہیں تھیں اور منتیں کر رہی تھیں کہ جانے دیں یاسر ویسے ہی کھڑا

تھا جب ہاتھ میں حرکت محسوس ہوئی تھی اسے جب یاسر نے فاطمہ کی طرف دیکھا تو وہ
..... ہوش میں آرہی تھی

... ہائے اللہ کیا ہو گیا مجھے فاطمہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نیم بند آنکھوں سے بولی تھی

جب فاطمہ نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تو خود کی کیسی کی بانہوں میں دیکھ کر ٹھٹکی
... تھی اور فوراً نیچے اترتی تھی یاسر نے بھی فوراً ہی نیچے اتارا تھا اسے

کون ہو تم لوگ مجھے یہاں کیوں لائے ہو فاطمہ غصے سے دھاڑی تھی یاسر کا تو منہ کھلا رہ
.... گیا تھا

اوہ میڈم آواز نیچے اور یہ کیا حجاب کو لگا رہی ہو ادھر دو

... ان دونوں میں سے ایک آدمی نے فاطمہ کو حجاب سیٹ کرتا دیکھ کر حجاب چھینا تھا

... میں تمہارا منہ توڑ دوں گی فاطمہ نے ایک زوردار تمپھڑ اس آدمی کی منہ پر رسید کر دیا تھا (ہائے چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا) یاسر نے صرف سوچا تھا کہا نہیں تھا کیا بھروسہ تھا یہ ... سننے کے بعد وہ اسے بھی اس انعام سے نواز دیتی

تیری تو وہ آدمی فاطمہ کی طرف بڑھا تھا فاطمہ نے وقت ضائع کیئے بنا اپنا پاؤں اٹھایا تھا اور ... پیٹ میں مارا تھا

... کیا میری تو فاطمہ نے یاسر کی طرف دیکھا تھا جو منہ کھولے کھڑا یہ کاروائی دیکھ رہا تھا فاطمہ نے ایک ہاتھ سے مکا بنایا اور یاسر کے منہ پر دے مارا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی میری آپی اور بھائی کو آنے دو وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں وہ اپنا حجاب چھینتے ہوئے بولی تھی اس سے پہلے وہ کچھ اور کرتی دوسرے آدمی نے آگے بڑھ کر ایک ... زوردار تمپھڑ اسکے منہ پر مارا فاطمہ کے منہ سے خون آنے لگ گیا تھا ... بہت بول رہی ہے چل تیری اکڑ نکالتا ہوں وہ فاطمہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا

چھوڑو مجھے چھوڑو فاطمہ ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کر رہی تھی یاسر نے آگے بڑھ کر غصے ... سے فاطمہ کا ہاتھ پکڑا تھا اس سے پہلے دوسرا آدمی کچھ کرتا یاسر اپنی طرف کھینچ چکا تھا ... بہت ہاتھ چلتے ہیں نا تمہارے اگر یہ ہاتھ نارہیں تو یاسر نے غصے سے کہا تھا یاسر چھوڑ اسکی اکڑ میں نکلتا ہوب چھوڑ کر آ زرا میرے کمرے میں اسے ان میں سے ایک ... آدمی بولا تھا

نہیں پلیززز نہیں چھوڑو مجھے فاطمہ پر وہ تین مرد بھاری پڑ گئے تھے وہ خود کو اچانک بے بس محسوس کر رہی تھی

بابا بابا کہاں گئی تیری اکڑ ہاں ان دونوں میں سے ایک شخص بولا تھا یاسر کی پکڑ زیادہ مضبوط تھی جس کی وجہ سے فاطمہ کے ہاتھ میں درد ہو رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں ... تھے

یاسر نے فاطمہ کو دیکھا تو اسکے دل کو کچھ ہوا تھا اور اسکے چہرے میں کھو سا گیا تھا جب فاطمہ کو اپنے ہاتھ پر پکڑ ڈھیلی محسوس ہوئی تو وہ یاسر کو دھکا دے کر باہر کی طرف بھاگی تھی

... یاسر جو اس سب کیلئے تیار نا تھے پیچھے کی طرف گرا تھا
.... پکڑ زیب ان دونوں میں سے ایک شخص پیچھے بھاگتے ہوئے بولا تھا

مغرب کا وقت ہو رہا تھا سنسان جگہ تھی اس لئے آس پاس کوئی تھا نہیں اور فاطمہ اندھا
..... دھن بھاگ رہی تھی اور پیچھے وہ تینوں تھے

رک جا لڑکی ورنہ چھوڑوں گا نہیں زیب نے کہا تھا اور یاسر اور شوکت بھی پیچھے ہی تھے
یاسر خود آہستہ بھاگ رہا تھا تا کے فاطمہ بھاگ جائے پر زیب اور شوکت زیادہ عمر کے
.... تھے بلکہ یہ کہیں کے بوڑھے تھے اسلیئے بھاگا نہیں جا رہا تھا ان سے

فاطمہ کو سامنے سے کیسی شخص کی پیٹھ نظر آئی تھی فاطمہ نے سکھ کا سانس لیا تھا کے
.... کوئی تو ہے جو مجھے بچا سکے گا فاطمہ نے فوراً بھاگ کر اسکا ہاتھ پکڑا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

پلیززز مجھے بچا لیں فاطمہ نے مضبوطی سے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا پر سامنے والا شخص گم سم اس کو دیکھ رہا تھا اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی شوکت نے ایک زوردار تھپڑ فاطمہ کے منہ پر مارا تھا اور وہ نیچے گر گئی تھی

اور تھوڑی دیر کیلئے تو وہ ہوش سے بیگانی ہونے لگی تھی جب زیب نے بے دردی سے اٹھایا تھا اسے

فاطمہ نے جب واپس اس شخص کی طرف دیکھا تو وہ شوکت کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا

یا اللہ میری مدد کر دے بھائی گریبا آپی وہ چلائی تھی آگے کھڑے انسان کی نظریں اس پر ہی تھیں پر پھر اگلے ہی لمحے وہ آگے کو دیکھنے لگا تھا

..... یاسر نے آگے بڑھ کر فاطمہ کو پکڑا تھا جو دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی

.... شاہ کا غصہ اس وقت ساتویں آسمان پر تھا پر غصہ ضبط کر رہا تھا اپنا وہ

Hello mister Qasim khan I am

Haider ...

.... شاہ کچھ بولتا اس پہلے ہی سامنے والے شخص نے نام لے لیا تھا

.... جی جی صحیح پہچانا آپ نے شاہ نے کہا تھا

.... پیسے کہاں ہیں؟؟؟ سامنے بیٹھے شخص نے رعب دار لہجے میں کہا تھا

..... یہ لیں شاہ نے دو بڑے بڑے بیگ آگے بڑھائے تھے

.... شوکت بیگ پکڑنے ہی والا تھا جب شاہ نے اسکا ہاتھ روکا

.... مال کہاں ہیں شاہ نے کہا تو سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

.... شوکت تم مال دکھاؤ اور پیسے بھی تبھی لے لینا اور میں جا رہا ہوں
.... اس سے پہلے وہ شخص جاتا شاہ نے پکارا تھا

... قاسم خان

.... اسنے چونک کر شاہ کی طرف دیکھا تھا
یہ ڈیل آپکے ساتھ فلکس ہوئی تھی اگر آپ مجھے مال دیکھائیں تو اگلی بار پھر آپ کے
ساتھ ہی ڈیل کر سکتا ہوں میں وہ بھی زیادہ پیسوں میں شاہ نے کہا تو قاسم خان کے
.... چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی
.... جی جی کیوں نہیں چلو وہ گاڑی سے نکلا تھا
شاہ نے اسکی طرف دیکھا تھا بڑھی ہوئی بیئرڈ سانولی رنگت چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہونٹوں پر
.... مسکراہٹ سجائے بہت وجیہ لگ رہا تھا

.... چلیں چلیں شاہ نے راستہ دیا تھا اور وہ آگے آگے اور شاہ پیچھے پیچھے تھا

یاسر نے فاطمہ کو پکڑ لیا تھا اور ایسے اسکو لے کر جا رہا تھا کہ سامنے والے کو شک نہ ہو
کے اسنے فاطمہ کو نرمی سے پکڑا ہے فاطمہ نے یہ محسوس کیا تھا پر اسے اس وقت اس پر
.... بے پناہ غصہ آ رہا تھا

چھوڑو مجھے جنگلی انسان کبھی اگر ایسا تمھاری بہن کے ساتھ ہو تو کیا کرو گے اسے بھی
ایسے ہی کھینچ کر لے جاؤ گے ہاں فاطمہ غصے سے یاسر کے سینے پر مکے مارتے ہوئے
.... بولی تھی

یاسر کے کانوں میں جب یہ بات پڑی تو فاطمہ کے بازو پر یاسر کی گرفت مضبوط ہوئی تھی
.. اور ایک تھپڑ فاطمہ کے منہ پر رسید کر گیا تھا

بکواس بند کرو اپنی اگر عزت کے ساتھ لے کر جا رہا ہوں نا تو چلو یاسر نے فاطمہ کو کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا فاطمہ یاسر کے اتنے قریب تھی کہ یاسر کی گرم سانسیں فاطمہ اپنے چہرے پر صاف محسوس کر رہی تھی

... یاسر نے ایک جھٹکے سے فاطمہ کو پیچھے دھکیلا تھا اور وہ نیچے گر گئی تھی زیب جو یہ سب دیکھ رہا تھا یاسر کا چہرہ دیکھ کر ایک دم خوفزدہ ہوا تھا کیونکہ اس قدر غصے میں وہ یاسر کو پہلی بار دیکھ رہا تھا

یاسر کنٹرول اگر مرور گئی تو خریدار باہر آگیا ہے زیب نے کہا تو یاسر خود کو نارمل کر رہا تھا اور ایک نظر فاطمہ پر ڈالی تھی جو یاسر کو ایسے دیکھ کر خود میں سمٹی تھی یاسر آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب باہر سے قاسم خان کیسی کو اپنے ساتھ لایا تھا یاسر جلدی سے پیچھے ہوا تھا

... شاہ نے اندر آتے ہی یاسر کو فاطمہ کی طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا پر چپ تھا
یہ رہا مال قاسم خان نے اس کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں سب لڑکیاں ڈری سہمی
بیٹھیں تھیں پھر شاہ کی نظریں فاطمہ پر پڑیں تھیں جس بال بکھر چکے تھے اور رونے کی
.... وجہ سے منہ لال ہو رہا تھا اور ہونٹ سے خون بھی جاری تھا
شاہ نے ایک نظر پاس کھڑے یاسر پر ڈالی جو کبھی شاہ کی طرف تو کبھی قاسم خان کی
... طرف دیکھ رہا تھا

... یاسر فہیم کہاں ہے؟؟؟ قاسم خان نے پوچھا تھا

... وہ تھک گیا تھا اسلیئے اپنے کمرے میں گیا ہے یاسر نے کہ کر منہ جھکایا تھا
ہمارے بیٹے کیلئے بھی آج رات کا انتظام کرواؤ قاسم خان نے کہا تو شاہ نے حیرت سے
.... اسکی طرف دیکھا تھا

وہ بوس فہیم دادا کے پاس جب بھی کوئی لڑکی جاتی ہے وہ ذلیل کر کے اپنے کمرے سے نکال دیتے ہیں زیب نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا

ہاہا عادت نہیں ہے اسے پر ایک دن خود کیسی لڑکی کو لے آئے گا قاسم خان نے کہہ کر ... اپنا منہ شاہ کی طرف کیا تھا

جی یہ رہا آپکا مال اگلی بار پھر ضرورت پڑے تو یہ بندہ حاضر ہے قاسم نے اپنا ہاتھ آگے ... بڑھایا تھا جیسے شاہ نے تھام لیا تھا

Yes yes why not mister Qasim

... شاہ نے کہا تھا

اور ان سب کو باہر کھڑے ٹرک میں ڈلوا دو قاسم نے شوکت کو کہا تھا جو غلیظ بھری نگاہوں سے فاطمہ کو ہی دیکھ رہا تھا اور پھر وہ آگے بڑھا تھا

..... شاہ وہاں سے ان سب کو لے کر نکل آیا تھا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا

زرنش اپنی ماں کو لے کر گھر آگئی تھی آج وہ اپنی ماں کے ساتھ انکے کمرے میں ہی تھی
عشاء کی نماز کیلئے وضو کر کے آئی تو زرنش نے اپنی ماں کی طرف دیکھا جو اٹھنے ہی لگیں
..... تھیں

کہا امی جان وہ انکی طرف بڑھی تھی نماز پڑھنی ہے انہوں نے کہا تو زرنش نے مسکرا کر
..... انکی طرف دیکھا تھا اور اپنے ساتھ لے جا کر وضو کروایا تھا
..... دونوں نے اکٹھا نماز پڑھی تھی

.... اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا تھا
دونوں نے ساتھ نماز پڑھی تھی اور زرنش کی اور اسکی ماں کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے
....

.... امی چلیں دوائی لیں اور سو جائیں زرنش نے اٹھ کر اپنی امی کو اٹھایا تھا
..... اور بیڈ تک لا کر دوائی دی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

... زرنش پاؤں کی طرف آکر بیٹھ گئی تھی اور رات بارہ بجے تک بیٹھی پاؤں دباتی رہی تھی
زرنش نے دیکھا تو اسکی ماں سو گئی تھی وہ وہاں سے اٹھی اور آہستہ سے قدم اٹھاتے باہر
.... نکلی اور اوپر ٹیرس پر چلی گئی

.... زرنش اوپر آکر سائڈ میں رکھے جھولے پر لیٹ گئی تھی
امی آپ کہتی ہیں کہ اللہ نے آزمائشیں اپنے پسندیدہ بندوں کیلئے رکھیں ہیں تو پھر یہ
.... آزمائشیں ختم کب ہوں گی وہ آج پھر سوال کر رہی تھی

مراد اسنے زیر لب اسکا نام پکارا تھا آج ایک سال بعد اتنی چاہت سے اور ایک آنسوؤں ٹوٹ
.. کر گرا تھا

"لگتا ہے ابھی بھی دل نے تعلق نہیں توڑا"
"یہ آنکھ تیرے نام پر بھر آتی ہے"

..... زرنش نے اپنی آنکھ کا کونا صاف کیا تھا اور تاروں کو گھور رہی تھی

.... مراد چندا اور احسن کے ساتھ کافی دیر تک بیٹھا رہا تھا پھر تینوں روم میں آگئے تھے

.... مراد پہلے تو بیڈ پر لیٹ گیا پھر نیند نا آنے پر اٹھ کر ٹیرس پر آگیا تھا

زرنش تمہارے پاس رہنا چاہتا ہوں میں کیوں دور کر رہی ہو مجھے مراد آسمان کی طرف دیکھتے

.... ہوئے سوچ رہا تھا

"مہربان ہو کر بلا لو مجھے، چاہو جس وقت"

"میں گیا وقت نہیں ہوں کے پھر آنا سکوں"

... مراد تھوڑی دیر وہیں کھڑا رہا اور رات ایک بجے واپس اپنے روم میں آکر سو گیا تھا

.....

گڑیا نے جب شاہ کو آتے دیکھا تو گاڑی سے نیچے اترنے لگی تھی پر شاہ نے نا اترنے کا
.... اشارہ کیا تھا کیونکہ اسکے پیچھے شوکت بھی ٹرک ڈرائیو کر کے آ رہا تھا
شاہ نے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے بڑھائی گڑیا پیچھے کی سائڈ بیٹھ گئی تھی
.... تا کے نظر نا آئے

..... شاہ نے جب گاڑی روکی تو شوکت شاہ کے پاس آیا تھا

Ok then mister haider Nice to meet you see u

.. اسنے کہہ کر ہاتھ آگے بڑھایا تھا جیسے شاہ نے تمہام لیا تھا

جی ہاں بہت جلد شاہ نے کہہ کر ہاتھ چھوڑا تھا اور شوکت واپس چلا گیا تھا جب شوکت آنکھوں سے اچھل ہوا تو شاہ نے موبائل نکال کر کیسی کو کال کی تھی اور ایک منٹ سے پہلے وہ شخص پیچھے کھڑے ٹرک میں آکر بیٹھ گیا تھا

.... شاہ گریٹا فوراً آگے کی جانب بڑھی تھی اور شاہ کو گلے لگایا تھا

... کیا ہوا ہے گڑیا؟؟؟ شاہ نے گڑیا کو ایسے گھبرایا ہوا دیکھ کر پوچھا تھا

شاہ پتا نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے میرے کیسی اپنے کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے گریا اپنی
پریشانی بیان کی تھی

گھڑیا گھبراؤ نہیں سب پتا چل جائے گا شاہ نے گھڑیا کے ماتھے پر بوسا دیا تھا اور گھڑیا جلدی
.... سے اپنی سیٹ پر آئی تھی گھڑیا کی یہ تیزی دیکھ کر شاہ مسکرایا تھا

.... فہیم فہیم یاسر اسے پکارتا ہوا اندر کی طرف بڑھتا تھا جہاں وہ سو رہا تھا

.... ہاں کیا ہے فہیم کی نیند خراب ہوئی تھی اسلیئے اسے غصہ آیا تھا

یار تیرے بابا یعنی کے ہمارے بوس نے حکم دیا ہے کہ تیری آج کی رات کا انتظام

.... کروائیں یا سر نے منہ بنا کر کہا تھا

.... ہا ہا ہا رہنے دے مجھے رکھیل نہیں چاہیئے وہ طنزیہ ہنس کر بولا تھا
.... تو کیا بیوی چاہیئے؟؟؟ یاسر نے کہا تو فہیم نے اسے گردن سے پکڑا تھا
ہاں بھابھی ڈھونڈ اپنے لیئے جو میری طرح ہی تیز ہو ہر کیسی کا منہ بند کروا دینے والی اور
... جب پہلی بار مجھے ملے تو تھپڑ سے نواز دے مجھے فہیم بنا سوچے سمجھے بول گیا تھا
.... اسے کیا پتا تھا کہ قبولیت کا وقت کوئی بھی ہو سکتا ہے

ہا ہا ہا کیسی لڑکی نے تجھے تمھیں مار کے مرنا ہے؟؟ یا سر نے اپنی گردن آزاد کروا کر کہا
... تھا

یہ ہی تو یار ہمت والی چاہیئے تو جانتا ہے میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے نا خان بابا کے ساتھ رہا ہوں پر مجھے انکے اس کام سے نفرت ہے انہوں نے مجھے پڑھایا لکھایا ہے یہاں تک کہ ہر طرح کی چھوٹ ہے میرے لیئے پر میں چاہتا ہوں خان بابا یہ سب چھوڑ کر میرے ساتھ چلیں اور عزت کی زندگی گزاریں میں جب بھی انکے جیسا بننے کی کوشش کرتا تھا نا نہیں بن پاتا تھا اور پھر تو آگیا ہے آج بھی جب اس لڑکی کو دیکھا پہلے تو ترس آیا تھا پھر خان بابا کی طرح بننا ہے مجھے وہ جملہ میرے دماغ میں گھوما تھا اور اس لڑکی کو دیکھ کر ایسے جملے بولے میں نے اور یقین مان دل سے کوئی جملہ نہیں نکلا تھا

فہم بوس اب جس مقام پر کھڑیں ہیں وہاں سے انکے لیئے نکلنا ناممکن ہے پر تو اس دلدل میں گیا ہی نہیں تو جانے کی کوشش کیوں کر رہا ہے ؟؟؟ یا سر فہم کے پاس ... بیٹھتے ہوئے بولا تھا

خان بابا کے بہت احسان ہیں مجھ پر بس وہ احسان اتارنا چاہتا ہوں وہ کہ کر واشروم کی
... طرف بڑھا تھا

اچھا میں کیسی کام سے جا رہا ہوں صبح تک آؤں گا ویسے بھی عشاء ہونے والی ہے یا سر
.... نے کہا تو فہیم نے ہاں میں سر ہلا کر واشروم کا دروازہ بند کر لیا تھا

... شاہ نے گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے رکوائی تھی

.... اور گریا کے ساتھ گاڑی سے نیچے اترتا تھا

.... شاہ ٹرک کے پیچھے کھڑا تھا اور حسنین بھی وہیں تھا

کھولو شاہ نے کہا تو اسنے پیچھے سے ٹرک کھولا تھا جس میں سب لڑکیاں ڈری سہمی بیٹھیں
.... تھیں

گریا کی جب نظریں ایک سائڈ میں بیٹھی فاطمہ پر پڑیں تو گریا اسکی طرف جھاگی تھی فاطمہ

.... فاطمہ گریا نے پکارا تو فاطمہ جیسے سوچوں سے باہر آئی تھی

... کیا گریا آپ ہیں ؟؟ فاطمہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا

ہاں فاطمی یہ ... یہ کیا ہوا ہے گریٹا نے کہ کر فاطمہ کو گلے لگایا تھا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

سب کو اندر لے جاؤ اور انکے کھانے کا انتظام کرو... اور صبح تک سب کو انکے گھر پہنچا دینا.... شاہ نے کہا تو سب لڑکیوں نے سکھ کا سانس لیا تھا

... گریبا فاطمی آؤ شاہ کہ کر گاڑی کی طرف بڑھا تھا

.... گریبا اسکو لے کر گاڑی تک آئی تھی اور بٹھایا تھا

.... شاہ یہ گھر جانے کی حالت میں نہیں ہے گریبانے فاطمہ کو ڈرا ہوا دیکھ کر کہا تھا

ایک کام کرتے ہیں فاطمہ کی امی کو کال کر کے بتا دیتے ہیں آج یہ ہمارے ساتھ ہے

.... تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں اسلیئے شاہ نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

گرٹیا نے آنکھیں دکھائیں تھی اور پیچھے فاطمہ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی اور شاہ کال کرنے

.... کیلئے سائڈ میں ہوا تھا

ہو گئی بات شاہ کیا کہا آنٹی نے؟؟؟

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

غصہ کر رہیں تھیں کے پہلے نہیں بتایا اور پریشان تھیں فاطی کیلئے موبائل بھی میڈم گھر
بھول آئیں تھیں شاہ نے کہ کر گاڑی آگے بڑھائی تھی پورے راستے فاطی بالکل چپ
.... بیٹھی رہی تھی

... شاہ نے گاڑی روکی اور اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا جب وہ اچانک سامنے آیا

تو انسان بنے گا یا نہیں یا اپنی بہن کی طرح اسکی مخلوق کا ہی حصہ ہے شاہ دل پر ہاتھ
.... رکھ کر بولا تھا

بس کر جا ہاں ایک ہیلپ کر رہا ہوں تیری اوپر سے نکھرے واہ جی واہ اسنے منہ بنایا تھا
....

.... اچھا بتا کیسے آیا یہاں؟؟؟ شاہ نے سوال کیا تھا

بھانا مار کر اسنے ایک آنکھ دبائی تھی شاہ نے جب گیٹ کھول لیا تو گریٹا کو آواز لگائی تھی
...

.... گریا لے آؤ فاطمہ کو شاہ نے کہا تو اسنے حیرانی سے شاہ کو دیکھا تھا

اوائے کون فاطمہ؟؟؟ اسنے شاہ کو دیکھا تھا پھر گاڑی کی طرف جہاں سے ابھی تک گریا
... نکلی نہیں تھی

.... تو اندر چل بتاتا ہوں شاہ کہ کر گاڑی کی طرف بڑھا تھا اور وہ اندر کی طرف بڑھا تھا
... کیا ہوا گریا؟؟ شاہ نے پکارا تو گریا نے شاہ کی طرف دیکھا تھا

چلو فاطمہ گریا نے پھر کہا تو فاطمہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا فاطمہ پہلے سے تھوڑی نارمل
.... ہوئی تھی

.. گڈ گرل گریا نے کہا تو فاطمہ مسکرائی تھی

.... گریا اور فاطمہ نیچے اتریں اور شاہ کے ساتھ ساتھ اندر بڑھیں تھیں

... شاہ یار چائے تو بن گئی ہے پر بیسکٹ کہاں ہیں وہ کچن میں کھڑا ہو کر چلا رہا تھا
... بس اوائے بھکڑ شاہ نے کہا تھا

بس کرو شاہ... بھائی اوپر سائڈ والے ڈرور میں ہیں گڑیا نے کہا تو اسنے شکریہ ادا کیا تھا
..... فاطمہ کو منہ ہاتھ دھلوا کر گڑیا نے بیٹھایا تھا وہ کافی حد تک سنبھلی تھی
جب وہ کچن سے باہر آیا تو ہاتھوں میں چائے کے کپ والی ڈش تھے اور دیہان سارا اس
..... میں تھا اور منہ میں ایک شاپر تھا جو احتیاط سے پکڑا ہوا تھا اسنے
... یہ لو وہ ڈش رکھ کر منہ سے شاپر نکال کر شاپر میں دیکھتے ہوئے بولا تھا
..... فاطمہ کی نظریں سامنے پڑی پیننگ پر تھیں پر اس جانی پہچانی آواز پر وہ ٹھٹکی تھی
تنتنت تنتم ... فاطمہ تقریباً چلائی تھی اور سامنے کھڑے شخص کا بھی یہ ہی حال تھا
.....

.... تم تم یہاں کیسے ؟؟؟ یا سر نے حیرانی سے فاطمہ کو دیکھا تھا
گرٹیا نے حیرانی سے فاطمہ کو دیکھا تھا جو اب پھر ویسی حالت میں ہی آرہی تھی کیا ہوا ہے
.... فاطمہ گرٹیا نے فاطمہ کو پکڑ کے بیٹھایا تھا اور شاہ بھی اسکے قریب ہوا تھا

بھائی یہ وہ ہی آدمی ہے اس نے... اس نے مجھے تھپڑ بھی مارا تھا فاطمہ کہتے ہوئے رو رہی تھی فاطمہ کا اتنا کہنا تھا کہ شاہ نے ایک زوردار تھپڑ یا سر کے منہ پر رسید کر دیا تھا

□ □

شرم نہیں آئی تجھے؟؟؟ تجھے وہاں انکے ساتھ مل کر یہ کام کرنے نہیں بھیجا ہے سمجھا ... تو نے ہاتھ کیوں اٹھایا اور بتا کتنی لڑکیوں کو ایسے ہی مارتا تھا شاہ غصے سے دھاڑا تھا

... بس کر جایاں یاسر نے اپنا گمبیاں چھڑواتے ہوئے کہا تھا

یہ لڑکی میری بہن کو اس جگہ تصور کر رہی تھی حالانکہ میں اسے بچانے کی کوشش کر رہا تھا میری بہن وہ وہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا تھا

.... گریبا نے حیرانی سے پہلے یاسر کو اور پھر فاطمہ کو دیکھا تھا

ہاں تو نہیں جانتی تیرے بارے میں وہ کچھ ہاتھ کیوں اٹھایا شاہ پھر یاسر کی طرف بڑھا تھا

....

... فاطمہ چپ چاپ ان تینوں کو ایسے بات کرتے دیکھ رہی تھی
... بھائی یہ ... فاطمی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی گڑیا بول پڑی تھی
..... یہ میرے بھائی ہیں فاطمی پاپا کے ساتھ تھے پر اب ہمارے ساتھ کام کریں گے

.... گڑیا آپ یہ کیسے فاطمہ حیران ہوئی تھی
.... ارے ارے سب بتاتی ہوں بیٹھو اور ڈرو نہیں اس سے
.... گڑیا کہہ کر ساتھ بیٹھی تھی
.... اور گڑیا نے یاسر کے بارے میں بتایا تھا کہ کون ہے اور کیا کام کرتا ہے
... جب گڑیا چپ ہوئی تو یاسر بولا تھا

ویسے گڑیا یہ مارتی بہت برا ہے یاسر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکا مکا یاد کرتے ہوئے
..... کہا تھا

.... ہا ہا ہا ... تینوں کے قہقہے بلند ہوئے تھے

بہت بری طرح مکا مارا تھا توبہ پہلے بھائی مارتا تھا آج بہن نے مار دیا یاسر نے منہ بنا کر
.... کہا تھا

.... اور ہاں سوری کہو مجھے یاسر نے کہا تو فاطمہ نے حیرانی سے دیکھا تھا
کیوں؟؟؟؟

کیونکہ تم نے میری بہن کو اس جگہ تصور کیا تھا یاسر نے کہا تو فاطمہ نے سوری کہا تھا
.....

..... اُس اوکے لیکن آئندہ دیہان رکھنا

.... یاسر وہاں سے اٹھ کر اوپر ٹیرس کی طرف بڑھا تھا

گڑیا یہ اتنا جذباتی کیوں ہے بہن کے معاملے میں؟؟؟ فاطمہ نے یاسر کو جاتے دیکھ کر
..... پوچھا تھا

فاطمی یاسر بھائی کی ایک ہی بہن تھی ماما بابا کی بچپن میں ہی ڈیٹھ ہو گئی تھی چاچا کے ساتھ رہتے تھے پھر جب بھائی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے تو وہاں سے اپنی بہن کو لے کر الگ ہو گئے

ایک دن رات کو کیسی کام کی وجہ سے گھر لیٹ گئے تھے جب گھر پہنچے تو انکی بہن جس کو ... بھائی نے باپ کی طرح پیالا تھا

... کیا ہوا تھا اسے فاطمہ نے گڑیا کا ہاتھ تھام کر حیرانی سے پوچھا تھا
انکے ساتھ زیادتی کی تھی جس کی وجہ سے جنت (یاسر کی بہن) نے خودکشی کر لی تھی
.... بھائی خود کو ان سب کا ذمیدار سمجھتے ہیں

... گریبا نے ایک آہ بھری تھی

رات بہت ہو گئی ہے سوتے ہیں گریبا نے کہا تو فاطمہ گریبا کے ساتھ اٹھ کر اسکے روم میں
..... گئی تھی

... شاہ بھی یاسر کے پیچھے ہی آگیا تھا

..کیا ہوا یا سر؟؟ شاہ نے کہا تو اس نے شاہ کی طرف دیکھا تھا

... کتنی بار کہا مجھے اس نام سے تو نابلا کر یا سر نے کہا تو شاہ ہنسا تھا

جب تک یہ قاسم خان پکڑا نہیں جاتا اس نام سے ہی بلاؤں گا شاہ نے اسکے کندھے پر

.... ہاتھ رکھا تھا

... کاش اس دن جلدی گھر چلا تھا یاسر نے خم آنکھوں سے کہا تھا

... اوئے تیری کوئی غلطی نہیں تھی سمجھا شاہ نے کہا تو یاسر نے آہ بھری تھی

چل ٹائم کافی ہو گیا ہے سونے چلتے ہیں شاہ نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ نیچے

.... روم میں لے گیا تھا اور وہ دونوں بھی سو گئے تھے

صبح جب شاہ کی آنکھ کھلی تو گھڑی دس بج رہی تھی وہ موبائل رکھ کر واپس لیٹ گیا تھا

.... جب واپس آنکھیں بند کیں تبھی موبائل پر کیسی کی کال آئی تھی

!!! وعلیکم السلام

.... ہاں ہاں بولو سن رہا ہوں

.... کیا؟ کیا بکواس کر رہے ہو تم پکڑو اسے ورنہ تمہاری حالت بگاڑ دوں گا شاہ چلایا تھا
.... قاسم کے پاس پہنچ گیا تو یاد رکھنا سارا پلین خراب ہو جائے گا شاہ غصے سے دھاڑ رہا تھا

.... کیا ہوا ہے شاہ؟؟ یا سر نے اٹھ کر اسے چلاتا دیکھ کر پوچھا تھا

اٹھ دفاع ہو جلدی تو بھی وہاں اور یہ دیکھ تصویر اس آدمی کو قاسم سے ملنے سے روک
..... شاہ نے موبائل کی اسکرین اسکے سامنے کی تھی

.... ہاں جا رہا ہوں منہ دھو لوں وہ واش روم کی طرف بڑھا تھا

اے بھاگ جلدی کیا بکواس کر رہا ہوں میں وہ بھاگ گیا ہے اپنے فارم ہاؤس سے شاہ
.... نے پیچھے سے اسے کالر سے پکڑ کر باہر کی طرف دھکا دیا تھا

ایک ایک چیز کا بدلہ لونگا تجھ سے دیکھنا وہ انگلی اٹھا کر بولتے ہوئے بیڈ کے سائڈ میں رکھی
.... اپنی گن اٹھاتے ہوئے بولا تھا اور باہر کی جانب بڑھا تھا

یاسر فوراً گاڑی کی طرف بڑھا تھا اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی قاسم خان کے اڈے کی طرف
..... کی تھی

.. یاسر جب وہاں پہنچا تو سب نارمل تھا

.... یاسر نے پانی کی بوتل نکالی اور اپنا منہ دھویا تھا اور اندر کی جانب بڑھا تھا

..... گڑیا گڑیا شاہ باہر کھڑا دروازہ بجاکم رہا تھا اور پیٹ زیادہ رہا تھا

کیا ہوا ہے شاہ کیا قیامت آگئی ہے گڑیا نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا تھا شاہ جو موبائل
.... غصے میں کیسی کا نمبر ڈھونڈ رہا تھا اسنے گڑیا کی طرف دیکھا تھا

لال کلر کا کھلا ٹراؤزر پہنے اوپر سفید کلر کی کھلی شرٹ گھٹنوں سے اوپر آتے سونے کی وجہ سے گرے آنکھوں کے ڈورے لال ہو رہے تھے اور لب پر ہاتھ رکھے تھے اور بال ایک سائڈ میں کیئے ہوئے تھے شاہ اسکا جائزہ لے رہا تھا جو ڈوپٹے سے بیگانی کھڑی تھی

..... شاہ کیا ہوا گریبا نے شاہ کو ایسے دیکھتے دیکھ کر کہا تھا

ہاں... ہاں... کلک... کچھ نہیں ٹائم کافی ہو ہو گیا ہے جاؤ فریش ہو جاؤ فاطمہ کو گھر چھوڑنا ہے اور ابو سے کچھ باتیں کرنی ہیں شاہ نے اپنا منہ جھکایا تھا غصہ تو کہیں غائب..... ہی ہو گیا تھا

..... گریٹا مثبت میں سر ہلا کر دروازہ بند کر چکی تھی

.... ہائے اللہ ڈوبٹا بھی نہیں تھا میرے پاس گریٹا کا منہ مٹاڑ کی طرح لال ہو گیا تھا

.... گریبا نے فاطمہ کو اٹھایا اور خود فریش ہونے چلی گئی تھی

دونوں جب فریش ہو کر آئیں تو شاہ نے ناشتہ ٹیبل پر رکھا ہوا تمھاتینوں نے جلدی جلدی

.... ناشتہ کیا اور گھر کی طرف روانہ ہوئے

..... شاہ نے پہلے فاطمہ کو گھر چھوڑا اور پھر گاڑی اپنے گھر کے راستے پر لی تھی

دونوں جب گھر پر پہنچے تو شافعی کی فیملی کے ساتھ ساتھ اسماء حارث اور رضیہ بیگم بھی

..... وہیں تخصیص

!!! اسلام علیکم

... گریبا اور شاہ نے ایک آواز میں سلام کیا تھا

.... وعلیکم اسلام سب نے ایک آواز میں جواب دیا

.... کہاں تھے تم دونوں اسماء نے کہا تھا

..... ماما کو بتا کر گئے تھے شاہ نے سیدھا جواب دیا تھا جس پر اسماء کا منہ بنا تھا

دلیا (گڑیا) تاتی (چاچی) میں نے بہت یاد تیا (کیا) تھا آپ دونوں تو (کو) کا شان بھاگ کر
..... پہلے گڑیا کے پھر شاہ کے گلے لگا تھا

میں نے بھی بہت مس کیا تھا پر یہ آپکی چاچی ہیں نا مزے کر رہی تھیں آپکو بالکل یاد
.... نہیں کیا شاہ نے کاشان کے منہ پر کس دے کر کہا تھا

پھوڑ لڑ کے بس کر جاؤ تم تو چاہتے ہی یہ ہو سب میرے دشمن بن جائیں گریا نے
..... کاشان کو اپنی گود میں بیٹھایا تھا اور خود کبیر صاحب کے برابر میں بیٹھی تھی
.... ویسے شاہ اسماء اپنی جگہ سے اٹھ کر شاہ کے برابر میں بیٹھی تھی
.... کیا شاہ نے سوالیہ نظر اسے دیکھا تھا

..... اتنی جلدی کیا تھی رخصتی کی ہممم وہ بے باکی سے بولی تھی

.... شاہ وہاں سے اٹھا تھا

کتنی بار کہا ہے اسماء کے بھائی کہ کر پکارا کرو .. مجھے اچھا لگے گا اور رہی بات رخصتی کی یہ میری اور میری فیملی کے ذاتی فیصلے ہیں تو دور رہا کرو شاہ کہ کر رکا نہیں تھا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا

حور عین یہ کیا بات ہوئی بھلا میری بچی نے مذاق ہی کیا تھا رضیہ بیگم نے منہ بسور کر کہا تھا

شاہ کو ایسے اپنے ساتھ کوئی لڑکی برداشت نہیں ہے آنٹی اسے برا لگتا ہے ایسے کوئی بے تکلف ہو اسکے ساتھ گریٹا نے کہا تھا

بس بس رہنے دو پہلے تو میرے ساتھ ہی یونی میں کافی لڑکیوں کے ساتھ ریلیشن میں رہ چکا ہے حارث جو چپ بیٹھا تھا بولا تھا

بھائی یونی میں شاہ میرے ساتھ تھے اور رہی بات ریلیشن کی اگر ایسا کچھ کرنا ہوتا نا وہ میرے ساتھ بھی یہ ہی کرتا نا کے دادا سے سیدھا نکاح کی بات کرتا آئندہ زبان سنبھالیئے گا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ورنہ یہ نا ہو کے میں اپنے شوہر پر جھوٹے الزام لگانے والے کو غصے میں کچھ کر بیٹھوں
.... گریا غصے میں بولی تھی اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی

آئے ہائے کیا ہو گیا ہے کیوں چڑھ رہے ہو میرے معصوم بچوں پر وہ تو مذاق ہی کر رہیں
.... ہیں رضیہ بیگم نے بات بگڑتی دیکھی تو بولیں تمہیں

آپا مذاق حد میں رہ کر ہوتا ہے میرے بچوں کو ایسے بے باک مذاق پسند نہیں ہیں حور عین
... بیگم نے کہا تو حارث اور اسماء نے منہ جھکایا تھا

ابو جان کچھ بات کرنی تھی آئیے گا زرا گریا نے کہا تو کبیر صاحب کھڑے ہوئے تھے اور
..... تناوش حیرت سے دونوں کو دیکھ رہی تھی

جب شاہ روم میں آیا تو نا جانے کیوں اسے غصہ آ رہا تھا پر کنٹرول کر گیا تھا اور وہاں سے
..... نکل کر کبیر صاحب کے روم کے باہر آ کر کھڑا ہو گیا تھا

..... ابھی شاہ باہر کھڑا ہوا ہی تھا جب گڑیا اور کبیر صاحب بھی آگئے تھے

ارے بیٹا کتنی بار کہا ہے میری غیر موجودگی میں بھی بھلے چلے جایا کرو کبیر صاحب نے
.... روم کا گیٹ کھولتے ہوئے کہا تھا
.... نہیں ابو اچھا نہیں لگتا شاہ نے کہا تھا

.... آؤ بیٹھو کبیر صاحب نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا

.... ابو کل کا کام ہو گیا پر ایک گڑبڑ ہو گئی شاہ نے بات کی ابتداء کی تھی

.... کیسی گڑبڑ شاہ؟ کبیر صاحب نے پوچھا تھا

..... وہ وہ شاہ کہتے ہوئے گھبرا رہا تھا

... ہاں ہاں بولو؟؟

ابو وہ حیدر بھاگ گیا شاہ کا اتنا کہنا تھا کہ کبیر صاحب کا ہاتھ شاہ کے منہ پر پڑا تھا اور

.... شاہ جو اس کے لئے تیار نا تھا ساڈ میں گرا تھا

.... کل رات تم کہاں تھے؟؟؟ کبیر صاحب دھاڑے تھے

وہ بابا کل فاطمہ بھی ان لڑکیوں میں تھی ڈر گئی تھی اسلئے میں یاسر اور گڑیا اس کو لے کر

اپارٹمنٹ میں چلے گئے تھے شاہ نے کہا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھا تھا جیسے ایسی چیز کی

..... امید رکھتا ہو

اب جانتے ہو کیا ہو سکتا ہے؟؟؟ ہمارا پورا پلین خراب ہو سکتا ہے کہاں ہے یاسر اسے

بھی بلاؤ اور تم دونوں بھی مجھے گھر کے پیچھے والے روم میں ملو کبیر صاحب کہ کر غصے

..... میں باہر نکلے تھے

پہلے مجھے بتا تو دیتے کے یہ کام سر انجام ہوا کے اور مجھ سے پوچھ تو لیتے کے کرنا کیا ہے آگے گریبا نے ہنستے ہوئے کہا تھا

گھڑیا ہنسنے کی بات نہیں ہے یار وہ بھاگ گیا ہے قاسم تک پہنچ گیا تو کیا ہوگا پھر جانتی ہو نا پورا پلین خراب ہو جائے گا ابو کا غصہ جائز ہے ہماری ایک لاپرواہی کی وجہ سے وہ پھر کئی لڑکیوں کو اپنا نشانہ بنائیں گے اور نا جانے کتنی لڑکیوں کی زندگی تباہ کریں گے شاہ ادا سی سے بولا تھا

..... بھائی ہیں نا وہ نہیں پہنچنے دیں گے قاسم تک گرٹیا نے دلاسا دیا تھا

..... ہمممم شاہ نے کہا اور موبائل نکالا تھا

.... ہاں سن ابو نے اسی روم میں بلایا ہے شاہ نے کہا تھا

ہاں نا چل ملتے ہیں چار بجے تک یہاں سے مہمان چلے جائیں گے تب تک شاہ نے پھر
...کہا تھا

... ہاں خالہ والے آئیں ہیں

ہاہاہاہاہاہاہاہا..... گڑیا دیکھو کیا کہ رہا رہا ہے شاہ نے کہ کر گڑیا کی طرف موبائل بڑھایا تھا پر
.... آگے سے کال کٹ کر دی گئی تھی

شاہ مجھے بابا کے چہرے کے تاثرات کچھ ٹھیک نہیں لگے تھے گریٹا نے پر سوچ انداز میں
...کہا تھا

.... کیا مطلب گڑیا شاہ نے حیرانی سے دیکھا تھا

مطلب یہ کہ پاپا نے تاثرات ایسے دیئے تھے جیسے پاپا کو پہلے سے ہی علم ہو کہ یہ ... ہونے والا ہے پاپا پر سکون تھے گریٹا نے کہا تو شاہ حیران ہوا تھا

.... تم بڑا جانتی ہو ابو کو؟؟؟؟؟ شاہ نے ایک آئبرو اچکائی تھی
.... بیٹی بھی تو انکی ہوں ... گریبا نے کہ کر دانتوں کی نمائش کی تھی
.... بس دعا کرو وہ پکڑا جائے شاہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

یاسر فہیم کے ساتھ بیٹھا تھا جب اسکے نمبر پر کال آنے لگی وہ وہاں سے اٹھ کر سائڈ میں
... آیا تھا اور کال اٹھائی تھی

..... ہیلو

.... آگے سے جو جملہ بولا گیا تھا اسے سن کر اسکے پسینے چھوٹ گئے تھے
.... اس روم میں؟؟؟ یاسر نے سوال کیا تھا جیسے یقین نا آیا ہو

..... کون سے مہمان آگے سے دیئے گئے جواب کو سن کر اسنے ایک اور سوال پوچھا تھا

اوہو میری کبھی نا ہونے والی بھابھی ویسے دوسری شادی تو کر ہی سکتا کے یاسر نے
... ہنس کر کہا تھا

.... پر آگے سے جو کہا گیا تھا اسے سن کر فوراً کال کاٹ دی تھی
..... کہینے مل بتاؤں گا تجھے کہیں گریا نے سن نا لیا ہو وہ منہ صاف کرتے ہوئے بولا تھا
.. یاسر آ جا یار فہیم نے کھانا رکھتے ہوئے اسے بلایا تھا
.... ہاں آیا یاسر موبائل جیکٹ میں رکھ کر اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

.... دونوں نے ساتھ کھانا کھایا تھا اور باہر جانے کیلئے اٹھے تھے
..... کہاں جانا ہے یاسر نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا تھا

... کہیں بھی چل یار کل پھر خان بابا سے بحث کر بیٹھا میں فہیم نے منہ بنا کر کہا تھا

.... کیسی بحث یاسر نے حیرانی سے پوچھا تھا

وہی یار کے یہ کام چھوڑ دیں میں اتنا تو پڑھ ہی چکا ہوں کے انکو اور خود کو کما کر کھلا سکوں
..... پر وہ غصہ ہو گئے فہیم نے گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا تھا

.... اچھا نا موڈ ٹھیک کر اپنا یا سر نے کہ کر فہیم کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

یاسر ڈرائیونگ میں کروں فہیم نے کہا تو یاسر نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور پھر دونوں نے
.... اپنی سیٹ چنچ کی تھی

فہم آہستہ یار میں نے واپس زندہ بھی جانا ہے یا سرنے اسے تیز ڈرائیونگ کرتے دیکھ کر
..... ٹوکا تھا

یار مزہ آ رہا ہے انجوائے کر وہ بھی فہیم تھا پھر نا ماننے والا ضدی شہزادہ بقول قاسم خان

کے

فہیم یاسر کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے ہی سامنے نظر پڑی تو آگے سے دو لڑکیاں گزر رہی تھیں فہیم اس سے پہلے گاڑی روکتا ایک کو گاڑی لگی تھی فہیم نے پریشانی سے یاسر کو دیکھا تھا اور پھر خود کو نارمل کیا تھا خواہ اسکی کوئی غلطی ہو ہی نا سامنے سے گزرنے والے... کی غلطی ہو دونوں نیچے اترے تھے

فہیم رعب دار لہجہ رکھتے ہوئے آگے بڑھا تھا جہاں ایک لڑکی حجاب سے اپنا منہ کور کیئے... پاؤں کو پکڑ کر بیٹھی تھی اور دوسری نے صرف سر کو کور کیا ہوا دودھیا رنگت چھوٹی چھوٹی آنکھیں چھوٹی سی ناک گلابی ہونٹ وہ پاؤں پکڑ کر بیٹھی لڑکی کو... چپ کروا رہی تھی

.... ادھر یہ تماشا یہاں نہیں وہاں لگاؤ فہیم نے رعب سے چٹکی بجا کر کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

وہ لڑکی غصے سے اسکو دیکھتی اٹھی تھی اور آگے بڑھ کر ایک زوردار تمپھڑ فہیم کے منہ پر
.... دے مارا تھا

..... چٹاخ

(ہوگئی صاحب کی خواہش پوری)

.... یاسر صرف سوچ ہی پایا تھا

فہیم تو حیرانی اس بچی کو دیکھ رہا تھا اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی اس میں کندھوں تک
.... آتی لڑکی تمپھڑ جھڑ گئی تھی اسے

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

سرک خرید رکھی ہے کیا آپ نے اور اتنی تیز اندھوں کی طرح ڈرائیونگ کرنے کا شوق ہے نا تو الگ سے کیسی جگہ اپنی سرک خرید لیں تاکہ ایسے کیسی کوچوٹ نا لگے اور ہاں سرک .. پر نکلنے سے پہلے وہ خریدی ہوئی سرک خالی ضرور کروا لینا وہ ہر الفاظ چبا چبا کر بولی تھی

.. تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تمہیڑ مارنے کی فہیم غصے سے منہ پر ہاتھ پھیر کر بولا تھا

... چٹاخ

... ایک اور تمہیڑ دوسری گال پر دے مارا تھا

.. ایسے وہ انگلی سے دوسری گال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی

.... فہیم آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب یاسر نے پکڑا تھا اسے

.... سوری بچی یاسر نے کہا تو اس لڑکی کا منہ کھل گیا تھا

Excuse me what you mean bachiii ???

..... وہ شوک ہو کر بولی تھی

.... یاسر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا

ہاں تو پندرہ سولہ سال کی بچی کو بچی بولیں گے نا بڑوں کی عزت کرنی نہیں سکھائی کسی
..... نے فہیم نے غصے سے کہا تھا

O hello mister i m 20 years old

... وہ غصے سے بولی تھی اور سامنے یاسر اور فہیم کا قہقہہ بلند ہوا تھا
.... لگتا گھر والے کھانے کو نہیں دیتے فہیم ہنستے ہوئے بولا تھا
... میں تمہارا ابھی وہ کچھ بولتی پیچھے سے کیسی نے اسے پکارا تھا

.... زرنش پہلے تمہارے لئے تمہارا فرض اہم ہونا چاہیئے نا کے میں

.... زرنش اس جملے پر حیران ہوئی تھی

امی میرا پہلا فرض آپ ہیں اور رہی بات میرے لئے میرے وطن کے فرض کی وہ میں
باخوبی انجام دے رہی ہوں میں نہیں تو میری جگہ کیسی اور کو کام دے دیئے ہیں وہ کچھ
.... سوچتے ہوئے بولی تھی

بیٹا کب تک یہاں رہیں گے ہم..؟؟ انہوں نے آج پھر وہ ہی سوال کیا تھا جس کا ایک
.... ہی جواب تھا زرنش کے پاس جو وہ ہر بار دیتی تھی

..... انشاء اللہ اس مشن کے بعد

کب ختم ہوگا یہ مشن میرے مرنے کے بعد؟؟؟ انہوں نے آج پھر وہ جملہ سنا تو غصہ
... آیا تھا

امی خدا کا خوف کریں ایسا نا بولیں لگے مہینے لے جاؤں گی بس یہ بات آئندہ نا بولنا زرنش
.... نم آنکھوں نے اپنی ماں کے پاؤں پر منہ رکھتے پوئے بولی تھی
صرف لگے مہینے تک میں رکوں گی بس پھر میں تمہیں یہاں سے زبردستی لے جاؤں گی آج
.... وہ غصے سے بول رہیں تھیں

اوکے امی جان بس ابھی آپ آرام کریں زرنش کہ کر اپنا سر انکے سینے پر رکھا تھا اور گلے
... لگایا تھا

..... انہوں نے بھی مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں تھیں

... مراد صبح اٹھا تو گھڑی آٹھ بج رہی تھی مراد اٹھ کر فریش ہوا اور نیچے گیا

.... نیچے آیا تو احسن اور چندا دونوں نیچے بیٹھے چائے ہی رہے تھے

آئیں بھائی آئیں اور دیکھے انہیں لڑ رہا ہے میرے ساتھ چندا روتی صورت بنا کر بولی تھی
.....

..... کیوں لڑ رہا ہے اوئے مراد نے اسکی گردن پکڑی تھی
نہیں لڑ رہا گردن چھوڑ بہن ہر وقت مارتی رہتی ہے اور اب تو بھائی بھی ہے وہ معصوم
..... بننے کی احسن اداکاری کرتے ہوئے بولا تھا

.... بس بس معصوم اور تو مراد نے سوالیہ نظر سے دیکھا تھا

..... ہاں نا یہ دیکھ احسن نے اپنے منہ کو ہاتھوں کے پیالوں میں لے کر کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

یاسر منہ توڑ گئی لڑکی دعا اتنی جلدی قبول ہوگی پتا نہیں تھا فہیم نے منہ پر ہاتھ رکھ کر
... مسکرا کر کہا تھا

دیکھ لے بھائی خواہش تو تو نے کی تھی اس سے پہلے ہی مجھے بھی ایک ایسی ہی لڑکی منہ
.... پر مار کو دل لے گئی میرا یاسر نے بالوں میں ہاتھ گھوماتے ہوئے بولا تھا

... کیا؟؟؟؟ فہیم حیران ہوا تھا

..... ہاں نا یاسر نے کہہ کر دانتوں کی نمائش کی تھی

... کون ہے وہ میں منہ توڑ دوں گا تیرا بتایا تک نہیں مجھے فہیم روہانسا ہوا تھا

ہا ہا ہا وقت آنے پر ملو ابھی دوں گا وہ تو جنگلی بلی ہے پوری بالکل اس لڑکی کی طرح جو
..... تجھے ابھی تحفہ دے کر گئی ہے یاسر نے اسے الفت کا تھپڑ یاد دلایا تھا

..... بابا بابا بابا اگلے ہی لمحے دونوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا

..... فہیم نے روڈ کی ایک سائڈ پر گاڑی روکی تھی اور جلدی آنے کا کہہ کر آگے بڑھا تھا

ہائے اللہ بچا لینا آج سر سے ورنہ پچھلی بار کی طرح کہیں الٹا نالٹکا دیں یا سر سوچتے ہوئے
..... رکشے میں بیٹھا تھا

گر بیار میں پنڈرہ منٹ ہیں شاہ نے گھڑی میں دیکھ کر کہا تھا گر بیار تو بیٹھی چپس سے
.... انصاف کر رہی تھی آرام سے

.... ہاں تو کیا؟؟ گڑیا نے لاپرواہی سے کہا تھا

تو کیا ابو نے بلایا ہے یا رتیچھے اور تو اور اس حیدر کا بھی کچھ پتا نہیں چلا میں نے خود بھی جا کر ڈھونڈا ہے اگر قاسم تک وہ پہنچ گیا نا شاہ نے اپنی بات پر سر پیٹا تھا

..... گڑیا گڑیا گڑیا شاہ نے کھینچ کھینچ کر تین بار پکارا تھا گڑیا کو

شاہ بس کرو اب کیا ہو گیا ہے ابو وہ ابھی کچھ بولتی اس کی نظر دروازے پر پڑی تھی جہاں کیسی کا سایہ نظر آیا تھا گڑیا نے شاہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا اور خود دروازے کی طرف بڑھی تھی گڑیا دروازہ کھولنے ہی والی تھی جب تناوش بیگم نے گیٹ کھولا تھا

کیا کر رہے ہو تم دونوں یہاں نیچے آؤ چائے پی لو تناوش بیگم نے خود کو پرسکون کرتے ہوئے کہا تھا جیسے کچھ سنا ہی نا ہو

.... جی امی آپ چلیں گریا نے خود کو نارمل کر کے کہا تھا

.... جب تناوش بیگم نیچے گئی تو شاہ نے پریشانی سے گریٹا کو دیکھا تھا

گرٹیا کیا امی نے سب سن لیا ہے؟؟؟؟

نہیں نہیں امی نے اگر سنا ہوتا تو ایسے نابات کرتیں گریا نے خود کو اور شاہ کو تسلی دی
..... تھی

..... ہاں یہ بھی ہے شاہ نے کہا اور باہر کی جانب بڑھتا تھا

گرگڑیا اور شاہ نیچے آئے تو سب چائے پی رہے تھے شاہ نے کہیں باہر جانے کا کہہ کر گرگڑیا کو
..... تیار ہونے کا کہا تھا

.... نہیں گریا کہیں نہیں جائے گی تناوش بیگم نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا

.... کیوں کیا ہوا ہے تناوش؟؟؟ کبیر صاحب نے ایسے بات کرتے دیکھا تو حیران ہوا تھا

ہاں خیریت ہے باپ تو باہر رہتا ہی بچی کو بھی یہ ہی عادت ہے تناوش بیگم نے کہا تو
... گڑیا کے پاؤں کے نیچے سے جیسے زمین ہی نکل گئی تھی

..... امی آپ نے سب سن لیا گڑیا نے بنا کوئی بات کیئے پوئنٹ کی بات کی تھی

... ہاں تناوش بیگم نے مختصر جواب دیا تھا
.... شاہ اور گڑیا نے تو منہ نیچے جھکا لیا تھا

.... کیا ہوا ہے تناوش حور عین بیگم نے کہا تھا کہا تھا

..... امی وہ اس پہلے گڑیا کچھ بولتی تناوش بیگم آگے بڑھیں تھیں

..... چٹاخ

تناوش بیگم نے ایک زوردار تھپڑ گڑیا کے منہ پر مارا تھا اور گڑیا کا منہ دوسری طرف گھوم
..... گیا تھا

کہا تھا نا گڑیا کے باپ کے نقش قدم پر مت چلنا قسم دی تھی تمہیں میں نے کیا کوئی
معنی نہیں رکھتی میں تمہارے لئے؟؟؟ تناوش بیگم نے آج پہلی بار گڑیا کو تھپڑ مارا تھا
..... جس سے کبھی اونچی آواز میں بولیں تک نا تھیں

... تناوش یہ کیا کر رہی ہو کبیر صاحب غصے سے تناوش کی طرف بڑھے تھے

کبیر پیچھے رہیں آپ منع کیا تھا نا میں نے کے بچوں کو ان سب سے دور رکھنا پھر
.... کیوں؟؟؟؟ تناوش بیگم نے غصے سے کہا تھا

.. شاہ کیا بھابھی سچ کہ رہیں ہیں؟؟؟ حور عین بیگم شاہ کی طرف بڑھیں تھیں

... جی امی جان شاہ نے منہ جھکا کر کہا تھا

.... کتنا وقت ہو گیا حور عین بیگم نے ایک اور سوال کیا تھا

ایک سال یونی کے لاسٹ سیمسٹر... کے پیپر بعد شاہ نے توڑ توڑ کر جھلا ادا کیا
.... تھا

.... چٹاخ

حور عین بیگم نے شاہ کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اور شاہ کا منہ وجاہت صاحب کی طرف گھوما
.... تھا

... بس بہت ہو گیا ... وجاہت صاحب دھاڑے تھے

پر ابو یہ تناوش بولنے ہی والی تھی جب وجاہت صاحب نے ہاتھ کھڑا کر کے چپ رہنے کا
.... اشارہ کیا تھا

سب جانتا ہوں میں کون کیا کرتا ہے اور خبردار آئندہ کے بعد میرے بچوں پر کیسی نے
.... ہاتھ اٹھایا تو وجاہت صاحب کی آنکھوں میں آج غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا

... کیا مطلب ابو آپ جانتے تھے؟؟؟ حور عین بیگم کو جیسے یقین نہیں آیا تھا

.... ہاں وجاہت صاحب نے رعب دار لہجے میں کہا تھا

اور غصہ کس چیز کا ہے تم دونوں کو ہاں؟؟؟ فخر ہونا چاہیئے تمہیں کے اللہ نے اتنے
.... اچھے بچے دیئے ہیں جو صرف تمہارے لئے ہی نہیں پورے وطن کے لئے جیتے ہیں
..... وجاہت صاحب نے کہا تو حور عین اور تناوش نے منہ جھکایا تھا

مہمان سب جا چکے تھے اور ولید صاحب ایک میٹنگ کے غرض سے آج صبح ہی شہر سے
.... باہر گئے تھے گھر میں صرف تناوش حور عین وجاہت صاحب کبیر گڑیا اور شاہ تھے

پر ابو ہر دن میں پہلے اس خیال میں مرتی ہوں کے کہیں کبیر کو کچھ ہونا جائے اور اب
.... تو بچی کے لیئے بھی روز مروں گی میں تناوش بیگم بے بسی سے بولیں تمہیں

کیوں مروگی؟؟؟؟ کیا فخر نہیں ہوگا تمہیں اگر کبیر شہید ہو جائے گا؟؟ کیا شہیدہ کی ماں
کھلانے پر فخر محسوس نا ہوگا تمہیں؟؟؟ وجاہت صاحب کیلئے کہنا آسان تھا پر جس پر
.... بیت تی ہے وہ وہی جانتا ہے

.... تناوش بیگم نے حور عین کا ہاتھ پکڑا تھا مانو جیسے سہارا لیا ہو

حور عین کمرے میں لے چلو مجھے تناوش بیگم نے کہا تو حور عین بیگم آگے کو بڑھیں تھیں
... دونوں کی حالت ایک جیسی تھی

..... امی گریا آگے بڑھنے لگی تھی جب وجاہت صاحب نے اسے روکا

گریا کچھ وقت دو دونوں کو سمجھ جائیں گیں وجاہت صاحب کہ کر اپنے کمرے کی جانب
..... بڑھے تھے

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ابو گریا کبیر صاحب کی طرف بڑھی تھی پر کبیر صاحب پیچھے کے گیٹ سے باہر کی جانب
... نکل گئے تھے

..... چلو گریا شاہ کہ کر کبیر صاحب کے پیچھے گیا تھا

.... کبیر صاحب پیچھے کے دروازے سے نکل کر گھر کے پیچھے بنے روم میں گئے تھے

گریا چپ چاپ اس روم میں جا کر اس نے سیدھا گن اٹھا کر ہیڈفون لگائے تھے اور
..... نشانے لگا رہی تھی آنکھوں سے نمی صاف جھلک رہی تھی

شاہ منہ نیچے کر کے کبیر صاحب کے سامنے کھڑا ہو گیا کبیر صاحب کیسی گھری سوچ میں گم
.... کرسی پر بیٹھے تھے جب یاسر وہاں آیا

!!!! اسلام علیکم

وہ ہم شاہ کے اپارٹمنٹ میں وہ آگے کچھ بولنے ہی والا تھا جب ایک مکا یاسر کے منہ پر
.... بھی پڑا تھا

ہاں شاہ کے اپارٹمنٹ میں آرام فرما رہے تھے .. تم لوگوں کو پتا ہے کتنا بڑا نقصان اٹھانا
.... پڑتا اگر وہ قاسم تک پہنچ جاتا تو؟؟؟ کبیر صاحب نے سوال کیا تھا

... دونوں منہ جھکائے کھڑے تھے

شکر کرو کل میرے ہاتھ لگ گیا ورنہ اسکا رخ قاسم خان کے گھر کی طرف تھا ... کبیر
.... صاحب نے غصے سے کہا تھا

..... کہا ہے اب وہ ابو شاہ نے بامشکل یہ جملا بولا تھا

حسنین کے پاس میں نے منع کیا تھا کہ سچ نا بتائے جس وقت اس حیدر کو دیکھا تھا
دل تو کیا تھا تم دونوں کی چمڑی ادھیڑ دوں آخر اتنے لاپرواہ؟؟؟ کیسے شاہ کیسے؟؟؟ کبیر
... صاحب کو پھر غصہ آیا تھا

سوری سریاسر نے کہا تو کبیر صاحب نے اپنا پاؤں ہوا میں اٹھایا کیا اور یاسر کی کمر میں
... دے مارا تھا اور یہ ہی شاہ کے ساتھ کیا تھا

آ جاؤ دونوں کبیر صاحب اپنے کف کھول کر اپنی آستینیں اوپر کرتے ہوئے بولے تھے
.... نہیں ابو سوری آئندہ شاہ ابھی کچھ بولتا ایک مکا اسکے منہ پر پڑ چکا تھا

کہا نا کے آ جاؤ شاہ جانتا تھا کہ بہانے بہانے سے اپنا غصہ ہم پر نکالنا چاہ رہے ہیں تو
..... دونوں کھڑے ہو گئے تھے اور بھرپور مقابلہ کر رہے تھے

شام سات بجے تک کبیر صاحب دونوں کے ساتھ تھے گریا نے تو ایک منٹ کے لئے
..... بھی ہاتھ سے گن نانکالی تھی

میں اور یاسر فارم ہاؤس پر جا رہے ہیں تم گریا کو لے کر گھر جاؤ کبیر صاحب نے کہا تو
..... شاہ نے مثبت میں سر ہلایا تھا

.... کبیر صاحب جانتے تھے گریا ایسا کیوں کر رہی اور وجہ تناوش کا ہاتھ اٹھانا تھا

..... کبیر صاحب نے ایک نظر گریا پر ڈالی اور باہر کی جانب بڑھ گئے تھے

شاہ نے کانچ کا گیٹ جیسے ہی کھولا تو آواز سن کر ایک دم آنکھیں بند کیں تھیں ایک تو
..... پہلے سے ہو رہا سر میں درد اور اب یہ شور

شاہ مجھے کوئی بات نہیں کرنی گریا کہ کر آگے کی جانب بڑھی تھی کے شاہ نے ہاتھ پکڑ کر
..... پیچھے کھینچا تھا اور دیوار کے ساتھ لگایا تھا

نہیں مجھے بتاؤ کتنی بار یہ کیا ہے میں نے شاہ گریا کے ہونٹ پر موجود تل کو چھو کر بولا تھا
...

.... شاہ میں نے کہا چلیں گریا نے شاہ کی بات کو ان سنا کر دیا تھا

.. میری بات کا جواب شاہ باضد تھا

.... غلطی سے منہ سے نکل گیا گریا نے کہ کر منہ جھکایا تھا

تو اسکی سزا بھی ملنی چاہیئے میری مسسز کو شاہ کی نظر ابھی بھی گریا کے ہونٹ پر موجود
.... اس تل پر تھی

شاہ چھوڑیں اور چلیں گریا آج کئی بار شاہ کہ پکار چکی تھی جیسے دونوں نے ہی نوٹ نہیں
..... کیا تھا

ہممسمم چھوڑ دوں گا شاہ نے کہا تو گریا نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلی شاہ کے سینے پر رکھ کر
..... شاہ کو پیچھے کیا تھا

..... گریٹا شاہ نے پکارا تو گریٹا نے نظریں اٹھائیں تھیں

میں نہیں جانتا کب کیسے محبت ہوگئی تم سے لیکن اتنی محبت کرنے لگا ہوں کہ یہ
.... وقت کے ساتھ بڑھ رہی ہے

.... شاہ آج اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا

مجھے اظہارے محبت تو کرنا نہیں آتا پر اتنا کہنا چاہتا ہوں تمہارے بنا زندگی کا تصور بھی میری
.... جان نکال لیتا ہے شاہ نے کہ کمر گڑیا کے ماتھے پر بوسا دیا تھا

..... گریبا تو حیران کھڑی تھی

آج کی گئی گستاخی معاف کر دینا گڑیا کو کچھ سمجھ میں آتا اس سے پہلے ہی شاہ گڑیا کے ہونٹوں پر جھکا تھا گڑیا کی آنکھیں مانو باہر آنے کو تھیں گڑیا نے پوری طاقت کے ساتھ شاہ کو پیچھے دھکیلا تھا پر شاہ تو شاہ تھا پھر

پانچ منٹ بعد جب شاہ نے چھوڑا تو گڑیا لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اور ایک مکا شاہ کے سینے پر دے مارا تھا

.... میں امی کو بتاؤں گی گرٹیا نے کہا تو شاہ کا منہ کھلا تھا

...کیا بتاؤ گی شاہ نے ایک آئبرو اچکا کر پوچھا تھا

... یہ ہی یہ ہی ... گریٹا بولتے بولتے کی تھی اور منہ لال ہو گیا تھا جیسے ٹماٹر

میاں بیوی میں اب امی کو لاؤ گی؟؟؟ شاہ نے ایک اور سوال کیا تھا جس پر گرٹیا منہ جھکا
..... گئی تھی

اس وقت گریبا کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ لاجواب کر دینے والی لڑکی تھی منہ
..... توڑ دینے والی

.... چلو شاہ نے گویا گرہیا کی جان بخشی تھی
.. ہممم گرہیا کہہ کر آگے بڑھی تھی

وہیے بیگم رخصتی میں تین دن ہیں شاہ نے معنی خیز انداز میں کہا تھا گریبا پہلے تو کی پر
..... پیچھے دیکھنے کی ہمت ناکی تھی اور چل کر کم بھاگ کر زیادہ گئی تھی

..... بابا بابا بابا شاہ کا قہقہہ گنجا تھا

آپی لیں اپنا افلاتوں جیسا بچا اسے میرے حوالے چھوڑ کر گھومتیں ہیں آپ الفت نے منہ
..... بنا کر کہا تھا

ہا ہا کیا ہوا ہے اب ویسے تو بہت بولتی تھی کے ہائے میرا بھانجا میرا جگر میرا جند انہوں
.... نے عبداللہ کو پکڑتے ہوئے کہا تھا

... آپی میری تو بس ہو گئی ہے بلکل مجھ جیسا ہے الفت نے خود کی بھی تعریف کی تھی

.... ہاں مان گئی میری بہن کے وہ افلاتوں ہے جو اد (الفت کے بہنوئی) نے کہا تھا

بس بس اب ایسی بھی بات نہیں ہے بہت سلجھا ہوا بچا ہے الفت نے کہا تو سب کا
.... قہقہہ گونجا تھا

..... ابھی الفت کچھ بولنے ہی والی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی تھی

.... میں دیکھتی ہوں لگتا ہے ابو آئیں ہیں الفت کہ کر باہر کی جانب بڑھی تھی

وہ گلدستہ لے کر سیدھا گھر کے باہر کھڑا تھا چار پانچ بار ہمت کر کے اسنے اپنا ہاتھ بیل
.... بجانے کیلئے اٹھایا پر اگلے ہی لمحے ہاتھ نیچے کر لیتا ہمت کر کے اسنے بیل بجائی تھی

.... دروازہ اسکی دشمن جان نے کھولا تھا

... الفت نے جب دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ٹھٹکی تھی

.... تم الفت نے کہا کم تھا اور چلائی زیادہ تھی

.... جواد الفت کی طرف بڑھا تھا

... کون ہے یہ جواد نے حیرت سے پوچھا تھا

بھائی یہ ہی وہ جس نے آپی کو گاڑی ماری تھی الفت نے انگلی کے اشارے سے کہا تھا

....

.... جواد نے ایک نظر فہیم کے سراپے پر ڈالی تھی
ہلکی بیئرڈ کالی آنکھیں دودھیا رنگت اوپر سے لگایا چشمہ بال تھوڑے ماتھے پر بکھرے
... ہوئے تھے کنفیوز سا کھڑا تھا

.... جی کیا بات ہے جواد نے الفت کو اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

وہ دراصل فہیم آج پہلی بار ایسے ہچکچا رہا تھا بات کرتے ہوئے یاسر یہاں ہوتا تو ضرور
.... لطف اندوز ہوتا

.... کیا وہ؟؟؟ جواد کا لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا

صبح آپکی بہن کو گاڑی لگ گئی تھی انہی سے معافی مانگنے آیا ہوں فہیم نے کہ کر منہ
..... جھکایا جواد کا تو منہ کھل گیا تھا

اے اوئے بہن ہوگی تیری جسکو صبح گاڑی ماری بیوی ہے میری جواد بولا کم چلایا زیادہ تھا

..... اوہ سوری فہیم نے کان کھجایا تھا اپنا

ہممم کہ دیا سوری ہم نے ایکسیپٹ بھی کر لیا اب آپ جا سکتے ہو جواد نے کہ کر دروازہ بند کرنا چاہا جب فہیم نے اپنا پاؤں دروازے کے بیچ میں رکھا جواد نے دیکھا نہیں تھا ورنہ وہ فہیم کی اس حرکت پر ضرور انعام نواز دیتا الفت کی طرح

... آہ!!!!!!! فہیم چلایا تھا جب جواد نے فوراً آدھا بند ہوا گیٹ کھولا

.... کیا ہوا جواد جلدی سے فہیم کو تھامتے ہوئے بولا تھا

.... میرا پاؤں فہیم نے جواد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اداکاری کی تھی

زیادہ تو نہیں لگی ہوگی میں دروازہ آہستہ سے بند کر رہا تھا جواد نے پریشانی سے فہیم کے
.. پاؤں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

ہائے اللہ کیسا زمانہ آگیا ایک تو معافی مانگنے آیا اور اوپر سے دروازے پر کھڑا رکھا اب زخمی بھی کر دیا لے لیا بدلہ اپنی بیوی کا لے لیا بدلہ فہیم نے چلا کر کہا تھا اندر سے الفت اسکی ... امی اور بہن بھی باہر آگئیں تھیں

.... کیا ہوا ہے اسکو بھائی الفت منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی تھی

.... پاؤں دروازے میں آگیا اسکا مجھ سے جواد چھوٹا سا منہ بنا کر بولا تھا

..... اچھا آپ جلدی اندر لے آئیں الفت کی بہن نے کہا تھا

..... فہیم کے منہ پر ایک مسکراہٹ آئی تھی جیسے وہ فوراً چھپا گیا تھا

.... فہیم کو جواد گیسٹ روم میں لے آیا تھا

آپ یہاں بیٹھیں میں فسٹ ایڈ بکس لے کر آتا ہوں جواد کہتا باہر کی جانب بڑھا تھا جب

... الفت اپنے بھانجے کے ساتھ وہاں آئی

.... بھائی کہاں ہیں الفت نے فہیم کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر پوچھا تھا

... کھا گیا میں حیوان جو ہوں فہیم نے کہا تو عبداللہ نے چیخ ماری تھی

.... بس کرو عبداللہ بکواس کر رہا ہے یہ الفت نے جلدی سے عبداللہ کو گلے لگایا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

.. الفت نے غصے سے فہیم کی طرف دیکھا تو فہیم نے اپنی دائیں آنکھ دبائی تھی
..... الفت کا تو منہ ہی عجیب ہو گیا تھا اسکی ایسی بے باک حرکت پر

میں تمہیں الفت بول ہی رہی تھی جب جواد اندر آیا کیا ہوا عبداللہ جواد نے الفت کے گلے
.... لگے دیکھ کر پوچھا تھا

... ابو ابو کہتا عبداللہ جواد کے گلے لگا تھا

... اسے کیا ہوا؟ جواد نے الفت کو دیکھ کر پوچھا تھا

کچھ نہیں بھائی ایک حیوان دیکھ لیا تھا الفت نے فہیم کو دیکھتے ہوئے حیوان لفظ پر زور دیا
..... تھا

..... فہیم نے ایک نظر الفت پر ڈالی جو غصے میں ناک لال کئے کھڑی تھی

... آہ!!!!!! فہیم پاؤں پر ہاتھ رکھ کر چلایا تھا

.... کیا ہوا جواد اسکی طرف بڑھا تھا اور الفت عبداللہ کو لے کر باہر کی جانب بڑھی تھی

... تو نہیں سدھرے گا جواد نے پاس بیٹھتے ہوئے مکا مارا تھا
.... بابا بابا فہیم کا قہقہہ گونجا تھا

... آہستہ کمینے اپنی نہیں تو میری عزت اور رشتے کا لحاظ کر لے جواد نے منہ بگاڑا تھا
مجھے لگا تھا بھول گیا ہوگا مجھے تو پر یہ کیا تجھے میں اچھے سے یاد ہوں فہیم نے ایک آنکھ دبا
.... کر کہا تھا

تجھے اور بھول جاؤں تو باکر اب بک یہاں کیا لینے آیا ہے سب کے سامنے تو میں انجان رہا
.... تجھ سے پر اب بتا
اچھا نا پہلے بتا وہ کہاں گئی جو اس لڑکی سے شادی کر لی فہیم نے کہا تو جواد نے منہ جھکایا
... تھا

.... یار بس چھوڑ ٹائم پاس کر گئی میرے ساتھ جواد نے آہ بھری تھی

اچھا چل تو میرے ساتھ چل آج میرے گھر جواد نے کہا تو فہیم نے ہاں میں سر ہلایا تھا
..... اور جواد سب کو اللہ حافظ کہہ کر اپنی بیوی کو وہیں رکنے کا کہ گیا تھا



تناوش بیگم اور حور عین بیگم نے رات کا کھانا سب کے ساتھ کھایا تھا پر خاموش تھیں
دونوں کیسی سے کوئی بات ناکی تھی گڑیا نے بلانا چاہا پر انہوں نے جواب تک نا دیا تھا
.....

.... کبیر صاحب نے بھی تناوش کو کچھ وقت دینے کا سوچا تھا اسلیئے خاموش تھے وہ بھی

رات ہوتے ہی سب اپنے اپنے روم میں سونے کے غرض سے چلے گئے تھے اور صبح گریا
..... کی رخصتی کیلئے تیاریاں بھی کرنی تھیں اسلیئے سب جلدی سو گئے تھے

صبح جب گریا کی آنکھ کھلی تو نماز کا وقت تھا گریا بے فجر کی نماز ادا کی اور قرآن پاک کی
..... تلاوت کرنے بیٹھ گئی

قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد وہ اٹھ کر کچن میں آئی تھی جہاں حور عین اور تناوش
..... پہلے سے ہی تھیں

..... اسلام علیکم !!! اگر گریا نے سلام کیا تھا

... و علیکم اسلام !!!!! مختصر سا جواب ملا تھا

.... گریا خاموشی سے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی جب شاہ بھی وہیں آیا تھا

.... اسلام علیکم !!! شاہ نے بھی سلام کیا تھا

.... و علیکم اسلام پھر مختصر سا جواب ملا تھا

.... امی وہ گریا اور شاہ نے ایک ساتھ ایک جیسے الفاظ ادا کیئے تھے

... کچھ نہیں سننا تناوش اور حور عین بیگم ایک ساتھ بولیں تھیں
.... جبکہ شاہ اور گریٹا ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

.... کیا کہہ سکتے ہیں ابھی آخر کا بیگمیں کن کہیں ہیں ہماری امیاں شاہ نے کہا تھا

.... ولید شاہ اور کبیر شاہ کی گریٹا نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر کہا تھا

.... پیاری امی دلاری امی مان جائیں ... گریٹا نے گانا گانے کے انداز میں جملہ کہا تھا
.... نہیں مانتی امی تمہاری تناوش بیگم چلائیں تھیں

آخر کیوں امی کیا چاہتی ہیں آپ یہ کام چھوڑ دیں ٹھیک ہے منظور ہے ہمیں ہم چھوڑ
دیں گے پر آپ دونوں کی یہ بے رخی برداشت سے اب باہر ہے شاہ زچ ہوتے ہوئے
.... بولا تھا

.... تناوش بیگم اور حور عین بیگم خاموش ہو گئیں تھیں

بیٹا ہمیں کل سے غصہ اس بات پر نہیں ہے کہ تم لوگ اپنے بابا کے نقش قدم پر چل رہے ہو بلکہ اس بات پر ہے ہمیں بتانا بھی ضروری نا سمجھا کل ابو کی باتوں پر ہی اس بات سے غصہ ختم ہو گیا تھا حور عین نے کہا تو گریا اور شاہ تھوڑے پرسکون ہوئے تھے

بتانا چاہتے تھے پر صبح وقت آنے کے بعد گریا نے حور عین بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا تھا

اچھا ٹھیک ہے پر وعدہ کرو آئندہ کبھی ہم سے کوئی بات نہیں چھپاؤ گے تناوش بیگم نے کہا تو دونوں ایک آواز میں بولے تھے

.... پکا وعدہ

... پھر چاروں کا قہقہہ گونجا تھا

اچھا اچھا چلو میں ناشتہ لگا دوں پھر گریٹا تم نے ہمارے ساتھ جانا ہے شاپنگ کیلئے
... حور عین نے کہا تو گریٹا نے ہاں میں سر ہلایا تھا

.... مراد جب گھر سے نکلا تو سیدھا آفس گیا تھا
ہاں تم ملو مجھے ... ہاں ہاں لے آنا اسے بھی مراد نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا تھا
.....

.... مراد آفس سے کچھ فائلز لے کر ریسٹورنٹ کی جانب نکلا تھا

... اسلام علیکم !!.... مراد نے جاتے ہی سلام کیا تھا
...و علیکم اسلام سر دونوں نے سلام کا جواب دیا تھا

.... ملی کوئی خبر؟؟ مراد نے اگلا سوال کیا تھا

نہیں سر .. اور زرنش میڈم کی تو ماما کی طبیعت خراب ہے اس وجہ سے ان سے بھی ملاقات نہیں ہو رہی کال کی تھی میں نے انہوں نے کہا تھا کے آئیں گے پر کب یہ ... نہیں بتایا ملائکہ نے کہا تھا

کیا ہوا انہیں اور اب بتا رہی ہو تم؟؟؟ کتنی بار کہا ہے ایسا کچھ بھی ہو پہلے مجھے بتایا کرو کہاں ہیں وہ کیا ہوا انہیں کون سے ڈاکٹر کے پاس گئی تھیں؟؟؟ مراد نے ایک ساتھ کافی سوال کر لیئے تھے اور سامنے بیٹھے مہد اور ملائکہ تو حیران منہ کھولے بیٹھے تھے

Calm down sir she is fine now ...

.... ملائکہ نے کہا تو مراد نے خود کو نارمل کیا تھا

.... سوری مراد نے اپنا سر ہاتھوں کے پیالوں میں لیتے ہوئے کہا تھا

.... ایک بات پوچھنی ہے سر مہد نے مراد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا
... ہاں پوچھو مراد نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا تھا
... سر زرنش میم اور آپکا کیا تعلق ہے مہد نے گھبراتے ہوئے کہا تھا
مراد جو فائل میں لگا ہوا تھا ایک دم ہاتھ رکے تھے اسکے اور مہد کی طرف آنکھیں اٹھا کر
.... دیکھا تھا

.... اس سوال کی وجہ؟؟ مراد نے پوچھا تو مہد نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا

سر اس دن آپ سے میڈم نے ایسے بات کیوں کی؟؟؟ اس بار سوال ملائکہ نے کیا تھا
....

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ہے ایک وجہ اور کیا تعلق ہے اور کیا رشتہ ہے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے بس اسکے متعلق آئندہ ایسی کوئی بھی بات ہو پہلے مجھے بتاؤ گے تم دونوں اور ایڈریس کا پتہ ہے
زنش کے گھر کا؟؟ مراد نے کہہ کر انکی طرف سوالیہ نظر سے دیکھا تھا

We can't do this sir

... ملائکہ نے کہا تو مراد نے اسکی طرف دیکھا تھا

But why ???

.... مراد نے پوچھا تھا

Bcz we are work under in her

.... مہد نے جواب دیا تو مراد نے ایک نظر دونوں پر ڈالی تھی اور مسکرایا تھا

Okay fine

.... مراد نے کہا اور موبائل نکالا تھا

میری ماں ہیں وہ اور میں اپنی امی کے بارے میں جاننے کا حق رکھتا ہوں مراد نے کہا تو مہد اور ملائکہ کا حیرانی سے منہ کھل گیا تھا

..... مطلب آپ دونوں بہن بھائی ہیں ملائکہ فوراً بولی تھی
.... بہن ہوگی تمھاری بیوی ہے وہ میری مراد نے آنکھیں نکال کر کہا تھا
.... اوہ مہد نے مسکرا کر کہا تھا پھر اگلے ہی لمحے حیران ہوا تھا
کیا واقعی پھر لڑے کیوں تھے آپ لوگ اور ایسے الگ کیوں ہیں؟؟ مہد نے سوال کیا تھا
.....

... وہ بھی پتا چل جائے گا فلحال کام کی بات کریں
... مراد نے گویا بات ہی ختم کی تھی

سر یہ شمشیر کے ماما زاد بھائی قاسم خان کے بارے میں ہیں انفارمیشن اور یہ شمشیر خان آج کل کراچی میں ہے اور زرنش میڈم نے انکے کاموں کی لسٹ تیار کروائی تھی کے کون

سے کام کہا سر انجام دے رہا ہے اور تو اور اس شمشیر خان نے اب نیا کام شروع کروایا
... ہے ... ملائکہ بولتے بولتے کی تھی

... کون سا نیا کام؟؟؟ مراد نے پوچھا تھا

یہ بچوں سے بھیک منگواتا ہے اور وہ بچے صرف بھیک نہیں مانگتے سگنلز پر کھڑے افراد
کے موبائل پرس پیسے یا قیمتی چیزیں بھی چراتے ہیں ملائکہ نے کہا تھا تو مراد نے فائل
..... کھولی تھی

انکی ڈیل بھی ہونے والی ہے امریکہ کے ایک بڑے اسمگلر سے اور وہ ڈیل سنڈے کو
... ہوگی مہد نے کہا تھا

.... مطلب کے تین دن بعد مراد نے مہد کو دیکھا تھا

.... جی سر مہد نے جواب دیا تھا

... ہمممم اور وہ جو اسنے ڈیل کی تھی لڑکیوں کے حوالے سے اسکا کیا بنا مراد نے پوچھا تھا
... سر وہ ڈیل ان لوگوں نے ڈیل کر دی ہی ملائکہ نے جواب دیا تھا

.... اچھا برہان آیا؟؟ مراد نے پھر سوال کیا تھا

.... کون برہان؟؟ مہد نے حیرانی سے پوچھا تھا

... برہان مراد نے آئبرو اچکا کر نام لیا تھا

..... اوہ اچھا تو اب نام بھی بدل لیا ہے مہد نے سوچنے کے انداز میں کہا تھا

..... جی ہاں مراد نے مختصر جواب دیا تھا

وہ کہ رہا تھا کہ جلد آئے گا ملنے جب آپ اپنی وائف کے ساتھ آئیں گے مہد نے

.... آخری جملہ کان کے پیچھے کھجاتے ہوئے کہا تھا

.... ہاہاہاہاہا اوکے مراد نے ہنستے ہوئے کہا تھا

کل تک مجھے اس آدمی کے بارے میں انفارمیشن چاہیئے مراد نے ایک تصویر ملائکہ کے

..... آگے کی تھی

.... اوکے سر ملائکہ نے تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

.... چلو پھر ملیں گے مراد نے مہد سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا
بلکل سر ویسے آج وہ نظر نہیں آرہی باندری مراد نے پوچھا تو مہد اور ملائکہ کا قہقہہ گنجا تھا
....

.... آج اسکی انگیجمنٹ ہے سر بہت خوش ہے مہد نے ہنستے ہوئے بتایا تھا
اوہ اچھا جانا ہے تم دونوں نے؟؟؟

... جی سر جانا ہے ملائکہ نے جواب دیا تھا

.... اچھا میری طرف سے بھی مبارکباد دینا مراد کہ کر باہر کی جانب بڑھا تھا

.... زرنش نے اپنی ماں کو سوتے دیکھا تو روم سے باہر آئی تھی اور موبائل کان کو لگایا تھا

..... وعلیکم اسلام

.... کچھ پتا چلا؟؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

اسکے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی جب میں نے کہا تھا میں اب اسکے ساتھ کام نہیں
.... کروں گی بات سمجھ نہیں آتی زرنش دھاڑی تھی اور موبائل بند کر دیا تھا

زرنش ماری ماری روم میں واپس آئی تھی اور الماری میں سے ایک ایلیم نکال کر بیٹھ گئی
... تھی

..... ابو بہت یاد کرتے ہیں آپکو زرنش نے تصویر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

..... اور پھر ایک دلکش مسکراہٹ زرنش کے منہ پر آئی تھی



گھڑیا والوں نے ناشتہ ساتھ کیا تھا اور کبیر صاحب تو ناشتہ کرنے کے بعد آئے تھے تناوش
..... کو سب کے ساتھ بات کرتا دیکھ کر پرسکون ہو گئے تھے

ولید کچھ بات کرنی ہے کبیر صاحب نے کہا تو ولید صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور
..... اندر کی جانب بڑھے تھے

برخودار کیا بات ہے جو اتنے پریشان ہو؟؟ ولید صاحب نے پوچھا تو کبیر صاحب نے ایک
.... تمہڑے کمر پر رسید کیا تھا

کیا بکواس مارتا رہتا ہے یا یہ جو آدمی ہے یہ کوئی اسمگلر نہیں ڈاکٹر ہی ہے کبیر صاحب
... نے ایک فائل ولید کے آگے رکھی تھی

... ہو ہی نہیں سکتا کبیر... ولید نے کہ کر فائل اٹھائی تھی

.... یہ وہ آدمی ہی نہیں کبیر.. ولید صاحب نے فائل نیچے رکھی تھی
.. کیا مطلب یہ وہ آدمی نہیں؟؟؟ کبیر صاحب نے حیرانی سے پوچھا تھا

مطلب یہ کہ کبیر فائل بدل دی گئی ہے اور یہ ڈیل کل ہونے والی ہے میں اچھے سے جانتا ہوں ہوں بھائی بھی تو تیرا ہوں ولید صاحب نے اپنی دائیں آنکھ دبائی تھی

.... بکواس نا کر بتا یہ فائل والا کیا چکر ہے کبیر صاحب نے غصے سے کہا تھا
پہلے یاسر اور شاہ کو بلاؤ پھر بتاتا ہوں اور گریٹا کو کہو کہ تناوش والوں کے ساتھ چلی
.... جائے

.... ولید صاحب نے کہا تو کبیر صاحب اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب بڑھے تھے
گریٹا حور عین اور تناوش کے ساتھ چلی گئی تھی اور یاسر شاہ ولید صاحب اور کبیر صاحب
.... وجاہت صاحب کے کمرے میں بیٹھے تھے

... بر خودار خیریت ہے سب ... وجاہت صاحب نے پوچھا تھا
... ہاں ابو جان خیریت ہے سب ... ولید صاحب نے جواب دیا تھا

.... انکل ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے یا سر نے سوال کیا تھا

بتاتا ہوں پہلے یہ تصویریں دیکھو کون ہے یہ ولید صاحب نے کچھ تصویریں انکے آگے رکھی
.... تمہیں

..... یہ تو شاہ نے حیرانی سے ولید صاحب کو دیکھا تھا

.... ہاں شمشیر ہے ولید صاحب نے کہا تھا

..... یہ ہے شمشیر ولید صاحب نے بولنا شروع کیا تھا

میں کل لاہور سے ہو کر آیا ہوں وہاں مجھے انکے بارے میں پتا چلا ہے کل ہی انکی ڈیل
ہونے والی ہے کل شام سات بجے کراچی میں ولید صاحب نے کہا تو شاہ کا تو منہ لٹک
..... گیا تھا

... ابو کل مایوں ہے شاہ نے رونی صورت بنا کر کہا تھا
تبھی تو آج کی فلائیٹ ہے تم دونوں کی اور کبیر کی میں اور ابو ہیں یہاں ولید صاحب نے
.... مسکرا کہا تھا اور شاہ کا منہ لٹک گیا تھا

... ابووووووو شاہ نے زور سے پکارا تھا اور وہاں موجود سب کا قہقہہ گنجا تھا

... ابو کیا بنا اس حیدر اور رحیم کا؟؟ شاہ نے سوال کیا تھا
بہت کچھ بتایا ہے انہوں نے اور رحیم تو تیار ہے شمشیر کے خلاف گواہی دینے کیلئے کبیر
.... صاحب نے بتایا تھا
..... ہم تیار کریں پھر نکلنے کی اور فلائیٹ کب کی ہے کبیر صاحب نے پوچھا تھا

..... آج دوپہر کی ہے تین بجے کی یہ لیں ٹیکسٹ ولید صاحب نے ٹیکسٹ آگے کی تھیں
.... تھینکس کبیر صاحب نے کہ کر ٹیکسٹ تھامی تھیں

.. شاہ اپنا سامان باندھ رہا تھا جب گڑیا چائے لے کر اسکے روم میں آئی

.... کب تک واپسی ہے گریٹا نے چائے رکھتے ہوئے پوچھا تھا

.....پتا نہیں فلحال شاہ نے بیگ میں سامان رکھتے ہوئے کہا تھا

... ٹھیک .. گریبا نے مختصر سا لفظ کہا تھا

.... ہو گئی شاپنگ شاہ نے گریٹا کو چپ کھڑا دیکھ کر کہا تھا

ہاں تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آئے گریٹا نے کہ کمر منہ اپنا چائے کی طرف کیا تھا جیسے کہنا

... چاہ رہی ہو کے ٹھنڈی ہو رہی ہے

.... ویسے ایک بات بتاؤ گریٹا شاہ نے گریٹا کو کندھے سے تھامتے ہوئے کہا تھا

..... کیا بات گریا تھوڑی پیچھے ہوئی تھی

یہ ہی کے بہت بولتی تھی تم لڑتی بھی تھی پر اب کیا ہوا ہے کے ایسے بات کرتی ہو شاہ
.... نے کہا تو گڑیا نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا

کیا مطلب ہے آپکا آپ خود چاہتے تھے ایسے رہوں اب خود ہی یہ بول رہے گڑیا نے منہ بنا
.... کر کہا تھا

ہاہا میری بیوی اب میری باتیں ماننے لگی ہے مطلب شاہ نے گڑیا کو اپنی ٹون میں واپس
.... آتے دیکھ کر کہا تھا

.... ہاں جی پھوڑ لڑکے گڑیا کہ کر باہر کی جانب بھاگی تھی
.... شاہ نے پیچھے سے ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا گڑیا کو اور ماتھے پر بوسا دیا تھا

کل مایوں ہے اور پرسوں مہندی پھر بارات پھر یہیں آنا ہے شاہ نے کہ کر باری باری گڑیا
.... کی آنکھوں پر بوسا دیا تھا

.... ہاں تو کیا گڑیا نے کہا تو شاہ نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا تھا

.... وہ بھی پتا چل جائے گا شاہ نے معنی خیز انداز میں کہا تھا
اچھا وقت کافی ہو گیا ہے جلدی نیچے آ جانا اور ہاں کپ بھی لے آنا گریٹا باہر کی جانب بڑھتی
.. ہوئی کہ رہی تھی

.... اور ایک اور ضروری بات گریٹا سر پر ہاتھ رکھ کر شاہ کے سامنے آئی تھی
.... شاہ کو وہ اس وقت ایک چھوٹی سے بچی لگ رہی تھی وہ مسلسل اسے ہی تک رہا تھا
کیا شاہ نے پوچھا تو گریٹا نے ایک پاؤں باہر کی جانب جانے کیلئے رکھا اور دوسرا پاؤں شاہ
کے سامنے اور جلدی سے شاہ کی گال پر کس دے کر بھاگنے ہی والی تھی جب شاہ نے
... اسے پکڑ لیا

.... آئے ہائے بیگم آپ نا کامیاب ہو گئیں ہیں شاہ نے کہا تو گریٹا نے منہ جھکایا تھا
..... اچھا چلو شاہ نے گریٹا کو چھوڑتے ہوئے کہا تھا اور گریٹا باہر کی طرف بھاگی تھی

.... پاگل لڑکی شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور چائے اٹھائی تھی

... چلیں شاہ نے آتے ہی کہا تھا

.... ہاں تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا چلو یاسر نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

..... شاہ کبیر صاحب اور یاسر سب سے مل کر باہر کی جانب بڑھے تھے



فہیم پوری رات جواد کے ساتھ تھا اور پرانی یادیں تازہ کیں تھیں اور صبح کا ناشتہ کر کے گھر
.... کا رخ کیا تھا

.... کہاں تھے فہیم؟ قاسم صاحب نے جب فہیم کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ تو پوچھا تھا

وہ خان بابا میں فہیم کچھ بولتا قاسم خان کے کمرے سے ایک لڑکی باہر آئی تھی جس نازبا
.... لباس پہنا ہوا تھا فہیم نے قاسم خان کی طرف حیرانی سے دیکھا تھا

... یہ کون ہے خان بابا؟؟؟ فہیم نے سوال کیا تھا
یہ ہماری رات کو رنگین کرنے آئی تھی قاسم نے ایک آئبرو اچکا کر کہا تھا فہیم نے غصے
... سے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بنائیں تھیں

... خان بابا آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے فہیم نا چاہتے ہوئے بھی سوال کر بیٹھا تھا
تمہیں پتا ہے جو لڑکی ذات ہوتی ہے نا اسکی حیثیت صرف پاؤں کی جوتی جتنی ہے اور ایک
جوتی ہمیشہ پاؤں میں نہیں رہتی نئی لانی پڑتی ہے قاسم خان نے شراب سے بھرا گلاس
... اپنے منہ کو لگایا تھا

غلط بابا عورت اگر ایک ماں ہے تو جنت ہے اور اگر ایک بہن ہے تو گھر کی عزت ہے
اور اگر بیوی ہے تو وہ ہم سفر ہے ہمیشہ ہر قدم پر ساتھ چلنے والی فہیم نے کہا تو قاسم
... خان نے حیرانی سے دیکھا تھا اسے

یہ باتیں صرف کہنے میں اچھے لگتیں ہیں اور تم میرے بیٹے ہو مجھ جیسے بنونا کے کیسی اور جیسے سمجھے قاسم خان کہتے ہوئے اس لڑکی کی جانب بڑھا تھا اس لڑکی کی عمر تئیس ... سال تھی تقریباً جو فہیم کو ہی گھور رہی تھی

جاؤ ہمارے بیٹے کو بھی خوش کر دو قاسم خان نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر ایک ... مسکراہٹ آئی تھی

... کیوں نہیں وہ کہتی ہوئی فہیم کی جانب بڑھی تھی

... چلیں جانم اس لڑکی نے فہیم کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا

.....چٹاخ

...اگلے ہی لمحے فہیم نے ایک زوردار تھپڑ اس لڑکی کے منہ پر مارا تھا اور وہ نیچے گری تھی

تجھ جیسی لڑکی کو تو میں اس گھر کے واشروم میں جگہ نادوں اور تم میرے کمرے میں
... آنے کی بات کر رہی ہو ... فہیم چلایا تھا

.... فہیم قاسم خان نے غصے سے پکارا تھا

خان بابا آپکی ہر بات پوری کرتا ہوں میں پر جو حق میری بیوی کا ہے وہ میں اسکو تو کیا
... کیسی کو بھی نہیں دوں گا ... فہیم کہتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھتا تھا

تم سے شادی بھی کون کرے گا یہ جانتے ہوئے کے تم ایک غنڈے کے بیٹے ہو اس
.... لڑکی نے بھی اپنا منہ کھولا تھا

فکر نا کرو تم سے تو بالکل شادی نہیں کرنے والا کیوں کے کیسی رکھیل کو اپنی بیوی بنانا مطلب اپنے ہی منہ پر تماچا مارنا ہوگا فہیم بھی چپ نہیں رہا تھا

ہنہ... دیکھتے ہیں کون سی پری لاتے ہو وہ کہتی ہوئی قاسم خان کے کمرے میں چلی گئی
..... تھی

فہیم نے قاسم خان کو دیکھا جو اسے غصے سے دیکھ رہے تھے پھر اگلے ہی لمحے اپنے کمرے
.... کی جانب بڑھے تھے اور دروازہ بند کیا تھا

....پتا نہیں کیا بنے گا بابا کا یا اللہ ہدایت دے فہم کہتے ہوئے کمرے میں گیا تھا

...گرتیا اپنے کپڑے سیٹ کر رہی تھی جب اسماء اسکے پاس آئی

... اسلام علیکم !! اسماء نے سلام کیا تھا

... و علیکم اسلام گھڑیا نے مسکرا کر جواب دیا تھا

واہ جی واہ کیا رونق آئی ہے ہماری دلہن کے چہرے پر اسماء نے گڑیا کے کندھے سے

....کنڈھا مارتے ہوئے کہا تھا

... ہاہا ہا یہ تو شاہ کی محبت کا رنگ ہے بس گڑیا بھی کہا چپ رہنے والوں میں سے تھی

... ہم کیوں پہلے محبت نہیں تھی کیا اسماء نے کہا تو گریا نے اسماء کی طرف دیکھا تھا
... محبت میں نہیں کرتی پر شاہ کرتے ہیں گریا نے الماری بند کرتے ہوئے کہا تھا
کیا مطلب محبت نہیں ہے پھر نکاح ہوا کیسے زبردستی نکاح ہوا ہے تمہارا تم منع کر سکتی
ہو میں اور امی تمہارا بھرپور ساتھ دیں گے ہمارے لئے تو بس تمہاری خوشی عزیز ہے
... اسماء نے ایک ساتھ کئی جملے کہے تھے

بات سنو اسماء آج تو منع کرنے کی بات کی ہے آئندہ نہیں کرنا اور رہی بات محبت کی
شاہ میری محبت نہیں ہے عشق ہے جنون کی حد تک کا سمجھی گریا نے کہ کر موبائل
... اٹھایا تھا

... اوہ اچھا جی کافی فلمی ہو تم دونوں تو اسماء نے منہ بنا کر کہا تھا
.... سلام علیکم !!... فاطمہ نے اندر آتے ہوئے کہا تھا
... وعلیکم سلام !!.. کیسی ہو گریا نے آگے بڑھ کر فاطمہ کو گلے لگایا تھا

.... اووو میری بہن اداس ہو گئی ہے ہمسم فاطمہ نے چھیڑتے ہوئے کہا تھا
... فاطمہ ... گڑیا نے نام پکار کر آنکھیں دیکھائیں تھیں
ویسے گڑیا بہت خوش ہو رخصتی کے نام پر اور آپ لوگوں کو رخصتی کی کیا ضرور
.... لوگ تو رہتے بھی اکیلے تھے فاطمہ ابھی بھی گڑیا کو گلے لگائی کھڑی بول رہی
.... بس کر دو فاطمہ گڑیا کی گال لال ہو گئیں تھیں

میں بھی ہوں یہاں اسماء تو حیران کھڑی تھی جب وہ ایسی بات کرنا چاہتی ہے تو گڑیا کو غصہ آتا ہے پر اس کے ساتھ کیسے ہنس ہنس کر بات کر رہی ہے ... اسلام علیکم آپنی فاطمہ نے اسماء کو سلام کیا تھا

Walaikum Assalam and don't call me apiii ... i m
only 23 years old ...

... اسماء نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

اور میں صرف بیس سال کی ہوں تو میں آپکو آپنی بولا سکتی ہوں کیونکہ آپ بڑی ہیں فاطمہ
..... نے مسکرا کر کہا تھا

.. خیر جو بھی ہو میں نیچے جا رہی ہوں گریبا چلو چلتے ہیں اسماء نے کہا تھا

نہیں اسماء تم چلو میں فاطمی کے ساتھ ہوں شاپنگ دکھانی ہے تم جاؤ گریڈا نے کہا تو ... اسماء منہ بناتے ہوئے نیچے چلی گئی تھی

... کون تھی یہ؟؟؟ فاطمہ نے منہ بنا کر پوچھا تھا
... شاہ کی کمزن گرپا نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا

... ہمممم کھڑوس ہے آنٹی فاطمہ بھی بیٹھی تھی

چپ اوئے شاہ کی ہم عمر ہیں گریا نے آنکھیں دیکھائیں تھیں.....

بس بس تبھی آنٹی کہا ویسے بھائی تو لگتے کافی ہینڈسم ہیں فاطمہ نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

....

فاطمہ بس کرو اور چلو میرے ساتھ کچھ سامان لانا ہے کل کے لئے گریا اٹھتے ہوئے بولی
.... تھی

اوہ ٹھیک ہے پھر امی کے پاس بھی چلنا پڑے گا بول رہی تھیں کے ملنا ہے اور میں
ملی آنٹی والوں سے بہت ہی اچھی ہیں شادی کی دعوت بھی دی ہے فاطمہ تو خوش ہو گئی
... تھی

.. وہ تو ہم نے بھی دی تھی گریا کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی
... پر انہوں نے کہا تو بہت اچھا لگا فاطمہ نے کہا تو گریا مسکرائی تھی

.... اچھا اچھا چلو اٹھو شام ہو گئی ہے گریٹا نے کہا تو فاطمہ نے سر ہلایا تھا

.... گریٹا عبایا پہن کر فاطمہ کے ساتھ نیچے آئی تھی

.... واہ جی واہ آج عبایا پہنا ہے تم نے گریٹا اسماء نے نیچے آتے دیکھ کر کہا تھا
... جی کیوں پہن نہیں سکتی؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا تھا تو اسماء نے اسکو دیکھا تھا

نہیں کیا ہے نا ایسے مواقع کم ہی دیکھنے کو ملتے ہیں گریٹا اور عبایا پہن لے یہ تو عید کا چاند
..... دیکھنے کے برابر ہے اسماء نے گریٹا کو زچ کیا تھا

کیا مطلب ہے آپکا؟؟؟ عبایا نہیں پہنتی تو کیا پردہ تو پورا کرتیں ہیں میں نے خود انکا چہرہ
ایک دن انکے ساتھ رہنے کے بعد دیکھا تھا اور یہ لباس ایسا پہنتی ہیں پتا لگانا مشکل ہوتا
ہے کے لڑکا ہے یا لڑکی اور آئندہ میری بہن کو کچھ بولنے سے پہلے اپنا حولیہ دیکھنا پرکٹی
.... کہیں کی ہمنہ فاطمہ نے کہا تو اسماء کا منہ کھل گیا تھا

... تم ہوتی کون ہو ہمارے بچ میں آنے والی اسماء نے کہا تھا
.. گریبا کی بہن فاطمہ نے کندھے سے پکڑتے ہوئے کہا تھا
... تم اسماء ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی گریبا بولی تھی
.. بس فاطمہ چلو اسماء تم بھی ایسے ہی بات بڑھا رہی ہو
.. میں ... میں بات بڑھا رہی ہوں؟؟ اسماء نے انگلی اپنی طرف کر کے کہا تھا

جی ہاں چلو گڑیا... گڑیا بولنے ہی والی تھی کہ فاطمہ بول کر آگے کی جانب بڑھی تھی اور
..... گڑیا کا ہاتھ بھی پکڑا تھا

..... جا رہی ہو تم دونوں تناوش جو کچھ سامان پیک کر رہی تھی گڑیا کو دیکھ کر بولیں تمہیں

... جی ہاں امی جان جلدی ہی واپس آ جاؤں گی گرپٹا نے کہ کر تناوش کو گلے لگایا تھا

.... اچھا خیریت سے جاؤ میری بچی تناوش نے گڑیا کے ماتھے پر بوسا دیا تھا
اور تم فاطمہ سکینہ کو لے آنا کل ہی یہاں اور شادی کے بعد ہی جانے کی اجازت ملے گی
... سمجھی حور عین بیگم ڈرائنگ روم میں آتے ہی بولیں تھیں
آئی مشکل مانیں ماما آپ گڑیا کو کہیں وہ کہے گی تو ضرور مان جائیں گیں فاطمہ نے کہا تو
.... تینوں نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا

... ہاں ہاں کیوں نہیں میں تو آج ہی لے آؤں گی امی انہیں گڑیا کہتی ہوئی اٹھی تھی
.... ہاں ہاں ضرور تناوش بیگم نے کہا تھا
او کے امی اللہ حافظ دیر ہو رہی ہے جلدی آئیں گے گڑیا کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھی
..... تھی اور فاطمہ بھی



کبیر صاحب یاسر اور شاہ کراچی پہنچ گئے تھے آج کا دن انہوں نے آرام کرنا تھا پھر کل صبح سے انہوں نے اپنا کام سرانجام دینا تھا

... یار یہاں تو اے سی نہیں ہے یاسر و اش روم سے نکلتا ہوا بولا تھا
.... ہاں نا اور تو اور لائٹ بھی نہیں ہے شاہ نے بھی ساتھ دیا تھا
تھوڑی دیر بعد بولو گے بیوی بھی نہیں ہے سب کچھ لا کر دوں کیا اب کبیر صاحب نے
... کہا تھا

.... ہاں نا ضرور یا سمر نے منہ صاف کرتے ہوئے سرگوشی کی تھی

.... چلو کھانا کھا لو اور سو جاؤ کبیر صاحب نے کہا تو شاہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا

تھوڑی دیر بعد تینوں نے کھانا کھایا تھا اور کبیر صاحب کیسی سے ملنے کا کہہ کر باہر کی
..... جانب بڑھے تھے

... شاہ ایک بات کرنی تھی تجھ سے یا سر نے موبائل سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا تھا

... ہاں بول شاہ نے اسکی کی طرف دیکھا تھا

.... یار تیری بھابھی مل گئی ہے پر یاسر نے بات ادھوری چھوڑی تھی

... پر کیا؟؟ اور کون ہے وہ شاہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

... پر مجھے نہیں لگتا مانے گی وہ یاسر نے منہ بنایا تھا

...ہے کون پہلے یہ بتا شاہ نے کہا تو یاسر مسکرایا تھا

.... تیری بہن یاسر نے کہا تو شاہ کے موبائل چلاتے ہاتھ رکے تھے

... بکواس نا کر میں منہ توڑ دوں گا تیرا شاہ نے یاسر کو گردن سے پکڑا تھا

بس کر جا یا رکیا ہو گیا ہے محبت کرنے لگا ہوں اور کیا یاسر نے گردن چھڑواتے ہوئے کہا
... تھا

دیکھ یاسر اگر سچ میں محبت کرنے لگا ہے تو میں خود آئی اور فاطمہ سے بات کروں گا اور
اگر ٹائم پاس کرنا ہے نا تو یاد رکھنا میں چھوڑوں گا نہیں شاہ نے ہاتھ کی انگلی اٹھاتے
..... ہوئے کہا تھا

.... ایسا دکھتا ہوں کیا؟؟؟ یاسر نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا تھا

.. اچھا اچھا چل دیکھتا ہوں کیا کرنا ہے پھر فلحال تو میں چلا بات کرنے تیری بہن سے
.... شاہ نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

جا بھئی جا مزے ہیں تیرے اللہ نے اتنی اچھی بیوی دی ہے پھوڑ کو بقول گڑیا کے یاسر
... نے گڑیا کا جملہ دھرایا تھا

ہا ہا ہا چل چل سو جا اب ابو بھی آنے والے ہیں میں آیا شاہ کہ کر گیلری کی طرف بڑھا تھا
....



گڑیا فاطمہ اور سکینہ بیگم کو اپنے ہی گھر لے آئی تھی انہوں نے شادی تک وہیں رکنا تھا
فاطمہ اور گڑیا تو خوشی کے مارے پھولے نہیں سماریں تھیں اور اسماء نے بھی وہیں
... رکنے کا ارادہ کر لیا تھا جیسے سن کر فاطمہ کے منہ کے زاویے بگڑے تھے

... گریبا یار رات ہو رہی ہے سونا ہے فاطمہ نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

اچھا چلو تم میرے ساتھ سو جانا اور اسماء گیسٹ روم میں سو جائے گی ٹھیک ہے نا اسماء

...؟؟ گریا نے اسماء سے پوچھا تھا

نہیں یار میں بھی تمہارے ہی ساتھ ہی سو جاؤ گی تمہارے روم میں سکون کی نیند آتی ہے
...گیسٹ روم میں نہیں آئے گی نیند اسماء نے کہا تو گرٹیا کچھ سوچ رہی تھی

اچھا ایک کام کرو تم میرے روم میں سو جاؤ میں اور فاطمہ گیسٹ روم میں سو جائیں گے
... گریبا نے کہا تو اسماء کا منہ بنا تھا

... یہ کیا بات ہوئی گریبا اس لڑکی کے لئے مجھ سے دور ہو رہی ہو اسماء نے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

.... اوہ ہیلو اس لڑکی سے مطلب؟؟ بہن ہو گڑیا کی سمجھی فاطمہ نے انگلی اٹھا کر کہا تھا

اچھا اچھا ایک کام کرتے ہیں میرے روم میں ہی تینوں سو جائیں گے اور نیچے بلینکٹ
بچھا لیں گے گڑیا نے گویا بات ہی ختم کی تھی اور اپنے روم کے جانب بڑھی تھی پیچھے
.... پیچھے وہ دونوں بھی تھیں

فاطمہ تم یہ بلینکٹ سیٹ کر دو میں کمبل لے آتی ہوں گڑیا کہہ کر الماری کی جانب بڑھی
... تھی جب موبائل رنگ ہوا

... اوہو اہم اہم ... فاطمہ نے گلا کھنکرا تھا

... کس کی کال ہے فاطمہ گڑیا نے پوچھا تھا

.... آپ کے انکے کی فاطمہ نے آنکھیں مٹا کر کہا تھا

... اچھا شاہ ہے میری بھی بات کروانا اسماء فوراً بولی تھی

.... گریٹا کا ہسبنڈ ہے نا کے آپکا یہ لو گریٹا بات کرو فاطمہ نے گریٹا کی طرف موبائل کیا تھا

اس سے پہلے گریٹا موبائل پکڑتی اسماء نے موبائل لے کر کال اٹھالی تھی فاطمہ کچھ بولتی
اس سے پہلے ہی گریٹا نے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ گریٹا جانتی تھی شاہ کا اسماء کے
.... ساتھ روایہ

شاہ پہلے تو آسمان کی جانب دیکھتا رہا پھر کال ملائی تھی چارپانچ بیل کے بعد کال اٹھالی
.... گئی تھی

... اسلام علیکم میری جان شاہ نے کہا تھا

.... و علیکم اسلام شاہ کیسے ہو اسماء نے سلام کا جواب دیا تھا

کیا بدتمیزی ہے یہ گڑیا کہاں ہے؟؟؟ شاہ نے غصے سے کہا تھا جبکہ اسماء کے منہ کے
.... زوائے بگڑے تھے جیسے دیکھ کر فاطمہ کی ہنسی نکلی تھی

... وہ ... وہ گڑیا کچھ کام کر رہی تھی اسلیئے میں نے اٹھالی کال اسماء نے جھوٹ بولا تھا

.... جھوٹی لڑکی موبائل چھینا تھا فاطمہ بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھی

.... یہ پیچھے کون بول رہا ہے؟ شاہ نے سوال کیا تھا

... وہ کوئی فاطمہ ہے .. اسماء نے کہا تھا

دو موبائل اسے اور ایک بات اور آئندہ کبھی بھی گڑیا کے موبائل پر کال آئے تو موبائل کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے خواہ گڑیا پاس ہو یا نا ہو سمجھی شاہ نے کہا تو اسماء نے ... غصے سے موبائل فاطمہ کی طرف کیا تھا

.... اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ فاطمہ نے خوش دلی سے سے کہا تھا

تم لیٹ جاؤ اسماء ہم دنوں آتے ہیں گڑیا نے کہ کر فاطمہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور گیلری کی جانب بڑھی تھی

.... شاہ نے جب فاطمہ کی آواز سنی تو اسے شرارت سو جھی تھی
وعلیکم اسلام فاطمہ میں ٹھیک تم بتاؤ کیسی ہو فاطمہ شاہ نے فاطمہ نام پر
زور دے کر کہا تھا اندر یا سر جو موبائل پر لگا ہوا تھا اسکا نام سن کر بھاگ کر شاہ کے پاس
.... آیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

بھائی کیا ہوا ہے آہستہ بھی تو پکار سکتے ہیں آپ میرا نام فاطمہ اس طرح بلانے پر حیران
... ہوئی تھی

مجھے لگا کے نیٹ ورک ایشو ہے شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا سامنے کھڑے یاسر نے
.... ایک مکارسید کیا تھا اسے اور اشارے سے موبائل کا اسپیکر آن کرنے کا کہا تھا

بھائی میں نے سنا ہے لوگ آپکو بہت یاد کر رہے ہیں فاطمہ نے آنکھیں مسکا کر کہا تھا تو
..... گریبا نے آنکھیں نکالیں تمہیں

... کیا بات ہے .. کون ہیں وہ لوگ شاہ نے شرارت سے سوال کیا تھا

... یہ رہے پاس ہی ہیں فاطمہ نے فون اسپیکر پر کرتے ہوئے کہا تھا

.... کوئی نہیں میں کیسی پھوڑ کو یاد نہیں کر رہی گڑیا نے مسکرا کر کہا تھا

... اوہ میں پھوڑ شاہ ابھی کچھ کہتا اس سے پہلے یاسر بولا تھا

.... بلکل ٹھیک کہا گڑیا یہ ہے ہی پھوڑ لڑکا

.... ہا ہا ہا ہا نا بھائی گڑیا نے کہا تھا

کوئی نہیں میرا بھائی پھوڑ بہت ہی کام کا ہے اور پیارا بھی اور ہاں آپ بھائی خود ہو گے
پھوڑ میرا بھائی نہیں ہے فاطمہ نے یاسر کو بھائی بنا لیا تھا جبکہ یاسر کا تو منہ ہی کھل گیا
.... تھا

... لا حول و لا قوۃ بھائی ہے تمہارا شاہ میں نہیں سمجھی یاسر نے منہ بگاڑا تھا

.... کیا مطلب ہے آپکا فاطمہ نے اس بار غصے سے کہا تھا

... کچھ نہیں یا سر نے مختصر سا جواب دیا تھا

.... شاہ اور گریٹا تو چپ چاپ انکی باتیں سن رہے تھے

اچھا چلو بس کر جاؤ ہم دونوں نے بات کرنی تھی تم دونوں ایسے ہی لڑ رہے شاہ نے کہا
..... تھا

ہاں یہ لیں کریں بات آپ سے مجھے بھی کوئی شوق نہیں اس کھڑوس بھائی سے بات

... کرنے کا فاطمہ نے کہہ کر گریٹیا کو موبائل دیا تھا

بھائی ہے تمہارا شاہ سمجھی یا سر غصے سے کہتا روم میں چلا گیا تھا اور فاطمہؓ پر پُختی اندر
..... چلی گئی تھی

... شاہ کیا وہ ہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہی ہوں گریبانے خاموشی توڑی تھی

... ہاں تو کہیں بات جان شاہ آنٹی سے شاہ نے کہا تھا

ہاں میں کل ہی کرتی اور کہتی ہوں ہماری شادی کے ساتھ ہی کیوں ناگہریا نے بات
..... ادھوری چھوڑی تھی

.... شاہ اور گریٹا رات بارہ بجے تک بات کر رہے تھے اور لیٹ سوئے تھے



.... زرنش وہیں صوفے پر آنکھیں موند کر لیٹی ہوئی تھی جب اسکی ماں نے پکارا تھا

... زرنش

...کیا ہوا امی جان آپ ٹھیک ہیں نا؟؟ زرنش پریشانی سے انکی طرف بڑھی تھی

.... بیٹا میں ٹھیک ہوں بس پانی چاہیے

..... اچھا می یہ لیں زرنش نے پانی انکی طرف بڑھایا تھا

..... جزاک اللہ میری پیاری بیٹی انہوں نے پیار سے زرنش کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا

.... امی جان کھانا لاؤں ؟؟ زرنش نے پوچھا تھا

..... نہیں ابھی تو تم نے سوپ پلایا تھا مجھے زرنش کی ماں نے کہا تھا

اچھا امی آپ آرام کریں میں زرا کام سے جا رہی ہوں ایک دو گھنٹے میں واپسی ہوگی
(زینہ) کام کرنے والی (کو کہا ہے وہ آپ کے پاس ہی ہوگی اور آپ کو کوئی بھی چیز چاہیئے
.... اسے ہی کہنا ٹھیک ہے زرنش نے ہدایات دے کر ماتھے پر بوسا دیا تھا
ہاں ہاں ٹھیک ہے جاؤ خیریت سے واپس آنا انہوں نے کہا تو زرنش مسکرائی تھی اور باہر
..... کی جانب بڑھی تھی

..... اسلام علیکم !!! زرنش نے کال اٹھاتے ہی موبائل کان کو لگایا تھا

ہاں ہاں بس پہنچ رہی ہوں تم وہ فائل مجھے دے دینا اور میرا ایڈریس کیسی کو دیا تو نہیں
.... نا؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

گڈ اور دینا بھی نہیں کیسی کو ملائکہ ورنہ یاد رکھنا سزا بہت بری ہوگی زرنش نے کہہ کر
..... کال کٹ کی تھی

.... زرنش جب آفس میں پہنچی تو سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر ماتھے پر بل آئے تھے

.... ایک بار میں بات سمجھ نہیں آتی؟؟؟؟ زرنش نے غصے سے کہا تھا

... امی کہاں ہیں زری اور کیسی ہیں اب؟؟ مراد نے آگے بڑھتے ہوئے سوال کیا تھا
تم سے مطلب زرنش نے کہہ کر غصے سے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو باہر کی جانب نکل
..... رہی تھی اور مراد زرنش کا ہاتھ پکڑ کر سائڈ روم کی جانب بڑھا

میرا ہاتھ چھوڑو زرنش نے غصے سے ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا پر مقابل کو زرا سا بھی اثر نہیں
..... ہوا تھا

... زرنش نے اپنا پاؤں ہوا میں کرتے ہوئے مراد کی کمر میں دے مارا تھا

.... مراد جو اس کے لیئے تیار نا تھا نیچے گر گیا تھا

... زری یہ کیا بد تمیزی ہے مراد غصے سے دھاڑا تھا

... یہ ویسی بد تمیزی ہے جو ابھی تم کر رہے تھے زرنش نے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا

... مراد نے اپنے ہاتھ کا مکا بنایا تھا اور زرنش کے منہ تک لایا تھا

.... اس سے پہلے زرنش پیچھے ہوتی مراد نے وہ مکا منہ کے پاس ہی روک لیا تھا

.... چاہتا تو مار سکتا تھا پر محبت ہو میری تم مراد نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا تھا

... پر محبت میں نہیں کرتی زرنش نے ایک زوردار مکا مراد کے منہ پر دے مارا تھا

... مراد کے ہونٹ سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا

.... مراد نے اپنا پاؤں زرنش کی ٹانگ پر مارا تھا تو وہ نیچے گری تھی

زرنش بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی جیسی ہی نیچے گری مراد کے دونوں ٹانگیں
.... کھینچی تھی اور وہ بھی نیچے گرا تھا

زری نہیں سدھری تم بالکل بھی مراد نے کہتے ہوئے زرنش کے ہاتھ کو موڑ کر پیچھے کر دیا
... تھا اور اپنی طرف کھینچا تھا

ہاتھ چھوڑو میرا مراد زرنش نے غصے سے پیچھے کرنا چاہا تھا پر مراد پر زرا سا بھی فرق نہیں
... ہوا تھا

... مراد نے زرنش کو مزید اپنے قریب کیا تھا

کیا تکلیف ہے دور کیوں نہیں ہو جاتے مجھ سے نفرت کرتی ہوں تم سے نفرت زرنش
.. مسلسل ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بول رہی تھی

.... ششش اب نہیں بولنا ... مراد نے زرنش کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

... ہاتھ چھوڑو .. زرنش نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تھا

... بولا ناچپ رہو مراد باغور زرنش کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

ہاتھ زرنش ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی مراد زرنش کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور اگلا الفاظ تو کہیں گم ہی گیا تھا زرنش کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے اور ہاتھ مراد کے ہاتھوں میں تھے

مراد نے تھوڑی دیر بعد جب زرنش کو چھوڑا تو وہ غصے سے لال آنکھیں لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور لگے ہی لمحے زرنش نے اپنا سر مراد کے ہونٹوں پر دے مارا تھا

... زرنش مراد چلایا تھا اور اس بار غصے سے زرنش کو ہونٹوں پر جھکا تھا

زرنش مسلسل یکے مراد کے سینے پر مار رہی تھی پر مراد کو تو جیسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا جب زرنش کے ہونٹوں سے خون نکلا تب مراد نے پیچھے کو دھکا دیا تھا اسے

ایک بات یاد رکھو میری تم پر میرا پورا حق ہے جو ابھی کیا تم نے اگر میرے ہاتھ لگانے کے بعد پھر یہ کیا نا تو یاد رکھنا اس بار صرف ایک شدت تھی اگلی بار مراد ایک آئبرو اچکا کر ... معنی خیز انداز میں اپنی بات ادھوری چھوڑ کر باہر کی جانب بڑھا تھا

میم میم کہاں ہیں آپ ملائکہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی اس سے پہلے وہ اور اندر ... بڑھتی زرنش سامنے آئی تھی

زرنش کی آنکھوں کے ڈورے اس وقت لال ہو رہے تھے اور ہونٹوں پر خون کی بوند صاف ... نمایاں تھیں

میم یہ ... ملائکہ کچھ بولتی اس پہلے ہی زرنش نے ایک زوردار تمپٹر اسکے منہ پر رسید کیا تھا ...

... مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہ یہاں آیا ہے؟؟؟ زرنش نے ہر لفظ چبا چبا کر کہا تھا ... وہ .. میم سر نے بتانے ہی نہیں دیا ملائکہ کہ کر منہ جھکا گئی تھی

زرنش نے غصے سے ہاتھوں کی مٹھی بنائی تھی اور بنا کچھ کہے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

...



.... صبح شاہ کی آنکھ دس بجے کھلی تھی

... اٹھ گئے نماز بھی نہیں پڑھی ہوگی یاسر نے واشروم سے نکلتے ہوئے بولا تھا

... پڑھی تھی شاہ نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا تھا

... کب؟؟؟ یاسر نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا تھا

جب تو اور ابو مسجد گئے تھے تب آنکھ کھلی تھی اور پڑھ لی تھی شاہ اٹھتے ہوئے بولا تھا

....

... اچھا چل تیار ہو جا پھر جانا ہے یاسر نے کہا تھا

... کہاں؟؟؟ شاہ نے پوچھا تھا

.... سی ویو ... جہاں ڈیل ہونی ہے یاسر نے بالوں میں برش کرتے ہوئے کہا تھا

.... پر ڈیل تو شام میں ہونی ہے نا؟؟؟ شاہ نے پوچھا تھا

ہاں پر ابھی جانا ہے یار جلدی کر تو بس یاسر نے شاہ کو واش روم کی طرف دھکا دیا تھا

....

.... اچھا شاہ کہتے ہوئے واش روم میں گھس گیا تھا

.... گرٹیا اور فاطمہ ابھی تک سو رہی تھیں اور اسماء تو اٹھ چکی تھی بس لیٹی ہوئی تھی

شاہ اور گرٹیا کو الگ تو کر کے رہوں گی میں پر کیسے انکا تو نکاح بھی ہوا ہے اور اب تو

.... رخصتی ہو رہی ہے اسماء لیٹی سوچ رہی تھی اور چھت کو گھور رہی تھی

ہاں آج جانا ہے انہوں نے شاپنگ کیلئے واپس اگر گھر ہی نا آئیں تو اور گرٹیا کیسی اور

.... لڑکے کے ساتھ بھاگ جائے تو

اوووووو ... پچ بیچارے گھر والے اور شاہ وہ تو ٹوٹ جائیں گے کوئی بات نہیں شاہ کو میں سنبھال لوں گی اسماء نے گریبا کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا اور چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

.... گریبا کی آنکھ کھلی تو نظر سیدھا سامنے لگی گھڑی پر پڑی تھی

ہائے اسماء اگر اٹھ ہی گئی تھی تو اٹھا ہی دیتی کتنی دیر ہو گئی ہے آج مایوں ہے کچھ
سامان لانا ہے بازار سے اور تو اور میرا ڈریس بھی لے کر آنا ہے اففف گریٹا اٹھتے ہی
.... شروع ہو گئی تھی

فاطمی فاطمی ... اٹھو دیکھو گیارہ بج رہے ہیں مہندی لگوانی ہے بازار جانا ہے ڈریس لانا ... ہے جلدی اٹھو گرٹیا نے فاطمہ کو ہلاتے ہوئے کہا تھا

....کیا گیارہ بج گئے فاطمہ اچھلی تھی

..... بھاگو فاطمہ اٹھ کر واش روم کی جانب بھاگی تھی

..... گریٹا اٹھ کر الماری کی جانب بڑھی تھی

.... گریٹا فاطمہ اور اسماء فریش ہو کر نیچے آئیں تھیں اور جوس پیا تھا

آئی آپ سے اور فاطمی سے ایک بات کرنی ہے گریٹا نے جو س کا گلاس رکھتے ہوئے کہا تھا

◆ ◆ ◆ ◆

... ہاں ہاں بولو گریا سکینہ بیگم نے کہا تھا

وہ آنٹی برانا مانیئے گا اور سوچ سمجھ کر جواب دیجیئے گا گڑیا بات کرتے ہوئے ہچکچا رہی تھی

□ □ □ □

.... ہاں ہاں بنا جھجھک کے بولو سکینہ بیگم نے باغور گریٹا کے چہرے کا جائزہ لیا تھا

وہ آنٹی میں کہنا چاہی تھی کہ فاطمہ کی عمر ہو گئی ہے شادی کی تو کیا ابھی تک آپ

..... نے رشتہ نہیں دیکھا؟ گریٹا نے کہا تو فاطمہ نے غصے سے گریٹا کی طرف دیکھا تھا

نہیں بیٹا ابھی کوئی ڈھنگ کا رشتہ ملا ہی نہیں اور تو اور یہ غصہ کرتی ہے اگر ایسی بات
.... کروں تو سکینہ بیگم نے کہا تھا

.... میں ایک رشتہ بتاؤں؟؟ گریا نے کہا تھا تو سب نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا
.... کون مل گیا فاطمہ نے پوچھا تھا

... بابا با یقین ہے مجھ پر؟ گریا نے سوال کیا تھا

.... نہیں بہن معاف کرو پہلے تو امی تھی اب تم بھی فاطمہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا
.... کون ہے گریا بولو؟؟ سکینہ بیگم نے دلچسپی سے پوچھا تھا

میرا بھائی دو سال سے جانتی ہوں اسے فرحان نام ہے فیملی کوئی ہے نہیں جو بھی ہیں
... ہم ہیں سب کچھ اسکا گریا نے کہ کر فاطمہ کی طرف دیکھا تھا جو کچھ سوچ رہی تھی

گریا یہ فرحان کون ہے؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا تو گریا کے چہرے پر گھری مسکراہٹ آئی تھی

..

... آنٹی تصویر دیکھاؤ؟ گڑیا نے سوال کیا تھا

... ہاں ہاں دیکھاؤ سکینہ بیگم نے کہا تھا تو گڑیا نے مسکرا کر موبائل اٹھایا تھا

..... یہ ہے وہ آنٹی گڑیا نے موبائل سکینہ بیگم کے آگے کیا تھا

.... ماشاء اللہ بچا تو کافی پیارا ہے سکینہ بیگم باغور اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

... امی مجھے دیکھائیں فاطمہ نے موبائل لیا تھا اور تصویر دیکھی تھی

یہ یہ تو گڑیا یا سر بھائی ہیں نا؟؟؟ فاطمہ نے بھائی کہ کر کام ہی تمام کر دیا تھا اور گڑیا

.... اپنا سر پیٹ کر رہ گئی تھی

جی نہیں فرحان نام ہے ان کا بس کچھ کام کے چلتے یہ نام ہے بس گڑیا نے کہا تھا

.....

پر یہ ممکن نہیں ہے ہم تو جانتے بھی نہیں ہیں انہیں نا جانے کیسے ہیں کیسے نہیں

... فاطمہ نے صاف منع کیا تھا

پر میں جانتی ہوں آنٹی ... ماما بابا کی بچپن میں ہی ڈیستھ ہو گئی تھی اور بہن بھائی بھی کوئی نہیں ہے ہمیں ہی اپنی فیملی مانتا ہے گریٹا نے کہا تو سکینہ سوچ میں گم تھیں

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے بچا دکھنے میں بھی اچھا ہے اور جیسے تم نے بتایا ہے کے کوئی آگے پیچھے نہیں میں بھی ایسا ہی چاہتی تھی تا کے میں اگر مر بھی جاؤ اسے یہ اپنا ... ایک ہی سہارا مانے سکینہ بیگم بے آہ بھری تھی

امی ایسا نا کہیں نا ابھی میں نے پڑھنا ہے پھر آپکو عمرہ کروانا ہے پھر شادی کا سوچوں گی ... فاطمہ نے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا

.... پڑھ لینا فرحان منع نہیں کرے گا وہ تو خود پڑھائے گا گریٹا نے کہا تھا
.... پر .. فاطمہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی سکینہ بیگم بولیں تھیں

پر کیا بیٹا ایسے رشتے بار بار نہیں ملتے میری خوشی کیلئے مان جا سکیں بیگم نے ریکویسٹ کی
.... تھی جیسے

اچھا ٹھیک ہے امی جیسی آپ کی مرضی فاطمہ نے اپنی ماں کے آگے ہتھیار ڈالے تھے
.....

ٹھیک ہے پھر میں نے اپنے ڈریسز کے ساتھ تمہارے ڈریسز بھی تیار کرنے کا کہا تھا
گرگیا نے کہا تو فاطمہ بولنے ہی والی تھی کے گرگیا نے ہاتھ کے اشارے سے چپ رہنے کا کہا
... تھا

مجھے پتا تھا فاطمہ میڈم آپ ہرگز نہیں چاہیں گی کے میں آپ کے ڈریسز لوں اس لئے میں
نے بنا بتائے ہی یہ کام شاہ کے ساتھ مل کر سرانجام دے دیا تھا پر ہاں یہ نہیں پتا
... تھا کے میرے ساتھ ہی تم بھی گرگیا نے آنکھیں مٹکا کر کہا تھا

پر گرگیا یہ غلط ہے فاطمہ نے کہا تھا میں ایسے کیسے لے لوں میرے پاس پہلے ہی ڈریسز
... پڑے ہیں فاطمہ نے کہا تھا

بیٹا جی بہت پیار سے لئے ہیں شاہ اور گڑیا نے پہن لینا اور ہاں سکینہ اگر اجازت ہو تو نکاح بھی گڑیا کے ساتھ کر دیں ہم زمینداری لیتے ہیں کے فرحان ہمیشہ خوش رکھے گا اسے تناوش بیگم نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

ہممم آپکی اپنی بچی ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ اسی سے پوچھ لیں سکینہ بیگم نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی

..... جیسے آپ کو مناسب لگے فاطمہ نے بھی ہاں کہہ دیا تھا

ہممم چلو پھر یہاں کہاں بیٹھی ہو دونوں پارلر چلی جاؤ مہندی لگوا لینا اور نکاح کا ڈیس بھی خرید لینا فاطمہ کیلئے حور عین بیگم نے کہا تھا

امی الفت والوں کو بتا دیں اور ہاں میں چاہتی ہوں میری رخصتی میرے گھر سے ہو فاطمہ نے کہا تو سب نے اسکی طرف دیکھا تھا پر کیوں فاطمی؟؟ گڑیا نے پوچھا تھا

گڑیا میرے ابو کی بھائی کی اور میرے بچپن کی یادیں جڑی ہیں بس اسلیئے فاطمہ نے کہا
... تھا

ٹھیک ہے پھر میں فاطمہ آنٹی اور ماما پاپا فاطمہ کے گھر ہوں گے رخصتی کے بعد یہاں
آئیں گے اور حور عین ماما ولید پاپا فرحان بھائی شاہ اور دادا یہاں ہوں گے گڑیا نے کہاں تو
... سب مسکرائے تھے

یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ہم دلے والے ہیں اور تم دلہن والے حور عین بیگم نے کہا
..... تو سب مسکرائے تھے

اچھا ابھی باتیں ختم کرو اور جلدی جاؤ آٹھ بجے تک مہمان آجائیں گے تناوش بیگم نے کہا
... تو فاطمہ اور گڑیا اٹھ کر روم کی طرف گئیں تمہیں

یہ کہاں جا رہی ہیں اتنی جلدی میں؟؟؟ اسماء نے ڈرائنگ روم میں آتے ہوئے پوچھا تھا
...

.... یہ دونوں پارلر جا رہی ہیں .. حور عین بیگم نے مختصر سا جواب دیا تھا

... اور واپسی کب تک کی ہے؟؟؟ اسماء نے پھر سوال کیا تھا
چھ سات تو بج ہی جائیں گے انہیں تیار ہو کر ہی آئیں گی اب سیدھا تناوش بیگم نے
..... جواب دیا تھا

اچھا میں بھی گھر جا رہیں ہو خالہ شام میں امی والوں کے ساتھ ہی آؤں گی اسماء نے کہا
.... تو حور عین بیگم نے مسکرا کر سر ہلایا تھا

اللہ حافظ امی جان ہم تیار ہو کر ہی آئیں گے اور ہاں ہم نے پہلے فاطمہ والوں کے گھر کی
... طرف جانا ہے وہاں سے اسکی بیسی کو لینا ہے گڑیا نے کہا تھا
... ہاں اور ڈھنگ سے بتا دینا حمیدہ کو سمجھی ... سکینہ بیگم نے ہدایت کی تھی

ہاں ہاں امی جان ڈھنگ سے ہی بتاؤں گی فاطمہ نے منہ بنا کر کہا تھا تو سب کا قہقہہ گنجا
... تھا

اور ہاں امی جان شاہ والوں کو اس بارے میں کچھ نابتانا رہی بات یا سر بھائی کے لئے شاپنگ کرنے کی وہ آپ پلیززز آج جا کر کر لیں اور آنٹی کو بھی ساتھ لے جائیے تاکہ انکے لیئے بھی آپ شاپنگ کر لیں گریا نے کہا تو تناوش بیگم اور حور عین نے ہاں میں سر ہلایا تھا

.... اللہ حافظ گریا کہ کر باہر کی جانب بڑھے تھے

... گریا پہلے ہمارے گھر کی طرف لے لو گاڑی فاطمہ نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا
.... گریا نے گاڑی آگے کو بڑھائی تھی

.... تھوڑی دیر بعد گاڑی فاطمہ کے گھر کے پاس کی تھی
... چلو گریا..... فاطمہ نے کہا تو گریا نیچے اتری تھی

.... فاطمہ نے بیل بجائی تو سامنے سی کیسی خاتون نے سوال کیا تھا

.... کون ہے

پری آئی ہے بھئی پھول برساؤ فاطمہ نے ہنستے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا تو اور سامنے کھڑی
... خاتون کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

.... ارے میری پیاری بچی انہوں نے گلے لگا کر کہا تھا
... اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ فاطمہ نے گلے لگتے ہی کہا تھا
میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور شکر کے نظر آئی ہو سکینہ باجی کہاں ہیں اس خاتون نے
... ایک ساتھ سوال شروع کر دیئے تھے

میں ٹھیک ہوں آنٹی اور ماما انکے گھر ہیں انکی شادی ہے تو انکے ساتھ رہ رہے ہیں فاطمہ
.... نے گڑیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا تو گڑیا نے آگے بڑھ کر سلام کیا تھا
.... اوہ اچھا آؤ اندر انہوں نے دونوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا تھا

وہ گھر تین منزلوں پر مشتمل تھا بڑا سا ہال جس میں بڑا سا ایلیدی لگا ہوا تھا نفاست
.... سیٹ کئے ہوئے صوفے آس پاس بنے روم گھر کافی بڑا تھا

.... الفت الفت انہوں نے پکارا تھا
... آئی امی جان وہ منہ کو ہلاتی بالوں کی ٹیل پونی کو کھینچتی روم سے باہر نکلی تھی

.... ہائے کمبخت ماری شکر ہے نظر آئی ہے وہ آگے بڑھ کر فاطمہ کے گلے لگی تھی
.... تو تم نے غلطی سے بھی میسج نہیں کیا فاطمہ نے شکوہ کی تھی
ہائے میری بچی اسنے کیسی بڑی امی کی طرح ہاتھ کھولے تھے پھر لگے ہی لمحے ایک زوردار
.... تمھیں رسید کیا تھا فاطمہ کو

دل تو کر رہا ہے منہ لال کر دوں ایک میسج بھی سین نہیں کیا کمینی تو نے دیکھ کتنے میسجز
... کیئے ہیں الفت نے اپنا موبائل اسکے سامنے کر کے دیکھایا تھا

اچھا نا سوری یار اب شادی ہے میری موبائل پکڑتی اچھی لگوں گی فاطمہ نے ہاتھ مسلتے
..... ہوئے کہا تھا

... اوہ اچھا الفت نے پہلے تو غور نا کیا پھر چلائی تھی

.... کیا الفت اور اسکی ماں نے ایک ساتھ یہ لفظ ادا کیا تھا

... ہاں نا فاطمہ نے پھر کہا تھا

.... کب کون ہے وہ اور یہ سب اتنی جلدی کیسے اور کیوں یار الفت کو تو جیسے صدمہ لگا تھا

بیٹھ تو جاؤ آپ دونوں پہلے الفت کی ماں نے کہا تو دونوں بیٹھیں تھیں گریا کو وہ لڑکی بالکل

.... فاطمہ جیسی لگی تھی گریا تو دونوں کو ایسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

.... فاطمہ نے آہستہ آہستہ ساری بات الفت کو بتادی تھی

.... اچھا الفت نے لفظ کو کھینچا تھا

امی پیسے دیں میں نے کپڑے لینے ہیں وہ جلدی سے کہتے ہوئے اٹھی تھی جیسے سن کر

..... تینوں ہنسی تھیں

میں ابھی آئی میں بھی چلوں گی منحوس ماری کا آج مایوں ہے ابھی بتا رہی الفت نے
.... غصے سے منہ بسورا تھا

..... اور یہ میری بہن ہے فاطمہ نے گڑیا کی طرف اشارہ کیا تھا

گڑیا نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا پر یہ کیا الفت تو گلے لگ گئی تھی صرف تیری نہیں بلکہ آج
... سے کیا ابھی سے یہ میری بھی بہن ہے الفت نے کہا تو گڑیا نے بھی گلے لگایا تھا
میری پہلے بھی تین بہنیں پر اب سے ہم بھی تین ہیں الفت نے کہا تو فاطمہ نے منہ
... بنایا تھا

اچھا بچو جاؤ ٹائم کم ہے الفت یہ لو کریڈٹ کارڈ جو لینا ہے لے لینا اور فاطمہ کو بھی دلا دینا
.... حمیدہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا

نہیں آئی سب تیاری ہو گئی ہے بس اسکے نکاح کا اور ولیمے کا ڈیس باقی ہے جو آج لینا ... ہے گریٹا نے کہا تھا

ہاں تو ٹھیک ہے وہ میں گفٹ کر دوں گی الفت کہتی ہوئی اپنے روم کی جانب بڑھی تھی

نہیں آئی اس چیز کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی کل تو ہم نے یہیں آنا ہے بس ... آپ ہمارا ویلکم کر دینا فاطمہ نے آنکھیں مسکا کر کہا تھا

..... اچھا مہندی کا انتظام میں کروا دوں گی انہوں نے مسکرا کر کہا تھا

اچھا چلیں میں منع نہیں کروں گی کیوں کے کام بہت ہیں آپ ہی تو ہمارے اپنے ہیں

.... اور آپ سب کو میری شادی میں ضرور آنا ہے فاطمہ نے کہا تھا

... ہاں وہ دیکھو وہ تو بنا دعوت کے تیار تھی حمیدہ بیگم نے کہا تھا

..... ہا ہا ہا ہاں نا فاطمہ نے کہا تھا

.... گریٹا کو تو حیرانی ہو رہی تھی کے ایسے اچھے لوگ بھی موجود ہیں دنیا میں؟؟؟

... چلیں الفت اسکارف سیٹ کرتے ہوئے بولی تھی

ہاں ہاں چلو فاطمہ نے اٹھتے ہوئے کہا تھا اور تینوں اللہ حافظ کہہ کر باہر کی جانب بڑھی
.... تھیں

گڑیا والوں نے پہلے شاپنگ کی تھی جب گڑیا اور فاطمہ والوں کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ
رہی تھی تو اسے ایسا لگا جیسے کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے پر پھر اپنا وہم سمجھ کر اگنور کیا تھا
....

جب گڑیا پارکنگ سائڈ پر گئی تو وہاں ان تینوں کے علاوہ بھی کیسی کے ہونے کا احساس
... ہوا تھا

..... تم دونوں پیچھے بیٹھو گڑیا نے کہہ کر گاڑی کا گیٹ کھولا تھا

... میں آگے بیٹھوں فاطمہ نے سوال نے کیا تھا

نہیں پیچھے بیٹھو اور گاڑی کا گیٹ تب تک نہ کھولنا جب تک میں ناکہوں سمجھی گڑیا نے
... انگلی اٹھا کر کہا تھا تو دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں تھیں

... گریا ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھی تھی اور کار کا دروازہ کھول کر گن نکالی تھی

... فاطمی یہ گن الفت کی تو سانس ہی اٹک گئی تھی

... فکر نا کر گریا سیکریٹ ایجنٹ ہے فاطمہ نے مزے سے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

... کیا الفت حیران ہوئی تھی

ہاں حیران نا ہو جب تم گریا کو دیکھو گی نا لگے گا ہی نہیں تمہیں کے وہ یہ کام کرتی ہیں

دکھنے میں بالکل نازک سی پھول کی کلی لگتی ہیں فاطمہ چپس سے انصاف کرتے ہوئے

... بول رہی تھی

... الفت بھی خاموش ہو گئی تھی اور باہر دیکھنے لگی تھی

.... گریا نے گن عبایا کے نیچے چھپالی تھی اور آگے بڑھی تھی

گریا کو آگے بڑھتے ہوئے ایک سائڈ پر کیسی کا سایہ نظر آیا تھا اس سے پہلے پیچھے موجود

... آدمی گریا کے منہ پر رومال رکھتا گریا اسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کمر تک لے گئی تھی

.... کون ہو تم اور ہمارے پیچھے کیوں ہو گریا نے اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی تھی

... چھوڑ اسے ایک اور آدمی ہاتھ میں ڈنڈا لیئے باہر آیا تھا

اچھا یہ لے گڑیا نے اس آدمی کا ہاتھ چھوڑ کر سامنے والے شخص کی جانب دھکا دیا تھا تو
..... سامنے کھڑا شخص نیچے گرا تھا

گڑیا نے لاتیں مارنا شروع کر دیں تھیں اور پھر مکے مارے تھے وہ دونوں بے حال ہو گئے
..... تھے

... مجھے ڈراؤ گے گڑیا نے آگے بڑھ کر دونوں کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا
.... میرا وقت ضائع ناکرو اور بتاؤ کیوں کر رہے تھے پیچھا گڑیا نے پھر سوال دہرایا تھا
وہ ہمیں کیسی نے کہا تھا کے آپکو چار پانچ دن کیلئے کیڈنیپ کر لیں ان میں سے ایک
... آدمی نے اپنی زبان کھولی تھی
.... آہاں کون ہے یہ کیسی؟؟ گڑیا نے کیسی لفظ پر زور دیا تھا

ہمیں نہیں پتا بس کال آئی تھی ہمارے پاس ہم تو معمولی سے آدمی ہیں بس پیسے کی
.... لالچ میں یہ کر بیٹھے ہمیں معاف کر دو اور جانے دو دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا تھا

... نام بتاؤ اور جاؤ گریا نے گن نکالتے ہوئے کہا تھا

.... ہمیں سچ میں نام پتا کچھ نہیں معلوم ایک آدمی نے ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا تھا
اچھا نکلو تم دونوں واپس ایسا کام کیا ہے مجھے یہ پتا چلا نا تو سیدھا جیل میں جاؤ گے گریا
.... وارن کرتی آگے بڑھ گئی تھی

چلیں گریا کار میں بیٹھتے ہوئے بولی تھی ہاں نا چلیں اب پارلر جانا ہے بہت کام ہے
... فاطمہ نے کہا تھا

.... ویسے گریا ڈریسز بہت پیارے ہیں فاطمہ نے کہا تو گریا مسکرائی تھی
الفت تو نے بھی اچھے ڈریسز لئے ہیں میری شادی میں ہی کوئی ڈھونڈ لینا فاطمہ نے
..... کندھے پر کندھا مارتے ہوئے کہا تھا
.... ہائے کوئی مل ہی نا جائے الفت نے افسوس سے کہا تھا پھر تینوں ساتھ ہسنی تھیں

تینوں پارلر کی جانب بڑھی تھیں کیونکہ فاطمہ اور گریٹا نے مہندی لگوانی تھی اور الفت نے
... بھی



.... چلیں یاسر مسلسل گھڑی کو تکتے ہوئے کبیر صاحب سے کہ رہا تھا
... رکو اتنی بھی کیا جلدی ہے کبیر صاحب نے پھر وہی جواب اطمینان کے ساتھ دیا تھا
.... یہ شاہ کہاں ہے انکل ساڑھے چھ تو ہو گئے ہیں
... برخودار تھوڑا انتظار کرو آ جائے گا کبیر صاحب کہ کر تھوڑا ساڈ میں ہو گئے تھے
یاسر ابھی ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا جب ایک بھیکاری ساتھ آ کر کھڑا ہوا تھا یاسر نے
... اسے دیکھا تو وہ بھیکاری یاسر کو عجیب لگا تھا
میلے پھٹے ہوئے کپڑے منہ پر لگا کالا کلر بڑھی ہوئی آدھی سفید اور آدھی کالی داڑھی
... بکھرے ہوئے بال ایک جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا جیسے بہت بڑا نواب ہو

یاسر تھوڑا پیچھے ہوا تھا .. پر یہ کیا وہ بھیکاری یاسر کے اور پاس ہوا تھا جیسے اسی سے ملنے آیا ہو

یہ لو بھائی جاؤ اب یہاں سے یاسر نے سو کا نوٹ نکال کر اسکی طرف بڑھایا تھا جیسے
.... تھام کر وہ منہ کھولے کبھی نوٹ کو تو کبھی یاسر کو دیکھ رہا تھا
.... اور چاہیے؟؟ یاسر نے سوال کیا تھا

... یہ لویا سر نے ایک اور نوٹ اسکو دیا تھا
... کیا بکو اس ہے یہ اس بھیکاری نے غصے سے کہا تھا

کیا مطلب بکواس ہے پیسے دیئے ہیں جاؤ اب میرے پیچھے نہیں آنا وہ انگلی اٹھا کر کہتا آگے بڑھنے لگا تھا جب اس نے یاسر کا ہاتھ پکڑا فرحانے سدھر جا کمینے اسنے کہا تو یاسر نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا اس نام سے تو شاہ بلایا کرتا تھاشاہ؟؟؟ یاسر نے ... سوالیہ انداز میں پوچھا تھا

ہاں اور یہ لے میرا صدقہ شاہ نے اپنے سر کے اوپر سے یا سر کے دیئے ہوئے پیسے گھوما
..... کر واپس اسی کے ہاتھ میں دیئے تھے

ابے بھیکاری لگ رہا ہے یاسر کا قہقہہ گونجا تھا اور کبیر صاحب انکے پاس آئے تھے اور
.... شاہ کی جانب دیکھا تھا

... ہا ہا ہا ہا ہا کبیر صاحب بھی ہنس تھے

... کیا ہے ابو بھیکاری بنا دیا اچھے کھا سے کو شاہ نے منہ بنایا تھا

Smile plzzz and see here ...

... یاسر نے کہا تو شاہ نے اسکی طرف دیکھا تھا جو موبائل میں ویڈیو بنا رہا تھا

... چھوڑ میں تیرا منہ توڑوں گا شاہ نے موبائل چھیننا چاہا تھا پر یاسر تھوڑا دور ہوا تھا

گڑیا دیکھو اپنے شوہر کو یا سر مسلسل قہقروں کے ساتھ ہنس رہا تھا اور کبیر صاحب بھی

....

اچھا اچھا بس بہت ہو گئی مستی چلیں اب کبیر صاحب نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے
..... ہوئے کہا تھا

... ہاں جی چلیں یا سر موبائل میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا تھا
.... پھر موبائل سے نظریں اٹھا کر شاہ کی جانب دیکھا تو پھر قہقہہ لگایا تھا
.... اپنا ٹائم آئے گا شاہ کہتے ہوئے مصنوعی آنسو صاف کرتا باہر کو لپکا تھا
👉👉👉👉👉

گڑیا اور فاطمہ کو ایک گھنٹے میں دو لڑکیوں نے مل کر مہندی لگائی تھی اور الفت نے
.... مہندی کے نام پر صرف بیل ہی بنوائی تھی
گڑیا اپنے ہاتھوں کو پنکھے کے آگے کیئے ہوئے بیٹھی تھی جب موبائل پر کیسی کا ٹیکس آیا
...

.... الفت موبائل نکال کر دینا گڑیا نے کہا تو الفت نے موبائل نکال کر گڑیا کو دیا تھا
.... پاسر کا ٹیکس آیا تھا

Check your whatsapp guriya

..... اور ساتھ بابا کا ایوجی تھا

.... گڑیا نے واٹس اپ آن کیا تو یاسر نے کوئی ویڈیو سینڈ کی ہوئی تھی
گڑیا نے ویڈیو چلائی تو کیسی کی آواز ابھری تھی جیسے سن کر فاطمہ اور الفت کی نظریں
.... موبائل پر گمیں تھیں

فرحان فاطمہ نے نام لیا تو الفت نے غور سے اسکی طرف دیکھا تھا ہنسنے کی وجہ سے ہوا لال چہرہ گرین آنکھوں میں سے بہتا پانی گوری رنگت ہلکی بیئرڈ بالکل شہزادہ لگ رہا تھا اگلے ہی لمحے سامنے آنے والے شخص کو دیکھ کر تینوں کے قہقہے گونجے تھے

... ہاہاہاہاہاہا یہ بھائی ہیں ... فاطمہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا

... ہائے بالکل انکل لگ رہے ہیں الفت نے کہا تو گریبا نے منہ بنایا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

یہ ہیں شاہ گریا نے جلدی سے دوسری تصویر نکال کر دیکھائی تھی جس میں گریا اور شاہ
... ساتھ کھڑے تھے

MashAllah perfect couple ...

.... الفت نے کہا تو گریا مسکرائی تھی

اچھا اچھا چلو زیادہ ٹائم نہیں ہے میں نے گھر پر ڈرائیور کو کال کی ہے وہ سامان لے
..... جائے گا الفت نے کہا تو فاطمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا
👉👉👉👉👉

شاہ یاسر اور کبیر صاحب سی. ویو پر پہنچ گئے تھے سات میں پانچ منٹ تھے تب ہی شاہ
.... یاسر اور کبیر صاحب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی تھی
اے دے نا بابا اللہ کے نام پر دے دے آخری الفاظ کھینچ کر شاہ نے ادا کیا تھا
....

.... یاسر کے لیے تو ہنسی کنٹرول کرنا ناممکن ہو رہا تھا جبکہ شاہ مزے سے بیٹھا گا رہا تھا

دے نا بابا دے اللہ تمہیں بھی بہت دے گا شاہ ایک ہاتھ سر میں مارتا تو کبھی ہاتھ ہوا
.... میں کرتا

.... ہائے اللہ شاہ بالکل بھیکاری لگ رہا ہے یاسر نے سرگوشی کی تھی

..... تجھے میں بعد میں بتاؤں گا شاہ نے ہینڈ فری پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا
.... تم دونوں چپ رہو کام پر فوکس کرو کبیر صاحب اس بار سنجیدگی سے بولے تھے
وہ دیکھو سامنے شاہ یہ ہی ہیں وہ کبیر صاحب نے کہا تو شاہ نے اور یاسر نے انکی طرف
... دیکھا تھا جو ابھی ابھی گاڑی سے اترے تھے

... شاہ آرام آرام سے کھسکتا انکے پاس ہوا تھا

... دے نا بھائی اللہ کے نام پر دے شاہ نے ہاتھ پھیلا کر کہا تھا

.... یہ لو ... اس آدمی نے ایک ہزار کا نوٹ نکال کر لاپرواہی سے اسکو دیا تھا

شاہ کا تو منہ کھل گیا تھا اتنی آرام سے بھیک دے دی تھی وہ بھی اتنے سارے پیسے شاہ

.... چپ چاپ سائڈ میں ہو کر بیٹھ گیا تھا

ہاں مال اس بیگ میں ہے ان میں سے ایک آدمی نے ایک بیگ نکال کر سامنے کھڑے

.... آدمی کی طرف کیا تھا

ہمم باس نہیں آپائے اور اسلام آباد میں بھی سیکریٹ ایجنٹس بہت ہیں اسلیئے یہاں

.... بلایا تھا ایک آدمی سنجیدگی سے بولتا آگے بڑھا تھا

ہمم اگلی ڈیل کب ہے؟؟؟ اور لڑکیاں کتنی ہیں؟؟ پیسے دینے والے آدمی نے پوچھا تھا

....

.... اسلام آباد میں ایک ہفتے بعد پیسے لینے والے آدمی نے کہا تھا

.... ٹھیک ہے وہ کہ کر واپس گاڑی میں جا بیٹھا تھا

یاسر تم اس گاڑی والے کو پکڑو اور شاہ تم قاسم خان کے آدمیوں کے پیچھے جاؤ کبیر صاحب نے کہتے ہوئے موبائل نکالا تھا جبکہ یاسر اور شاہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے انکے پیچھے ... گئے تھے

.... کبیر صاحب نے کراچی پولیس کو کال کی تھی اور شاہ کے پیچھے گئے تھے

.... یاسر گاڑی کے آگے جا کر گرا تھا اور ڈرائیور نے گاڑی روکی تھی

.... کیا ہوا ہے؟؟؟ گاڑی میں بیٹھے شخص نے غصے سے کہا تھا

... صاحب کوئی گرا ہے آگے لگتا ہے چوٹ آئی ہے ایسے ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا

..... دیکھو جلدی اسے دیر ہو رہی ہے اس آدمی نے کہا تو ڈرائیور باہر نکلا تھا

یاسر الٹا لیٹا ہوا تھا کیا ہوا ہے تمہیں ڈرائیور نے آگے بڑھ کر اٹھانا چاہا تھا یاسر نے

.... جلدی سے اپنا پاؤں ہوا میں کر کے اسکے سینے پر دے مارا تھا

... آہ اس ڈرائیور کی چیخ نکلی تو گاڑی میں بیٹھا آدمی باہر آیا تھا
اسنے یاسر کو دیکھ کر اپنی کمر پر ہاتھ مارا تھا پر جو ڈھونڈنا چاہ رہا تھا وہ تو تھا نہیں یاسر نے
... آگے بڑھ کر منہ پر مکا مارا تھا اسکے اور اسکا منہ دوسری طرف گھوم گیا تھا

یاسر اور اس آدمی میں کافی دیر مقابلہ ہوا آخر کار یاسر نے پاس پڑا ڈنڈا اٹھا کر اسکے سر
.... میں مارا تھا اور وہ منہ کے بل گرا تھا

... تھوڑی دیر میں وہاں پولیس کے آفسرز آگئے تھے

Areest them

.... یاسر کی کر شاہ کی جانب بھاگا تھا

.... شاہ انکے پیچھے جا رہا تھا جب گاڑی کی تھی اور ایک آدمی باہر نکلا تھا

... شاہ نے نظر اس طرف کی جس طرف وہ بڑھ رہا تھا

.... وہاں دو لڑکیاں کھڑیں تھیں

شاہ نے پیچھے آتے کبیر صاحب کو اشارہ کیا تھا تو کبیر صاحب ان لڑکیوں کی طرف بڑھے

.... تھے اور شاہ گاڑی کی جانب بڑھا تھا

وہ آدمی جا کر لڑکی کی جانب کھڑا ہوا تو ادھر ادھر دیکھنے لگا تبھی کبیر صاحب منہ پر ماسک

.... لگائے ان لڑکیوں کے پاس کھڑے ہو گئے تھے

.... بیٹی تم دونوں یہاں کیوں کھڑی ہو؟؟ اس آدمی نے بات شروع کی تھی

.... وہ ہم گاڑی کا انتظار کر رہے ہیں ایک لڑکی نے معصومیت سے جواب دیا تھا

.... چلو میں اسی سائڈ جا رہا ہوں چھوڑ دوں؟؟ اس آدمی پھر سوال کیا تھا

... نہیں انکل ہم خود چلے جائیں گے دوسری لڑکی نے کہا تھا

چلو نا آپی چلتے ہیں کافی دیر ہو گئی ہے آج ویسے ہی ٹویٹر نے دیر سے چھوٹی کی ہے پہلی
... لڑکی نے معصومیت سے منہ بنا کر کہا تھا

نہیں عاشی پاپا نے کیا کہا تھا ایسے کیسی اجنبی سے مدد نہیں لیتے دوسری لڑکی نے کہا تھا
....

اچھا بیٹا میں آپکے والد کو کال کر لیتا ہوں کے لے کر آ رہا ہوں تو چلو گی کیا؟؟؟ اس
... آدمی نے ایک بار پھر چال چلنی چاہی تھی

نہیں میں خود کال کر لیتی ہوں آپ پلیز ہمیں تنگ نا کریں اس بار لڑکی نے غصے سے
... کہا تھا

... عزت سے چلو ساتھ اس آدمی نے گن نکال کی تھی
.... کبیر صاحب تو حیرانی سے کبھی گن کو تو کبھی اس آدمی کو دیکھ رہے تھے

اس سے پہلے اس آدمی کے ساتھ وہ لڑکیاں آگے بڑھتی کبیر صاحب نے پاؤں ہوا میں
.... کرتے ہوئے گن پکڑے ہاتھ پر مارا تھا اور وہ گن نیچے گر گئی تھی

وہ آدمی کبیر صاحب کی طرف بڑھا تھا اور مکا مارنے ہی لگا تھا جب کبیر صاحب نے اسکا
ہاتھ روک لیا تھا اور مکا اس آدمی کے منہ پر مارا تھا تو وہ آدمی نیچے گرا تھا اس آدمی نے
... گن اٹھائی اور کبیر صاحب پر تانی تھی

.... کوئی ہوشیاری نہیں اس آدمی نے کہا تو کبیر صاحب نے اپنا ہاتھ اوپر کیا تھا
اس سے پہلے کبیر صاحب آگے بڑھ کر اس آدمی کو مارتے کیسی نے پیچھے سے دنڈا مارا تھا
.... اور نیچے زمین پر گر گیا تھا

... شاہ جب گاڑی کی طرف بڑھا تو ڈرائیونگ سیٹ پر ایک آدمی بیٹھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

شاہ نے وینڈو کو بجایا تو اس آدمی نے وینڈو کھول کر ایک ہزار کا نوٹ اسکی طرف بڑھایا
... تھا

واہ اگر واقعی میں میں بھیکاری ہوتا تو میری تو آج عید ہونی تھی شاہ نے صرف سوچا تھا
.... پھر اگلے ہی لمحے توبہ کی تھی

... صاحب پیسا نہیں چاہیئے شاہ نے بالوں میں خارش کرتے ہوئے کہا تھا
... پھر کیا چاہیئے اس آدمی نے اب شاہ کی طرف دیکھا تھا
.... تو ... شاہ نے سنجیدگی سے کہا تھا اور ایک زوردار مکا اس آدمی کے منہ پر رسید کیا تھا

وہ آدمی گاڑی میں ہی تھا جب شاہ نے اپنی گن نکال کر سر پر ماری تھی اور وہ آدمی
.... وہیں بے ہوش ہو گیا تھا

... یاسر جب وہاں پہنچا تو ایک آدمی کبیر صاحب پر گن تانے کھڑا تھا
یاسر نے اس پاس نظر گھومائی پر کچھ نا ملا تھا اس نے ایک بار پھر ادھر ادھر نظر گھومائی
تو دُڈا نظر آیا تھا بنا وقت ضائع کیئے یاسر نے وہ دُڈا اٹھایا اور اس آدمی طرف بڑھا تھا اور
.... دُڈا اسکے سر میں مارا تھا اور وہ آدمی وہیں زمین پر گر گیا تھا

... آپ ٹھیک ہیں نا انکل یاسر نے کہا تھا
... ہاں میں ٹھیک ہوں شاہ کو دیکھو تم کبیر صاحب نے کہا تو یاسر شاہ کی طرف بڑھا تھا

... تم دونوں ٹھیک ہو نا کبیر صاحب اب ان دونوں بچیوں کی جانب متوجہ ہوئے تھے
بیٹا اتنی رات کو اکیلے گھر سے باہر رہنا درست نہیں ہے پر آج جو آپ نے سمجھداری
دیکھائی ہے وہ قابل تعریف ہے کبیر صاحب نے پیار سے بڑی لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھا
... تھا

گھر پر کال کر لو یا میں چھوڑ دوں؟؟؟ اور یقین کر سکتی ہو مجھ پر میری بھی بیٹی ہے جو
... بالکل تم دونوں جیسی ہے بالکل گریٹا کبیر صاحب نے پیار سے کہا تھا
نہیں انکل میں نے کال کی ہے بابا آتے ہی ہوں گے اس لڑکی نے کہا تو پیچھے ایک
... گاڑی آکر کی تھی

.... اللہ حافظ انکل آگئے بابا وہ لڑکی کہتی ہوئی دوسری لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھی تھی
اللہ حافظ اللہ تم دونوں کو حفظ و امان میں رکھے کبیر صاحب نے پیار سے سر پر ہاتھ رکھ کر
.... کہا تھا تو دونوں آگے بڑھی تھیں

ان سب کو شاہ اور یاسر نے پولیس کے حوالے کر دیا تھا اور تینوں آرام سے گھر آگئے
... تھے

... ابو ٹیکس کروالیں ہیں شاہ نے لیٹتے ہوئے پوچھا تھا

ہاں کل دوپہر کی ہیں اور ایک ہفتے بعد ہونے والی ڈیل کو بھی تو روکنا ہے پھر کبیر

.... صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

انشاء اللہ وہ بھی روک دیں گے فلحال تو میری شادی تو ہونے دیں شاہ نے کہا تو تینوں

.... کے قہقہے گونجے تھے

..... اور تینوں سونے کیلئے لیٹ گئے تھے

.... سارے مہمان آنا شروع ہو گئے تھے انتظار تھا تو بس فاطمہ والوں کا

تناوش مجھے لگتا ہے ہمیں ایسے بچپوں کو ایک دن پہلے اکیلے نہیں بھیجنا چاہیے مایوں تھا

آج کیا ہوتا اگر مہندی والی کو گھر بولا لیتے حور عین بیگم پریشانی سے ادھر ادھر ٹھلتے ہوئے

.... بول رہی تھیں

ٹھیک کہتی ہو دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے نہیں آئیں ہیں مایوں میں بھی بھٹانا ہے دونوں کو

.... تناوش بیگم نے کہا تھا

... کال تو کریں خالہ آپ کہاں ہے یہ اتنی لاپرواہی تو بہ ہے اسماء نے کہا تھا

(اب واپس گھر نظر آ ہی نا جائیں)

..... اسماء صرف سوچ ہی پائی تھی ..

.... اسلام علیکم امی جان گریا بالکنی سے اندر آتے ہوئے بولی تھی پیچھے ہی فاطمہ تھی

... وعلیکم اسلام تم دونوں یہاں سے کیسے کیوں؟ تناوش بیگم نے سوال پوچھا تھا

... ہائے پانی پلا دو فاطمہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی

..... اسماء کو تو جیسے جھٹکا لگا تھا

الفت سامنے کے دروازے سے آرہی ہے ہم دہنیں ہیں نا سامنے سے آتیں تو سب نے

... فالتو کے سوال کرنے تھے گریا نے صفائی پیش کی تھی

اچھا اچھا جو بھی تم دونوں صحیح سلامت ہو ہمارے لیئے اتنا ہی کافی ہے حور عین بیگم نے

.... کہا تھا

ہاں اور چلو ریلیکس ہو جاؤ اور آرام کرو تھوڑی دیر میں تمہیں نیچے لے جائیں گے تناوش

.... بیگم پانی پلا کر پیار سے بولیں تھیں

... اسلام علیکمالفت نے آتے ہی سلام کیا تھا

...وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بچی سکیںہ بیگم نے پیار سے گلے لگا کر پوچھا تھا

...آپ کے سامنے ہوں بالکل ٹھیک پیاری پیاری الفت نے ادا سے کہا تھا

اچھا الفت ان سے ملو یہ میری امی ہیں یہ میری ساس ہیں گرٹیا نے کہا تو الفت گرم جوشی

... سے ملی تھی ان سے

... ماشاء اللہ بہت پیاری بیٹی ہے حور عین بیگم نے کہا تھا

کیا کریں کاش آپکا ایک اور بیٹا ہوتا تو اسکے لئے لے آتے گرہیا نے کہا تھا تو سب ہنسے تھے

...

اچھا اچھا حولیہ ٹھیک کرو اپنا ہم نیچے جاتے ہیں تناوش بیگم نے کہا تو حور عین بیگم اور

... سکینہ بیگم بھی نیچے کی جانب بڑھی تھیں

اسماء تم ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جیسے امید نہیں تھے کے ہم آئیں گے؟؟؟ گریٹا نے

... اسماء کو حیران کھڑے دیکھ کر کہا تھا

نہیں نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے خیر تم آرام کرو میں آتی ہوں اسماء کہ

....کر کی نہیں تھی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

... گریا یا یہ رسمیں کتنی دیر کی ہیں فاطمہ نے پوچھا تھا

پتا نہیں بہن میری پہلی شادی ہے گریا نے ماتھے پر لگا ٹیکا سیدھا کرتے ہوئے کہا تھا

....

بابا میری تو پہلے دو تین ہو چکیں جیسے فاطمہ نے ہونٹ دائیں بائیں کر کے کہا تھا

...

.... اووو بتایا نہیں تھا تم نے گریا نے ہنسی دبا کر کہا تھا

.... اچھا نا بس کریں اور ڈوٹا ٹھیک کریں میرا فاطمہ نے کہا تو گریا اسکی جانب بڑھی تھی

گریا اور فاطمہ نے پیلے رنگ کی فراک پہنی تھی ہلکا سا میک اپ کیا تھا اور بالوں کو چوٹیا کی

... شکل میں قید کر کے آگے کیا ہوا تھا

الفت نے پیلے کلر کی شورٹ شرٹ پہنی تھی ساتھ مہندی کلر کا ڈوٹا تھا میک اپ کے

... نام پر صرف لیپسٹک اور مسکارا لگایا ہوا تھا

.... تم دونوں بہت پیاری لگ رہی ہو الفت نے دل سے تعریف کی تھی

.... شکریہ اور تم بھی گریا نے پیار سے گال تھپتھپا کر کہا تھا

شکریہ اب چلو آئی والے نیچے بولا رہے ہیں الفت نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو ... تینوں ہنس کر نیچے کی جانب بڑھی تھیں

... رات دیر بعد مہمان گئے تھے فاطمہ اور گریٹا کو روم میں لے آئی تھی الفت
الفت کی امی اور ابو آئے تھے جو واپس چلے گئے تھے پر الفت گریٹا والوں کے ساتھ تھی

.....

ایک کام کہا تھا وہ کام نہیں ہوا تم سے بھول جاؤ کے اب پیسے ملیں گے اسماء ایک
.... سائڈ میں کھڑی دبی دبی آواز میں کیسی سے بات کر رہی تھی کال پر
.. ایک معمولی سے لڑکی نہیں سنبھلی تم سے
... کیا گن اور اس کے پاس؟؟؟ اسماء کو حیرت ہوئی تھی

.... ہاں گن ابھی بھی ہے گریٹا نے گن کو آگے کرتے ہوئے اسماء کے سامنے کیا تھا
.... گریٹا یہ یہ تم کیسے اسماء نے گھبراہٹ میں اپنا جملا ادھورا چھوڑا تھا

بس کیا کرو تم جیسی لڑکیوں کے لئے رکھنی پڑتی ہے گڑیا نے گن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے
... کہا تھا

.... کیوں کیا ایسا تم نے؟؟؟ گڑیا نے سوال کیا تھا
میں نے ... میں نے ... اسماء کچھ بولتی اس سے پہلے ہی گڑیا نے ایک زوردار تھپڑ اسکے
... منہ پر رسید کیا تھا

... چٹاخ

یہ آج آخری بار تھا تم مجھے اور شاہ کو چاہتے ہوئے بھی الگ نہیں کر سکتی سمجھی آئندہ یہ
.... واپس نا ہو گڑیا کہ کر بنا اسماء کو دیکھے روم میں چلی گئی تھی
..... اسماء گھبراتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر نیچے کی جانب بھاگی تھی
.... امی وہ ... امی گڑیا کے گن ... اسماء نے ڈرتے ہوئے رضیہ بیگم کو بتا رہی تھی
... کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں بول رہی ہو رضیہ بیگم نے ایسے ڈرے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا

... چلو ابھی گھر چلو اسماء نے کہا تو رضیہ بیگم نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا
... تو پاگل ہو گئی ہے ٹائم دیکھا ہے؟؟؟ رضیہ بیگم کو حیرانی ہوئی تھی
... امی ... امی گریٹا کے پاس گن ہے اسماء نے کہ کمر منہ سے پسینا صاف کیا تھا
ہوا کیا ہے بتا ٹھیک سے رضیہ بیگم نے کہا تو اسماء نے صبح جو صبح کروایا وہ سب اور
.... پھر گریٹا کا کیا گیا سلوک سب انہیں بتا دیا تھا
یہ کیا کیا کمبخت ماری تھوڑا سکون سے بیٹھ وقت آنے پر میں خود شاہ کی شادی تجھ سے
کروا دوں گی اور رہی بات اس گریٹا وہ کیسی کو کچھ نہیں بتائے گی صبح اس سے رو دھو کے
.... معافی مانگ لینا ... رضیہ بیگم نے کہا تو اسماء نے ہاں میں سر ہلایا تھا
.... اور دونوں سو گئیں تھیں
فاطمی مجھے ایسا لگ رہا ہے فرحان بھائی کو کہیں دیکھا ہے پر کہاں یہ یاد نہیں آ رہا الفت
.... سوچوں میں گم ہاتھوں سے چوڑیاں اتارتے ہوئے بول رہی تھی
.... کہاں فاطمہ نے حیرت سے پوچھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

یہ نہیں یاد خیر کیا پتا وہم ہو میرا چل سوتے ہیں الفت بیٹھتے ہوئے بولی تھی جب گریا
... روم میں آئی

.... کہاں گئی تھی گریا فاطی نے پوچھا تھا

... پانی پینے گئی تھی گریا کہ کر بیٹھ گئی تھی

مجھے تو بھئی آئی ہے نیند اور کل جانا بھی بھائی والوں کے آنے سے پہلے چلو سو جاؤ الفت
... کہ کر لیٹ گئی تھی اور گریا والے بھی مسکرا کر لیٹ گئے تھے



صبح شاہ کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی اسے تو جانے کی جلدی تھی پر کبیر صاحب تو آرام
... سے سو رہے تھے

... ابو اٹھ جائیں ٹائم دیکھیں ... شاہ نے کبیر صاحب کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا

ارے کیا ہو گیا ہے سونے دو فلائیٹ ایک بجے کی ہے کبیر صاحب نے آنکھیں بند کیئے
..... ہی جواب دیا تھا

... ابووووو... شاہ نے بے بسی سے پکارا تھا

برخودار جہاں کل کا دن گزار وہاں آج کے کچھ گھنٹے گزارنے میں کیا ہے کبیر صاحب نے

... کہ کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا

..... شاہ اٹھ کر منہ بناتا یا سر کی طرف ہوا تھا جو آرام سے سو رہا تھا

... اللہ پوچھے آپ دونوں سے شاہ بچوں کی طرح کہتا یا سر کے ساتھ لیٹ گیا تھا

🕌🕌🕌🕌🕌

گھڑیا والے صبح فجر کی آذان کے وقت ہی اٹھ گئے تھے اور جانے کی تیاری کر رہے تھے

.... ہو گیا سامان پیک؟؟ الفت نے روم میں آتے ہی پوچھا تھا

ہاں ہو گیا ہے بس یہ ولیمے کے کپڑے الماری میں رکھنے ہیں فاطمہ نے کپڑوں کی طرف
.... اشارہ کر کے کہا تھا

اچھا میں رکھتی ہوں آٹھ بج رہے ہیں وہاں جا کر مہندی کے فنکشن کی تیاری بھی دیکھنی
..... ہے الفت نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا

.... اچھا نا دیکھو کچھ سامان رہ تو نہیں گیا گریا نے بال باندھتے ہوئے کہا تھا

... اسلام علیکم !!! اسماء نے روم میں آتے ہوئے سلام کیا تھا

.... وعلیکم اسلام تینوں نے مختصر جواب دیا تھا

... وہ گریا کچھ بات کرنی ہے اسماء نے انگلیوں کو مروڑتے ہوئے کہا تھا

میں نے کوئی بات نہیں کرنی جو ہوا سو ہوا آگے سے ایسا کچھ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا گڑیا کہ کر واش روم کی جانب بڑھی تھی الفت اور فاطمہ نا سمجھی سے کبھی اسماء کو تو کبھی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے



... فہیم جب اپنے روم سے نکلا تو خان بابا اس لڑکی کے ساتھ روم سے نکل رہے تھے کہاں جا رہے ہیں آپ بابا؟؟؟ فہیم نے سوال کیا تھا

اپنی جانم کو چھوڑنے .. قاسم خان نے اس لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

...

کیوں دل بھر گیا آپکا یا اسکا فہیم آج نا جانے کیوں خان بابا کی ان حرکتوں سے تنگ ہو رہا تھا ...

فہیم زبان کو لغام دو بیٹا کہا ہے اسکا مطلب یہ نہیں سر پر چڑھ کر نلچو گے قاسم

... خان غصے سے بولا تھا

نہیں چڑھ رہا آپکے سر پر بابا پر تنگ آگیا ہوں آپکی ان حرکتوں سے میں فہیم اس بار بے

.... بسی سے بولا تھا

..... تو جاؤ چھوڑ جاؤ مجھے کیسی کی ضرورت نہیں ہے

... بابا فہیم نے آنکھوں میں نمی لئے انکی جانب دیکھا تھا

.... کچھ نہیں سننا مجھے قاسم خان نے ہاتھ کھڑا کر کے کہا تھا

.... فہیم کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آئی تھی

آپکا احسان تو کبھی نہیں اتار سکتا بابا ماں باپ تو پھینک گئے تھے آپ نے سنبھالا جان سے عزیز ہیں آپ میرے لئے اور اگر آپکی یہ ہی خواہش ہے کہ چلا جاؤں تو ٹھیک ہے ... چلا جاتا ہوں میں فہیم نے جیب سے کریڈیٹ کارڈ نکالے تھے ... قاسم خان اسکو ایسا کرتا دیکھ رہا تھا

یہ لیں گاڑی کی چابی اور یہ رہے کریڈٹ کارڈز جو کبھی استعمال نہیں کئے میں نے جب سے پڑھائی مکمل کی ہے تب سے اپنے بل پر کما رہا ہوں اپنے بل پر کھا رہا ہوں

کتنی بار آپ سے کہا چلیں میرے ساتھ پر آپ نہیں مانے اب اور نہیں بابا آخری بار ... منت کر رہا ہوں چلیں میرے ساتھ فہیم نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا تھا

بکواس بند کرو میرے ساتھ رہ کر مجھ سے ہی اتنی بڑی بات چھپائی شوکت ... شوکت قاسم خان نے غصے سے آواز لگائی تھی

.... نکال باہر کرو اسکو اب واپس نظر نا آئے مجھے قاسم خان نے منہ موڑ کر کہا تھا

شوکت جیسے ہی فہیم کی طرف بڑھا تو فہیم نے آنکھیں دیکھائیں تو جو اس وقت غصے اور
... افسوس سے لال ہو رہی تھیں

جزاک اللہ بابا آپکا احسان کبھی نہیں چکا سکتا پر کوشش ضرور کروں گا فہیم کہ کر ہاتھ چومتا
..... باہر کی طرف بڑھا تھا

.... وعلیکم اسلام گاڑی لے آؤ فہیم نے کال کر کے کہا تھا
.... ہاں خان بابا کے گھر کے باہر فہیم کہ کر ایک ساڈ منہ نیچے کر کے کھڑا ہو گیا تھا

.... تھوڑی دیر جب کھڑا رہا تو گاڑی سامنے آ کر کی تھی

... چابی فہیم نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا

... یہ لیں سر اور آج اس سے پہلے وہ کچھ کہتا فہیم نے بات کاٹی تھی
میرے فلیٹ میں جاؤ اور کیسی میڈ کو بولا کر صفائی کروا دو میں آج سے وہاں رہوں گا فہیم
... کہتا آگے بڑھا تھا

.... پر سہرا بھی وہ کچھ بولتا فہیم پھر بولا تھا

میں کچھ سامان لینے جا رہا ہوں اور اس میڈ کو صرف آج کیلئے میرے فلیٹ میں لے کر جانا اور آج کام کرنے کے پیسے بھی دے دینا آگے کوئی سوال نہیں فہم کہ کمر گاڑی میں ... بیٹھا تھا اور گاڑی بھگا لے گیا تھا

..... کیا عجیب ہیں سریار کچھ پتا نہیں چلتا میں کیسے جاؤ گا وہ آدمی بڑبڑایا تھا

ہاں یار پھر وہ ہی کیا میرے ساتھ لے گئے گاڑی اور حکم صادر کر گئے ایڈریس بتاتا ہوں
.... پہنچ اس آدمی نے کال پر کیسی سے کہا تھا اور آگے بڑھا تھا

... فہیم نے گاڑی مال کے آگے روکی تھی اور منہ پر سنجیدگی لیئے آگے بڑھا تھا

... اندر کی جانب بڑھا تو کچھ یاد آنے پر اپنا سر پیٹ بیٹھا
.. ہائے پیسے لیئے ہی نہیں اففف فہیم نے سر پر ہاتھ مار کر کہا تھا اور موبائل نکالا تھا

ہاں وہ پیسے چاہیئے کریڈٹ کارڈ بھی لا دو .. ہاں پیسے بھی فہیم نے کہا اور پیچھے کی جانب ہوا
... تھا جب اسکی نظر ایک چہرے پر ٹھہری تھی

.... فہیم نے اسکو ایسے دیکھا تھا جیسے کافی سالوں بعد دیکھ رہا ہو
... الفت فہیم زیر لب بڑبڑایا تھا اور ایک مسکراہٹ چہرے پر آئی تھی

فہیم انکے پیچھے پیچھے تھا کافی دیر انہوں نے شاپنگ کی اور باہر کی جانب بڑھی تھیں جب ان تینوں میں سے ایک لڑکی نے عجیب نظروں سے پیچھے دیکھا تھا تو فہیم سائڈ میں ہوا تھا

.....

.... شاید اسے احساس ہوا تھا اسکے پیچھے ہونے کا

... فہیم پیچھے پیچھے پارکنگ تک گیا تھا جب وہ لڑکی واپس پیچھے کو آ رہی تھی

فہیم ابھی واپس جاتا اس سے پہلے ہی کوئی اس کی طرف پیچھے سے آیا تھا اس سے پہلے

..... فہیم انکی طرف جاتا اس لڑکی کی کارکردگی دیکھ کر رکا تھا

کیا لڑکی ہے یار مار ڈالے گی کیا انکو فہیم حیرانی سے منہ کھولے اسکو دیکھ رہا تھا جو مارنے ... میں مصروف تھی

کون ہے یہ جو بنا ڈرے مار رہی ہے کہیں بابا کی نہیں نہیں کبھی ذکر نہیں کیا بابا نے
پوچھوں کیا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا جب گڑیا انکو وہیں روتا چھوڑ کر آگے بڑھی تھی اور وہ
.... دونوں آدمی بھاگ گئے تھے

.... سر یہ لیں پیچھے سے فہیم کو کیسی نے پکارا تھا
.... ہاں فہیم چونکا تھا

.... ہاں ہاں دو فہیم پیسے اور کریڈٹ کارڈ لے کر آگے بڑھ گیا تھا
.... اور سامان لے کر واپس فلیٹ کی جانب بڑھا تھا

فہیم گھر آکر سیدھا میٹینگ کیلئے گیا تھا اور رات دیر تک واپس نا آیا تھا رات دیر تک باہر
..... رہنے کی وجہ سے تھک گیا تھا اسلیئے آتے ہی سو گیا تھا

فہیم نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ہی اپنا بزنس کرنے کا سوچا تھا اور وہ خان بابا ... سے اس بارے میں بات بھی کرنے والا تھا

فہیم کا جب لاسٹ سمسٹر کا رزلٹ آیا تو وہ دوستوں کے ساتھ گھومنے گیا تھا ان میں سے ایک دوست حاجی صاحب کا بیٹا تو جو ہمیشہ انہیں اچھے کی صلاح دیتا تھا ایک دن اس ... کے سامنے خان بابا کی اصلیت آئی تو وہ فہیم کو لے کر اپنے بابا کے پاس چلا گیا تھا ... اور فہیم کے بارے میں سب بتایا تھا

پہلے تو اس لڑکے کے بابا خاموش ہو گئے پھر فہیم کو حلال حرام کا فرق سمجھایا تب سے ... فہیم خان بابا سے کترانے لگا تھا

فہیم نے اپنا بزنس کرنا تھا پر حرام کے پیسوں سے وہ بزنس شروع کر کے اسے بھی حرام نہیں کرنا چاہتا تھا اس لڑکے کے باپ نے اور فہیم کے دوستوں نے پیسے جمع کر کے

دیئے تو فہیم نے خان بابا کو بتائے بنا ہی بزنس اسٹارٹ کر لیا تھا فہیم خان بابا کو اس حرام کی دنیا سے دور لانا چاہتا تھا اسلیئے دن رات ایک کر دیئے تھے اس نے وہ اپنا پورا وقت بزنس کو دینا شروع کر دیا تھا اسلیئے خان بابا سے یہ کہ گیا تھا کہ ملک سے باہر.... گھومنے جا رہا ہوں

.. فہیم نے دن دگنی رات چگنی ترقی کی تھی اب وہ شہر کا نمبر ون بزنس مین بن گیا تھا
... مصیبت تھی تو یہ کہ یہ بات اب خان بابا کو کیسے بتائے

فہیم جب بھی کوشش کرتا قاسم خان کیسی ناکیسی بات پر خفا ہو جاتے تھے چونکہ فہیم نے اپنا نام پہچان بدل کر بزنس شروع کیا تھا وہ اس نے ویسے ہی جاری رکھا تھا



.. گریبا فاطمہ اور الفت بیٹھیں کبیر صاحب والوں کا انتظار کر رہی تھیں

امی جان کیا ہے کب آئیں گے بابا والے؟؟؟ گریٹا انتظار کر کر کے تھک گئی تھی
... اسلیئے بول پڑی تھی

.. آجائیں گے فکر نا کرو تناوش بیگم کہ کر کچن کی طرف بڑھی تھیں
میں نے امی کو صبح ہی کہہ دیا تھا کہ وہ انتظام کروا لیں مہندی کا ہمیں یہاں پر ہی دیر
.... ہو جائے گی الفت ببل چباتے ہوئے بولی تھی

.. اچھا... فاطمہ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو بالکل بچی لگ رہی تھی
ہاں نا اب تک تو آدھے سے زیادہ تیاریاں مکمل بھی ہو گئی ہوں گی اور محلے والوں کو
.... دعوت تو پایا ہی دے آئے ہونگے الفت کہ کر موبائل کی طرف متوجہ ہوئی تھی
... فاطمہ کی آنکھ سے ایک آنسوؤں ٹوٹ کر گرا تھا جیسے گریٹا نے دیکھ لیا تھا
کیا ہوا ہے فاطمہ رو کیوں رہی ہو؟؟ گریٹا کہ کر پاس پوئی تھی اور الفت بھی گریٹا کے کہنے پر
..... فاطمہ کو دیکھ رہی تھی

کچھ نہیں ابو اور بھائی کی یاد آگئی وہ یہاں ہوتے تو وہ یہ کام کر رہے ہوتے جو آج آپ
... سب میرے لیئے کر رہے ہیں فاطمہ نے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

دیکھو فاطمہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اپنی طرف سے کہ تمہیں ہر خوشی دیں بس تم
بھی ہمارا ساتھ دو چلو اچھے بچوں کی طرح آنسو صاف کرو گریا نے کہا تو فاطمہ نے مسکرا
... کر آنکھیں صاف کیں تھیں

اسلام علیکم !!! اس سے پہلے الفت کچھ بولتی باہر سے آتے ہی شاہ نے سلام کیا تھا

.... و علیکم اسلام !!! سب نے جواب دیا تھا

اسلام علیکم کبیر صاحب نے مسکرا کر گریا کو گلے لگاتے ہوئے سلام کیا تھا پر نظریں
.... تناوش بیگم پر تھیں

.... سب نے سلام کا جواب دیا تھا

اسلام علیکم بھائی فرحان کو آتا دیکھ کر فاطمہ نے بھاگ کر آنکھوں میں شرارت لیئے سلام
... کیا تھا

.... و علیکم اسلام !! فرحان نے جواب دے کر عجیب سا منہ بنایا تھا

... فاطمی یہ کیا گریا نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا

شادی سے پہلے سب بہن بھائی ہوتے الفت اور فاطمہ نے ایک ساتھ جھلا کہا تھا ایک
..... آتکھ دبا کر

ہا ہا ہا اچھا گریا نے ہنس کر جواب دیا تھا جبکہ پاس کھڑے شاہ کبیر اور فرحان نا سمجھی
.... سے انہیں دیکھ رہے تھے شادی سے پہلے مطلب؟؟؟ فرحان نے پوچھا تھا
مطلب یہ کے آپکی خواہش آپکی بہن نے پوری کر دی گریا کہ کر فاطمہ کے پیچھے بڑھی تھی
...

... کیا واقعی شاہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا

... ہاں جی الفت نے جواب دیا تھا

.... فرحان کی نظر اب الفت پر پڑی تھی اور حیران ہوا تھا

.... تت ... تم ... الفت چلائی تھی

ارے کان کے پردے پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا فرحان نے کان کو مسلتے ہوئے کہا تھا

....

... نہیں تمہیں ... الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

کیا ہوا ہے کیوں چلائی فاطمہ ہاتھ میں پانی لیئے باہر آئی تھی اور فرحان تو بس اسے ہی
..... دیکھ رہا تھا اب

یہ لیں پانی فاطمہ نے تینوں کے آگے دُش کی تھی اور تینوں نے پانی لیا تمہا اور بیٹھے تھے

.... فرحان تو فاطمہ کو ہی دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر آج الگ ہی رنگ تھے
ہاں فاطمی یاد آگیا مجھے کہاں دیکھا تھے انہیں .. الفت نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا تھا

... کہاں فاطمہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

اس بد تمیز لڑکے کے ساتھ الفت نے کہا تو فاطمہ نے فرحان کی طرف سوالیہ نظر سے ... دیکھا تھا جو فاطمہ کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

.... کیا مطلب تمہارا؟ گریٹا نے پیچھے سے آتے ہوئے پوچھا تھا جو سب سن چکی تھی

.... الفت نے اس دن ہونے والی ساری بات گڑیا والوں کو بتا دی تھی

... اوہ اچھا گڑیا نے ایک نظر غصے سے فرحان کو دیکھا تھا

ہم نے مدد کرنی چاہی تھی پر یہ میڈم تو تحفہ دے گئی تھیں فرحان نے فہیم کو پڑا تھپڑ یاد ... کرتے ہوئے کہا تھا

... ہاں تو غلطی تھی اور اوپر سے مانے بھی نہیں الفت نے کہا تھا

اچھا اچھا بس کریں اب فاطمہ سب سمجھا دے گی راستے میں تمہیں کے کون ہے یہ

... فلحال دیر ہو رہی ہے گڑیا نے کہا تو الفت فرحان کو منہ چڑھا کر دوسری جانب گئی تھی ... کہاں جانا ہے شاہ نے پوچھا تھا

ہم لڑکی والے ہیں تو فاطمہ کے گھر جا رہے ہیں اب آپ سے کل ہی ملاقات ہوگی اور پاپا ... آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گے گڑیا نے کہا تو شاہ کا منہ کھل گیا تھا

نہیں نہیں یہیں ٹھیک ہو تم نہیں جانا شاہ کچھ بولتا اس سے پہلے ہی فرحان بول پڑا تھا ...

.... جی نہیں ہم جائیں گے فاطمہ اور گڑیا ایک آواز میں کہتی اٹھیں تھیں

... اسلام علیکم شافعی اور سمیرہ نے آتے ہی سلام کیا تھا

.... و علیکم اسلام !!... سب نے جواب دیا تھا

... کیسے ہی آپ سب سمیرا نے پوچھا تھا

.... ٹھیک اور خفا بھی بھا بھی گریا نے جواب دیا تھا

... کیوں بھا بھی کی جان سمیرا نے پوچھا تھا

... کل کہاں تھیں آپ؟؟؟ گریا نے سوال کیا تھا

وہ ماما کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی تو اسلئے جانا پڑا سمیرا نے کہا تو گریا کا لہجہ تھوڑا

... نرم ہوا تھا

اب کیسی ہیں آنٹی کیا ہوا تھا انہیں؟؟

وہی شوگر کا مسئلہ ہے اب بہتر ہیں پہلے سے سمیرا نے کہہ کر پاس کھڑی فاطمہ کو دیکھا

... تھا

.... اوہ یہ فاطمہ ہے گریا نے سمیرا کو فاطمہ کی طرف دیکھتا دیکھ کر کہا تھا

... اچھا فرینڈ ہے؟؟ سمیرا نے کہا تھا

نہیں بہن ہے اور بھابھی بھی گریا نے فاطمہ کے کندھے سے کندھا مارتے ہوئے کہا تھا

....

... کیا مطلب شافعی نے پوچھا تھا

... گریا نے ساری بات ان دونوں کو بتادی تھی

میں شاہ تاتو (چلچو) اور فرحان تاتو (چلچو) کے شاتھ (ساتھ) آؤں دا (گا) اپنی تاتیوں

.... چاچیوں) کو لینے کاشان نے ڈانس کرنے والے انداز میں کہا تھا تو سب ہنسے تھے (

.... میں تو اپنی گریا کے ساتھ سمیرا نے کہ کر گریا کو گلے لگایا تھا

.... اور میں فاطمہ نے کہا تو سمیرا نے اسے بھی گلے لگایا تھا

... یہ کیا ہو رہا ہے میں بھی ہوں الفت نے انہیں ایسے گلے لگتے دیکھ کر کہا تھا

.. یہ کون ہے؟؟ سمیرا نے پوچھا تھا

.. چڑیل فاطمہ نے جواب دیا تھا

.... جی ہاں چڑیل کی بیسی الفت نے فاطمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

میں ہوں الفت ان دونوں کی دوست کم بہن زیادہ الفت نے ادب سے سر پر ڈوپٹا لیئے
..... اپنا سر نیچے کر کے ہاتھ آگے بڑھایا تھا

.... ہاہاہاہاہا .. سب کا قہقہہ گونجا تھا اور سمیرا نے ہاتھ تھام لیا تھا الفت کا
اچھا چلو بابا آپکے بعد میں آجائیں گے ہمیں دیر ہو رہی ہے تناوش بیگم نے ہاتھ صاف
... کرتے ہوئے کہا تھا

جی جی آپ سب چلیں میں اور آپکی ماما آتے ہیں کبیر صاحب نے کہا تو تناوش بیگم نے
.... آنکھیں دیکھائی تھی انہیں

ہمیں تو کچھ بولنے ہی نہیں دیا گیا شاہ اور فرحان ایک آواز میں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے
... بولے تھے

.... کل بول لینا شافعی نے کہا تو تینوں ہنسے تھے

... شاہ مجھے کچھ کام ہے میں مہندی تک آ جاؤ گا فرحان کہ کر اٹھا تھا

... کہاں؟؟ تھوڑی دیر آرام کرو سفر سے آئے ہو شافعی نے کہا تھا

... اب تو آرام کل ہی ملے گا فرحان بڑبڑایا تھا اور فاطمہ پر نظر ڈالی تھی

.... نہیں بھائی واپس آکر فرحان کہ کر باہر کی جانب بڑھا تھا

فاطمہ نے ایک نظر فرحان پر ڈالی جو باہر ہی جانب بڑھ رہا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے نظریں
... گھوما گئی تھی

.... سب تیاری کر کے فاطمہ کے گھر کی جانب نکل گئے تھے

... شاہ والوں کی مہندی کی تیاری وجاہت صاحب اور ولید صاحب نے کروائی تھی

..... اور جبکہ گریا والوں کی مہندی کی تیاری الفت کے ماما بابا نے

.... فرحان وہاں سے سیدھا فہیم کے پاس گیا تھا پر وہاں پہنچ کر جو معلوم ہوا دہچکا لگا تھا
.... فرحان نے فہیم کے نمبر پر کال کی تھی اور ملنے کا کہا تھا

.... کیسا ہے جگر فرحان نے جاتے ہی فہیم سے پوچھا تھا

.... ٹھیک ہو تیرے سامنے فہیم نے مسکرا کر گلے لگایا تھا

... یہ کیا کیا ہے تو نے؟؟؟ فرحان نے گھر چھوڑنے کے متعلق کہا تھا

... اس بارے میں بات کرنی ہے کیا؟ فہیم نے کہا تھا

نہیں یار کچھ اور باتیں کرنی ہیں پر وعدہ کر سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے گا میری باتیں سننے
.... کے بعد فرحان نے ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا

... بول میں نے بھی کچھ بتانا ہے فہیم نے کہا تھا

... فرحان نے شروع سے لے کر آخر تک سب بات فہیم کو بتادی تھی

تو مجھے یہ بتا رہا ہے جانتا ہے نا کے میں یہ سب قاسم دادا کو بھی بتا سکتا ہوں فہیم نے
.... ایک آئبرو اچکا کر کہا تھا

نہیں بتائے گا اچھے سے جانتا ہوں تبھی بتایا فرحان نے آرام سے کرسی کے ساتھ ٹیک
.... لگا کر کہا تھا

... اتنا یقین؟؟؟ فہم نے پوچھا تھا

بلکل کیوں کے تو بھی یہ ہی چاہتا ہے کے اب یہ کام نا ہو فرحان پر سکون لہجے میں بولا
.... تھا اور فہیم کھڑا ہو گیا تھا

... کہاں فرحان نے پوچھا تھا
... خان بابا کے پاس فہیم نے ایک سائڈ کی کی اسمائل دے کر کہا تھا
... کیوں؟ فرحان نے پریشانی سے کہا تھا

بس اب بہت ہوا اب یہ کام روکنا ہے فہیم نے مسکرا کر کہا تھا تو فرحان کی جان میں
.... جان آئی تھی

شکر مجھے ایک منٹ کیلئے لگا تھا سچ بتا کر غلطی کی ہے فرحان نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا
....

بابا میں تو کب سے یہ چاہتا تھا کہ بابا یہ کام چھوڑ دیں آخر کب تک ایسے زندگیاں تباہ
... ہوتے دیکھتا میں پر ... فہیم نے بات آدھی چھوڑی تھی
... پر کیا؟؟ فرحان نے فہیم کو بیٹھتے دیکھ کر کہا تھا

بابا کے بہت احسان ہیں مجھ پر اتنا خیال رکھنا کہ انکی جان کو کوئی نقصان نہ ہو میں یہ
کام نہیں کرتا تھا پر ہر وقت ہر چیز کا علم ہوتا تھا سزا تو مجھے بھی ملنی چاہیے فہیم نے کہ
... فرحان کی طرف دیکھا تھا

ہاں پر کرتا تو نہیں تھا اور تو ہر بات مجھے بتاتا نا جانتے ہوئے بھی میری مدد کر دیتا تھا
کتنی ڈیلز نہیں ہو پائی تھی کتنے اسمگلرز تیری وجہ سے پکڑے گئے فرحان نے کندھے اچکا
... کر کہا تھا

بڑا کمینہ نکلا یار میں تو تجھے اپنے ساتھ لے کر جانے والا تھا پر تو آگے کی چیز ہے نکل
.... اب فہیم نے تھپڑ مارتے ہوئے کہا تھا

... ہا ہا اور ایک بات شادی ہو رہی ہے میری فرحان نے آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا
.. واقعی؟؟؟؟ فہیم نے سوال کیا تھا
... ہاں ورنہ میں ایسا مذاق کرتا ہوں؟؟ فرحان نے کہا تھا

.. نہیں لگتا تو نہیں ہے خیر لڑکی کون ہے؟؟؟ فہیم نے پوچھا تھا

سرپرائز ہے اور تو اور تیرے لئے بھی کچھ خاص ہے آج رات مہندی ہے میری فرحان
.... نے سادے سے انداز میں کہا تھا

... کیا مطلب اتنی جلدی فہیم اب حیران ہوا تھا
وہ کہتے ہیں جب اللہ مہربان ہو جائے تو سب آسان ہو جاتا ہے فرحان نے مسکراتے
.... ہوئے کہا تھا

.. ہممم فہیم نے سر ہلایا تھا

... اچھا ایک کام کرنا تو ... میں مہندی سے پہلے تجھے لینے آجاؤں گا فرحان نے کہا تھا

.... ویسے یہ بتانا کیا ہے؟؟؟ فہیم نے عجیب سی نظروں سے دیکھا تھا

.... ہاہاہاہا فرحان نام ہے میرا ... فرحان نے ہنس کر کہا تھا
.... اوہ اچھا ہے فرحانہ نام ہے فہیم نے شاہ کی طرح ہنس کر کہا تھا

... بس اوئے فرحان نے ایسے بلانے پر منہ بنایا تھا

اچھا ایک کام کرتے ہیں پہلے میرے فلیٹ میں چلتے ہیں وہیں سے پھر تیرے گھر چلیں گے ایسے تو مجھے لینے کہاں آئے گا اور میں کیسے آؤں گا فہیم نے کہا تو فرحان نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور دونوں ساتھ اٹھے تھے جانے کیلئے

گڑیا والے فاطمہ کے گھر پہنچے تو الفت کی امی نے انہیں اپنے گھر رہنے کا کہا فاطمہ والوں ... کے ساتھ ساتھ تناوش والوں کو بھی لے گئیں تھیں

امی یہ دیکھیں نا یہ تھوڑا لوز ہے میں کیا کرو اب ایرجنسی میں لائی تھی پہن کر بھی نہیں دیکھا تھا الفت لہنگے کی شرٹ پکڑ کر بیٹھی تھی

.... اچھا نا لاؤ میں دیکھوں حمیدہ بیگم نے شرٹ پکڑی تھی
.... اسلام علیکم الفت کی بہن نے آتے ہی سلام کیا تھا
.... وعلیکم اسلام !! الفت گلے لگی تھی

کہاں ہے ہماری دلہن؟؟

... مایوں بیٹھی ہے الفت نے ہنس کر کہا تھا

... کیا آج تو سفر کر کے آئی ہے پھر مایوں؟؟؟ الفت کی بہن کو حیرانی ہوئی تھی

بابا بابا آپی صرف رسمیں کی تھیں ہماری دلہنیں قید رہنا نہیں چاہتی تھیں اسلیئے گھوما

... رہے ہیں الفت نے پھر بات مذاق میں اڑائی تھی

.... ویسے تو یہ مایوں صرف نام کا تھا گڑیا کو یہ سب پسند نہیں فاطمہ کے کہنے پر کی ہے

... الفت نے کہا تھا

.. گڑیا کون؟؟ الفت کی بہن نے واپس پوچھا تھا

... میں بتاتی ہوں الفت نے کہہ کر اسے بیٹھایا تھا

.... الفت نے گڑیا کے بارے میں سب بتا دیا تھا

.... اوہ اچھا ملاؤ نا ماہم (فت کی بہن) نے کہا تھا

.... اچھا چلو الفت نے کہہ کر عبداللہ کو گود میں لیا تھا

... گڑیا اپنے کپڑے رکھ رہی تھی اور فاطمہ موبائل میں لگی تھی جب الفت روم میں آئی

.... اسلام علیکم !!! ماہم نے سلام کیا تھا

... و علیکم اسلام !!! اگر یا اور فاطمہ نے جواب دیا تھا

.... آپ کیسی ہیں آپ فاطمہ کہ کر ماہم کے گلے لگ گئی تھی

... میں ٹھیک تم کیسی ہو دلہن صاحبہ ماہم نے پیار سے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا

(میں بھی ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیسی ہیں آپ اور مریم (الفت کی سب سے بڑی بہن

..... آپ کیسی ہیں انکا بیٹا کیسا ہے؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا تھا

میں بھی ٹھیک ہوں اور مریم آپ بھی ٹھیک ہیں بس آ نہیں پائیں گیں ماہم نے کہا

... تھا

.... اچھا مجھے افسوس رہے گا اس بات کا فاطمہ نے بچوں کی طرح کہا تھا

... اچھا تم اداس نا ہو ماہم نے پیار سے گال تھپتھا کر کہا تھا

.. گریا مسکرا کر انکی طرف دیکھ رہی تھی

..... فہیم اور فرحان پہلے تو فلیٹ میں گئے پھر شاہ والوں کے گھر کی طرف

... اسلام علیکم !!! فرحان نے جاتے ہی سلام کیا تھا

... وعلیکم اسلام بر خودار کہاں تھے تم؟؟ وجاہت صاحب نے پوچھا تھا

... وہ دادا زرا ان سے ملیں فرحان نے فہیم کے بارے میں سب تفصیل سے بتایا تھا

..... اوہ اچھا مل کر خوشی ہوئی ولید صاحب نے ہاتھ ملا کر کہا تھا

اسلام علیکم بیٹا آگئے ہو تو جاؤ جا کر تیار ہو جاؤ ٹائم کافی ہو گیا ہے مہمان آنے ہی والے

... ہونگے حور عین بیگم نے آتے ہی کہا تھا

وعلیکم اسلام ابھی جاتا ہوں پہلے اس سے ملیں امی یہ میرا دوست ہے فرحان نے کہا تو

.... فہیم نے ادب سے حور عین بیگم کے سامنے سر جھکایا تھا

... ماشاء اللہ بہت پیارا بیٹا ہے حور عین بیگم نے اپنائیت سے سر پر ہاتھ پھیرا تھا

جزاک اللہ آنٹی فہیم نے یہ پیار آج پہلی بار محسوس کیا تھا ورنہ کہاں کبھی کیسی نے ایسے

.... اپنائیت سے بیٹا کہا تھا

... خالہ یہ بھی ہو گیا اسماء ڈرائنگ روم میں آتے ہوئے بولی تھی

... اچھا بیٹا اور وہ زرا شاہ کو دے آؤ اور دیکھنا اٹھا ہے یا نہیں ... حور عین بیگم نے کہا تھا

نہیں تم رہنے دو میں جا رہا ہوں فرحان اچھے سے واقف تھا کہ کتنا چڑھتا ہے اسماء سے ... شاہ اسلیئے فوراً بولا تھا

.... اچھا جاؤ اور تم بھی تیار ہو جاؤ حور عین بیگم نے کہا تو فرحان اٹھا تھا
.... اور بر خودار کیا کرتے ہو آپ اب؟؟؟ وجاہت صاحب نے پوچھا تھا فہیم سے
.... میرا بزنس ہے اپنا فہیم نے منہ نیچے کئے جواب دیا تھا
... ہمممم اور اگے کوئی شادی کا ارادہ ہے ولید صاحب نے کہا تھا
ہا ہا ہا ... انکل جس سے کرنی ہے وہ ہی دشمن بنی بیٹھی ہے فہیم آج پہلی بار کیسی سے
.... ایسے بات کر رہا تھا

کوئی بات نہیں بیٹا میں ہوں نا ویسے بھی میرے دو ہی بیٹے ہیں تیسرے تم بن جاؤ ایک
بیٹی اور ہے جیسے میں نے اپنی بہو بنانے کا شوق پورا کرنا ہے حور عین بیگم نے اپنی
... خواہش ظاہر کی تھی

.... چلیں مجھے بھی آج ماں مل گئی فہیم نے زخمی سی مسکراہٹ دے کر کہا تھا
برخودار اگر مجھے بھی ابو بول لو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کیوں کے امی کا اما اوہ سوری میرا
.... مطلب ہے امی کا شوہر ابو کہلاتا ہے ولید صاحب نے ہنستے ہوئے کہا تھا

فہیم کو یہ فیملی اپنی اپنی سی لگی اتنی اپنائیت سے کبھی کیسی نے بات ہی ناکی تھی
سوائے فرحان کے خان بابا تو ویسے ہی اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے کبھی وقت ہی
.... نا ملا تھا کے کبھی ڈھنگ سے بات بھی کرتے

.... ایک ریکویسٹ ہی آنٹی فہیم نے حور عین بیگم کو مخاطب کیا تھا
.. جی جی بیٹا بولو ... حور عین بیگم نے کہا تھا

..... جو کچرے کے ڈھیر پر چھوڑ گئے کیا قصور تھا میرا فہیم کی آواز کانپی تھی

کیوں نہیں بولا سکتے ہو مجھے اور تو مجھے اس بات کی خوشی ہوگی حور عین بیگم نے ... اپنائیت سے کہا تھا

... شکریہ فہیم نے صرف اتنا ہی کہا تھا

... اسلام علیکم !!! بھئی کیا ہو رہا ہے رضیہ بیگم نے آتے ہی سلام کیا تھا

... وعلیکم اسلام !!! سب نے جواب دیا تھا

... کچھ نہیں آپ بس اپنے بیٹے سے کچھ باتیں کر رہی ہوں حور عین بیگم نے کہا تھا

اچھا پہلے دو تمھے اب تین بیٹے ہو گئے رضیہ بیگم نے فہیم کو عجیب نظروں سے دیکھا تھا

....

..... جی ہاں ... حور عین بیگم نے جواب دیا تھا

... چلیں ابواب ذرا مہمانوں کی طرف متوجہ ہو جائیں؟؟ ولید صاحب نے سوال کیا تھا

... ہاں ہاں چلو وجاہت صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

.... کیا میں بھی آؤں فہیم نے سوال کیا تھا

ہاں ہاں کیوں نہیں ولید صاحب نے خوشی سے کہا تھا تو تینوں باہر کی جانب بڑھے
.... تھے



..... مہندی کی رسم شروع ہو گئی تھی گریا اور فاطمہ اسٹیج پر بیٹھیں تھیں
.... واہ بہت پیاری لگ رہی ہو دونوں ... ماہم نے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تھا
.... گریا اور فاطمہ کا ڈریس ایک جیسا تھا جو گریا نے بنوایا تھا
بلو کلر کی شرٹ اور یلو کلر کا لہنگا اوپر سے پنک کلر کا ڈوپٹا میک کے نام پر صرف آج
... لیپسٹک لگائی ہوئی تھی منہ پر گھونگھٹ کئے بیٹھیں تھیں

... اور آپ بھی آپنی فاطمہ نے جواب دیا تھا
.... شکریہ ماہم نے مسکرا کر کہا تھا
... کہاں ہے یہ چڑیل فاطمہ نے پوچھا تھا

ہا ہا ہا یہیں ہوگی کہیں اپنے بہنوئی کے ساتھ لڑ رہی ہوگی ماہم نے جواب دیا تو تینوں ہنسی
.... تھیں

.... سامنے سے آتے ہوئی الفت فاطمہ کو دیکھی تو ایک نظر اس پر ڈالی تھی
چھوٹی چھوٹی آنکھیں گوری رنگت ہلکا سا میک اپ پنک کلر کی شرٹ اور بلو کلر لہنگا پہنے
... بہت پیاری لگ رہی تھی

... ہو گئی رسم اب تھوڑی مستی ہو جائے الفت نے کہا تھا
... ہاں ہاں کیوں نہیں ماہم بھی ساتھ دیا تھا

رات کافی دیر تک فنکشن چلا تھا جب مہمان سب چلے گئے تو الفت فاطمہ والوں کو روم
میں لے آئی تھی جو آتے ہی فریش ہو کر لیٹ گئی تھیں اور سونے میں زرا بھی وقت نا
.... لگایا تھا اور یہ ہی حال سب کا تھا



.... شاہ والوں کی مہندی کی رسم بھی دھوم دھام سے ادا کی گئی تھی

... فہیم شاہ سے ملا تو وہ ہی اپنائیت تھی اسکے لہجے میں جیسے اسنے محسوس کیا تھا

.... رات کافی دیر تک فنکشن چلا تھا

.... فرحان کو تو کچھ زیادہ ہی خوشی تھی جو اپنی مہندی میں خود ہی بھنگڑے ڈال رہا تھا

فہیم تو اسے دیکھ رہا تھا کہ اتنا خوش شادی ہونے کا ہے تو جب وہ اسکے ساتھ ہوگی تو کیا

.... ہوگا اسکا؟؟؟ حور عین بیگم تو بس بلائیں لے رہی تھیں انکی

... فرحانہ نیند نہیں آ رہی شاہ نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا تھا

سو جا چپ کر کے میں نے تو پورا دن آرام نہیں کیا اور کل بھی فریش اٹھنا ہے مجھے

.... فرحان کہ کر لیٹ گیا تھا

.... اچھا نا اٹھ تو جا بات ہی کر لے تھوڑی دیر مجھ سے شاہ نے کہا تھا

... نہیں معافی فرحان ہاتھ جوڑ کر بولا تھا

مجھ سے کر لو باتیں اگر اعتراض نا ہو تو فہیم نے کہا تھا تو جو حور عین بیگم کے اسرار پر آج
..... یہیں رکا تھا

.... شاہ اسکی طرف متوجہ ہوا تھا تو فرحان بھی ساتھ ہی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا
... تو سو جا شاہ نے کہا تھا

یہ اچھا تھوڑی لگتا ہے تم دونوں باتیں کرو اور میں آرام سے سو جاؤں فرحان نے کہا تو
... شاہ مسکرایا تھا

..... اور رات دیر تک تینوں باتیں کرتے کرتے سو گئے تھے

... زرنش ماری ماری سڑکوں پر گھومتی گھر پہنچی تھی جب موبائل پر کال آئی تھی

... اسلام علیکم !!! زرنش نے سلام کیا تھا

... ہاں وہ کچھ کام تھا اسلیئے نہیں آپائی مقدس زرنش نے کہا تھا

اچھا چلو آتی ہوں پر زیادہ نہیں رک سکتی امی کی طبیعت خراب ہے زرنش نے کہ کمر کال
..... کاٹ دی تھی

... زلزلہ تیار ہو کر مقدس کے گھر گئی تھی

... اسلام علیکم میم !!! مقدس نے سلام کیا تھا

...وعلیکم اسلام !!! زلزلہ نے جواب دیا تھا

... پھر مقدس نے اپنی فیملی سے زرنش کو ملوایا تھا

..... تھوڑی دیر رکنے کے بعد زرنش امی کی طبیعت کا کہ کر گھر چلی گئی تھی

.... یہ مقدس ہمیشہ مجھے تمہاری یاد دلاتی ہے زرنش نے کہ کمر گھر کا دروازہ کھولا تھا

.... زرنش سیدھا اپنی امی کے پاس گئی تھی
... کیسی ہیں امی اب آپ؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

.... میں ٹھیک ہوں میری بیٹی کیسی ہے انہوں نے جواب دیا تھا اور سوال کیا تھا

میں بھی ٹھیک ہوں امی جان وہ کہہ کر پاس بیٹھ گئی تھی آج انکا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا
..... تھا پر خوشی کیا تھا زرنش نہیں جانتی تھی

.... اچھا بیٹا کھانا کھانا ہے انہوں نے پوچھا تو زرنش نے نامیں سر ہلایا تھا

اچھا میں نے تو کھانا ہے لے آؤ کچھ انہوں نے کہا تو زرنش باہر کی طرف بڑھی تھی اور
..... تھوڑی دیر میں ہی ہاتھ میں کھانا لے کر اندر آئی تھی

.... زرنش نے پہلے اپنی ماں کو کھانا کھلایا اور پھر داوٹیاں دیں تھی اور سونے کا کہا تھا
زرنش خود پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھی لیٹنے کا تو کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ
.... نیند تو آنے نہیں والی تھی

.... مراد جب وہاں سے نکلا تو مارا مارا سڑکوں پر گھوم رہا تھا
.... وعلیکم اسلام !!! مراد نے کال اٹھا کر مختصر سا جواب دیا تھا

.... کیا واقعی آگے والی کی بات سن کر جیسے مراد کھل اٹھا تھا

ہاں سینڈ کرو مجھے ابھی مراد نے کہ کر کال کاٹ دی تھی اور بے صبری سے بار بار
..... موبائل کو دیکھ رہا تھا

.... جیسے ہی مسیح آیا تو وہ خوشی سے چلایا تھا

!!! یا اللہ تیرا شکر ہے

مراد نے گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا تھا جب وہ اس ایڈریس پر پہنچا تو ایک گاڑی گھر سے نکل رہی تھی مراد کی نظریں گاڑی میں موجود وجود پر پڑیں تھیں ..

.... تو مطلب وہ اکیلی ہیں مراد کی کرگھر کی جانب بڑھا تھا

.... مراد نے بیل بجائی تو کیسی خاتون کی آواز آئی تھی

... جب انہوں نے دروازہ کھولا تو کیسی اجنبی کو دیکھ کر ٹھٹھکی تھیں

....آپ کون؟؟ اس خاتون نے سوال کیا تھا

.... میں اس گھر میں رہنے والی کا بیٹا ہوں وہ کہ کر اندر کی جانب بڑھا تھا

.. امی جان امی جان کہاں ہیں آپ مراد نے آواز لگاتے ہی کہا تھا
 زرنش کی ماں کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ اپنی بیماری بھلائے باہر کو بھاگی تھیں

... میرا بچا انہوں نے مراد کو پکارا تھا
.... امی جان مراد آگے بڑھ کر انکے لگا تھا
.... نوکرانی تو حیرانی سے دونوں کو ایسے ملتے دیکھ رہی تھی
.... یہ کون ہے بیگم صاحبہ نوکرانی نے ادب سے پوچھا تھا
میرا بیٹا ہے اور زرنش کو اس بارے میں کچھ نا بتانا ورنہ بہت برا ہو گا انہوں نے دھمکی
... دی تھی اور صوفے پر بیٹھیں تھیں مراد کے ساتھ
.... جی بیگم صاحبہ ٹھیک ہے وہ کہہ کر کچن کی جانب بڑھی تھی

امی کہاں تھیں آپ دونوں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہم سب نے آپکو میں نے ابو نے دادا
نے اور آپکے جان سے پیارے شوہر نے مراد نے کہا تو انہوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا
... تھا

... کیا واقعی میرے ... وہ اپنا جملہ مکمل ناکر پائیں تھیں

.... جی ابو زندہ ہیں امی مراد نے کہا تھا

.... مجھے انکے پاس لے چلو وہ اٹھی تھیں

نہیں امی پہلے بتائیں ایسے کیوں چھوڑ گئی تھیں آپ دونوں مراد نے ہاتھ تھامتے ہوئے

.... پوچھا تھا

... وہ بیٹا ہوا یہ تھا کہ زرنش بیگم نے ساری بات مراد کو بتادی تھی

ہائے اللہ ایک بار ہم سے معلوم تو کر لیتی وہ پاگل لڑکی کیوں کہا تھا ہم نے ایسا صرف خالہ کو سنانے کیلئے کہا تھا تا کہ وہ پر سکون ہو جائیں اور آپ دونوں کو کوئی نقصان نا ... پہنچائیں مراد نے اپنا سر پیٹ کر کہا تھا

کیا مطلب انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا تھا پھر مراد نے ساری بات تفصیل سے بتائی تھی ...

.... بیٹا معاف کر دو ہمیں انہوں نے کہا تو مراد نے گلے لگایا تھا

بس امی بہت ہوا ابھی زرنش کو اس چیز ہی سزا ملے گی مراد نے کہا تو انہوں نے مراد کی ... طرف دیکھا تھا

... امی وہ اس سے پہلے مراد کچھ بولتا باہر گاڑی کی آواز آئی تھی مراد جلدی سے اٹھا تھا

امی زری کو کچھ نا بتانا میں پھر آؤں گا سب باتیں تفصیل سے سمجھاؤں گا وہ کہتا کھرکی سے
..... باہر چھلانگ لگا چکا تھا

... زرنش کی امی فوراً کمرے میں چلی گئی تھیں
..... آج وہ پرسکون تھیں بس اب پریشانی تھی تو یہ کے زرنش کو کیسے سنبھالے گا مراد

صبح جب شاہ والوں کی آنکھ کھلی تو ٹائم بہت ہو گیا تھا حور عین بیگم نے ان تینوں کا ناشتہ
... اسماء کے ہاتھ روم میں ہی بھیج دیا تھا
... اسلام علیکم !!! اسماء نے تیز آواز میں کہا تھا
.... وعلیکم اسلام !!!! فہیم اور فرحان نے جواب دیا تھا کیونکہ شاہ واش روم میں تھا
... یہ ناشتہ اسماء نے اشارہ کر کے کہا تھا

.... شکریہ اب آپ جاؤ فرحان نے کہا تھا

.... شاہ کہاں ہیں اسماء نے سوال کیا تھا

... فریش ہونے گیا ہے تم جاؤ فرحان نے پھر سادے سے انداز میں کہا تھا

.... کچھ چاہیے ہو شاہ کو تو مجھے بتا دینا اسماء ڈھیٹ بن کر کھڑی تھی

.... ہاں ٹھیک ہے بتا دیں گے جاؤ فرحان نے جاؤ جاؤ تین بار کہا تھا

... کہا ہے نا جاؤ ایک بار میں بات سمجھ نہیں آتی اس بار فہیم غصے سے بولا تھا

.... جا رہی ہوں ہمارے گھر میں ہی آکر ہم سے بد تمیزی اسماء نے منہ بنا کر کہا تھا

.... فہم غصے سے منہ دوسری ساڈ کر گیا تھا

... اسماء بھی کی نہیں تھی چلی گئی تھی

... کیا ہو گیا ہے یار لڑکی ہے وہ اتنا تو سمجھ فرحان نے کہا تو فہیم نے اسکی طرف دیکھا تھا

یہ لڑکی کے بھیس میں چڑیل ہے چڑیل یہ شاہ کی زندگی تباہ کر دے گی دور رکھو اسکو شاہ

... کی زندگی سے فہیم نے کہا تو فرحان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

ایسا کیوں کہ رہا ہے فرحان نے پوچھا تھا کیونکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا پر گڑیا کے لئے شاہ کی طرف سے پر سکون تھا کیونکہ شاہ اپنی جان سے زیادہ چاہتا تھا گڑیا کو

دیکھا ہے یار میں نے یہ دونوں ماں بیٹیاں کیسے اسکے پیچھے گھومتی ہیں فہیم نے شوز پہنتے ہوئے کہا تھا

... اچھا ناشتہ تو کر لے فرحان نے کہا تھا

نہیں تو کر میں بارات نکلنے سے پہلے آ جاؤں گا اور تیری بات ہوئی خان بابا سے ؟؟ فہیم نے جاتے جاتے رک کر پوچھا تھا

... ہاں کہ دیا ہے کے چاچا کے پاس آیا ہوں فرحان نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا
..... اچھا ٹھیک میں بھی آ جاؤں گا اللہ حافظ فہیم کہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

.... گریا والے بھی آج دیر سے اٹھے تھے

... اٹھتے ہی ہنگامہ کر دیا تھا ان لڑکیوں نے کوئی کپڑے اٹھا رہی تھی تو کوئی جیولری
... چلیں الفت نے ہاتھ میں پکڑا بوسہ رکھتے ہوئے کہا تھا

.... ہاں چلو گریا نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

امی ہم پارلر جا رہے ہیں سیدھا

... وہیں آئیں گے گریا نے تناوش بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا تھا

... امی جان کیا ہو گیا ہے آپکو فاطمہ نے روتے ہوئے سکینہ کو گلے لگایا تھا جو رو رہی تھیں

کیا ہوا سکینہ؟؟ تناوش بیگم انکی طرف بڑھی تھیں دیکھیں نا آنٹی کیسی باتیں کر رہی ہیں
...

کہ رہیں ہیں اب تو میں نے بھی چلی جانا ہے اب تو بس موت کا انتظار ہے اب سکون
... سے مر سکوں گی فاطمہ نے اپنی ماں کی کہی بات دہرائی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

توبہ کریں آپ باجی ایسے خوشی کے موقع پر ایسی باتیں نہیں کرتے خوشی سے الوداع
.... کریں اور اچھے نصیب کی دعا کریں بس حمیدہ بیگم نے کہا تھا

بچیوں تم جاؤ انہیں ہم سنبھالتے ہیں اور میں بھیج دوں گی کیسی کو لینے کیلئے حمیدہ بیگم
.... نے کہا تو وہ تینوں جانے کیلئے اٹھیں تھیں

.... تینوں پارلر گئیں تو پارلر والی لڑکیوں نے اپنا کام شروع کر دیا تھا

..... شاہ یار یہ ٹائٹ ہے فرحان شیروانی پہنتے ہوئے بولا تھا
... موٹے کس نے کہا تھا موٹا ہو شاہ نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا تھا

چل چل چڑھ نہیں کہاں سے موٹا ہوں بلکل فٹ ہوں میں سمجھا گبرو جوان فرحان نے
... ہاتھ پھیلا کر کہا تھا

اب زیادہ جوان نا بن ورنہ میری بہن بچاری انتظار کرتی رہ جائے گی شیروانی کا سوچ شاہ نے
.... کہا تو فرحان واپس شیروانی کی طرف متوجہ ہوا تھا

... امی کہاں ہیں آپ شاہ نے آواز لگائی تھی

.... وہ کچن میں ہیں اسماء جن کی طرح نمودار ہوئی تھی

.... کیا ہو گیا ہے لڑکی ڈرا دیتی ہو شاہ نے ایسے اچانک سامنے آنے پر کہا تھا

بابا بابا ... آپ بتائیں کیا کام ہے میں کر دیتی ہو اسماء نے پاس ہوتے ہوئے کہا تھا اور

..... یہ ہی تو وہ بات تھی جو شاہ کو زچ کرتی تھی

.... نہیں امی کو بولا دو بس شاہ نے آرام سے کہا تھا

.... ٹھیک ہے وہ کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی تھی

... یہ لڑکی کیا ہے؟؟ فرحان نے منہ بنا کر کہا تھا
... کزن ہے میری شاہ نے آنکھیں دیکھا کر کہا تھا

... کیا ہوا ہے حور عین بیگم روم میں آئیں تھیں
... امی یہ تنگ ہے فرحان نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا تھا
ہاں وہ جلدی میں لائی نا شاید اسلیئے خیر دکھاؤ مجھے حور عین بیگم نے کہا تو فرحان نے
.... شیروانی انکی طرف بڑھائی تھی

... اوئے جا کر شرٹ پہن شاہ نے شرٹ لیس دیکھ کر کہا تھا
.... ہاں سوری فرحان نے شرما نے والے انداز میں دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے تھے
..... ہاہاہاہا شاہ نے قمقہ لگایا تھا

.... حور عین بیگم نے شیروانی سیٹ کر کے فرحان کو دے دی تھی

اب وقت تھا بارات لے کر جانے کا تو سب تیار ہو کر باہر کھڑے تھے شاہ اور فرحان تو بھنگرا ڈالنے میں مصروف تھے

.... شاہ فرحان کنٹرول یارو کیا کر رہے ہو فہیم نے پاس آتے ہوئے کہا تھا ... تیری شادی پر پوچھوں گا کہ کیسے کنٹرول کرتا ہے فرحان کہ کر پھر بھنگرا ڈالنے لگا تھا بس فہیم نے کندھے سے پکڑ کر ساتھ کھڑا کیا تھا اس بار فرحان چپ چاپ کھڑا ہو گیا تھا ...

.... شاہ تو چپ چاپ کھڑا تھا جب موبائل پر میسج آیا تھا

.... شاہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی میری جان اپنا وعدہ یاد ہے پھر تمہیں شاہ زیر لب بڑبڑایا تھا

شاہ نے مہرون کلر کی شیروانی پہنی ہوئی تھی ہلکی ہلکی بیئرڈ گوری رنگت مہرون کانچ سی آنکھیں نفاست سے سیٹ کیئے بال ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے بالکل شہزادہ لگ رہا تھا

فرحان نے بلیک کلر کی شیروانی پہنی تھی پٹھانوں جیسی گوری رنگت ہلکی بیئرڈ گرین آنکھیں سیٹ کیئے ہوئے بال ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے بالکل پٹھان لگ رہا تھا

گڑیا اور فاطمہ کو پارلر والی نے تیار کر دیا تھا الفت دونوں کو اپنے سامنے کھڑا کر کے دیکھ کم ایکسرے زیادہ لے رہی تھی چہرے پر سنجیدگی نمایاں تھی .. کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟ فاطمہ نے ایسے دیکھتے دیکھ کر پوچھا تھا ... کیا اچھی نہیں لگ رہیں ہیں ہم گڑیا نے پوچھا تھا

..... ایک منٹ چپ الفت نے کہا تھا

.... الفت نے پہلے گڑیا کی طرف دیکھا تھا

لال لہنگا گولڈن کام کیا ہوا گرے آنکھیں نفاست سے کیا گیا میک اپ بالوں کو جوڑے کی

.... شکل میں قید کیا ہوا تھا سر پر لال ڈوپٹا سیٹ کیا ہوا تھا

.... الفت کی نظریں اب فاطمہ پر گئیں تھیں

لال لہنگا گولڈن کام کیا ہوا بالکل گڑیا کے ڈریس جیسا تھا بس تھوڑا سا چیخ تھا بڑی بڑی

براؤن آنکھیں نفاست سے کیا میک اپ بالوں کو کرل کر کے تھوڑے آگے تھوڑے پیچھے

... تھے دونوں شہزادیاں لگ رہی تھیں

ماشاء اللہ اللہ میری نظر سے بچائے الفت ایکسرے کرنے کے بعد آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر

... چلائی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو میں صدقے میں قربان الفت کہ کر گڑیا اور فاطمہ کے گلے لگی تھی

...

فاطمہ اور گریا نے ویسی نظروں سے الفت کو دیکھا تھا جیسے کچھ دیر پہلے الفت دیکھ رہی تھی

....

... ایسے نا دیکھو مجھے الفت نے منہ بنایا تھا
.... چپ دونوں اسی کے انداز میں بولیں تھیں

افت نے گھیر دار بلو کمر کی فراک پہنی تھی اور میک بھی نفاست سے کیا تھا گلے میں
ڈوپٹا تھا جو بار بار سر پر لے رہی تھی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھلے بال جو کمر پر پھیلے ہوئے
... تھے پاؤں میں پہنی پینسل ہیل جو اسکے قد کو مزید بڑھا رہی تھی

..... تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو فاطمہ اور گریا ایک آواز میں بولیں تھیں
.... تھینکس الفت نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

آپ دونوں بیٹھیں میں کال کر کے کہتی ہوں کے بھیج دیں کیسی کو الفت کہتی ہوئی سائڈ
.... میں ہوئی تھی

... گریا نے کچھ سوچا تھا اور پھر مسکرا کر موبائل اٹھایا تھا

... پیسج کرنے کے بعد گریا نے موبائل واپس رکھا تھا اور فاطمہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی

... فاطمہ ایک بات بتاؤں؟؟ گریا نے کہا تو فاطمہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

... ہاں بولو فاطمہ نے کہا تھا

.... گریا نے جو بتایا اسے سن کر پہلے تو فاطمہ کا منہ کھل گیا تھا پھر ہنسنے لگی تھی

واہ واہ کیا بات ہے میں آپکے ساتھ ہوں اس سے پہلے فاطمہ کچھ بولتی اس سے پہلے

.... الفت بولی تھی جس نے ساری بات چوروں کی طرح کھڑی ہو کر سنی تھی

.... میں بھی فاطمہ ہنسنے لگی تھی

... اچھا یہ بتائیں یہ کب وعدہ کیا تھا آپ نے؟؟ الفت نے پوچھا تھا

شاہ کی برتھڈے پر شاہ نے وعدہ لیا تھا اب پورا بھی کروں گی گریا نے جھومر کو سیٹ

..... کرتے ہوئے کہا تھا

.... اچھا جی میں آپکے ساتھ ہوں فاطمہ نے کہا تھا

... شکریہ گڑیا نے کہ کمر گلے لگایا تھا

.... اور میں الفت نے سوالیہ نظر سے دیکھا تھا

.... آ جاؤ گریبا نے اسے بھی گلے لگایا تھا

اور ہاں میں نے کال کی تھی ماما کو سب ہاں میں پہنچ گئے ہیں ڈرائیور کی طبیعت خراب

ہے بابا والے مہمانوں کو دیکھ رہے ہیں کوئی ہے ہی نہیں لے کر جانے والا اب کیا کرنا

..... ہے؟؟ الفت نے کہا تھا

... میں گاڑی چلا لوں گی چلو گریٹا نے کہا تو الفت نے اسے دیکھا تھا

ہائے کیا بات ہے بھئی دلہن خود ڈرائیو کر کے جائے گی لوگ کیا کہیں گے فاطمہ اور

... الفت نے ایک ساتھ کہا تھا

کہنے دو جو کہتے ہیں فرق نہیں پڑتا اور ہم یہاں سے بارات آنے کے بعد جائیں گے تھوڑی

... دیر سے گریبا کہ کر بیٹھ گئی تھی

..... کیوں؟؟ الفت نے سوال کیا تھا

.... انتظار اچھا ہے فاطمہ نے کہ کر ایک آنکھ دبائی تھی

... بابا بابا یا اللہ میرا شہزادہ بھی ملا دے الفت نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر دعا کی تھی

..... آمین گڑیا اور فاطمہ نے ایک ساتھ کہا تھا

سکینہ بیگم کو تناوش اور حمیدہ بیگم نے کافی پر سکون کر دیا تھا اب وہ خوش تھیں پر بیٹی
..... کی جدائی سے ڈر بھی رہی تھیں

... سکینہ بیگم اکیلی کھڑی تھیں جب تناوش انکے پاس آئی
... سکینہ بات سنو میری تناوش نے پکارا تو وہ انکی طرف متوجہ ہوئیں تھیں

ہماری طرف سے بالکل بے فکر ہو جاؤ ہم بہو نہیں بیٹی لے کر جائیں گے جیسے ہمارے
.... لئے گڑیا ہے ویسی ہی فاطمہ ہے ...تناوش بیگم نے ہاتھ تھام کر کہا تھا

جانتی ہوں تبھی گڑیا نے اسے اپنی بہن صرف کہا نہیں مانا بھی جیسی تیاری اپنے لئے
کروائی ویسی ہی فاطمہ کے لئے کوئی کیسی کے لئے اتنا نہیں کرتا وہ بھی اجنبیوں کے لئے
... جتنا آپ سب نے کیا ہے سکینہ بیگم نے کہا تھا

کہاں اجنبی سکینہ اپنی ہو تم اور فاطمہ ہماری بیٹی ہے تم بے فکر ہو جاؤ تناوش بیگم نے
.... کہا تھا

..... وہ دونوں وہیں کھڑیں تھیں جب بارات آنے کا شور ہوا
تناوش الفت والے نہیں آئے ابھی تک بارات آگئی ہے حمیدہ بیگم نے انکے پاس آکر
.... کہا تھا

... کیسی کو لینے بھیجا؟؟؟ تناوش نے پوچھا تھا

.... نہیں سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے حمیدہ بیگم نے پریشانی سے کہا تھا

... اچھا فکر نا کرو گڑیا لے آئے گی تناوش بیگم نے کہا تھا

.... پر وہ کیسے اس بار سکینہ بیگم بولیں تھیں

ارے ہماری بیٹی ہے نا مشکلوں میں آسان راستہ تلاش کر ہی لیتی ہے آپ چلیں و یلکم
کریں ہم تناوش بیگم مسکرا کر آگے بڑھیں تھیں اور پیچھے ہی حمیدہ بیگم اور سکینہ بیگم
.... تھیں



... صبح جب زرنش کی آنکھ کھلی تو اپنا جسم اسے بھاری محسوس ہو رہا تھا

... وہ اپنی ماں کی طرف ایک نظر ڈال کر اٹھی تھی

.... زرنش نے وضو کر کے نماز پڑھی اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے بیٹھ گئی تھی

.... صبح سات بجے تک وہ قرآن پڑھتی رہی پھر ناشتہ بنانے کیلئے کچن میں گئی تھی
... ناشتہ بنا کر زرنش نے اپنی ماں کو اٹھایا اور ساتھ ہی ناشتہ کیا تھا

زرش اپنی ماں کو کافی خوش دیکھ رہی تھی پر زرنش نے پوچھا نا تمہا کیونکہ اسے لگا تھا ... طبیعت ٹھیک ہونے کی وجہ سے فریش ہیں

امی جان کچھ کام ہے مجھے کیا پتا دیر ہو جائے رات میں آپ سو جانا زرنش نے کہا تو انہوں نے ... نے پیار سے گلے لگا کر ماتھے پر بوسا دیا تھا

جلدی آنے کی کوشش کرنا بیٹا انہوں نے کہا تو زرنش نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور اللہ
..... حافظ کہ کر باہر کی جانب بڑھی تھی

.... زرنش سیدھا اپنے آفس گئی تھی

..... ملائکہ مقدس زرنش کرسی کو گھوما کر شیشے سے باہر دیکھتی ہوئی بولا رہی تھی
.... جی میم ملائکہ اور مقدس نے آتے ہی کہا تھا

.... شمشیر خان زرنش نے نام پکارا تھا

میم اس میں ساری ڈیٹیل ہیں اور یہ شمشیر خان خود ملک سے باہر ہے ملائکہ کہ کر
..... خاموش ہوئی تھی

.... جلدی ہی یہاں آنے والا ہے مقدس نے کہا تھا

..... زرنش نے مقدس کی طرف دیکھا تھا

جی میم یونس نامی شخص سے اسکی آج صبح بات ہوئی ہے یہ رہی کال ڈیٹیل آج سے
ٹھیک دو دن بعد ایک ڈیل ہوگی جس میں شمشیر خان خود بھی آئے گا مقدس کہ کر
..... خاموش ہوئی تھی

... ٹھیک ہے ان دو آدمیوں پر نظر رکھو زرنش نے دو آدمیوں کی تصویریں آگے رکھی تھیں

یہ یونی کالج اور اسکولوں میں بھی ڈرگس بیچتے ہیں کل ہم نے انہیں پکڑنا ہے زرنش کہ کر
.... اٹھی تھی

.... پر میم ملائکہ کچھ بولتی اس پہلے ہی زرنش بولی تھی
.... میں چیف سے بات کر لوں گی زرنش کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی تھی
میم کا بھی کچھ پتا نہیں چلتا کب کیا کرتی ہیں اور کیا کرواتا ہیں مقدس نے کہ کر سر پیٹا
..... تھا اور تصویریں اٹھا کر دونوں باہر کی جانب بڑھی تھیں

مراد پہلے تو چیف سے ملنے گیا تھا پھر شمشیر خان کے بارے میں فائل میں اسٹڈی کر رہا
... تھا

... ایک شخص سامنے آکر بیٹھا تھا مراد کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی
... آگئے تم مراد نے کہا تھا

ہاں یہ لو اس یو۔ ایس۔ بی میں سب کچھ ہے جو تمہیں جاننا ہے مجھ پر باس کو شک ہو گیا
ہے اسلیئے نہیں رک سکتا یہاں وہ کہہ کر اٹھا تھا وہ بیٹھا ایسے تھا جیسے شوز سیٹ کر رہا ہو
پھر اگلے ہی لمحے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا مراد بھی وہاں سے اٹھ کر جانے کیلئے
باہر کی جانب بڑھا تھا

بارات کا ویلکم اچھے سے کیا گیا تھا فرحان اور شاہ کی نظریں تو ہال کے گیٹ پر ہی تھیں
...

... کب آئیں گیں یہ فرحان نے بے چینی سے کہا تھا
فہیم تو تیار ہو جا شاہ نے کچھ کرنے کا کہا ہے فرحان نے کہا تو فہیم نے اسکی طرف دیکھا
... تھا

... کیا مطلب؟؟؟ فہیم نے پوچھا تھا

... فرحان نے جو بتایا اسے سن کر فہیم ہنس رہا تھا
واہ بھئی واہ ہمت والے ہو فیمیلی اور سب مہمانوں کے سامنے لوگوں کا پتا ہے نا کیسی
.... باتیں بنائیں گے فہیم نے کہا تھا

لوگوں کی پرواہ کسے ہے لوگوں کا کام ہے باتیں بنانا سو اگنور شاہ نے کندھے اچکا کر کہا تھا
...

... ٹھیک ہے پھر میں ساتھ ہوں فہیم نے کہا تھا

ہاں میں بھی ساتھ دینے والا ہوں تو تو بھی تیار ہو جا فرحان نے گیٹ کی طرف دیکھتے
... ہوئے کہا تھا

..... ٹھیک ہے .. فہیم کہ کر موبائل کی طرف متوجہ ہوا تھا

.... بارات پہنچ گئی ہے پایا کی کال آئی تھی چلو الفت نے کہا تھا

... گریا میرا دل فاطمہ نے آنکھیں مزید بڑی کر کے کہا تھا

کیا ہوا فاطمہ تم ٹھیک ہو ڈاکٹر کو بلائیں گریا اور الفت دونوں پریشانی سے اسکی طرف بڑھی
.....تھیں

نہیں نہیں پتا نہیں کیوں اچانک سے گبراہٹ ہو تمہیو ہے فاطمہ نے کہا تو گرٹیا نے مسکرا کر اسے گلے لگایا تھا

ایسے گھبراہٹ سب لڑکیوں کو ہوتی ہے نکاح سے پہلے جب وہ کیسی کے نام ہونے جا رہی ہوتیں ہیں مجھے بھی ہوئی تھی اب بھی ہو رہی ہے پر خود کو پر سکون کر لو گریا نے کہا

... تو فاطمہ نے لمبے لمبے سانس لئے تھے

...مجھے بھی ہوگی؟؟ الفت نے پوچھا تھا

.....پیتا نہیں فاطمہ کہ کراٹھی تھی

.... ہے وہ ہینڈسم سوہنا سب سے میرے دل کو گھیر لے کر

گکریا نے ڈانس شروع کیا تھا

... میری نیند چرائی اسنے اور خواب گیا دے کر

.... پیچھے سے فاطمہ سامنے آئی تھی جس نے دوسری لائن پر ڈانس کیا تھا

... اب یہ نینا بولے یار بولے یہ ہی لگتا رہا

الفت بھی نے اس لائن پر ڈانس کیا تھا الفت کو دیکھ کر فہیم تو جم سا گیا تھا اور ٹکر ٹکر

.... اسے ہی دیکھ رہا تھا

....کیسا لگا یہ خاص دن فرحان نے سرگوشی کی تھی جب فہیم ہوش میں آیا تھا

... اور ایک نظر فرحان کو دیکھ کر واپس الفت کی طرف دیکھا تھا

.... کوئی چاہے جتنا رو کے کروں گی پیارارارر

میرے سیئناں سپر اسٹار میرے سیئناں سپر اسٹار میں فین ہوئی انکی میرے سیئناں سپر
.... اسٹار

... ان دو لائٹوں پر الفت فاطمہ اور گریٹا نے ایک ساتھ ڈانس کیا تھا
... گریٹا والے ڈانس کرتے ہوئے اسٹیج کی طرف بڑھی تھیں
... جب شاہ اور فرحان آگے بڑھے تھے اور ہاتھ تھاما تھا انکا

اب شاہ والوں کی باری تھی فہیم آگے بڑھا تو الفت نے ٹکر ٹکر آنکھیں مٹکا کر اسے دیکھا
... تھا

... تمہارا پاٹنر فرحان نے الفت کو کہا تھا اور فاطمہ کی طرف متوجہ ہوا تھا
فہیم نے ایک نظر الفت کو دیکھا جو عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ایسے نا دیکھو پیار
.. ہو جائے گا فہیم نے کہا تھا اور ساتھ کھڑا ہو گیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

الفت نے اسکی طرف دیکھا تو ایک پل کے لئے جم گئی تھی اور اگلے ہی پل آنکھیں گھوما
..... گئی تھی

فہیم نے بلو تھری پیس پہنا ہوا تھا ساتھ بلیک شوز رنگت بالکل الفت جیسی تھی ہلکی
بئیرڈ کالی آنکھیں بال نفاست سے سیٹ کئے ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے کیسی راجہ سے کم نا
..... لگ رہا تھا

... پہلے تو سونگ کی ٹون بجی تھی

... پھر سونگ شروع ہوا تھا

..... ہیریہ سہراہ باندھ کے میں تو آیا رے

... ڈولی بارات بھی ساتھ میں میں تو لایا رے

شاہ اور گریا فرحان اور فاطمہ ایک ساتھ ڈانس اسٹیپ کر رہے تھے الفت اور فہیم الفت فہیم سے اتنا دور تھی کی ہاتھ نا لگتا ویسے سب کے سامنے ایسے لگ رہا تھا جیسے ساتھ ساتھ ہوں بہت سی نظریں ان پر تھیں کوئی پیار سے دیکھ رہا تھا تو کوئی حسد سے

... سونگ پر دونوں کپلز کے ساتھ ساتھ الفت والوں نے بھی پر فورم کیا تھا

حمیدہ بیگم کی نظریں تو فہیم کے چہرے کو ہی دیکھ رہی تھیں وہ دیکھنے میں کافی وجیہ تھا الفت کے ساتھ بھی بڑا کمال لگ رہا تھا

.... حمیدہ بیگم مسکرا کر حور عین بیگم کی طرف گئیں تھیں

اب دونوں دولہنیں اور دولے اسٹیج پر بیٹھے تھے یاسر اور فاطمہ کا نکاح ہونے کے بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا تھا اور پھر فوٹو شوٹ ہوا تھا

.... کچھ دیر بعد رخصتی کا شور ہوا تھا

فاطمہ تو اپنی ماں کے گلے لگے رو رہی تھی ایک وہ ہی تو تھیں جو انکے لئے سب کچھ تھیں
..... اور سکینہ بیگم کے لئے فاطمہ ہی سب کچھ تھی وہ بھی آج پرانی ہو گئی تھی

... فہیم کی نظریں تو الفت پر ہی تھیں جو الفت نے محسوس کی تھیں
.... اور بھی تھا جو فہیم کی اس حرکت کو بہت اچھے سے محسوس کر رہا تھا

... فرحان نے فاطمہ کو اپنے فلیٹ میں لے جانے کا کہا تھا جس پر سب راضی تھے
اور شاہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا اس نے بھی اپنے اپارٹمنٹ میں جانے کی ضد کی تھی
... سب کے منع کرنے کے باوجود



شاہ اور گریٹا جیسے ہی پہنچے تو شاہ نے ایک نظر گریٹا کو دیکھا تھا جو سونے میں مصروف تھی

...

... واہ بیگم کیا بات ہے .. شاہ بڑبڑایا تھا اور گاڑی سے نکل کر گریٹا کی طرف آیا تھا

.... گریٹا شاہ نے پکارا تھا پر گریٹا تو بالکل گم سم تھی

شاہ نے گریٹا کو وہیں چھوڑا اور اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول آیا اور واپس آکر پھر گریٹا کو بانہوں میں اٹھا کر پاؤں سے گاڑی کا گیٹ بند کرتا آگے کو بڑھا تھا اور اپارٹمنٹ میں پہنچ کر پاؤں

.... کے ذریعے دروازہ بند کیا تھا

.... جب شاہ روم میں گیا تو تازے پھولوں کی خوشبوؤں نے ویلکم کیا تھا

شاہ کو اپنے ہاتھوں میں حرکت محسوس ہوئی تھی شاہ نے گریٹا کی طرف دیکھا تو وہ روم کو ... دیکھ رہی تھی

.... لال تازے پھول ہر طرف بکھرے ہوئے تھے موم بتیوں کو بھی سیٹ کیا ہوا تھا
.... کیا دیکھ رہی ہو شاہ نے پوچھا تو گریا نے شاہ کی طرف دیکھا تھا
.... کچھ نہیں گریا کہ کر نظریں جھکا گئی تھی

.... اچھا شاہ کہ کر بیڈ کی طرف بڑھا تھا

.... شاہ نے گریٹا کو بیڈ پر بیٹھایا تھا اور خود الماری کی طرف بڑھا تھا

.... شاہ واپس آیا تو ہاتھ میں ایک لال کلر کا پوکس تھا

.... شاہ نے بکس کھول کر پیل نکالی تھی اور گڑیا کو پہنادی تھی

.... شاہ نے مسکرا کر گریبا کو دیکھا تھا جو شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی

گرٹیا تم میری زندگی وہ حصہ ہو جو اگر الگ ہو جائے تو موت کی خواہش کروں گا شاہ نے
..... ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا

... ہاں جانتی ہوں گڑیا ہاتھ چھڑوا کر اٹھی تھی

گڑیا تم نے کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا؟؟ شاہ نے گڑیا کے ایسے ہاتھ چھڑوانے پر
.... کہا تھا

محبت؟؟ محبت میں نہیں کرتی شاہ گڑیا کہ کر اٹھی تھی شاہ پر تو جیسے آسمان ہی ٹوٹ پڑا
... تھا

ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی شاید وہ نکاح بھی شاہ کی مرضی سے ہوا اس وقت بھی وہ
..... خاموش تھی اور رخصتی بھی شاہ کی مرضی سے ہوئی

..... شاہ چپ چاپ وہاں سے اٹھا تھا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے باہر کی جانب لپکا تھا

.. میری پوری بات نہیں سنو گے گڑیا نے کہا تو شاہ رکا تھا

اب کوئی بات باقی ہے؟؟ شاہ نے کہنے کے بعد ایک زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجائی
..... تھی

..... ہاں بہت کچھ گرٹیا نے کہا تو شاہ نے حیرانی سے گرٹیا کو دیکھا تھا

.... کیا مطلب؟؟ شاہ نے پوچھا تھا

... گرٹیا شاہ کے بالکل سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تھی

میں محبت نہیں کرتی تم سے شاہ محبت سے بھی کئی آگے نکل گئی میں اگر جسم ہوں نا تو
تم میری سانسیں ہو میں اگر دل ہوں نا تو تم دل کی دھڑکنیں ہو گرٹیا نے اپنا ہاتھ شاہ
..... کے منہ پر رکھا تھا

.... شاہ کو جیسے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا

عشق کرتی ہوں تم سے جس کی کوئی حد نہیں کے جس میں صرف اضافہ ہوگا کمی نہیں
.... آئے گی گڑیا نے کہ کر اپنا سر شاہ کے سینے پر رکھا تھا

کیا میں اسے اپنا حق لینے کی اجازت سمجھوں؟؟ شاہ نے پوچھا تو گڑیا نے مسکرا کر اسکی
.... طرف دیکھا تھا

آپکو مجھ سے اجازت کی ضرورت ہے کیا میں تو پوری آپکی ہوں گڑیا نے کہ کر آنکھیں موند
.... لیں تھیں

... شاہ گڑیا کو بیڈ کو تک لایا تھا

..... شاہ نے ایک نظر گڑیا کے چہرے پر ڈالی تھی اور لیمپ آف کر دیا تھا



.... فرحان فاطمہ کو لے کر جب فلیٹ پہنچا تو ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھا تھا

فرحان نے غور سے فاطمہ کے چہرے کو دیکھا تھا اور پھر ایک مسکراہٹ آئی تھی چہرے پر.....

... اہم اہم فرحان نے گلہ کھنکرا تھا

.... فاطمہ سونے کی ایکٹینگ کر رہی تھی جو فرحان نے اچھے سے نوٹ کی تھی

..... اٹھو فاطمہ نیچے اترو فرحان نے کہا تھا پر فاطمہ ہلی تک نا تھی

.... فرحان اتر کر فاطمہ کی سائڈ گیا تھا

.... اترو فاطمہ فرحان نے پھر کہا تھا

... پر وہ فاطمہ تھی ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی

ٹھیک ہے میں اٹھا کر بھی لے جا سکتا ہوں فرحان نے کہہ کر فاطمہ کو بانہوں میں لیا تھا

...

..... یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے فاطمہ فوراً بولی تھی

.... تم تو سو رہی تھی نا چلو شاباش پھر سو جاؤ فرحان کہتا ہوا آگے بڑھا تھا

.... چھوڑیں مجھے فاطمہ فلیٹ تک پہنچتے پہنچتے تقریباً کئی بار یہ بات کی چکی تھی
.. فرحان نے فلیٹ کے باہر کھڑے ہو کر فاطمہ کو نیچے اتارا تھا اور خود ڈور کھولنے لگا تھا
... چلو فرحان نے ڈور کھولتے ہی کہا تھا
... فاطمہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے فلیٹ میں داخل ہوئی تھی

چھوٹا سا ہال تھا جس میں صوفے سیٹ کئے ہوئے تھے وائٹ کلر دیوروں پر تھا اور وائٹ
کلر کے ہی صوفے تھے فاطمہ ہر چیز ہو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی جب فرحان کی آواز اسکے
... کانوں میں پڑی تھی

.... چلیں بیگم فاطمہ نے پیچھے دیکھا تو فرحان اسکے بالکل قریب کھڑا تھا
... کہاں فاطمہ نے ہونٹ کو کاٹتے ہوئے کہا تھا

.... وہ رہا روم فرحان نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تھا
.... فاطمہ نے پہلے اس روم کے گیٹ کو دیکھا جو بند تھا اور پھر فرحان کو
.... نہیں کھاؤں گا تمہیں چلو .. فرحان کہ کر ہاتھ پکڑتا آگے بڑھا تھا

..... فاطمہ کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی اور دل تو جیسے باہر آنے کو تھا
.... فرحان نے روم کا گیٹ کھولا تو وہ کھلتا ہی چلا چلا گیا تھا

روم میں صرف موم بتیاں ہی تھیں جو جل رہی تھیں جیسے ابھی کوئی جلا کر گیا ہو بیڈ پر
... سفید کمر کے جالی جیسے پردے سیٹ کئے تھے
.... فاطمہ نے فرحان کی طرف دیکھا تھا جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو

امی سے پوچھا تھا انہوں نے بتایا کہ تمہیں پھولوں سے ایلر جی ہے اور وائٹ کلر پسند ہے تو بس یہ سب تمہارے لئے فرحان نے پیار سے فاطمہ کے کندھے کو تھامتے ہوئے

..... روم کی طرف اشارہ کیا تھا

.... فاطمہ آہستہ آہستہ اندر کی جانب بڑھی تھی اور پیچھے ہی فرحان بھی
... فاطمہ کو فرحان نے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا تھا
.... جب واپس آیا تو ہاتھ میں کچھ تھا
فاطمہ یہ لو تمھاری منہ دکھائی فرحان نے دو کنگن فاطمہ کے آگے کئے تھے جو دکھنے میں
تھوڑے پرانے لگ رہے تھے اور ڈیزائن سے معلوم ہو رہا تھا کہ کسی شاہی خاندان کے
.... ہیں

یہ میری ماما کی آخری نشانی ہے فاطمہ فرحان نے کنگن پہناتے ہوئے کہا تھا تو فاطمہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

جانتا ہوں سوچ رہی ہوگی کہ میں نے بنا جانے بنا سمجھے تم سے شادی کے لئے ہاں کر دیا کیوں کیا میں نے ایسا فرحان کنگن پہنا کر فاطمہ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا تمہیں پتا ہے فاطمہ بچپن سے ہی ایسا ہوں میں ایک نظر میں جو چیز پسند آ جائے وہ ہمیشہ دماغ پر سوار رہتی ہے تمہارے معاملے میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا

.... فاطمہ غور سے فرحان کی باتیں سن رہی تھی

میری شادی تم سے اتنی جلدی ہو جائے گی کبھی سوچا نہیں تھا اب سمجھ نہیں آتا اپنے پروردگار کا کیسے شکریہ ادا کروں کہ اس نے میری محبت میری جھولی میں اتنی آسانی سے ڈال دی

میری خواہش سے ہوئی یہ شادی تم تو مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی بھائی کہتی تھی تو شادی کیلئے ہاں کیوں کیا فرحان نے آنکھوں میں شرارت لئے پوچھا تھا ... امی کی وجہ سے ... فاطمہ نے کہا تو فرحان نے سوالیہ نظر سے اسے دیکھا تھا

جب گڑیا نے آپکے لئے میرے رشتے کا کہا تو امی کی آنکھوں میں میں نے ایک الگ چمک دیکھی تھی گڑیا نے آپکے بارے میں بتایا امی کو تو امی کا چہرہ چمک اٹھا تھا صرف اس بات پر کہ میری شادی آپ سے ہوگی کتنا پرسکون ہوگئی ہوں گئیں ماما فاطمہ نے ایک آہ بھری تھی ..

جب میں نے رشتے کے لئے ہاں کی تو میرے دل میں آپکے لئے کوئی فیلنگس نہیں تھی
پر گریا آپ کے بارے میں سب بتایا کرتی تھی پھر میں نے بھی آپکے بارے میں سوچنا
شروع کر دیا تھا بس تب سے آپ اچھے لگنے لگے تھے فاطمہ یہ بات کہ کر فرحان کو پر
.. سکون کر گئی تھی

... اب کیا کہ کر بلاؤ گی؟؟؟ فرحان نے شرارتی انداز میں کہا تھا
.... مجھ فاطمہ اس سے پہلے کچھ بولتی فرحان فاطمہ کے ہونٹوں پر جھکا تھا
... فاطمہ کی آنکھیں تو جیسے باہر آنے کو تھیں

..... فرحان نے تھوڑی دیر بعد جب فاطمہ کو پیچھے کیا تو وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی
... کیا بولو گی؟؟؟ فہیم نے پھر پوچھا تھا
بھائی تو بالکل نہیں کہنا یہ کہنے لگی تھی میں فاطمہ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے بولی تھی
.....

.... فرحان فاطمہ کو ہی دیکھ رہا تھا جو اس وقت بالکل بچی لگ رہی تھی

فاطمہ ایسے فرحان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر کنفیوز ہو رہی تھی جب فرحان نے اسے پکارا

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

..... فاطمہ

..... فاطمہ نے فرحان کو دیکھا تھا

کیا مجھے میرا حق ملے گا یا انتظار کرنا پڑے گا فرحان نے پوچھا تو فاطمہ ٹماٹر کی طرح لال
..... ہو گئی تھی

.... بولو؟؟ فرحان نے پوچھا تھا

انتظار کریں آپ فاطمہ شرارت سے کہتی اٹھی تھی فرحان اسکی شرارت سمجھ چکا تھا فرحان نے فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا فاطمہ جو اس کے لئے تیار نا تھی فرحان کی گود میں جا گری تھی

.... لیکن مجھ سے انتظار نہیں ہوتا... فرحان فاطمہ کے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا

.... جی جی بولو چیف نے کہا تھا

.... شمشیر کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا تھا؟؟؟ زرنش نے دانت پیس کر کہا تھا

.... اسلئے ہمیں بتایا کے تم بنا سوچے سمجھے اسے مار دیتی چیف نے کہا تھا

وہ تو میں اب بھی نہیں چھوڑو گی میرے ابو کا قاتل ابھی تک زندہ ہے یہ کیسے برداشت

....کروں میں؟؟؟ زرنش نے کہا تھا

اسے زندہ گرفتار کرنا ہے بہت سی لڑکیاں اسکے پاس قید ہیں اگر وہ مارا گیا تو اسکے آدمی ان سب لڑکیوں کہیں کچھ کرنا دیں ہوش سے کام لو... چیف نے اس بار سختی سے کہا تھا

◆ ◆ ◆ ◆

ٹھیک ہے پر شمشیر کو چھانسی کی سزا عدالت نہیں اس بار میں دوں گی زرنش کہ کر
..... اُمّی تھی

وہ وقت بتائے گا فلحال انکی ڈیل ہونے والی اسکے بارے میں سوچو مراد کے ساتھ ہی جاؤ
..... گے تم سب چیف نے کہا تھا
..... ہرگز نہیں بھول جائیں زرنش کہ کر آگے بڑھی تھی

..... اففف ضد بلکل اپنے باپ جیسی رکھتی ہے چیف نے سر پیٹا تھا



الفت صبح جلدی ہی اٹھ گئی تھی اور بس ایک ہی بات دوہرا رہی تھی گرٹیا والوں کے پاس
..... جانا ہے۔ گرٹیا والوں کے پاس جانا ہے

الفت بس کر دو جاؤ تیار ہو جاؤ تناوش آنٹی کے گھر چلی جاؤ اور ناشتہ لے جانا انکے لئے
.... ماہم نے چڑھ کر کہا تھا

... اوکے الفت کہ کر اپنے روم کی طرف بھاگی تھی
.... ولیمے کا فنکشن رات کا تھا تو سب فلحال بے فکر تھے

.... الفت تیار ہو کر آئی تو حسنین صاحب (افت کے ابو) اسی کا انتظار کر رہے تھے
... چلیں ابو... الفت نے کہا تھا

ہاں بیٹا پر میں نے کچھ کام سے جانا ہے تو تم وہیں سے کیسی کے ساتھ ناشتہ لے جانا ... میں تمہیں باہر ہی اتار دوں گا گھر کے حسنین صاحب نے کہا تھا

ٹھیک کے ابو الفت کہ کر گاڑی میں بیٹھی تھی اور حسنین صاحب نے بھی ڈرائیونگ

..... سیٹ سنبھالی تھی

حسنین صاحب الفت کو شاہ مینشن کے سامنے اتار کر چلے گئے تھے الفت گھر داخل ہوئی تو اسکا سامنا اسماء سے ہوا تھا جو جینز پر چھوٹی شرٹ پہنے باہر کو ہی جا رہی تھی

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

... اسلام علیکم !!! الفت نے سلام کیا تھا

وعلیکم اسلام تم صبح صبح یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟ اسماء نے بے تکلفی سے پوچھا تھا

...

.... وہ میں گریبا والوں کے لئے ناشتہ الفت ابھی اور آگے بولتی اسماء بولی تھی

شاہ اور گریٹا کے لئے ناشتہ میں لے جاؤ گی تم اپنی دوست کیلئے لے جاؤ اسماء کہ کر اندر کی
.... جانب بڑھی تھی

کیسی عجیب ہے خیر مجھے کیا الفت کو کچن سے آواز آئی تھی حور عین بیگم کی تو وہ اسی
... طرف بڑھ گئی تھی

.... اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ دونوں الفت نے مسکراتے ہوئے سلام کیا تھا
.... وعلیکم اسلام بالکل ٹھیک تم کیسی ہو حور عین بیگم نے پوچھا تھا
میں بھی ٹھیک آنٹی فاطمہ والوں کیلئے ناشتہ لے جاؤں میں الفت نے کہا تو تناوش بیگم
... نے اسکی طرف دیکھا تھا

..... ہاں ہاں کیوں نہیں گڑیا والوں کا بھی لے جانا حور عین بیگم نے کہا تھا
نہیں آنٹی وہ باہر ایک لڑکی تھی اس نے کہا تھا وہ لے کر جائے گی الفت نے اسماء کا
..... بتایا تھا

... نہیں تم لے جانا تناوش بیگم نے کہا تو الفت نے حیرت سے انکی طرف دیکھا تھا

....او کے آنٹی پر وہ ناراض نا ہو جائیں الفت کو اسماء کے دل دکھنے کا ڈر تھا
نہیں ہوتی میری بیٹی ہے وہ میں کہتی ہوں تم لے جاؤ تناوش بیگم نے سخت انداز میں
....کہا تھا

.... اسلام علیکم فہم موبائل میں ہاتھ چلاتا کچن میں آیا تھا

... وعلیکم اسلام تینوں نے جواب دیا تھا
... فہیم نے ایک نظر الفت پر ڈالی تھی

یلو کلر کی سادی سی شرٹ بالوں کا جورے شکل میں قید کیا تھا گوری رنگت چہرہ میک اپ سے پاک دو لمٹھیں بار بار گالوں کو چوم رہی تھیں انگلیاں مروڑنے میں مصروف تھی اور..... کچھ کنفیوز بھی تھی

میں ناشتہ لے جاتا ہوں شاہ والوں کے لئے رات میں کہا تھا اس نے کے کوئی اور نا
.... لے کر آئے شاہ کا کوئی اور سے مطلب اسماء کا تھا

... ٹھیک ہے الفت بھی جانا چاہتی ہے تم دونوں چلے جاؤ تناوش بیگم نے کہا تھا
... میں نے بھی جانا ہے اسماء اپنی ماں کے ساتھ کچن میں اندر آتے ہی بولی تھی
... شاہ نے منع کیا ہے فہیم نے مختصر سا کہا تھا

لوجی منع کیا ہے تو یہ لڑکی بھی کیوں جا رہی ہے... رضیہ بیگم نے الفت کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

..... وہ فاطمہ کیلئے جا رہی ہے تناوش بیگم نے کہا تھا
... میری بچی کی خواہش ہے تو جانے دو ناراضیہ بیگم پھر بھی باز نا آئیں تمہیں

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اسماء کو میرے ساتھ بھیج دینا کچھ کام ہے مجھے وہ کرنا ہے حور عین بیگم نے بات بگڑتے
..... دیکھ کر کہا تھا

اسماء پر پٹختی باہر کو چلی گئی تھی اور رضیہ بیگم الفت کو دیکھ کر منہ بسورتی باہر کی جانب
.... بڑھی تھیں

افت خود پر فہیم کی نظریں اچھی طرح محسوس کر رہی تھی وہ کل رات کی وجہ سے پہلے ہی
... عجیب محسوس کر رہی تھی

.... فہیم کو اسکو چھیرنا بار بار مخاطب کرنا پھر لڑنا سب کچھ پر الفت چپ تھی

... چلیں الفت باہر کی جانب بڑھتے ہوئے بولی تھی

.... ایسے فہیم کا اشارہ اسکے کندھے پر موجود دوپٹے کی طرف تھا

.... یہ پکڑیں الفت نے نظریں جھکائے کہا تھا اور بوکس فہیم کو پکڑائے تھے

... الفت نے اپنے سر پر ڈوپٹا سیٹ کیا تھا اور گاڑی کی جانب بڑھی تھی

.... فہم سیتی بجاتا آرام سے ڈائیو کر رہا تھا

...کیا کرتی ہو تم؟؟؟ فہیم نے خاموشی توڑی تھی

..... ہمممم اسٹڈی افٹ جو باہر دیکھ رہی تھی اسکی طرف دیکھا تھا

....گڈ... فہیم نے مختصر سا جواب دیا تھا

..... الفت واپس باہر کی جانب دیکھنے لگ گئی تھی

.... ویسے بالکل چڑیل جیسی ہو تم فہیم نے کہا تو الفت نے اس کی طرف دیکھا تھا

.... کیا مطلب آپکا؟؟؟ الفت نے غصے اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے کہا تھا

مطلب یہ کہ غصہ چڑیلوں کی طرح ہے اور غصہ کرنے کے بعد سوری بھی نہیں کہتی

... ہو فہیم کا اشارہ اس دن ماری گئی تھپڑ کی طرف تھا

اوہ سوری غلطی آپکی بھی تھی آپ نے نوابوں کی طرح بات کی تھی حالانکہ آپی کے پاؤں پر چوٹ آپکی وجہ سے لگی تھی اور ہیلپ بھی نہیں کی تھی آپ نے الفت نے بچوں کی طرح اپنے منہ پر آئے بال کو پیچھے کر کے کہا تھا

.... میں نے تو گھر آکر معافی مانگی تھی فہیم نے کندھے اچکا کر کہا تھا

ہمممممم ایک بار پھر سے سوری آپی کو تکلیف ہوئی آپکی وجہ سے اسلئے مارا تھا وہ تمھڑ

...

میں نے گھر آکر سوری بولا تھا تم بھی جب میرے گھر آؤ گی تب کہنا فہیم نے گاڑی روکتے ہوئے کہا تھا اور نیچے اترتا تھا

... کیا مطلب الفت بھی ساتھ ہی نیچے اتری تھی

... وہ بتاؤں گا بہت جلد خیر چلو فہیم گاڑی لوک کرتے ہوئے بولا تھا

.... نہیں ابھی بتائیں الفت باضد تھی

... فہیم آگے بڑھ رہا تھا اور الفت پیچھے تھی

اولے ہوئے جانے من اسے چھوڑو ہمارے پاس آؤ سب بتائیں گے وہاں پر موجود کچھ

.... لڑکوں میں سے ایک نے کہا تھا الفت کو دیکھ کر

.... دوسرے نے سیٹی بجائی تھی

فہیم غصے سے الفت کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی جانب بڑھنے لگا تھا جب تیسرا لڑکا بھی بولا تھا

....

آئے ہائے مزے لینے آیا ہے یہاں بعد میں ہمارے پاس چھوڑ جانا ہم غریبوں کا بھلا ہی
..... ہو جائے گا

فہیم کی پکڑ الفت کی ہاتھ پر مضبوط ہوئی تھی جو الفت نے محسوس کی تھی اور الفت کی
..... سسکی نکلی تھی

افت نے اچھے سے ڈوپیٹا منہ پر کر لیا تھا اور آگے بڑھی تھی جب فہیم نے اسکا ہاتھ
..... چھوڑا اس لڑکے کی طرف بڑھا تھا

... آجھے مزے میں دیتا ہوں فہیم اس لڑکے پر لٹا تھا
فہیم کا ہاتھ بھاری تھا ایک مکا اور دو تھپڑ پڑنے کے بعد ہی وہ وہیں بے ہوش ہو گیا تھا
..... فہیم نے پہلے دو لڑکوں کو گردن سے پکڑ کر دبوچا تھا

... فہیم چھوڑیں آپ انہیں پلیز چھوڑیں الفت نے فہیم کی بازو پکڑتے ہوئے کہا تھا

... الفت کی طرف فہیم نے دیکھا تو غصہ تو کہیں گم ہی ہو گیا تھا
... چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں پانی بھرا ہوا تھا ناک لال ہو رہی تھی لب پھڑپھڑا رہے تھے
..... فہیم نے دونوں کو چھوڑا تھا اور الفت کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف بڑھا تھا
... کیوں کیا یہ؟؟؟ الفت نے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا
فہیم نے ایک بار الفت کو دیکھا تھا اور فرحان والوں کے فلیٹ کی جانب بڑھا تھا پیچھے ہی
.... الفت تھی

.... جواب دیں الفت لفٹ میں پیچھے آتے ہی بولی تھی
.... فہیم اسے ایسے نظر انداز کر رہا تھا جیسے الفت وہاں ہو ہی نا
الفت غصے سے منہ پھولا کر کھڑی ہوئی تھی اور نیچے والا ہونٹ تھوڑا باہر کو کیا تھا اور اوپر
.... والا ہونٹ منہ میں لیا تھا

فہیم نے ایک نظر اس پر ڈالی جو بالکل بچی لگ رہی تھی شدت سے چاہ ہوئی تھی فہیم کو
.... کے اسکے ہونٹوں پر بوسادے پر اگلے ہی لمحے اپنا منہ پھیر گیا تھا

... ایسے منہ نا بنایا کرو تمہارا ہی نقصان ہوگا فہیم کہتا ہوا لفٹ سے نکلا تھا
کھڑوس کہیں کا عجیب باتیں کرتا ہے میں ماما کو بتاؤں گی الفت نے دل میں ہی کہا تھا
.....

ماما آگے سے جوتے ماریں گیں سمجھی نا بتانا فہیم نے دل میں کہی بات کا جواب دیا تھا
....

... تمہیں کیسے پتا میں نے یہ کہا ہے؟؟ الفت حیران ہوئی تھی
..... فہیم نے پھر بات کو اگنور کیا تھا جیسے الفت سے دور جانا چاہتا ہو

..... فہیم بار بار ڈور بیل بجا رہا تھا پر کوئی ریسپانس نا ملا

فاطمہ کی بچی ابھی تک نیند پوری نہیں ہوئی نا جانے کب باہر آئے گی چڑیل الفت نے
... دل میں کہا تھا

ساری رات بزی تھی آرام تھوڑی دیر اور کر لے تو بہتر ہے اس بار بھی دل میں کہی
..... بات کا جواب فہیم نے دیا تھا

.... الفت تو منہ نیچے کر کے کھڑی ہو گئی تھی ایسی امید تو نا تھی اسے فہیم سے

..... فہیم چہرے پر سنجیدگی سجائے موبائل میں مصروف تھا
👤👤👤👤👤

.... فرحان کی آنکھ فہیم کی کال آنے کی وجہ سے کھلی تھی
فہیم نے کال بزی کر کے ایک نظر فاطمہ کو دیکھا تھا جو فرحان کی شرٹ میں پرسکون انداز
... میں فرحان کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی

.... فرحان فاطمہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر اٹھا تھا اور بنا شرٹ پہنے ہی باہر کو لپکا تھا
.... فرحان یہ نہیں جانتا تھا کہ الفت بھی ساتھ ہے

فرحان نے جا کر گیٹ کھولا تو فہیم سامنے کھڑا تھا الفت تھوڑی پیچھے تھی اس لئے نظر نہیں آئی تھی

کیا ہے یار اتنی صبح ہی آگیا فرحان نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا الفت فرحان کو شرٹ
.... لیس دیکھ کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی

..... یہ لے ناشتہ کر کے آرام سے گھر آ جانا فہیم نے ناشتہ آگے بڑھایا تھا
فرحان کی نظر فہیم کے پیچھی کھڑی الفت پر پڑی تھی جو آنکھوں پر انگلیاں رکھے کھڑی تھی
... پر تھوڑی تھوڑی دیر بعد انگلیوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی

... تو نے بتایا نہیں الفت بھی آئی ہے فرحان دروازے کے پیچھے ہوتے ہوئے بولا تھا
.... ہاں تو کیا ہوا؟؟؟ فہیم نے مسکراہٹ چھپا کر ایک آنکھ دبا کر کہا تھا
دفاع کمینے بعد میں پوچھوں گا تجھے میں فرحان کہ کر دروازہ بند کر گیا تھا اور فہیم کا قہقہہ گونجا
..... تھا

آپکو بتانا چاہیئے تھا کہ میں بھی آنے والی ہوں الفت نے منہ بنا کر کہا تھا اور لفٹ کی
..... طرف بڑھی تھی

.... اب پتا تو چل گیا تھا اسے فہیم نے ہنستے ہوئے کہا تھا

.... بہت برے ہیں آپ الفت کہ کر لفٹ میں گئی تھی

..... ایسے نا کو کیا پتا میں تمہارا شوہر بن جاؤں فہیم نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

آپ سے شادی الفت کہ کر کی تھی پھر بولی تھی ... کرتی ہے میری جوتی الفت نے منہ
..... بنایا تھا

... وقت بتائے گا فہیم نے اپنا منہ الفت کی طرف کیا تھا

کہا ہے نا ایسے منہ نا بناؤ نقصان تمہارا ہے فہیم الفت کے ارد گرد دونوں بازو رکھ کر بولا
.... تھا

... پیچھے ہٹیں بہت برے ہیں آپ الفت نے کہ کر اپنا منہ دوسری طرف کیا تھا

فہیم الفت کے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ فہیم کی سانسیں الفت کو اپنے چہرے پر
.... محسوس ہوئی تھیں

.... نا محرم ہوں فلحال فاصلہ رکھو تو بہتر ہے فہیم کہ کر رکا نہیں تھا لفٹ سے باہر نکلا تھا

..... الفت رونی صورت بناتے پیچھے ہی بڑھی تھی

.... الفت شاہ والوں کے پاس پہنچنے تک بالکل خاموش تھی

.... فہیم کو بھی برا لگا تھا کہ وہ الفت کو آج اپنے اس سلوک سے ڈرا گیا تھا

..... فہیم نے وہاں پہنچ کر شاہ کو کال کی تھی

شاہ باہر آیا تو الفت نے شکر کا سانس لیا تھا اور سلام کرنے کے بعد گریٹا کا پوچھا تھا جو

.... روم سے ابھی باہر آئی تھی

.... اسلام علیکم گریٹا الفت بھاگ کر گریٹا کے گلے لگی تھی

.... وعلیکم اسلام !!! گریٹا نے مسکرا کر جواب دیا تھا

شکر ہے آپ فاطمہ کی طرح نہیں سو رہی ہیں اور بھائی فرحان بھائی کی طرح شرٹ لیس نہیں آئے باہر الفت نے کہ کر سانس لیا تھا سامنے کھڑے شاہ کا منہ کھل گیا تھا جبکہ...

.... ناشتہ آپ لوگوں کیلئے فہیم نے بات نا بڑھے اسلئے کہا تھا

.... آپ لوگ بھی آجائیں بھائی گریٹا نے پیار سے اپنائیت بھرے لہجے میں کہا تھا
.... فہیم نے ایک نظر گریٹا پر ڈالی تھی وہ بھی اسے بہت پیاری لگی تھی
..... نہیں گریٹا آپ لوگ کرو میں کر کے آیا ہوں ناشتہ ... فہیم نے کہا تھا

.... یہ کیا بھائی گڑیا بھی کہ رہے ہیں اور بات بھی نہیں مان رہے گڑیا نے شکوہ کی تھی
.... فہیم نے گڑیا کے کہنے پر ناشتہ کرنے کے لئے ہاں کر دیا تھا
.... فہیم کے بارے میں صبح ہی شاہ نے سب بتا دیا تھا

..... ان تینوں نے ناشتہ ساتھ کیا تھا

... شاہ فرحان نے کال کی ہے وہ گھر کیلئے نکلے ہیں ہمیں بھی چلنا چاہیئے فہیم نے کہا تھا
.... ہاں ٹھیک ہے شاہ کہہ کر اٹھا تھا

..... فہیم والوں کے ساتھ شاہ والے بھی گھر کی جانب بڑھے تھے

.... سب شاہ میمنشن میں ساتھ بیٹھے تھے

.... تم دونوں ساتھ چلو زرا الفت نے کہا تھا
.... کہاں فاطمہ نے سوال کیا تھا
.... چل نا چڑیل چپ کر کے الفت نے آنکھیں دکھا کر کہا تھا

.... الفت اور فاطمہ کو گڑیا اپنے روم میں لے آئی تھی

.... کیا ہوا اب بول چڑیل فاطمہ نے کہا تھا
... صبح دیر سے اٹھی تھی ... فاطمہ آنکھیں مزید چھوٹی کیں تھیں

تجھے اس سے کیا جب تیری شادی ہوگی تب پوچھوں گی فاطمہ نے لال چہرے کے ساتھ
..... کہا تھا

..... ہاہاہاہاہاہا کیا ہوا ہے ؟؟؟ گریٹا نے پوچھا تھا

.... مجھے یہ فہم ہے نا ایک آنکھ نہیں بھایا الفت نے منہ بسور کر کہا تھا

.... کیوں ؟؟؟ گریٹا نے حیرانی سے پوچھا تھا

.... بس ویسے ہی الفت کندھے اچکائے تھے

.... اچھا نا ہوا کیا ہے بتا تو صحیح فاطمہ نے کہا تھا

..... فاطمہ والے تیار تھے انتظار تھا تو بس گھر جانے کا

گرٹیا نے گولڈن کلر کا گاؤن نفاست سے کیا گیا میک اپ بالوں کو چوٹیا بنا کر آگے کیا ہوا
.... تھا بڑی بڑی گرے آنکھیں بہت پیاری لگ رہی تھی

فاطمہ نے سلور کا گاؤں جس پر گولڈن کام ہوا پہنا تھا میک اپ برائید کے حساب سے..... کیا تھا اور ڈوپٹا سر پر سیٹ کیا تھا وہ بھی پیاری لگ رہی تھی

الفت نے مہرون کلر کا لہنگا اور گولڈن کلر کی شرٹ پہنی تھی ہلکا سا میک چھوٹی چھوٹی
... آنکھیں بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑا تھا

..... وہ ایک ننھی بچی لگ رہی تھی بالکل

... فرحان اور شاہ گریٹا والوں کو لینے آئے تھے ساتھ فہیم بھی تھا

....آپ یہاں؟؟؟ گریٹا نے پوچھا تھا

... ہاں مجھے شاہ والے لائے ہیں فہیم نے جواب دیا تھا

اچھا چلو میں اور گرٹا نکلتے ہیں تم سب بھی پیچھے پیچھے آؤ شاہ کہ کر گرٹا کو اپنے ساتھ لے کر
... آگے بڑھا تھا

..... الفت تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ گریبا نے کہا تھا

نہیں میاں بیوی میں کوئی دوسرا نہیں وہ انکے ساتھ آجائے گی شاہ گریبا کا ہاتھ پکڑ کر
.... آگے بڑھ گیا تھا

.... اچھا چلو تم ہمارے ساتھ فاطمہ نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

فہیم لے آنا ایسے فرحان کہ کر آگے بڑھا تھا اور فاطمہ تو منہ کھولے کھڑی تھی اور الفت کے تو پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی وہ صبح سے فہیم سے دور بھاگ رہی تھی اور یہ اسی کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے تھے

.... چلو فرحان نے فاطمہ کو کندھے سے تھام کر آگے کیا تھا
.... فاطمہ بھی ایک نظر بے بسی سے الفت کو دیکھتی آگے بڑھ گئی تھی
..... الفت بھی مرتی کیا ناکرتی فہیم کی گاڑی کی طرف بڑھی تھی
شاہ یہ ٹھیک نہیں کیا آپ نے الفت کو ایسے اس اجنبی کے ساتھ چھوڑ دیا گریا نے غصے
..... سے کہا تھا

.... کیا ہو گیا ہے بیگم صاحبہ اتنا غصہ کیوں؟؟ شاہ نے بے فکر ہو کر پوچھا تھا
کیا مطلب کیوں شاہ بھلے تم الفت کو جانتے نہیں بہن نہیں مانتے پر میں نے اسے اپنی
بہن مانا ہے آخر کیوں تم نے اسے وہاں چھوڑا؟؟؟
گرگیا مسلسل بول رہی تھی شاہ نے غصے سے گاڑی روکی تھی اور گرگیا کو گردن سے پکڑ کر
.... اپنے قریب کیا تھا اور گرگیا کے ہونٹوں پر جھکا تھا
.... گرگیا تو بالکل خاموش ہو گئی تھی بس مکے ہی مار رہی تھی شاہ کے سینے پر

ایک منٹ بعد شاہ نے جب گریا کو چھوڑا تو گریا نے ایک زوردار مکا دے مارا تھا شاہ کی .. منہ پر

.... شاہ کوئی وقت ہوتا ہے جگہ ہوتی کیا یہ ہر جگہ گریٹا غصے سے کہتی منہ پھیر گئی تھی

وقت اور جگہ پر بھی کر لوں گا فلحال بات سنو میری ... شاہ نے کہا تو گڑیا نے اسکی طرف
..... دیکھا تھا

.... کیا ہے بولو؟؟ گڑیا نے کہا تھا

فہیم الفت کو پسند کرتا ہے اور نکاح بھی کرنا چاہتا ہے شاہ نے کہا تو گرٹیا کا منہ کھل گیا تھا

...

کیسے کب سے؟؟ اور یہ پہلی نظر کا پیار صرف فلموں میں ہوتا ہے اصلی زندگی میں نہیں
..... گڑبٹانے کہ کر منہ کھڑکی کی طرف کیا تھا

فرحان نے کہا تھا بالکل اسکے جیسا ہے اور جیسی لڑکی کی فہیم نے خواہش کی تھی ویسی ہی ہے الفت اگر تم سمجھتی ہو کہ فہیم لوفر ہے تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ فرحان بھی ویسا..... ہی ہوگا شاہ نے کہا تھا

..... گھر پر کیسی سوچ میں پڑ گئی تھی

فرحان آپ ایسے کیوں اسکے ساتھ اکیلا چھوڑ آئے اسے؟ فاطمہ نے یہ بات تقریباً دس
.....پندرہ دفاع کہی تھی

بس کر دو یا رکیا ہو گیا ہے میرے بھائی جیسا ہے ساتھ رہا ہوں یقین ہے اس پر مجھے اور
..... محبت کرتا ہے اس سے نکاح بھی کرے گا فرحان غصے میں بول گیا تھا

.... کیا واقعی؟؟ فاطمہ کو تو جیسے یقین نہیں آیا تھا

..... ہاں فرحان نے مختصر سا جواب دیا تھا

.... آئے ایم سوری زیادہ بول گئی میں فاطمہ نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا تھا

..... سوری سے کام نہیں چلے گا کچھ تو دو فرحان نے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

.... فاطمہ نے آگے بڑھ کر فرحان کی گال پر بوسا دیا تھا

.... الفت جب گاڑی کی طرف بڑھی تو فہیم نے اسے پکارا تھا

.....الفت آئے ایم سوری

..... الفت نے پیچھے دیکھا تو فہیم منہ نیچے کئے کھڑا تھا

...کس بات کیلئے الفت نے ہمت کر کے پوچھا تھا

.... کل جو میں نے کیا اس کے لئے فہیم نے کہا تھا

.... ٹھیک ہے معاف کیا پر چلیں اب الفت نے سنجیدگی چہرے پر لا کر کہا تھا

.... جی فہیم کہ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا اور الفت بھی آگے ہی بیٹھی تھی

سب ہال پہنچ چکے تھے فرحان اور شاہ گڑیا والوں کے ساتھ ہی داخل ہوئے تھے ایک
.... ساتھ

ولیمے کی تقریب رات دیر تک چلی تھی اور آج سب نے شاہ مینشن جانا تھا تناوش بیگم
.... کے اسرار پر

الفت کی بہن ماہم تو اپنے بیٹے اور شوہر کے ساتھ واپس چلی گئی تھی اور شافعی والے
..... بھی چلے گئے تھے کیونکہ شافعی کی ساس آئی ہوئی تھی

اسماء کا موڈ صبح کی وجہ سے خراب تھا اسلئے ناراضگی ظاہر کر رہی تھی جیسے کیسی نے
.... نوٹ نہیں کیا تھا

فہیم تو پھر بھی باز نا آیا تھا الفت کو زچ کرنے میں اور وہ یہ کام بھرپور طرح سے سرانجام
.... دے رہا تھا اور الفت زچ بھی ہو رہی تھی

الفت پہلے تو خاموش ہو جاتی پھر اپنی مسکراہٹ دبا جاتی تھی جیسے کوئی محسوس نا کر پاتا
..... تھا

... رات سب شاہ مینشن میں آئے تھے اور سب نے سونے میں ہی بھلائی جانی تھی
.... شاہ جب روم میں آیا تو گریٹا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی جیولری اتار رہی تھی
... کیا ہوا ہے کیا سوچ رہی ہو؟؟؟ شاہ نے گریٹا کو حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا
آج دیکھا فہیم بھائی کے انداز تو بہت ملتا ہے فرحان بھائی سے گریٹا نے پرسوچ انداز میں
.... کہا تھا

.... اچھا جی شاہ نے اپنے لب گریٹا کی گردن پر رکھے تھے
.... پیچھے ... گریٹا کہ کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی
... ایسے کیسے بیگم کہ کر شاہ بھی پیچھے ہی بڑھا تھا

... کیا ہو گیا ہے فرحان مجھے نیند آئی ہے فاطمہ نے تھکے ہوئے انداز کہا تھا

... تو سو جاؤ فرحان نے فاطمہ کی شہ رگ پر بوسہ دے کر کہا تھا
ایسے تو بالکل نیند نہیں آئے گی فاطمہ فرحان سے دور ہوئی تھی آجائے گی فرحان نے
فاطمہ کو کھینچ کر اپنے پاس کیا تھا اور ہونٹوں پر جھکا تھا اور فاطمہ بھی ہار مان چکی تھی
..... اسکے سامنے

.... الفت ٹیس پر آئی تھی جب اسکی نظر فہیم پر گئی تھی
..... وائٹ کلر کا سوٹ پہنے آنکھیں موند کر منہ چاند کی طرف کر کے کھڑا تھا
.... تم یہاں کیا کر رہی ہو فہیم بنا آنکھیں کھولے بولا تھا

..... آپکو کیسے پتا میں آئی ہوں؟؟؟ الفت نے حیرانی سے پوچھا تھا

یہ حس مجھ میں پائی جاتی ہے کے بنا دیکھے بتا سکتا کون ہے کون نہیں فہیم نے کہ کر
..... آنکھیں کھولی تھیں اور الفت کو دیکھا تھا

.... بڑے آئے بابا حس پائی جاتی ہے الفت کہ کر دوسری سائڈ کھڑی ہو گئی تھی

.... تھک گئی تھی ناتم تو پھر سوئی کیوں نہیں؟؟ فہیم نے پوچھا تھا

سرد تھا چائے پینے کا دل کیا تو بنالی پینے کیلئے فریش ہوا چاہئے تھی تو اسلئے یہاں اوپر
.... آگئی الفت نے ایک سانس میں سب بتایا تھا

.... اچھا ... فہیم نے مختصر سا لفظ کہا تھا

..... آپ یہاں کیوں ہیں الفت نے چائے کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا تھا

... میں رات کو کم ہی سوتا ہوں ... فہیم نے کہا تھا

.... اوہ الفت کہہ کر چپ ہوئی تھی

فہیم نے الفت کے ہاتھ میں پکڑی چائے چھینی تھی اور ایک گھونٹ گلے سے نیچے اتارا تھا

...

..... اپنی بنا لائیں میری چائے مجھے واپس کریں الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

... عادت ڈالو فہیم کہہ کر نیچے کی جانب بڑھا تھا

کیا مطلب ہے؟؟؟ الفت فہیم کی آدھی ادھوری باتوں سے تنگ آکر اب پھٹ ہی پڑی

.... تھی

..... فہیم نے ایک نظر الفت کو دیکھا جو غصے سے چھوٹی سی ناک پھولائے کھڑی تھی

.... جلد پتا لگ جائے گا فہیم نے کہہ کر چائے کا کپ منہ کو لگایا تھا

..... الفت کو مزید غصہ آیا تھا

میں کل ہی امی کو بتاؤں گی آپکی یہ سب باتیں اور میں اپنے گھر چلی جاؤں گی واپس کبھی

.... نہیں دیکھوں گی آپکو کھڑوس الفت کہ کر نیچے کی جانب بڑھی تھی

.... الفت فہیم نے پکارا تو الفت کی تھی اور اسکی طرف دیکھا تھا

کیا تھیں بھی رات کو دیر تک جاگنے کی عادت ہے؟؟؟ فہیم نے پوچھا تو الفت کے ماتھے

.... پر بل آئے تھے

.... نہیں بس آج ہی سر درد کی وجہ سے ... الفت نے کہا تھا

.... ہممم فہیم نے سوچنے والے انداز میں کہا تھا

.... فہیم چپ چاپ نیچے کی جانب بڑھا تھا

.... فائدے ہی فائدے ... فہیم نے اتنی آواز میں کہا تھا کہ الفت نے صاف سنا تھا

کیسے فائدے الفت نے پوچھا تو فہیم ہنستے ہوئے چلا گیا تھا فہیم اچھے سے جانتا تھا اسکی
آدھی ادھوری بات الفت کو زچ کرتی ہے اسلئے اب بھی وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا تھا
..... اور پیچھے الفت پر پٹختی نیچے چلے گئی تھی



مراد ریسٹورنٹ سے نکلنے کے بعد سیدھا زرنش کی ماں کے پاس گیا تھا وہاں جا کر مراد نے
.... غلط فہمی دور کی تھی انکی

بیٹا معاف کرنا مجھے زرنش کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے تھا پر وہ کہا ایسے تھا ابو نے لگ رہا تھا
.... کے سچ کہ رہیں

.... اچھا امی چھوڑیں اس بات کو اب آپکی طبیعت کیسی ہے .. مراد نے بات بدلی تھی

میں ٹھیک ہو اب تم سے ملنے کے بعد تو بالکل ٹھیک ہو گئی ہوں انہوں نے ماتھے پر
..... بوسہ دے کر کہا تھا

.... امی کب تک آئے گی زری؟؟؟ مراد نے پوچھا تھا

..... پتا نہیں کہ رہی تھی چیف سے ملنے جائے گی

..... ٹھیک ہے مراد نے کہا تھا

اچھا بیٹا کچھ کھاؤ گے؟؟؟

.... نہیں امی جا رہا ہوں اب میں کافی دیر ہو گئی ہے دو ہفتے بعد چنڈا کی ڈیلیوری ہے

..... اچھا بیٹا خیال رکھنا میری بچی کا اچھے سے اور احسن کو بولو مجھے مل کر جائے

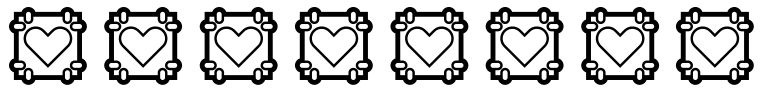
..... اچھا امی کہوں گا مراد کی کرگلے لگا تھا اور باہر کی جانب بڑھا تھا

.... زرنش وہاں سے نکل کر واپس آفس گئی تھی

.... وہاں رات تک سب سے بے خبر بیٹھی تھی

..... جب رات کافی ہو گئی تھی تو اپنے گھر کی جانب بڑھی تھی

زرنش جب گھر پہنچی تو میڈ نے بتایا تھا کہ اسکی امی جان سو گئی ہیں زرنش فریش ہو کر
..... انکے پاس گئی تھی اور پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھی اور گہری سوچوں میں گم کو گئی تھی



صبح گریا والے دیر سے اٹھے تھے اور کبیر صاحب تو فرحان اور شاہ کو لے کر فارم ہاؤس پر
گئے تھے گریا کو آج تناوش بیگم نے گھر پر روکا تھا الفت واپس گھر چلی گئی تھی اور فہیم
... واپس اپنے بزنس کی طرف متوجہ ہوا تھا

..... زندگی اپنے معمول پر آگئی تھی
ابو یہ دیکھیں یہ جو ڈیل ہونے والی ہے اس میں قاسم خان کے ساتھ ساتھ اور بھی
اسمگلرز ہیں جو یہاں آئیں گے اور ساتھ انہوں نے لڑکیوں کو بھی بیچنے کا کہا ہے اور
..... لڑکیاں سب اسی گوداؤن میں ہیں شاہ نے کہا تھا

فرحان اوہ میرا مطلب ہے یاسر صاحب جائیں واپس اپنے کام کی طرف کبیر صاحب نے
..... مسکرا کر کہا تھا

.... جی جی ضرور بس کل جاؤں گا فرحان کہ کراٹھا تھا
..... صحیح رات ہو گئی ہے گھر چلیں ؟ شاہ نے کہا تھا
.... ہاں چلو کبیر صاحب اٹھتے ہوئے بولے تھے

.... فاطمہ باہر لون میں ہی تھی جب کبیر صاحب والے گھر آئے
... اسلام علیکم !!! فاطمہ نے سلام کیا تھا
..... وعلیکم اسلام !!! تینوں نے جواب دیا تھا

...تینوں اندر آئے تو سب اندر ہی تھے

.... اسلام علیکم انہوں نے سلام کیا تھا

وعلیکم اسلام آپکا ہی انتظار کر رہے تھے فریش ہو جائیں آپ میں کھانا لگاتی ہوں تناوش
.... بیگم کہہ کر اٹھی تھیں

آنٹی ہم جا رہے ہیں واپس کھانا راستے میں ہی کھا لیں گے کھانا کھانے بیٹھے تو دیر ہو جائے
... گی فرحان نے کہا تھا

.... ایسے کیسے بیٹھو کھانا کھاؤ پھر جانا حور عین بیگم نے کہا تھا
.... نہیں آنٹی صبح کہہ رہے ہیں فرحان ہمیں چلنا چاہیے فاطمہ نے کہا تھا

.... ٹھیک ہے پر دیہان سے جانا گریبا نے گلے لگتے ہوئے کہا تھا

.... اللہ حافظ دونوں کہہ کر گھر کی جانب بڑھے تھے

.... سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تھا اور سونے کیلئے چلے گئے تھے

... شاہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جب گریٹا پاس آکر لیٹی

... کیسا گزرا دن شاہ نے پوچھا تھا

.... اچھا تھا اور تمہارا گریٹا نے سوال کیا تھا

.... بس ٹھیک تم جو ساتھ نہیں تھی شاہ نے گریٹا کے گرد بازو حائل کر کے کہا تھا

... ہممم گریٹا نے ایک آئبرو اچکا کر اسے دیکھا تھا

.... کب ہے ڈیل گریٹا نے اگلا سوال کیا تھا

.... تین دن بعد شاہ نے کہا تھا

سو جاؤ تھکے ہوئے لگ رہے ہو بہت گریٹا نے کہ کر شاہ کے سینے پر سر رکھا تھا اور دونوں

... پر سکون نیند سو گئے

وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ سکون صرف کچھ دن کا ہے آگے کیا کیا قیامت ٹوٹنے والی
تھی ان پر وہ سب اس سے بے خبر تھے

.... صبح شاہ اٹھا تو گریٹا فجر کی نماز پڑھ رہی تھی
.... گریٹا نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی تھی
.... گریٹا ادھر آؤ شاہ نے پکارا تو گریٹا جائے نماز جگہ پر رکھ کر اسکے پاس آئی تھی
گریٹا اگر مجھے کچھ ہو جائے تو کیا بھول جاؤ گی مجھے ؟؟ شاہ نے ناجانے کیوں آج یہ سوال
.... کیا تھا

.... کیا بکواس کر رہے ہو صبح صبح اٹھتے ہی شاہ گریٹا غصے سے کہہ کر اٹھی تھی
.... بکواس نہیں کر رہا پوچھ رہا ہوں شاہ نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا
تو سنو پھر شاہ اگر تمہیں کچھ ہو گیا نائیں بھی اسی وقت مر جاؤ گی تمہیں پتا ہے میری
... دعا کیا ہے ؟؟ گریٹا نے پوچھا تو شاہ نے نفی میں سر ہلایا تھا

یہ ہی کے جب شاہ کی جان اللہ لے نا تو اسی پل میری جان بھی اس جسم سے نکال لے
میری سانسیں تمہارے ساتھ جوڑ دے اگر تم سانس لو تو میری سانسیں چلیں اگر تم
سانس نا لو تو میری سانس بھی اسی وقت رک جائے... گریبا کہ کر خاموش ہوئی تو شاہ یک
..... ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا

... کیا ہوا گریبا کہتے ہوئے اٹھی تھی

کچھ نہیں بس دیکھ رہا کیا اس عشق کے لائق تھا جو مجھے اللہ نے عطا کیا ہے .. شاہ نے
..... پیار بھری نظر گریبا پر ڈال کر کہا تھا

اچھا چلیں اب اٹھیں آج اس چیف کے پاس بھی جانا ہے گریبا منہ کے زاویے بگاڑ کر
... بولی تھی

..... ہا ہا ہا میں نماز پڑھ لوں شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا تھا
..... ہمممم میں قرآن پڑھ لوں گریبا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی

... شاہ بھی نماز پڑھ کر قرآن پڑھنے بیٹھ گیا تھا

.... آٹھ بجے تک دونوں قرآن پڑھ کر اٹھے تو گریٹا ناشتہ بنانے کیلئے کچن میں گئی تھی

.... کیا ہو رہا ہے اسماء نے کچن میں آتے ہی پوچھا تھا

.... تم یہاں شاہ نے حیرت سے پوچھا تھا

ہاں کل رات یہاں سے گزر رہی تھی تو رات کو دیر ہو گئی تھی اسلئے خالہ نے کہا یہاں رک

.... جاؤ اسماء نے جواب دیا تھا

... اچھا حادث بھائی کہاں ہیں اسماء شادی پر بھی نظر نہیں آئے گریٹا نے پوچھا تھا

ہاں وہ اس شہر کے جانے مانے بزنس مین ہیں ناکیا نام ہے انکا اسماء نے سوچنے

.... والے انداز میں دماغ پر ہاتھ رکھا تھا

.... احسن شہریار ... فہیم نے پیچھے سے جواب دیا تھا

... ارے بھائی آپ یہاں خیریت تو ہے گریٹا نے پوچھا تھا

ہاں وہ حور عین ماما نے کہا تھا کہ یہ سامان چاہیئے سارا دن ٹائم نہیں تھا کل تو سوچا صبح ہی دے آؤں اس لئے آیا تھا باہر ولید پاپا ملے تھے انہوں نے کہاں تھا ماما یہاں ہونگی پر ماما تو یہاں بھی نہیں ہیں فہیم نے کہا تھا

آپ کیا بول رہی تھی مس؟؟

ہاں احسن شہریار کے پاس کام کرتا ہے تو اسی نے کیسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر بھیجا تھا آجائیں گے کچھ دنوں تک اسماء نے کندھے اچکا کر کہا تھا

.... کیا نام ہے آپکے بھائی کا؟؟ فہیم نے سوال کیا تھا

.... حارث محمد شفیع ... اسماء نے کہا تھا

... کبھی احسن شہیار کو دیکھا ہے؟؟ فہیم نے سوال کیا تھا

..... گریٹا اور شاہ تو چپ چاپ انکی باتیں سن رہے تھے اور گریٹا ناشتے بنا رہی تھی
نہیں دیکھا اور میں نے کیا کرنا دیکھ کر مجھے شادی تھوڑی کرنی ہے... اسماء نے کہا تھا

◆ ◆ ◆ ◆

ہاہاہاہاہا وہ تم سے شادی کرے گا بھی نہیں جو کیسی اور کے حق پر ڈاکا ڈالنے کی

... سوچ رکھتی ہو فہم ایسا ہی تھا منہ پر سب بول دینے والا

.... شاہ کو ہنسی آئی تھی پر اگلے ہی پل منہ پھیر گیا تھا

..... کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟ اسماء نے آئبرو اچکائی تھی

.... ایک منٹ فہیم نے اپنا موبائل نکالا تھا

وعلیکم اسلام... مجھے حارث محمد شفیع کے بارے میں بتاؤ کے کس کام کے لئے اسے

.... شہر سے باہر بھیجا ہے اور کب سے نوکری کر رہا ہے فہیم نے کہا تھا

اسماء اور گڑیا منہ کھولے سب دیکھ رہی تھیں پر شاہ تو چپ چاپ سینڈوچ سے انصاف کر

.... رہا تھا

.... ہاں ٹھیک ہے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فہیم بولا تھا

میڈم آپکا بھائی وہاں کام نہیں کرتا اور مجھے جہاں تک معلوم ہے اکثر احسن شہریار خود ہی ... جاتا ہے شہر سے باہر فہیم نے کہا تھا

... تمہیں کیسے پتا ہے؟؟؟ اسماء نے پوچھا تھا

.... میرا دوست ہے فہیم کہ کر رکا نہیں تھا باہر کی جانب بڑھا تھا

..... اسماء تم بیٹھو میں ناشتہ لگاتی ہوں گریبانے کہا تو اسماء باہر کی جانب بڑھی تھی

.... گریا نے ناشتہ ٹیبل پر لگا کر سب کو بلایا تھا تو سب نے ساتھ ناشتہ کیا تھا

..... ناشتہ کرنے کے بعد گریٹا اور شاہ چیف سے ملنے کیلئے گئے تھے

... اسلام علیکم ... شاہ اور گریٹا نے جاتے ہی سلام کیا تھا

...وعلیکم اسلام ..چیف نے جواب دیا تھا

.... مبارک ہو چیف نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جیسے شاہ نے تھام لیا تھا

...تھینکس شاہ نے جواب دیا تھا

... ویکم چیف نے مختصر سا کہا تھا

... کب ہے ڈیل؟؟ چیف نے سوال کیا تھا

.... پرسوں شاہ نے جواب دیا تھا

.... تم نہیں جاؤ گی چیف نے گڑیا کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

..... پر کیوں؟؟؟ گڑیا نے حیرانی سے پوچھا تھا

تم ان دو آدمیوں کو سنبھالنا یہ پرسوں یہاں آئیں گے چیف نے دو تصویریں آگے کیں

... تمہیں یہ تو شوکت اور زیب ہیں... فرحان بیٹھتے ہوئے بولا تھا

... تو یہاں کیا کر رہا شاہ نے پوچھا تھا

..... بھنگڑا ڈالنے آیا ہوں فرحان نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

.. بکواس نا کر بتا؟؟ شاہ نے پھر پوچھا تھا

فاطمہ کے ساتھ آیا ہوں جا رہا تھا امی کے پاس چھوڑنے تو سوچا آسکریم ہی کھلا دوں
... فرحان نے کہا تھا

... اسلام علیکم فاطمہ نے آتے ہی سلام کیا تھا

.... وعلیکم اسلام ... سب نے جواب دیا تھا اور گریٹا فاطمہ کے گلے لگی تھی

.... یہ لڑکی چیف نے حیرانی سے فرحان کو دیکھا تھا

... ہاں جی فرحان نے جی کو لمبا کھینچا تھا

یہ صحیح ہے ہیلپ مانگی تھی اس سے شاہ یا اسکا ہاتھ؟؟ چیف نے ہنستے ہوئے کہا تھا
...

.. ہم نے تو ہیلپ مانگی تھی پر ہاتھ بھی ساتھ ہی آگیا فرحان نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا
اچھا چلو بھئی یہاں زیادہ رکنا ٹھیک نہیں ہے تمہارے لئے تو بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے
... جلدی جلدی نکلو یہاں سے چیف کہہ کر اٹھا تھا

جی جی بالکل چلے جائیں گے فرحان نے کہ کر ہاتھ ملایا تھا اور شاہ نے بھی اور چیف
..... باہر کی جانب بڑھا تھا

... تو کیا سوچا ہے تم دونوں نے شاہ نے گڑیا اور فاطمہ کی طرف دیکھا تھا
.. کس بارے میں فاطمہ نے انجان بن کر کہا تھا

ہمارے بچوں کی پڑھائی کے بارے میں فرحان نے بے باکی سے کہ کر دانتوں کی نمائش
.. کی تھی

.. شاہ نے آنکھیں دیکھائیں تھیں

... الفت اور فہیم کے بارے میں؟؟؟ شاہ نے کہا تھا

کیا سوچنا وہ تو وہ ہی جانے اور الفت ایسا کچھ نہیں سوچتی اسکے بارے میں تو یہ سوال ہی
..... پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس سے شادی کرے گی گڑیا نے کہا تھا

وہ فاطمہ بھی مجھے بھائی کہتی تھی اب بھائی بول کر دکھائے فرحان نے کہا تو فاطمہ نے
.... منہ نیچے کر کے ہنسی دبائی تھی

.... ہائے یاد ہے میرے بھائی؟؟ شاہ نے افسوس کرتے ہوئے کہا تھا

.... ہاں یاد ہے فرحان نے مصنوعی آنسوں صاف کئے تھے

.... بابا بابا تینوں ہنسے تھے

..... یہاں بات الفت والوں کی ہو رہی ہے نا؟؟؟ شاہ نے کہا تھا

... ہاں ... فرحان نے جواب دیا تھا

فہیم کے ساتھ رہا ہوں میں دو تین مہینے اچھے سے جان گیا ہوں اسے فرحان نے کہا تھا

...

بھائی آپکی بات ٹھیک ہے آپکو پتا ہے اس نے الفت کے ساتھ کیا کیا تھا؟؟؟ گریبانے
.... کہا تھا

....کیا کیا تھا؟ شاہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

.... فاطمہ اس دن صبح ہونے والی بات بتادی تھی

... بتایا تھا اس نے اور مجھ سے اور شاہ سے مار بھی کھائی تھی فرحان نے جواب دیا تھا

.... کیا مطلب؟؟ گریا نے پوچھا تھا

.... فرحان نے بتانا شروع کیا تھا

الفت جب تینوں کے لے کر روم میں گئی تھی تبھی فہیم نے فرحان کے موبائل پر میسج

... کیا تھا اور اٹھ کر اندر کی جانب بڑھا تھا

... مجھے کچھ بات کرنی ہے شاہ چل میرے ساتھ فرحان کہہ کر اٹھا تھا

.... ہاں چل شاہ بھی پیچھے ہی بڑھا تھا

... بول فرحان شاہ نے روم میں آتے ہی کہا تھا

... بول فہیم؟؟؟ فرحان نے کہا تھا

... بات تو نے کرنی ہے یا اس نے؟؟ شاہ نے پوچھا تھا

.... میں نے فہیم منہ نیچے کئے بولا تھا

... ہاں ہاں بول... فرحان نے کہا تھا

وہ یار فہیم نے بولنا شروع کیا تھا اور جب بول کر رکا تو ایک تھپڑ پڑی تھی اسے جو شاہ نے
.... ماری تھی

کمینے چھوڑوں گا نہیں تجھے خان بابا بننے کا شوق ابھی بھی ہے تجھ میں فرحان نے مکا
.... مارتے ہوئے کہا تھا

.... بات تو سنو یار فہیم نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا

.... بک ... فرحان نے غصے سے کہا تھا

تم لوگوں کا غصہ جائز ہے یار پر اس وقت بس کنٹرول نہیں ہوا فہیم نے منہ نیچے کر کہا
... تھا

... کیا تو نے کس کی؟؟؟ شاہ نے غصے سے پوچھا تھا

... کیا یار ایسا دکھتا ہوں میں؟؟ فہیم نے غصے اور خفگی کے ملے جلے تاثرات سے کہا تھا

.... شاہ اور فرحان نے سکھ کا سانس لیا تھا

اور شکر ہے کہ بھی نہیں دی ورنہ آج قتل ہو جاتا فہیم ہونٹوں سے آتا خون صاف کر کے
... بولا تھا

.... بلکل فرحان نے کہا تھا

اچھا آج ہم جب پارلر سے گریا والوں کو لینے جائیں گے تو بھی ساتھ چلنا اور سوری بول
.... دینا شاہ نے کہا تھا

..... ہممم فہیم نے مختصر سا جواب دیا تھا

..... گریا اور فاطمہ خاموش بیٹھیں تھیں جب شاہ نے کہا تھا

کیا ہوا ہے؟؟؟

کچھ نہیں سوچ رہے ہیں کیا کیا جائے اب اپنے بھائی کیلئے گریا نے کہا تھا کیونکہ کے فہیم
کی اس بات سے کافی اچھا لگا تھا ایسے اپنی غلطی مان لینا اور عزت کا خیال کرنا صرف
.... ایک سچی محبت کرنے والا مرد ہی کر سکتا ہے

... وہ سوچ لیا ہے فرحان نے کہا تھا
.... کیا سوچا ہے؟؟ فاطمہ نے پوچھا تھا
... فرحان نے سارا پلین انہیں بتا دیا تھا

... مجھے نہیں لگتا اسکے بعد بھی الفت کو وہ اچھا لگے گا فاطمہ نے کہا تھا

.... کیوں شاہ نے پوچھا تھا
کیونکہ لڑکی سب برداشت کر لیتی ہے پر جو بھائی نے کیا اسکے بعد الفت ڈرنے لگی ہے
..... ان سے ... فاطمہ نے کہا تھا

.. پر کوشش تو کر ہی سکتے ہیں نا فرحان نے کہا تھا
..... ہم گریا نے کہا تھا

چلو شاہ کل سے پھر کام کریں گے اس پر فلحال تو کام پر لگیں فرحان کہہ کر اٹھا تھا

...

... فاطمہ کو ہم چھوڑ دیں گے گریا نے کہا تھا

.... ٹھیک ہے .. میں شام میں لینے آ جاؤں گا فاطمہ فرحان نے کہہ کر گال تھپتھپایا تھا

.... اہم اہم شاہ نے گلہ کھنکارا تھا

.... اللہ حافظ .. فرحان کہہ کر باہر کی جانب بڑھا تھا

... چلیں ؟؟ گریا نے پوچھا تھا

.... ہممم .. شاہ کہہ کر اٹھا تھا

.... گریا تم بھی رک جانا پلیز صرف آج فاطمہ نے کہا تھا

نہیں نہیں میرا کیا ہوگا کل کا دن بھی کیسے گزارا میں جانتا ہوں شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا

...

.... بھائی رات کو آپکے پاس ہی ہوتی ہے نا فاطمہ بنا سوچے سمجھے بول گئی تھی

.... شاہ کا قہقہہ گونجا تھا

.... فاطمہ گریٹا نے نام پر زور دیا تھا

... سوری سوری فاطمہ چپ ہو گئی تھی

شاہ ویسے بھی کوئی کام نہیں تم بھی ابو والوں کے پاس جا رہے ہو تو میں جاؤں گریٹا نے
... گاڑی رکتے ہی کہا تھا

.... ہاں چلی جاؤ رات کو میرے پاس ہی ہونا ہے شاہ کہہ کر ہنسا تھا

... فاطمہ منہ نیچے کئے گاڑی سے باہر آ گئی تھی

... اللہ حافظ گریٹا کہہ کر جانے ہی والی تھی جب شاہ نے ہاتھ پکڑا تھا

.... کیا ہوا شاہ؟؟؟ گریٹا نے ایسے ہاتھ پکڑنے پر پوچھا تھا

.... کچھ تو دے جاؤ غریب کا بھلا ہوگا شاہ نے بچوں کی طرح منہ بنایا تھا

... نہیں گریٹا کہہ کر دروازہ کھولنے ہی والی تھی جب شاہ نے گریٹا کو اپنی طرف کھینچا تھا

.... اتنی جلدی ہے شاہ کہہ کر گریٹا کے ہونٹوں پر جھکا تھا

... گریٹا پیچھے ہوئی تھی ... شاہ جگہ کا لحاظ کرو گریٹا کہہ کر نیچے اتر گئی تھی

.... کر آئی غریب کا بھلا فاطمہ نے ہنسی دباتے ہوئے کہا تھا
..... ہاں غریب نے خود ہی بھلا کروا لیا گریٹا نے ہنس کر کہا تھا
فاطمہ نے گھر کا دروازہ نوک کیا تھا پر اندر سے کوئی ریسپانس ہی نہیں دے رہیں تھیں
.... سکینہ بیگم اب فاطمہ کی حالت بری ہونے لگی تھی
.... گریٹا امی دروازہ کیوں نہیں کھول رہی ہیں فاطمہ اب تو رونے ہی لگی تھی
.. پیچھے ہٹو گریٹا نے کہتے ہوئے فاطمہ کا ہاتھ تھاما تھا

.... گریٹا نے پاؤں ہوا میں کرتے ہوئے گیٹ پر پورے زور سے مارا تھا
.... اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا تھا

.... امی ... امی کہاں ہیں آپ فاطمہ کہتے ہوئے اندر بڑھی تھی
... شور کی وجہ سے الفت اور اسکی امی بھی وہاں آگئیں تھیں
.... کیا ہوا ہے بیٹا؟؟؟ حمیدہ بیگم نے پوچھا تھا

.... پتا نہیں آئی نہیں مل رہیں گریا اندر کی جانب بڑھتے ہوئے بولی تھی
.... فاطمہ جب روم میں گئی تو سامنے سکینہ بیگم گرمی ہوئیں تھیں
... امی امی اٹھیں ناکیا ہوا ہے آپکو فاطمہ انکا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے بولی تھی
..... گریا نے اندر انہیں گرا ہوا دیکھا تو فوراً انکی طرف بڑھی تھی اور بیڈ پر لٹایا تھا
گریا نے ڈاکٹر کو گھر بلا لیا تھا تناوش بیگم اور حور عین بیگم بھی وجاہت صاحب کے ساتھ
.... آگئیں تھیں ولید صاحب کیسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر تھے

... ڈاکٹر سکینہ بیگم کو چیک کر کے چلے گئے تھے
.... کیا ہوا گریا ماما کو کیا کہا ڈاکٹر نے فاطمہ نے گریا کو کمرے میں آتا دیکھ کر پوچھا تھا

.... اسٹریس لیا ہے بہت آئی نے گریا نے کہا تھا

اب کس چیز کا اسٹریس لے رہی ہیں ماما آپ فاطمہ نے آنکھوں میں آنسوؤں لئے پوچھا تھا

◆ ◆ ◆ ◆

... سکینہ بیگم چپ چاپ آنکھیں موندیں لیٹیں تھیں
... فاطمہ وہیں انکے پاس بیٹھ گئی تھی



.... فرحان جب قاسم خان کے گھر پہنچا تو قاسم خان سو رہا تھا

.... بوس کہاں ہیں زیب فرحان نے جاتے ہی پوچھا تھا
.... کیا بات ہے یاسر صاحب آئے ہیں شوکت نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا

.... ہاں قاسم خان کہاں ہے؟؟ فرحان نے پھر سوال کیا تھا

... سو رہے ہیں... زیب نے کہا تھا

... اس وقت فرحان کو حیرانی ہوئی تھی

..... ہاں پوری رات تو جاگتے ہیں شوکت نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

... ہمممم ... فرحان نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے

.... ایک بات تو بتاؤ فرحان کہتے ہوئے بیٹھا تھا

...کیا شوکت نے پوچھا تھا

یہ ہی کے یہ لڑکیاں اتنے آرام سے کیسے کیسی نا محرم کے ساتھ؟؟ دوسری لڑکیوں کو بھی ساتھ ہی بدنام کر دیتی ہیں..... فرحان نے پر سوچ انداز میں اپنی بات ادھوری چھوڑ

.... کر کہا تھا

بابا بابا تمہیں کیا لگتا ہے یہ لڑکیاں کیسی ایک کے ساتھ ہمیشہ رہ سکتی ہیں؟؟؟

.... زیب سے سوال کیا تھا

.... کیا تمہاری بیوی تمہارے ساتھ نہیں؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا

ہاں ہے کیونکہ میرے پاس پیسہ ہے اور طاقت بھی عیش کرواتا ہوں اسے اور ڈر ہے میرا
.... اسے ... زیب نے کہا تھا

ہا ہا ... وہ مرد ہی کیا جو بیوی کو ڈرا کر رکھے اور ہر عورت پیسے کے پیچھے نہیں بھاگتی سمجھے
..... فرحان کہہ کر اٹھا تھا

تمہیں بڑا پتا ہے؟؟؟ کیا بات ہے کہیں شادی تو نہیں کر لی شوکت نے آنکھیں چھوٹی
... کر کے پوچھا تھا

.... نہیں تو فرحان کہہ کر ہنسا تھا

اچھا ویسے پرسوں ایک ڈیل کرنی ہے شمشیر دادا بھی کل نکل آئیں گے شوکت نے کہا تھا
...

.... تمہیں کیسے پتا؟؟ فرحان نے حیرانی سے پوچھا تھا

وہ زیادہ دن نہیں رہ سکتے جیل میں چاہے پھر وہ سینٹرل جیل کیوں نا ہو زیب نے
.... ہنستے ہوئے کہا تھا

..... ہمممم

... فرحان کہاں؟؟ زیب نے پوچھا تھا

.... گھر اگر کوئی کام ہو تو بولا لینا کیونکہ ہمارے خان صاحب تو سو رہے ہیں

..... اور فہیم کا پتا ہے کہاں ہے؟؟؟ شوکت نے پوچھا تھا

.... ہاں ... فرحان نے مختصر سا کہا تھا

... ٹھیک تو ہے نا؟؟ زیب نے پوچھا تھا

.... تم خود کیوں نہیں پوچھ لیتے؟؟؟ فرحان نے کہا تھا

نہیں یار بس چھوڑ چل تو جا اگر کوئی مدد چاہیے ہوگی تو بتا دوں گا ورنہ فلحال کوئی کام نہیں
... ڈیل جو ہونی ہے اسکی بھی ساری تیاری مکمل ہے شوکت کہہ کر اٹھا تھا

..... ہم صحیح فرحان کہتا باہر کی جانب بڑھا تھا جب قاسم خان نے اسے پکارا

.....

..... فرحان بیچھے کی طرف گھوما تھا

... جی بوس .. فرحان نے کہا تھا

..... فہیم کو کہو آج ملے مجھ سے قاسم خان کہتا واپس اپنے کمرے میں جا گھستا تھا

.... اب اسے فہیم سے کیا بات کرنی ہے فرحان نے خود سے سوال کیا تھا

.... فرحان کندھے اچکاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

وعلیکم اسلام... کیا ہوا ہے تم روئی ہو؟؟

.... کب میں ابھی آ رہا ہوں وہ کہتا ہوا لمبے لمبے قدم اٹھاتا بھاگا تھا

..... اسلام علیکم فرحان نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے سلام کیا تھا

.... ٹھیک ہوں تو مل مجھے فاطمہ والوں کے گھر کچھ بات کرنی ہے مجھے فرحان نے کہا تھا

... ہاں ابھی آ جا ... فرحان کہ کمر کال کاٹ چکا تھا

.... فاطمہ سکینہ بیگم کے پاس ہی بیٹھی تھیں جب انکی آنکھ کھلی

... امی اب آپ کیسی ہیں .. فاطمہ نے سوال کیا تھا
.... ٹھیک ہو میری بچی تم کب آئی؟؟ سکینہ بیگم نے سوال کیا تھا
..... تھوڑی دیر پہلے تناوش بیگم حور عین اور گریٹا کے ساتھ اندر آتے ہوئے بولیں تھیں
.... اب کیسا محسوس کر رہی ہو سکینہ؟ حور عین بیگم نے پوچھا تھا
.. ٹھیک ہوں آپ سب یہاں؟ سکینہ بیگم نے پوچھا تھا
.... کیوں آ نہیں سکتے؟؟؟ گریٹا نے پوچھا تھا
... نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے سکینہ بیگم نے منہ جھکایا تھا

.... امی آپ آرام کریں میں کچھ کھانے کے لئے لاتی ہوں
... فاطمہ اٹھ کر باہر ہی جانے لگی تھی جب موبائل پر کال آئی تھی
.... فاطمہ نے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے موبائل اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

.... اسلام علیکم فاطمہ نے روتی ہوئی آواز میں سلام کیا تھا

... ہاں وہ امی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی

... نہیں بات سنیں فاطمہ ابھی کچھ بولتی کال کاٹ چکا تھا

.... افففف ... بات تو سنتے پوری فاطمہ نے مسکرا کر کہا تھا

... فاطمہ چائے بنا کر کچن سے نکل رہی تھی جب الفت وہاں آئی

کیسی ہیں آنٹی اب؟؟ الفت نے پوچھا تھا ٹھیک ہیں تم بتاؤ کیسی ہو؟؟؟ فاطمہ نے

... پوچھا تھا

.... میں بھی ٹھیک ہوں الفت کہ کر روم میں داخل ہوئی تھی

...کیسے ہیں آپ سب الفت نے مسکرا کر پوچھا تھا

..ٹھیک ہیں تم کیسی ہو گریا نے ہو چھا تھا

..... میں بھی ٹھیک ہوں

... اور بتاؤ شادی کا کیا ارادہ ہے گریٹا نے مسکرا کر کہا تھا

... کوئی ارادہ نہیں ہے فلحال ... الفت نے کہا تھا

میں تو کہتی ہوں کر لے شادی پر کہاں مانتی ہے میری ... حمیدہ بیگم نے اندر آتے ہی کہا ... تھا

... ہائے امی ہو جائے گی شادی بھی فکر نہ کریں آپ الفت نے کہا تھا

... اسلام علیکم فرحان نے اندر آتے ہی سلام کیا تھا

... وعلیکم اسلام !!! سب نے جواب دیا تھا

.... کیسی ہیں امی اب آپ؟؟ فرحان سکینہ بیگم کی طرف بڑھا تھا

... ٹھیک ہوں میں .. سکینہ بیگم نے جواب دیا تھا

کیا کہا ڈاکٹر نے گڑیا؟؟؟

!!! اسٹریس بہت لیا ہے ... گڑیا نے جواب دیا تھا

امی اب کس چیز کا اسٹریس لیا آپ نے؟؟ اب یہاں نہیں رہنے دینا آپکو آج ہی

.... میرے ساتھ ہی چلیں گیں فرحان نے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا

.... نہیں بیٹا اچھا نہیں لگتا ایسے .. سکینہ بیگم نے کہا تھا
.... نہیں امی اب نہیں سنو گا آپکی ... فرحان نے دو ٹوک بات کی تھی

... الفت پانی لے آؤ زرا فاطمہ نے فرحان کی طرف پانی کا گلاس بڑھا کر کہا تھا
.... اچھا الفت کہہ کر اٹھی تھی

.... الفت جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی تو کیسی سے ٹکرائی تھی
... ہائے اللہ یہ چٹان کہاں سے آئی الفت نے سر مسلتے ہوئے کہا تھا
... دروازے سے فہیم کہہ کر اندر کی جانب بڑھا تھا
... ہنہ الفت پیر پختی کچن کی جانب بڑھی تھی
.... اسلام علیکم !!! فہیم نے سلام کیا تھا
... و علیکم اسلام ... سب نے جواب دیا تھا

.. کیسے ہیں آپ سب ؟؟ فہیم نے پھر سوال کیا تھا

... ہم سب ٹھیک ہیں بیٹھو !!!.. فرحان نے کہا تھا

... فہیم وہیں بیٹھ گیا تھا

... الفت پانی کی بوتل لئے اندر آئی تھی

... فہیم کی نظریں الفت پر ہی تھیں جیسے سب نے نوٹ کیا تھا

... اہم ... اہم فاطمہ گلہ کھنکارتھا

افت تم ایک کام کرو گھر جاؤ آنٹی سے کچھ بات کرنی ہے ہم نے گریا نے کہا تو الفت کا

.... منہ بن گیا تھا

.... ٹھیک ہے جا رہی ہوں .. الفت کہہ کر اٹھی تھی اور فہیم کو منہ چڑھا کر بھاگ گئی تھی

... فہیم کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی

.... شاہ کبیر صاحب کے ساتھ تھا اور چیف بھی وہیں تھا

گڑیا کو اس بارے میں نہیں بتانا کبھی نہیں مانے گی وہ اس کیلئے کبیر صاحب نے کہا تھا
...

... پر ابو ایسے گڑیا کو تکلیف ہوگی شاہ نے بے بسی سے کہا تھا

... سنبھل جائے گی پر پہلے فرض پورا کرنا ہے کبیر صاحب نے کہا تھا

... پر ابو یہ ٹھیک نہیں ہے امی گڑیا ان دونوں کا سوچیں پلیز شاہ پھر بھی باز نا آیا تھا
.... شاہ میں نے کہ دیا نا بس کبیر صاحب نے ہاتھ کھڑا کر کے بولنے سے روکا تھا

.... ٹھیک ہے ابو شاہ نے منہ جھکایا تھا

پرسوں گڑیا اس ریسٹورینٹ میں ہوگی باقی تم میں فرحان اور چیف صاحب ڈیل ہونے والی
..... جگہ پر

.... جی ابو جیسا آپکو بہتر لگے شاہ کہ کر خاموش ہو گیا تھا

.... شام تک کبیر صاحب چیف کے ساتھ تھے اور شاہ بھی

.... چلیں گھر کیسے صاحب نے کہا تھا

.... ہاں ابو پہلے گریٹا کو کال کر لوں میں شاہ کہہ کر اٹھا تھا

نہیں روکو وہیں چلتے ہیں ملاقات ہو جائے گی سکینہ بہن سے بھی کبیر صاحب کہہ کر اٹھے
...تھے

...چیف صاحب اب آپ سے کل ہی ملاقات ہوگی کبیر صاحب نے ہاتھ ملایا تھا

..... بالکل چیف صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

..... شاہ اور کبیر صاحب ایک ساتھ باہر کی جانب بڑھے تھے

.... گریٹا والے سب ایک ساتھ وہیں بیٹھے تھے

.... کافی دیر ہو گئی ہے چلنا چاہیئے وجاہت صاحب نے کہا تھا

.... نہیں نہیں کھانا کھا کر جائیئے گا الفت اندر آتے ہوئے بولی تھی

اس بار فہیم کی نظریں الفت پر نہیں تھیں بلکہ زمین پر تھیں جو الفت نوٹ کر چکی تھی

....

ایسے کیسے میں نے سب کیلئے کھانا بنایا ہے چلیں اٹھیں شاہ بھائی کو بھی میسج کیا ہے

.... کبیر انکل کے ساتھ یہیں آرہے ہیں الفت نے کہا تھا

... اکیلے کھانا بنایا؟؟ حمیدہ بیگم نے پوچھا تھا

جی امی گھر بور ہو رہی تھی تو کھانا بنانا شروع کر دیا تھا دوپہر میں بھی کیسی نے کچھ نہیں

... کھایا تھا اسلئے جلدی ہی بنا لیا میں نے چلیں اب الفت نے اشارہ کر کے کہا تھا

..... میں چلتا ہوں فہیم اٹھتے ہوئے بولا تھا
.... کہاں بیٹا کھانا کھا کر جانا حور عین بیگم نے کہا تھا

... نہیں امی بس جا رہا ہوں لیٹ ہو گیا ہوں میں فہیم نے کہا تھا
... ہاں بھائی رک جائیں کھانا کھا لیں اب گرٹیا نے کہا تھا
.... ہاں ٹھیک ہے فہیم واپس بیٹھ گیا تھا
... شاہ اور کبیر صاحب بھی وہیں آگئے تھے
.... دونوں نے آتے ہی سلام کیا تھا

سب تھوڑی دیر ساتھ بیٹھے تھے... اس دوران ایک بار بھی فہیم نے الفت کی طرف نہیں دیکھا تھا نا ہی کوئی لڑائی کی تھی اور نا ہی کوئی مذاق ورنہ وہ سب کے سامنے بھی باز.... نا آتا تھا

اسے کیا ہوا ہے .. مجھے کیا ہے ہی کھڑوس میرا ہی فائدہ ہے سر درد نہیں ہوگا ویسے ایسے خاموش تو نہیں رہتا سب کے سامنے بھی الفت فہیم کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی

.....

... چلیں اب کھانا کھا لیں الفت نے کہا تھا
... ہاں جی حمیدہ بیگم نے کہا تھا

... سب باہر کی جانب بڑھے تھے اور فہیم سب سے آخر میں تھا الفت بھی ساتھ ہی تھی
پوچھوں کیا؟؟ نہیں نہیں کیا سوچے گا کچھ کہا نہیں تو مجھے اچھا نہیں لگ رہا غلط ہی
... سوچے گا چھوڑ الفت سوچتی ہوئی کچن میں گئی تھی

... گریا کیا بات کرنی تھی آپ سب نے؟؟ الفت نے گریا سے پوچھا تھا

... نہیں بس کچھ پوچھنا تھا تم بچی ہو زیادہ مت سوچو گریبا کہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

میرے پیٹ میں درد ہوتا رہے گا جب تک پتانا لگ جائے الفت نے فاطمہ کی طرف
.... دیکھ کر کہا تھا

اچھا کل آ جانا میرے پاس روز روز میں سسرال چھوڑ کر نہیں آؤں گی فاطمہ کہ کر باہر کی
.... طرف بڑھی تھی

.... آ جاؤں گی الفت منہ بناتی باہر کی جانب بڑھی تھی
سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تھا اور سب اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تھا
....

... فاطمہ اور فرحان سکینہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود انہیں اپنے ساتھ لے گئے تھے

.... اور گریا والے اپنے گھر چلے گئے تھے

.... ہائے آج تھک گئی گریا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی

.... میں بھی تھک گیا ہوں بہت شاہ نے سر گریا کی گود میں رکھا تھا

چلو پہلے نماز پڑھ لیں آج تین نمازیں قضا ہو گئیں ہیں انکا بھی افسوس ہے گریا کہہ کر اٹھی
... تھی

... ہاں چلو شاہ واش روم کی طرف بڑھا تھا

.... دونوں نے ساتھ میں نماز پڑھی تھی

... گریا جائے نماز رکھ کر واپس آئی تو شاہ سونے کے انداز میں لیٹا ہوا تھا

اتنی جلدی سو گیا صحیح میں بھی سو جاتی ہوں سکون سے گریا کہہ کر دوسری سائڈ جا کر لیٹ
.... گئی تھی

... گریا آنکھیں موند کر لیٹی تھی جب اسے اپنے اوپر وزن محسوس ہوا تھا

... گریا نے آنکھیں کھولیں تو شاہ اس پر جھکا ہوا تھا
... کیا ہو گیا شاہ تم تو سو گئے تھے گریا نے اپنی بڑی آنکھیں چھوٹی کر کے کہا تھا
ہاں وہ کیا ہے نا تم سارا دن فاطمہ کے ساتھ تو فاطمہ نے کہا تمہارا کو میرے پاس
.... ہوتی ہو سوچا فائدہ کی اٹھالوں شاہ نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

... ہائے اللہ فاطمہ اللہ پوچھے تمہیں تو گریا نے سر پیٹا تھا
.... شاہ نیند آئی ہے بہت پلیرز ... گریا نے منہ بنا کر کہا تھا
..... ہاں سو جاؤ شاہ کہ کر گریا کی شہ رگ پر جھکا تھا
..... گریا بھی ہار مان کر چپ ہو گئی تھی

فاطمہ امی کو اس روم میں لے جاؤ فرحان نے گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے روم کے
.... ساتھ موجود روم کی طرف اشارہ کیا تھا
... فاطمہ مثبت میں سر ہلاتی انہیں اپنے ساتھ لے گئی تھی

امی میں یہیں ہو آج آپ کے پاس کچھ چاہیئے ہو تو اٹھا دینا فاطمہ سکیہ بیگم کو بیٹھاتی
.... ہوئے بولی تھی

... نہیں فاطمہ تم اپنے کمرے میں جاؤ... سکیہ بیگم نے کہا تھا
.. فرحان جو روم میں آ رہا تھا وہیں رک گیا تھا

.... نہیں امی میں آپ کے پاس ٹھیک ہوں فاطمہ کہ کر بیٹھی تھی

..... نہیں بیٹا نئی نئی شادی ہوئی ہے تمہاری اچھا نہیں لگتا ایسے

.... ٹھیک ہے امی جان فاطمہ نے مسکرا کر کہا تھا

... بیٹا خوش ہونا؟ سکیہ بیگم نے پوچھا تھا

... ہاں امی بہت... فاطمہ نے چمک کر کہا تھا

..... بہت خیال رکھتے ہیں میرا اور پیار بھی بہت کرتے ہیں

.... اچھا جی کتنا پیار؟؟ سکینہ بیگم نے ہنسی دبا کر پوچھا تھا

..... بہت سارا فاطمہ نے بچوں کی طرح ہاتھ کھول کر کہا تھا

ہا ہا ہا ہا ہا ماشاء اللہ اللہ تم دونوں کو ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے سکینہ بیگم نے کہہ کر
..... ماتھے پر بوسا دیا تھا

.... یہ لیں امی میڈیسن لیں آپ فرحان نے روم میں آتے ہی میڈیسن آگے بڑھائی تھی

..... سکینہ بیگم نے میڈیسن کھالی تھی اور وہ دونوں اپنے روم میں چلے گئے تھے

... ہاں جی میڈم تو امی کے پاس سونا تھا؟؟ فرحان نے فاطمہ کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

.... ہاں ... فاطمہ نے اوپر نیچے سر ہلایا تھا
... فرحان ایسے نادیکھیں آپ فاطمہ نے منہ موڑ کر کہا تھا
... کیسے؟؟؟ فرحان نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا تھا
.... یہ جو ایسے ایسے دیکھ رہے ہیں آپ فاطمہ نے فرحان کی طرح ایکٹینگ کر کے کہا تھا

... ہا ہا ہا چلو ادھر آؤ فرحان نے ہاتھ پھیلائے تھے
... نہیں نیند آئی ہے فاطمہ کہ کر منہ موڑ کر لیٹ گئی تھی
..... سو جانا پر بعد میں سمجھی فرحان کہتے ہوئے فاطمہ پر جھکا تھا

زرنش کی صبح آنکھ دیر سے کھلی تھی جب زرنش کی آنکھ کھلی تو اسکی ماں روم میں نہیں
تھی پہلے تو زرنش کو لگا کہ وہ واش روم میں ہیں پر جب واش روم سے پانی کی آواز نا
.. آئی تو وہ اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

امی!! امی زرنش پکارتی ہوئی باہر ہی جانب بڑھ رہی تھی جیسے جیسے روم سے باہر آئی
.... تو گھبراہٹ اور بڑھ گئی تھی

.... امی کہاں ہیں آپ... اسیییییییییی زرنش اب چلانے لگی تھی

ادھر ادھر نظریں گھومائیں تو سامان سارا پھیلا ہوا تھا گھر کا زرنش میں اب چلنے تک کی
.... ہمت نا بچی تھی

میں کچھ نہیں ہونے دوں گی امی کو نہیں زرنش آنکھوں میں آئے آنسوؤں بے دردی سے
... صاف کر کے اپنے روم میں بھاگی تھی

.. تھوڑی دیر بعد زرنش فریش ہو کر باہر آئی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

مقدس امی کے موبائل کے لاسٹ لوکیشن سینڈ کرو ابھی مجھے زرنش اپنی بات کہ کر
..... موبائل کان سے ہٹا چکی تھی

ملائکہ تم مہد کے ساتھ پہنچو میرے گھر کے پیچھے والے پارک میں زرنش صرف اپنی بات
کہ کر کال کاٹ رہی تھی مقابل کیا بولنا چاہتا ہے یا کیا بولے گا فرق نہیں پڑ رہا تھا اس
... وقت اسے

مقدس نے جب زرنش کی ماں کی لاسٹ لوکیشن سینڈ کی تو زرنش نے غصے میں اپنا ہاتھ
..... پاس پڑے کانچ کے ٹیبل پر دے مارا تھا

... نہیں چھوڑو گی میں اب تمہیں زرنش کہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی



صبح جب گرٹیا کی آنکھ کھلی تو شاہ وہاں نہیں تھا واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی
.... مطلب کے شاہ واش روم میں تھا

.... گریبا واپس لیٹ گئی تھی

....گد مارنگ شاہ نے واش روم سے نکلتے ہی کہا تھا

... مارننگ گریٹا نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا تھا

لگتا ہے نیند پوری نہیں ہوئی کیا کر رہی تھی پوری رات شاہ نے بال صاف کرتے ہوئے
... کہا تھا

... ایک جنگلی بھینسے سے لڑائی گریبانے کہ کمرکش شاہ کو مارا تھا

.... ہائے پچ افسوس ہوا سن کر کون جیتا پھر؟؟ شاہ نے ہنسی دبا کر کہا تھا

.... باز آؤ شاہ گریبا کا چہرہ ٹماٹر کی طرح لال ہو گیا تھا اور شاہ قمقہ گونجا تھا

.... گریبا فریش ہونے کیلئے چلی گئی تھی

.... گریبا جب فریش ہو کر آئی تھی شاہ صوفی پر بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا

.... کیا ہوا ہے شاہ پریشان لگ رہے ہو گریبا بال صاف کرتی پاس آکر بیٹھی تھی

شاہ نے جب گریٹا کی طرف دیکھا تو گریٹا ڈارک بلو کلر کی شرٹ کے ساتھ بلو کلر کا ٹاؤزر پہنے

بالوں کو ٹاول سے صاف کر رہی تھی بڑی بڑی گرے آنکھوں کے ڈورے لال ہو رہے

ف.....

کچھ نہیں سوچ رہا ہوں کے آج کہیں نا جاؤ شاہ نے گریٹا کو نظروں کے حصار میں لیتے

..... ہوئے کہا تھا

... کیوں طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟؟ گریٹا نے شاہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا

وایسے تو ٹھیک ہوں اگر ایسے کرو گی تو ضرور خراب ہو جائے گی شاہ نے گریٹا کو اپنی طرف کھینچ کر کہا تھا

شاہ بہت ہوا اٹھیں اب جائیں باہر ورنہ آپکا کوئی بھروسہ نہیں گریا شاہ کو روم سے باہر
.... نکالتے ہوئے بولی تھی

.... گریٹا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تھی

کیا ہوا برخودار اتنی جلدی ہی بیوی کمرے سے باہر نکالنے لگ گئی؟؟؟ وجاہت صاحب

.... دیکھ چکے تھے کیسے انکی پیاری پوتی نے انکے پیارے پوتے کو باہر نکالا ہے

جی دادا دیکھ لیں شادی کو ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ابھی سے ظلم شاہ مظلوم بننے
.... کی اداکاری کرتے ہوئے بولا تھا

..... اپنے باپ پر گئے ہو و جاہت صاحب شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے

.... اور وہ آپ پر گئے ہیں شاہ نے کہا تو و جاہت صاحب نے قمقہ لگایا تھا

.... اسلام علیکم گریا نے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے سلام کیا تھا

.... و علیکم اسلام .. سب نے جواب دیا تھا

... اٹھ گئی ہو راج کمرای صاحبہ حور عین بیگم نے آج عجیب سے انداز میں بات کی تھی

جی امی گریا نے کہ کر منہ جھکایا تھا شاہ بھی حیران تھا گریا کو وہ شاہ سے زیادہ چاہتی تھیں
..... پھر ایسا سلوک

... جاؤ ناشتہ لے کر آؤ کچن سے حور عین بیگم نے کہا تو گریا کچن میں گئی تھی

کیا ہوا ہے امی کو ایسے کیوں بات کر رہی ہیں مجھ سے کیا دوسری ساسوں کی طرح ہی
.... سلوک کریں گیں امی میرے ساتھ گڑیا کی آنکھوں میں اب آنسوں جمع ہو گئے تھے
... گڑیا سوچتی ہوئی ناشتے کی ڈش اٹھا کر باہر کی طرف بڑھی تھی
... یہ لیں امی گڑیا نے کانپتی آواز میں کہا تھا جیسے سب نوٹ کیا تھا
.... دو سب کو حور عین بیگم نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا
.... جی امی گڑیا صرف اتنا ہی کہ پائی تھی اور سب کے آگے ناشتہ رکھا تھا

بیٹھو ناشتہ کرو حور عین بیگم پھر اسی لہجے میں مخاطب ہوئی تھیں گڑیا نے اب حور عین بیگم
... کی طرف دیکھا تھا
امی ایسا کیوں کر رہی ہی آپ اب گڑیا رونے لگ گئی تھی .. حور عین بیگم نے جلدی جلدی
... اسے گلے لگایا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

رونا نہیں گریا پلیززز .. دیکھ لو بنا لو مجھے سخت ساس تم تناوش حور عین بیگم غصے سے
.... بولیں تھیں

.... کیا مطلب آپکا گریا نے بچوں کی طرح روتے ہوئے پوچھا تھا
تمہاری امی ہی چاہ رہی تھیں کہ ایسے بات کروں انکا ہی کیا دھرا ہے سب حور عین بیگم
... نے کہا تو گریا اور شاہ نے انکی طرف دیکھا تھا

.... ہاں بھئی ساس ہے اب تمہاری تو بن کر بھی دیکھائے تناوش بیگم نے کہا تھا
امی جان نکل جانی تھی میری امی اگر اب بھی سچ نا بتاتی تو گریا کہہ کر حور عین بیگم کے
.. گلے لگ گئی تھی

کہاں عادت تھی اسے اس لہجے کی بچپن سے پیار ملا تھا اسے اور لاڈ تو سب ہی اٹھاتے
.. تھے اف تک نہیں کہتے تھے

تھوڑی سی چوٹ لگ جانے پر شاہ کا پریشان ہو جانا ماما نے ڈانٹا تو حور عین بیگم کے پاس .. جا کر رونا اگر بابا گھر نہیں ہوتے تو ولید صاحب کا باپ جتنا پیار کرنا وجاہت صاحب کا لاڈ پیار سب کچھ ہی تو ملا تھا شاہ اور گرٹیا کو

میں تمہارے دشمن میری بچی آئندہ ایسے نہیں کروں گی پکا حور عین بیگم نے پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا تھا ...

.... یہ لو ناشتہ کرو حور عین بیگم نے ناشتے کی پلیٹ گریٹا کے آگے کی تھی
.... سب نے ساتھ ناشتہ کیا تھا اور اپنے اپنے کام کی طرف روانہ ہوئے تھے

🏠🏠🏠🏠🏠



.... صبح فاطمہ کی آنکھ سکیںہ بیگم کے پکارنے سے کھلی تھی
جی امی جان فاطمہ نے بیڈ پر لیٹے جواب دیا تھا کیونکہ اٹھ کر جانے والی حالت میں
..... فرحان نے چھوڑا نہیں تھا

اٹھ جاؤ دس بج رہے ہیں فرحان نے جانا نہیں ہے کیا؟؟؟ سکینہ بیگم نے باہر سے
.... ہی جواب دیا تھا

.... جی امی اٹھ گئی آرہی ہوں میں فاطمہ کہ کر اٹھ بیٹھی تھی

ناشتہ بنا دیا ہے میں نے ٹھنڈا ہو اس سے پہلے کر لینا میں چلی اپنے کمرے میں سکینہ
.... بیگم کہ کر روم کی طرف بڑھ گئی تھیں

... فرحان اٹھ جائیں ... فاطمہ نے فرحان کو بلا کر کہا تھا

... تھوڑی دیر اور بس فرحان نے فاطمہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا

... امی آئیں ہیں فاطمہ نے کھا تو فرحان اٹھ بیٹھا تھا

.... کہاں ہیں فرحان نے اپنی آنکھیں بڑی کر کے کہا تھا

.... گئیں اب اٹھیں دس بج رہے ہیں فاطمہ کہتی ہوئی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی

... دس بج گئے فرحان تقریباً چلایا تھا
... ہاں ... فاطمہ کہ کر واش روم میں گھس گئی تھی
... فرحان نے سائڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا تو قاسم خان کی کالز لگی ہوئی تھیں
.... فرحان کو یاد آیا کہ وہ تو فہیم کو بتانا ہی بھول گیا ہے

فاطمہ باہر نکلو ٹائم نہیں فرحان بیڈ سے چھلانگ لگا کر واش روم کے باہر کھڑا ہو گیا تھا
....

... فاطمہ نکلو یار ورنہ میں اندر آ جاؤں گا فرحان باہر کھڑا اب دھمکی دے رہا تھا

... اسلام علیکم ... فرحان نے موبائل کان کا لگا کر سلام کیا تھا

.... فہیم آفس میں بیٹھا فائل چیک کر رہا تھا جب فرحان کی کال آئی

.. وعلیکم اسلام کیسا ہے؟؟ فہیم نے کہا تھا

... میں ٹھیک ہوں کل تجھے بتانا بھول گیا تیرے خان بابا نے تجھے بلایا تھا چلا جا آج

.... پر کیوں بلایا ہے؟؟؟ فہیم نے حیرت سے پوچھا تھا

پتا نہیں پر چلا جا اور میرا کہنا کے تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں اسلئے تھوڑی دیر میں آؤں
.... گا فرحان نے کہا تھا

... ٹھیک ہے اللہ حافظ فہیم نے کال کاٹ دی تھی اور شیشے سے باہر دیکھنے لگ گیا تھا

... فاطمہ فرحان نے پھر پکارا تھا

کیا مسئلہ ہے جلدی اٹھ جایا کریں اگر اتنی جلدی ہوتی ہے تو فاطمہ غصے سے بال صاف
.... کرتی واش روم کے گیٹ پر کھڑی تھی

تمہیں کیوں غصہ آ رہا ایک تو رات پوری تنگ کیا مجھے اور اب بھی سنا رہی ہو چلو جاؤ
.... کپڑے لاؤ میرے ... فرحان نے کہا تو فاطمہ کا منہ کھل گیا تھا

اچھا جی میں نے تنگ کیا ٹھیک ہے پھر اب سے میں امی کے ساتھ سو جایا کروں گی
آپ سکون سے سونا فاطمہ کہتے ہوئے آگے بڑھی تھی تبھی فرحان نے ہاتھ پکڑ کر واش
... روم میں شاور کے نیچے لاکھڑا کیا تھا

... اچھا جی اتنی ہمت ہے فرحان نے شاور آن کر کے کہا تھا
کیا کر رہے ہیں آپ میں ابھی نہائی ہوں پیچھے ہٹیں فاطمہ فرحان کو دھکا دے کر آگے
.... بڑھی

.... مسئلہ کشمیر ہے میرے ساتھ نا حل ہونے والا فرحان نے ہنستے ہوئے کہا تھا
کپڑے پکڑیں اپنے اور جائیں فاطمہ کہہ کر آگے کی جانب بڑھی تھی جب فرحان نے واپس
... پیچھے کھینچا تھا

تمہیں بہت جلدی ہوتی ہے مجھ سے دور جانے کی ایک دن میں دور جا رہا ہوں گا اور تم رو
.... کر کہو گی واپس آ جاؤ فرحان نے کہہ کر فاطمہ کو باہر کی جانب دھکیلا تھا

یہ کیا بات ہوئی فرحان فاطمہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ فرحان نے واش روم کا گیٹ
... بند کر دیا تھا

.... فرحان ... فاطمہ نے پکارا تھا پر فرحان اب خاموش تھا

... آپ بات نہیں کریں فاطمہ کہتی ہوئی واش روم کی طرف بڑھی تھی
... اب کر تو نہیں رہا تھا تم ہی رو رہی تھی فرحان کہتا ہوا پیچھے ہی بڑھا تھا
فاطمہ آگے بڑھتی بڑھتی کی تھی اور پیچھے منہ کر کے فرحان کی گال پر بوسا دیا تھا بھاگنے
... ہی والی تھی جب فرحان نے ہاتھ پکڑ لیا تھا

... ایسے کرتے ہیں کس؟؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا
... نہیں پتا فاطمہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی
.... میں بتاتا ہوں فرحان کہ کر فاطمہ کی شہ رگ پر جھکا تھا

... ٹائم کافی ہو گیا ہے فاطمہ نے کہا تو فرحان نے اسکی طرف دیکھا تھا
یہ بات بری لگتی ہے تمہاری جب بھی تمہارے پاس آؤں تو سو باتیں یاد آتیں ہیں تمہیں
... اس بار فرحان نے غصے سے کہا تھا اور فاطمہ کے ہونٹوں پر جھکا تھا
.... فرحان پوری شدت سے فاطمہ پر جھکا تھا

..... فہیم آفس سے نکل کر سیدھا قاسم خان کے گھر گیا تھا

... اسلام علیکم بابا !!! فہیم نے جاتے ہی سلام کیا تھا

..... وعلیکم اسلام !!! کیسے ہو قاسم خان نے عام سے لہجے میں بات کی تھی

... میں ٹھیک اور آپ ؟؟ فہیم نے سوال کیا تھا

... میں بھی ٹھیک ہوں .. قاسم خان نے جواب دیا تھا

وہ فرحان کی طبیعت تھوڑی خراب تھی تو تھوڑی دیر میں آئے گا فہیم کہتے ہوئے بیٹھ گیا
..... تھا

تو شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے ؟؟؟ قاسم خان نے فہیم کی بات کو انور کر کے
..... سوال کیا تھا

کرتا ہوں محبت کیسی سے جلد ہی شادی بھی کر لوں گا اگر اللہ نے چاہا تو .. فہیم نے کہا
.... تھا

میں لڑکی پسند کر چکا ہوں تمہارے لئے کل منگنی ہوگی تمہاری قاسم خان کہتے ہوئے کھڑا
.... ہو گیا تھا

کیا مطلب؟؟؟ منگنی ہے کل میری اور مجھے پتا ہی نہیں ہے لڑکی کون ہے کیسی ہے
کیا کرتی ہے کس سے تعلق رکھتی ہے کچھ نہیں معلوم میں ایسے کیسے کیسی سے بھی
... شادی کر لوں فہیم تو اب پھٹ ہی پڑا تھا

... سب معلوم ہو جائے گا قاسم خان کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

دیکھتے ہیں بابا اگر آپ کی پسند ٹھیک ہوئی تو آپکی بات مانو گا فہیم سوچتا ہوا باہر کی جانب
.... لپکا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

... فہیم وہاں سے نکلنے ہی والا تھا جب شوکت اس سے ملا

.... کیسے ہو فہیم بابا

میں ٹھیک آپ کیسے ہو؟؟ فہیم نے ادب سے پوچھا تھا کیونکہ شوکت عمر میں بڑا تھا اس سے

.... میں بھی ٹھیک بابا واپس آ جاؤ یہاں دل نہیں لگتا ... شوکت نے کہا تھا
نہیں بس اب بہت ہو گیا تھک گیا ہوں میں خان بابا کی ان حرکتوں سے فہیم نے کہہ کر
.... منہ جھکایا تھا

... چلو آتے رہنا ملنے شوکت نے گلے لگ کر کہا تھا
... ٹھیک ہے فہیم نے کہا تھا

اور ہاں یاسر سے کہنا کے آج آنے کی ضرورت نہیں اس پر تھوڑا سا شک ہی ہوتا ہے
... شوکت نے کہا تھا

... کیا مطلب؟؟؟ فہیم نے حیرانی سے پوچھا تھا

جب بھی یہ غائب ہوتا ہے نا ہماری ڈیل کینسل ہونے کے بعد ہی واپس نظر آتا ہے اسلئے خان بابا نے کہا ہے کہ اسکو کہ دینا دو دن تک نظر نا آئے شوکت نے کہا تھا

... ہمم ٹھیک ہے فہیم نے خاموشی سے منہ جھکایا تھا

... چلیں اللہ حافظ فہیم کہ کر فرحان کے گھر جانے کا ارادہ کر کے وہاں سے نکلا تھا



... فاطمہ والوں نے ناشتہ ساتھ کیا تھا

سکینہ بیگم کی طبیعت واپس خراب ہونے لگی تھی فرحان نے جانے کا ارادہ ترک کر کے
.... گھر رہنے کا ارادہ کیا تھا

فاطمہ نے بھی جانے کا نہیں کہا تھا کیونکہ کے جانے کا کہ کر صبح ہی فرحان کا غصہ
..... دیکھ چکی تھی

... فاطمہ کچن میں تھی جب الفت اس کے پاس آئی
.... اسلام علیکم الفت نے گلے لگ کر سلام کیا تھا
... وعلیکم اسلام کیسی ہو فاطمہ نے بھی مسکرا پوچھا تھا
.... میں ٹھیک ہوں آنٹی کی طبیعت اب کیسی ہے الفت نے سوال کیا تھا
اب ٹھیک ہیں تم بتاؤ آنٹی کیسی ہیں؟؟
الحمد للہ امی بھی بالکل ٹھیک ہے آنٹی کہاں ہیں؟؟
... امی سو گئی ہیں
... ہم الفت نے مثبت میں سر ہلایا تھا
... فاطمہ مجھے بھی اس گروپ میں ایڈ کر لو الفت نے جھجھک کر کہا تھا
... کونسے؟ فاطمہ نے انجان بنتے ہوئے پوچھا تھا
وہ واٹس اپ
(whatsapp)
.... گروپ ہے نا اس میں الفت نے کہا تھا

.... اوہ اچھا کر دیتی ہوں فاطمہ نے موبائل اٹھا کر کہا تھا

.... کر دیا .. فاطمہ نے موبائل رکھتے ہوئے کہا تھا

تھینکس کچھ غلط نہیں سمجھنا ویسے ہی بور ہو جاتی ہوں اسلئے کہا الفت نے صفائی پیش

... کرنی چاہی تھی

... میں نے کچھ کہا؟؟ فاطمہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

... ایسے مسکرا نہیں عجیب لگ رہا ہے الفت نے منہ دوسری سائڈ کر کے کہا تھا

... لو جی اب مسکرانا بھی منع ہے فاطمہ پھر بولی تھی

... نہیں تو مسکرا ایسے الفت نے منہ بنا کر دیکھایا تھا

افت اور فاطمہ ابھی بات کر ہی رہے تھے جب باہر سے فرحان کی چیخ کی آواز آئی فاطمہ

.. اور الفت باہر کی طرف بھاگیں تھیں

... کیا ہوا ہے الفت اور فاطمہ نے ایک ساتھ پریشانی سے پوچھا تھا

یہ دیکھو جنگلی بے کے ہاتھ لگ گیا فرحان نے فہیم کی طرف اشارہ کیا تھا جو فرحان کو گلے سے پکڑ کر کھڑا تھا

... چھوڑیں بھائی کو الفت نے غصے سے کہا تھا
.... نہیں چھوڑو تو؟؟ فہیم نے الفت کو دیکھ کر کہا تھا
میں آپکو نہیں چھوڑو گی پھر درد ہو رہا ہے بھائی کو الفت نے اپنی آنکھیں مزید چھوٹی کر کے کہا تھا

... میں تو خود چاہتا ہوں نا چھوڑو فہیم نے کہہ کر فرحان کو چھوڑا تھا
دیکھا فاطی ایسی باتیں کرتے ہیں یہ سمجھ نہیں آتیں جو الفت اب فاطمہ کی طرف دیکھ کر بولی تھی جو مسکرا رہی تھی

... بھائی تنگ ناکریں پلینز فاطمہ نے الفت کی ساڈلی تھی
.... ٹھیک ہے فہیم کہ کر اندر کی جانب بڑھا تھا

... فہیم پہلے تو فرحان کے ساتھ بیٹھا رہا پھر سکینہ بیگم سے ملا تھا اور شام تک وہیں تھا
.... فہیم نے شوکت کی باتیں بھی بتا دیں تھیں جس کی وجہ سے فرحان تھوڑا گھبرا گیا تھا
🌹🌹🌹🌹🌹

... گریا اور شاہ سارا دن کبیر صاحب کے ساتھ تھے
... شام کا کھانا سب نے ساتھ کھایا تھا
کل رات ڈیل ہونی تھی تو فلحال بے فکر تھے کیونکہ سب کچھ پلین کے حساب سے ہو رہا
... تھا

.... تناوش ادھر آؤ کبیر صاحب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولے تھے
... جی تناوش پاس آکر بیٹھ گئی تھی
... تناوش جب پاس آکر بیٹھی تو کبیر صاحب پہلے تو کچھ دیر بیٹھے دیکھتے رہے تھے

.... کیا ہوا بولیں تناوش نے کبیر کو ایسے دیکھتا دیکھ کر بولی تھی

کچھ نہیں دیکھ رہا ہوں میرے لئے ٹائم ہی نہیں ہے میری بیوی کے پاس کبیر صاحب

.... نے تناوش کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا

... آپ کے پاس وقت ہے میرے لئے؟؟ تناوش بیگم نے طنزیہ ہنس کر کہا تھا

میرا وقت میرا ہر لمحہ میری ہر ایک سانس صرف میری بیوی کیلئے تو ہے کبیر صاحب

.... محبت پاش لہجے میں بولے تھے

... بس رہنے دیں آپ تناوش نے کبیر کے حصار سے نکلتے ہوئے کہا تھا

.... یقین نہیں کبیر صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا

نہیں ہے یقین تناوش کہ کر منہ موڑ گئی تھی چلو آج یقین کروا دیتا ہوں کبیر صاحب

... مسکراتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر بولے تھے

محبت میں نہیں کرتی

..... وہ صبح کر لوں گا کبیر نے کہ کمر لائٹ اوف کر دی تھی



...

... لڑائی کرنا مذاق کرنا چھینٹنا سب کچھ

الفت بیڈ پر لیٹی فہیم کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی پہلے تو منہ کے زوایے بگاڑتی رہی
.... سوچ سوچ کر پھر مسکرانے لگی تھی

.. الفت نے کچھ سوچ کر موبائل اٹھایا تھا

... الفت نے واٹس اپ آن کیا تو گروپ میں میسیجز آرہے تھے

.... گریٹا اور فاطمہ کا نمبر تو سیو تھا پھر تین نمبر سیو نہیں تھے شاہ فرحان اور فہیم کے

.... اسلام علیکم !!! الفت نے مسیح کیا تھا

.....، علیکم السلام .. سب کے ایک ساتھ مسیح آئے تھے

... یہ کون ہے؟؟ شاہ نے پوچھا تھا

.... الفت ہے یہ فاطمہ نے جواب دیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

یہ کیا فاطمہ گڑیا شاہ اور فرحان بھائی ساتھ ہیں پھر بھی الگ الگ موبائل سے میسج کیوں
.... کر رہے ہو الفت نے میسج کیا تھا

.. اس چیز کا بھی اپنا ہی مزہ ہے فرحان نے جواب دیا تھا

اچھا مجھے بتائیں فرحان بھائی کا کون سا نمبر ہے اور شاہ بھائی کا کون سا الفت نے پھر
... سوال کیا تھا

Shah here ...

... شاہ نے میسج کیا تھا

Farhan here ...

... دونوں نے بتایا تھا

... میں آپ دونوں کے نمبر سیو کر لوں؟ الفت نے اجازت مانگی تھی

... ہاں ہاں کر لو فرحان نے کہا تھا

... میں بھی ہوں یہاں فہیم نے میسج کیا تھا

.. یہ کون ہے الفت جانتی تھی کے کون ہے پھر بھی انجان بنی تھی

.... فہیم خان فرحان نے کہا تھا

... ہممم صحیح ہے... الفت نے کہا تھا

... میرا نمبر بھی سیو کر سکتی ہو فہیم نے ایوجی کے ساتھ مسیج سینڈ کیا تھا

.... الفت نے کوئی جواب نہ دیا تھا

... کافی دیر تک سب ساتھ باتیں کر رہے تھے

کہاں گئے سب؟ الفت نے تھوڑی دیر گروپ میں خاموشی ہو جانے کے بعد پوچھا تھا

...

.... سو گئے فہیم جواب دیا تھا

.... او کے گڈ نائٹ الفت نے مسیح کیا تھا

.... پر ریپلائے پر سنلی آیا تھا

فہم : اتنی جلدی؟؟؟

الفہم : جمعی ہاں

فہم : زیادہ نیند آرہی ہے؟؟

الفت : نہیں ویسے تو زیادہ نیند نہیں آئی آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟؟

فہم : نہیں کچھ خاص نہیں اگر نیند آئی ہے تو سو جاؤ

الفت : آپ بھی سونے لگے ہیں؟؟

... فہم : ہاں

الفت : آپ نے کہا تھا آپکو لیٹ سونے کی عادت یے تو آج دس بجے ہی نیند؟؟

فہم : کوشش تو کر ہی سکتا ہوں ورنہ کوئی کام نہیں کرنے کو

الفت : جی ٹھیک

فہم : اسٹڈی کنٹینو ہے؟؟

الفہم : جمی ہاں

فہم : کیسی کو لائک کرتی ہو ڈونٹ ماسٹر

(Don't mind)

... صرف پوچھ رہا ہوں

... الفت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

.. الفت : نہیں

.. فہیم : ٹھیک ہے

الفت : کیوں پوچھا؟؟

فہیم : ویسے ہی تا کے اگر میں پسند کر لوں تو کوئی اور عاشق نا نکل آئے تمہارا پھر روتا

.. پھروں گا

الفت کا تو منہ کھل گیا تھا پہلے تو صرف الفت کو محسوس ہوا تھا پر آج تو صاف صاف الفاظ

... میں کہ گیا تھا

... الفت : امید نا رکھیئے گا کیونکہ نا محرم سے محبت میں سوچ بھی نہیں سکتی

... فہیم الفت کا یہ میسج پڑھ کر مسکرایا تھا

... فہیم : کس نے کہا نا محرم سے محبت کرو پہلے نکاح کر لو پھر محبت کر لینا

فہیم ابھی اور بات کرنا چاہتا تھا پھر اسے پتا تھا الفت ڈر رہی ہے اس سے پہلے فہیم اللہ ... حافظ بولتا الفت خود ہی کہ چکی تھی

فہیم رات بارہ بجے تک ادھر ادھر ٹھلتا رہا پھر اچانک اسے خان بابا کی بات یاد آئی منگنی ... والی

میں یہ کیسے بھول گیا اب الفت سے بات نہیں کروں گا یہ دھوکا ہوگا اپنے اور الفت کے ساتھ معصوم ہے وہ میں یہ نہیں کر سکتا ساڑھے بارہ بجے تک فہیم اسی بارے میں ... سوچ سوچ کر اپنا سر درد کر چکا تھا

... چائے فہیم زیر لب برٹرایا تھا

.... الفت کی آنکھ ساڑھے بارہ بجے پھر کھل گئی تھی

.... کیا ہو گیا ہے مجھے اللہ ایسے اچانک سر درد اففف

.... الفت سر پکر کر بیٹھی تھی

.... الفت تھوڑی دیر رونے دھونے کے بعد ہمت کر کے اٹھی تھی اور کچن کا رخ کیا تھا

الفت موبائل ہاتھ میں پکڑے چائے بنا رہی تھی الفت نے پانی پینے کیلئے گلاس اٹھایا تو

... ہاتھ گیلے ہونے کی وجہ سے گلاس نیچے گر گیا تھا

... کون ہے حسنین صاحب جو شور ہونے کی وجہ سے اٹھے تھے کچن میں آئے تھے

... میں ہوں ابو الفت نے لائٹ آن کر کے کہا تھا

کیا ہوا بیٹا طبیعت ٹھیک ہے نا آپکی؟؟ حسنین صاحب ایسے ہی تھے تین بیٹیاں ہی تو

.... تمہیں جو انکو جان سے زیادہ عزیز تھیں

چھوٹی چھوٹی بات پر پریشان ہو جایا کرتے تھے ہر خواہش بولنے سے پہلے پوری کر دیتے
..... تھے

... ابو پریشان نا ہوں بس سر درد ہے چائے نہیں پی آج شاید اسلئے الفت نے کہا تھا
ٹھیک ہے بیٹا روم میں جا کر پینا چائے ... حسنین صاحب کہتے ہوئے باہر کی جانب
... بڑھے تھے

... الفت نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا ... میرے پیارے ابو الفت محبت سے بربرائی تھی

... الفت روم میں آئی تو موبائل اٹھا لیا تھا
کروں میسج نہیں کیا سوچیں گے کے کیسی لڑکی ہوں جو باتیں تو بڑی بڑی کرتی ہے کے نا
محرم ہے پھر بھی بات کر رہی ہے وہ بھی اتنی رات کو الفت چائے منہ کو لگائے سوچ
... رہی تھی

... فہیم ہمت کر کے اٹھا تھا اور چائے بنائی تھی اور واپس ٹیرس کی جانب آگیا تھا

.... فہیم نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالا تھا

... فہیم نے جیسے ہی واٹس اپ آن کیا تو الفت آن لائن شو ہو رہی تھی

.... یہ اس وقت آن لائن فہیم نے سوچتے ہوئے میسج کیا تھا

.... الفت موبائل واپس رکھنے ہی والی تھی جب میسج آیا

فہیم : ابھی تک سوئی نہیں ؟؟

.. الفت : جی بس سر درد تھا تو چائے پی رہی تھی جا رہی ہوں سونے

فہیم : تمہارے سر میں درد کیوں ہے اب کچھ سوچ رہی تھی ؟؟

افت : نہیں میں تو سو رہی تھی اچانک سے سر درد ہوا ایسا لگا کیسی نے کان میں کہا ہو

.... چائے تو سوچا بنا ہی لوں

.... فہیم مسکرایا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

.. فہیم : اب آرام کرو فہیم نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی

الفت : آپ سونے لگے ہیں؟؟

.. فہیم : جی

.. فہیم نے مختصر سا جواب دیا تھا

... الفت : اوکے اللہ حافظ

... الفت نے بھی موبائل رکھ دیا تھا

زرش غصے سے لال آنکھیں لئے اندر داخل ہوئی تھی پر اندر کا منظر دیکھ کر جم سی گئی
... تھی

سامنے صوفے پر بیٹھی اسکی امی ہنس رہیں تھیں اور دروازہ تو ایسے کھلا تھا جیسے انہیں پتا
... ہوں زرش ضرور آئے گی

... امی زرنش نے پکارا تھا

... زرنش چنڊا اُڻهن ٻي لڳي تهي جب زرنش ٺي هاتھ ڪھڙا ڪر ڪي روڪا

... امی کیا آپ اب بھی؟؟ زرنش نے بات ادھوری چھوڑی تھی

... میری بات سنو بیٹا میں ایسے نہیں آنا چاہتی تھی پر مراد ایسے ضد کر کے لایا ہے مجھے
... انہوں نے معصومیت سے جواب دیا تھا

.... یہ لیں امی کھائیں آپ مراد کچن سے آتا ہوا بولا تھا

... زرنش ایک سیکنڈ میں مراد کے سر پر جا پہنچی تھی

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہ کرنے کی زرنش نے ایک مکا منہ پر مارا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے..... پیٹ میں مراد کے ہاتھ میں موجود دُش نیچے گر گئی تھی

..... یو بلڈی ... زرنش نے گردن دبوچ لی تھی

..... تمہیں احساس ہے جان نکل رہی تھی میری زرنش چلائی تھی

احساس ہوا جب اپنا کوئی جان سے پیارا ایسے بنا بتائے جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے ؟
... مراد زرنش کو دیوار کے ساتھ لگا کر چلایا تھا

کون اپنے وہ ہی اپنے جو اپنی زندگی سے نکال دینا چاہتے تھے؟؟؟ زرنش نے طنزیہ ہنس
... کر کہا تھا

... زرنش نے مراد کو دھکا دے کر پیچھے کیا تھا

... چلیں امی زرنش اپنی ماں کی طرف بڑھی تھی

بات تو سن لو احسن اس سے پہلے اپنا جملہ مکمل کرتا زرنش نے ہاتھ اٹھا کر بولنے سے منع کیا تھا

... امی چلیں آپ ہی تو آخری سہارا ہیں میرا پلیز زرنش نے بے بسی سے کہا تھا
.. مراد نے آنکھوں سے اشارہ کر کے انہیں زرنش کے ساتھ جانے کا کہا تھا
مراد جانتا تھا زرنش کو تھوڑا وقت چاہیئے آہستہ آہستہ بات کو ضرور سننے کی اس لئے خاموش
... ہو گیا تھا

..... زرنش اپنی ماں کو لے کر گھر کی جانب روانہ ہو گئی تھی

صبح جب تناوش کی آنکھ کھلی تو کبیر پر نظر پڑی تھی جو بنا پلک جھپکے اسے ہی دیکھ رہا تھا
...

کیا ہوا ہے کبیر؟؟ تناوش نے کبیر صاحب کا کل سے بدلہ ہوا روایہ اچھے سے محسوس کیا ... تھا

.... کچھ نہیں کیا ہونا ہے کبیر صاحب تناوش کے گلے لگتے ہوئے بولے تھے

... کچھ تو ہوا ہے کچھ چھپا رہے ہیں مجھ سے؟؟ تناوش نے سوال کیا تھا

.... ہاں چھپا تو رہا ہوں پر وقت آنے پر بتاؤں گا کبیر صاحب کہ کر منہ جھکا گئے تھے

... اب میں ناشتہ بنانے جاؤں تناوش نے پوچھا تھا

.... نہیں یہیں رہو کبیر صاحب نے کہ کر تناوش کو واپس گلے لگایا تھا

حور عین صبح جب اٹھی تو اپنے ساتھ ولید کو سوتے دیکھ کر ماتھا پیٹا تھا جو رات میں لیٹ
.... آئے تھے اور بنا جوتے اتارے بنا چلنج کئے سو رہے تھے

... کیا بنے گا آپکا ولید صاحب حور عین پاؤں کی طرف بیٹھتے ہوئے بولی تھی
.... پہلے حور عین نے جوتے اتارے تھے اور پھر ٹائی ڈھیلی کی تھی
... کوٹ تو پہلے ہی اتار چکے تھے وہ

... میں نماز پڑھ لوں حور عین کہتی ہوئی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی
.... حور عین نے پہلے نماز پڑھی اور قرآن پڑھنے بیٹھ گئیں تھیں
... سات بجے تک قرآن پڑھنے کے بعد کچن کا رخ کیا تھا
... حور عین جب کچن میں آئی تو گریا پہلے سے ہی وہاں تھی

... ارے آج اتنی جلدی کچن میں حور عین بیگم نے پوچھا تھا
..... ہاں امی بس آنکھ جلدی کھل گئی تھی سوچا ناشتہ بنوا لوں

... اچھا تناوش کہاں ہے؟؟ سو رہی ہیں شاید گڑیا نے جواب دیا تھا
..... ہاں ابھی تک؟؟ کبھی سوئی نہیں ہے ایسے حور عین کو حیرانی ہوئی تھی
... جی آپ بھی جائیں میں ناشتہ بنا لوں گی گڑیا نے پیار سے کہا تھا
ہائے اب یہ بھی زمانہ آنا تھا بہو کچن سے نکالنے لگی ساس کو حور عین بیگم نے منہ بنا کر
... کہا تھا

.... لگے ہی لمحے دونوں ساتھ ہنسی تھیں
اچھا امی نکال نہیں رہی ریکویسٹ کر رہی ہوں کے جائیں گڑیا نے مسکرا کر کہا تو حور عین
.... بیگم واپس باہر کی جانب پلٹ گئی تھیں



... فہیم کی صبح آنکھ فجر کے ٹائم کھلی تھی
... نماز پڑھنے کے بعد وہ آفس کی کچھ فائلز لے کر بیٹھ گیا تھا
... فہیم سات بجے تک آفس جانے کیلئے تیار ہوا تو قاسم خان کی کال آئی تھی

.... جی خان بابا .. فہیم نے فوراً کال اٹھاتے ہی کہا تھا
..... بابا ابھی آنا ضروری ہے کیا؟؟ فہیم نے پھر سوال کیا تھا

... جی خان بابا میں ابھی آتا ہوں فہیم کہتا کال کاٹ گیا تھا

... فہیم وہاں سے نکل کر قاسم خان کے گھر گیا تھا



... امی ... امی الفت صحن میں کھڑی چلا رہی تھی
.... کیا ہوا ہے الفت؟؟ حمیدہ بیگم نے آتے ہی سوال کیا تھا

... وہ امی آج نا مجھے کچھ نوٹس لینے ہیں فریجہ سے تو کیا جاؤں میں

کس کے ساتھ جاؤ گی؟؟ پاپا تو تمہارے کام سے لاہور گئے ہیں صبح ہی حمیدہ بیگم ہاتھ ... صاف کرتے ہوئے بولیں تھیں

اوفو امی رکشے میں چلی جاؤں گی زیادہ دور تو نہیں جانا ہے جو گاڑی کی ضرورت پڑے الفت ... ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولی تھی

... میرا دل نہیں مان رہا تجھے اکیلے جانے دینے کیلئے حمیدہ بیگم نے صاف منع کیا تھا

امی فکر نا کریں نوٹس بھی تو لینے ہیں نا جانے دیں پلیزز الفت نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا تھا

.... اچھا جابٹا اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے تھیں حمیدہ بیگم نے گلے لگا کر کہا تھا

.... آمین امی مجھے شاید تھوڑی دیر ہو جائے

کیوں جلدی آنا اکیلی جا رہی ہو شہر کا حالات کا پتا ہے نا حمیدہ بیگم نے تھوڑے غصے سے کہا تھا


... اچھا امی جان ٹھیک ہے فلحال جاؤں تو ... الفت کہ کر روم کی طرف بڑھی تھی
... حمیدہ بیگم بھی کچن کی طرف چلی گئیں تھیں

الفت تھوڑی دیر بعد گرین کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک ساتھ اسکن کلر کا کھلا ٹراؤزر پہنے اور منہ میک اپ سے پاک دودھیا گوری رنگت چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور گلابی ہونٹ سر پر نفاست سے اسکارف سیٹ کئے باہر آئی تھی روم سے

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی حمیدہ بیگم نے الفت کو باہر آتے دیکھ کر کہا

... تھا

ہائے امی ایسے تعریف ناکیا کریں کچھ کچھ ہوتا ہے الفت نے شرمانے والے انداز میں منہ
.... پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

... ہاہاہا ... جاؤ ڈرامے باز لڑکی حمیدہ بیگم نے کہہ کر ماتھے پر بوسا دیا تھا
..... اچھا امی اللہ حافظ جلدی واپس بھی آنا ہے الفت کہہ کر باہر کی طرف بڑھی تھی


... گریٹا نے ناشتہ بنا کر سب کو بلا لیا تھا اور سب نے ساتھ ناشتہ کیا تھا

... شاہ تم میرے ساتھ چلو چیف سے ملنا ہے کبیر صاحب کہہ کر اٹھے تھے
... اور میں ابو؟؟ گریٹا نے سوال کیا تھا

شام میں تم اس ریسٹورینٹ میں چلی جانا اور دیھان رہے ہوشیار رہنا وہ وہاں کیسی سے
ملنے جائے گا تمہیں انہیں زندہ پکڑتا ہے کبیر صاحب نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا
...

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

..... بر خودار اکیلی جائے گی ہماری بچی؟؟ وجاہت صاحب نے سوال کیا تھا

نہیں فورس بھی ہوگی ساتھ اور گڑیا دیہان رکھنا اپنا کبیر صاحب نے کہ کر گڑیا کو گلے لگایا
.... تھا

.... جی بابا آپ بھی گڑیا کہ کر الگ ہوئی تھی
کبیر صاحب اور شاہ چیف سے ملنے چلے گئے تھے شاہ نے فرحان کو بھی وہیں بولا لیا تھا



... فرحان صبح جب اٹھا تو فاطمہ ساتھ نہیں تھی
... فاطمہ فاطمہ فرحان نے پکارا تھا
... فاطمہ کچن میں سکینہ بیگم کے ساتھ تھی جب فرحان نے پکارا

... فاطمہ فوراً روم میں گئی تھی

... اٹھ گئے آپ فاطمہ آنکھیں چھوٹی کر کے بولی تھی

... ہاں چلو گڈ مارنگ بولو مجھے فرحان نے بیڈ کراون کے ساتھ لگ کر کہا تھا

... گڈ مارنگ ... فاطمہ نے کہا تو فرحان نے منہ بنایا تھا

... ایسے بولتے ہی ہسبینڈ کو مارنگ؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا

... میں تو ایسے ہی بولتی ہوں .. فاطمہ نے ہنسی دبا کر کہا تھا

... ادھر آؤ فرحان نے بازو پھیلا کر اپنی طرف بلایا تھا

فاطمہ قدم اٹھاتی فرحان کے پاس جا بیٹھی تھی فاطمہ کی کمر فرحان کی طرف تھی اور منہ

.... باہر کی طرف

.... فرحان نے اپنا منہ فاطمہ کے کندھے پر رکھ دیا تھا

.... ہم ... تو تم ایسے ہی بولا کرو مارنگ؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا

... ہاں .. فاطمہ نے مختصر سا کہا تھا

آج میں بتا رہا ہوں پھر روز ایسے ہی کہا مارنگ فرحان نے کہا تو فاطمہ نے نا سمجھی سے ... اسکی طرف دیکھا تھا اس سے پہلے فاطمہ کچھ بولتی فرحان فاطمہ کے ہونٹوں پر جھکا تھا

... فاطمہ کہاں رہ گئی سکیںہ بیگم نے پکارا تو فاطمہ جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی

... آئی امی فاطمہ نے فرحان کو گھوری سے نوازا تھا

.. جاؤ اب ایسے ہی کہنا روز فرحان نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

... فاطمہ مسکراتی ہوئے باہر چلی گئی تھی

....فرحان نے موبائل اٹھایا تو شاہ کا میسج آیا تھا

.... فرحان بال سیٹ کرتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھا

.... فرحان فریش ہو کر آیا تو فاطمہ ناشتہ ٹیبل پر رکھ رہی تھی

.... الفت نے آنا ہے آج فرحان نے سوال کیا تھا

... نہیں.. فاطمہ نے مختصر سا جواب دیا تھا

... امی کہاں ہیں؟؟ فرحان نے ایک اور سوال کیا تھا

روم میں فاطمہ نے اپنا جملا پورا بھی نہیں کیا تھا جب فرحان نے کھینچ کر فاطمہ کو اپنی گود

... میں بیٹھا لیا تھا

.. یہ لو فاطمہ سکینے بیگم ہاتھ میں موبائل پکڑے فاطمہ والوں کی طرف دیکھ رہی تھیں

... فاطمہ نے جب سکینہ بیگم کی آواز سنی تو فوراً کھڑی ہو گئی تھی

... آئیں امی ناشتہ کر لیں فاطمہ نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا

... فرحان تو منہ جھکا کر بیٹھا تھا اب

نہیں میں بعد میں کر لیتی ہوں تم کرو سکیںہ بیگم کہتی ہوئیں روم میں چلی گئیں تھی اور
.... دروازہ بند کر لیا تھا

فرحان نے ایک نظر بند ہوتے دروازے پر ڈالی تھی پھر اگلے ہی لمحے فاطمہ کو واپس اپنی
....گود میں بیٹھا لیا تھا

....کیا کر رہے ہیں آپ فاطمہ نے فرحان کو گھوری سے نوازا تھا

اب تو امی روم میں گئی ہیں اب تو کرنے دو جو کر رہا ہوں فرحان نے معصومیت کی
.... ساری حدیں توڑتے ہوئے منہ بنا کر کہا تھا

بس بس رہنے دیں کچھ بھی کرنے کو ناشتہ کریں فاطمہ نے اب اٹھنے کی زحمت ناکی تھی

..... فرحان ناشتہ کم کر رہا تھا اور فاطمہ گھور زیادہ رہا تھا

.... ناشتہ ختم ہو گیا فاطمہ نے فرحان کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر کہا تھا

..... اچھا اور ڈال دو پلیٹ میں ناشتہ فرحان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

.... موٹے تو پہلے ہیں پھٹ جائیں گے اب فاطمہ نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا تھا

اتنا ہینڈ سم اور ڈیشننگ ہسبینڈ ملا ہے شکر کرو ورنہ کیا کہتے وہ محلے کا کالو مل جاتا نا تو لگ پتا
... جانا تھا

پھر لوگوں نے بلایا کرنا تھا ... اوائے کالو دی رن آندی پئی اے اونوں کے کے کالو نوں
..... پیچے فرحان نے اداکاری کرتے ہوئے کہا تھا

ہا ہا ہا ہا ہا آپ بھی کالو سے کم نہیں ہیں ہائے اللہ فاطمہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی
..... تھی

اچھا چلو جانا ہے مجھے ایسے نا آؤ سامنے پتا لگے گھر ہی رہنا پڑے مجھے فرحان نے ایک آنکھ
..... دبا کر کہا تھا

... جائیں آپ فاطمہ نے کھڑے کرتے ہوئے کہا تھا

فاطمہ فرحان کو سامنے کھڑا کر کے آیۃ الکرسی پڑھ رہی تھی اور فرحان فاطمہ کے چہرے کا

... جائزہ لے رہا تھا

... اب جائیں فاطمہ نے آیۃ الکرسی پڑھ کر فرحان پر چھونک کر کہا تھا

.... اللہ حافظ فرحان گال پر بوسا دیتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا تھا

.... فرحان گھر سے نکل کر شاہ کے اپارٹمنٹ کی طرف روانہ ہوا تھا



... شاہ کبیر والوں کے ساتھ بات کر رہا تھا تبھی باہر کوئی آیا تھا

... شاہ نے گیٹ کھولا تو فرحان تھا

... اسلام علیکم !!! فرحان نے جاتے ہی سلام کیا تھا

... وعلیکم اسلام تینوں نے جواب دیا تھا

.... جی انکل خیریت بلایا فرحان کہتے ہوئے بیٹھ گیا تھا

... تو کیا ارادہ ہے پھر پلین چینج نا کر دیا جائے؟؟ کبیر صاحب نے سوال کیا تھا

..کیا مطلب؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا

مطلب یہ کہ اب پلین چینج ہے شمشیر بھی جیل سے نکل گیا ہے تو اسکا بھی کھیل ... ساتھ ہی ختم کرنا ہے

.... کیا مطلب ابو ایسے عین وقت پر آکر پلین چینج شاہ حیران ہوا تھا

وہ کیا ہے میں اپنی بیوی اور بیٹی سے دور نہیں رہ سکتا کبیر صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

....

یہ صحیح ہے بابا آپ نہیں رہ سکتے لیکن جو مجھے رکھتے ہیں سارا دن دور شاہ نے منہ بنا کر
.... کہا تھا

تمہیں تو تمہاری بیوی کمرے سے دھکے دے کر نکالتی ہے اب تو وہ بھی تنگ ہے کبیر
... صاحب نے کہا تو شاہ کا منہ کھل گیا تھا

آپکو یہ کس نے بتایا ابو؟؟؟

... ابو نے کبیر صاحب نے دانتوں کی نمائش کر کے بتایا تھا
دادا کی بھی شادی کروا دیں اور انہیں بھی گڑیا جیسی ڈھونڈ کر دیجیئے گا نکچڑی شاہ نے منہ
... بناتے ہوئے کہا تھا

... بہن وہ میری فرحان نے گلے سے دبوچ کر کہا تھا

... اور میری بیٹی کبیر صاحب بھی بولے تھے

... ہا ہا ہا ... بس کر دیں آپ تینوں اب کام کی بات کریں چیف نے کہا تھا

... جی جی کبیر صاحب اب سنجیدہ ہوئے تھے

کبیر صاحب نے سارا پلین انہیں سمجھا دیا تھا جیسے سن کر شاہ نے منہ کے زاویے
... بگاڑے تھے

... ابو یہ کیا کچھ سمجھ نہیں آیا ... شاہ نے کہا تھا

... واقعی فرحان نے بھی کہا تھا

... سب سمجھ جاؤ گے بس جو کام کہا ہے وہ کرنا پہنچ جانا وہاں ... کبیر صاحب نے کہا تھا

... ٹھیک ہے ابو جیسی آپکی مرضی شاہ نے کہا تھا

ہممم اب چلو اس ریسٹورینٹ کے مینیجر کے پاس جاؤ اور اسے سب سمجھا دو کبیر صاحب
... نے کہا تو دونوں کھڑے ہو گئے تھے

... یس سر سلیوٹ مارتے ہوئے کہ کر باہر ہی جانب بڑھے تھے

... کیا بنے گا ان نمونوں کا کبیر صاحب نے سر پیٹا تھا

.. جو آپکا بن گیا چیف نے ہنستے ہوئے کہا تھا

... ہاہاہاہا ... خیر آپ بتائیں کبیر صاحب چیف کی طرف متوجہ ہوئے تھے

... شاہ اور فرحان ریسٹورینٹ چلے گئے تھے اور اسے سب سمجھا دیا تھا
کوئی بھی کسٹمر آتا تو یہ کہہ کر روانہ کر دیتے کہ آج پورا ریسٹورینٹ کیسی نے بک کروا لیا
... ہے

.... اور آرمی فورس کے کچھ سپاہیوں کو کسٹمر بن کر جانے کا کہا تھا

شام تک سب کام ختم کرنے کے بعد سب اپنی اپنی جگہ سمجھانے کیلئے تیار تھے گھڑیا
.... ریسٹورینٹ کی جانب بڑھ گئی تھی اور شاہ والے قاسم خان کے فارم ہاؤس کی طرف

میری بچی کی حفاظت کرنا یا اللہ اے میرے مالک صحیح سلامت گھر پہنچا دے حمیدہ بیگم
.... صوفے پر بیٹھی ہاتھ اٹھا کر دعائیں کر رہی تھیں

ہاں حسنین کہاں ہیں آپ جلدی گھر آجائیں حمیدہ بیگم کال اٹھاتے ہی شروع ہو گئیں
... تھیں

... اپنی دوست کے پاس گئی تھی نوٹس لینے ابھی تک نہیں آئی
ہاں پوچھا تھا کہ رہی کب سے نکل گئی مجھے نہیں پتا آپ ابھی آئیں اور الفت کو ڈھونڈ کر
.... لائیں گھر پلیز آجائیں حسنین پلیزز حمیدہ بیگم اب سسکیوں سے رو رہی تھیں

.... کال کاٹ دی تھی حسنین صاحب نے اور گھر جانے کیلئے گئے تھے

زرنش گھر آکر فوراً اپنے روم میں چلی گئی تھی نا اپنی ماں سے بات کی تھی اور نا کوئی
... شکایت

.. اب زرنش کی ماں کو بھی احساس ہو رہا تھا کہ انہوں نے غلط کیا تھا

... زرنش دوپہر میں ظہر کی نماز پڑھ کر روم سے باہر آئی تھی
کھانا لا دو زربینہ زرنش نے کہا تو زربینہ نے کھانا دیا تھا زرنش کی ماں خاموشی سے بیٹھیں اسکو
... ہی دیکھ رہیں تھیں

... امی کھانا کھائیں زرنش نے اشارہ کر کے کہا تھا
ایسا کیوں کر رہی ہو ایک بار مراد وہ ابھی کچھ بولتیں زرنش نے غصے میں سامنے پڑی پلٹ
... زمین پر دے ماری تھی

امی کیوں نہیں سمجھتیں آپ نفرت ہے اس شخص سے مجھے نفرت زرنش اپنا آپا کھو رہی
.... تھی

امی سمجھیں مجھے جان لے لوں گی کیسی دن میں اپنی اس شخص کی وجہ سے یہ کیسی اور
سے نکاح کر چکا ہے تو مجھے آزاد کیوں نہیں کر دیتا وہ زرنش روتے ہوئے بول رہی تھی
...

.... نہیں کیا نکاح میری بچی وہ صرف تمہارا ہے تمہا اور رہے گا

.... نہیں ہے میرا وہ صرف تمہا امی زرنش نے ہر لفظ چلا کر کہا تھا

زرنش بات سنو میری ابھی وہ آگے ہی بڑھنے ہی لگی تھی جب زرنش زمین پر گر گئی تھی

...

زرنش ادھر آؤ اٹھاؤ اسے اور روم میں لے کر چلو میرے ساتھ وہ زرنش کو تھامتے ہوئے

.... بولیں تمہیں

... زرنش انکے ساتھ زرنش کو روم میں لے گئیں تمہیں اور ڈاکٹر کو بلایا تھا



... سب اب قاسم خان فارم ہاؤس پر تھے

... آپ لوگ کون؟؟ جب شاہ والے اندر جانے لگے تو گارڈ نے روک کر پوچھا تھا

.... ہم ... شاہ ابھی کچھ بولتا فہیم وہاں آیا تھا
.... میرے گیسٹ ہیں یہ آنے دو فہیم کہتا آگے بڑھ گیا تھا

.... شاہ والے اندر جا کر اپنی اپنی جگہ سنبھال چکے تھے

سب اب ہال میں موجود تھے جب ساری لائٹس آف ہوئیں اور ایک فوکس لائٹ جلی تھی
... جو قاسم خان پر تھی

.... کیسے ہیں آپ سب ؟؟ قاسم خان نے سوال کیا تھا
... ٹھیک ہیں سب نے ایک آواز میں جواب دیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

جیسا کہ آپ جانتے ہیں میرا ایک ہی بیٹا ہے اور یہ پارٹی بھی اسکی اینگیجمنٹ کیلئے رکھی
.... گئی ہے قاسم خان نے بولنا شروع کیا تھا

اور میرے بچے کی یہ ہی خواہش تھی کہ میں اسکی شادی کر دوں اور وہ بھی دھوم دھام
... سے تو یہ آج کی پارٹی میرے بیٹے فہیم کے نام قاسم خان بول کر خاموش ہوا تھا

کیا آپ لوگ جاننا چاہتے ہیں میرے بیٹے کی ہونے والی بیوی کون ہے قاسم خان نے
... سوال کیا تھا

... فہیم تو خاموش کھڑا سب سن رہا تھا پر جنہیں جھٹکا لگا تھا وہ تھے شاہ اور فرحان

یہ بھی کمینہ نکلا اپنے خان بابا کی طرح فرحان نے غصے سے کہا تھا اس کا دل کر رہا تھا
... کے ابھی جائے اور اسکا منہ توڑ دے پر وہ یہ کر نہیں سکتا تھا

... جی ... سب نے ایک آواز میں کہا تھا

تو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا وہ میہیں ہے قاسم خان نے کہا تو ہر طرف سے آوازیں
.... آنے لگیں تھیں

وہ رہی فریال خانزادہ میرے جگمگی دوست میری جان کی بیٹی قاسم خان نے ایک طرف
کھڑی لڑکی پر اشارہ کیا تھا جو لال کلر کی چھوٹی چھوٹی فراک گھٹنوں تک آتی پہن کر کھڑی
میک (eye) تھی چہرہ پورا میک اپ سے بھرا ہوا تھا ہونٹوں پر لال لیپسٹک اور ہیوی آئی
اپ کھلے ہوئے چھوٹے چھوٹے بال جو مشکل سے کندھوں سے تھوڑے نیچے آ رہے
... تمھے فہیم نے منہ بگاڑا تھا

.... تو یہ ہے آپکی پسند بابا فہیم کو افسوس ہوا تھا

تو چلیں پہلے جس کام کیلئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں وہ کر لیتے ہیں پھر فہیم کی
... اینگیجمنٹ قاسم خان نے فہیم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا
... وہ لڑکی اب فہیم کی طرف بڑھی تھی

... کیسے ہیں آپ .. اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا تھا
.... ٹھیک ہوں فہیم نے ہاتھ تو نا تھا ماتھا پر جواب ضرور دیا تھا

میرے دوستوں اس شام کو چار چاند لگانے کیلئے آج ہی ایک پری بھی لے کر آئے ہیں ہم اگر کیسی کو ضرورت ہو آج رات کیلئے تو بنا جھجھک کے لے جائے قاسم خان نے کہا تو فہیم نے اپنے ہاتھوں کی مسٹیاں بنائی تھیں

.... فہیم منہ نیچے جھکا کر سائڈ میں کھڑا ہو گیا تھا

.... کیا ہوا آپ بھی انجوائے کریں اس لڑکی نے فہیم کے پاس آکر کہا تھا

فہیم اس سے پہلے کچھ بولتا کانوں میں ایک آواز پڑی تھی جس پر فہیم کو یقین نہیں آیا تھا

...

.... فہیم میں اس طرف دیکھنے کی ہمت نہیں تھی جیسے چاہتا وہ آواز وہم ہو اسکا

نہیں مجھے جانے دیں پلیزز خدارا چھوڑیں مجھے نبی پاک کا واسطہ ہے آپکو چھوڑ دیں
.... مجھے وہ روتے ہوئے چلا چلا کر رہی تھی

... فہیم نے جب اسکی طرف دیکھا تو غصے سے آنکھیں بند کیں تھیں

.. الفت شاہ اور فرحان نے ایک ساتھ نام لیا تھا
اس سے پہلے شاہ اور فرحان آگے بڑھتے فہیم نے اپنے پاس پڑی شراب کی بوتل اٹھا کر
... اس آدمی کو ماری تھی جو الفت کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا

الفت نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا دو کانچ کے ٹکڑے الفت کے ہاتھ میں لگے تھے
...

اگر اسے ہاتھ لگایا تو یاد رکھنا زمین میں اتنی نیچے گاڑوں گا کے ہڈیاں تک نہیں ملیں گی فہیم
.... غصے سے دھاڑا تھا

... قاسم خان تو سکتے میں چلا گیا تھا پہلے اتنے غصے میں فہیم کو تو دیکھا نا تھا

... کیا ہوا ہے وہ لڑکی فہیم کا ہاتھ پکڑ کر بولی تھی

... پیچھے فہیم غصے سے ہاتھ جھٹک چکا تھا
الفت نے فہیم کو دیکھا تو جان میں جان آئی تھی الفت فوراً بھاگ کر فہیم کے گلے لگی تھی
...

اب وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ فہیم نامحرم ہے وہ فہیم کے لگے زور زور سے رو رہی
..... تھی

فہیم کا ایک آنسو ٹوٹ کر الفت کے بالوں میں گرا تھا فہیم نے فوراً الفت کا اسکارف اس کے سر پر دیا تھا جو اسکے کندھے پر تھا

.... فہم ... قاسم خان چلایا تھا

پکڑ لو اس لڑکی کو اور میرے کمرے کی زیونت بنا دو قاسم خان نے اشارہ کرتے ہوئے کہا

... تھا

..... تھا جبکہ الفت اسکے سینے سے لگی رو رہی تھی

محبت ہے یہ میری اور میری محبت پر اٹھنے والی ہر گندی آنکھ نوچ لوں گا میں فہیم نے کہ
.... کرافت کی طرف دیکھا تھا جو رونے کا کام سرانجام دے رہی تھی

خان صاحب وہ صاحب آگئے ہیں جن سے آج آپکی ڈیل ہونی ہے باہر سے آنے والے
... ایک آدمی نے کہا تھا

... لے آؤ اندر قاسم خان نے فہیم کو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا تھا

فہیم یہ آج میرے ساتھ رہے گی تم اپنی اس ہونے والی بیوی کے ساتھ جاؤ قاسم خان
... نے کہا تو ارافت کی گرفت اور مضبوط ہوئی تھی

اس طوائف کو اپنی بیوی ہرگز نہیں فہیم نے کہ کراہت کے گرد اپنے بازو حائل کئے
... تھے

.... اب دونوں سب لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کے گلے لگ کر کھڑے تھے

فہیم قاسم خان ابھی کچھ بولتا باہر سے چار آدمی اندر آئے تھے جن کے بیچ ایک اور آدمی تھا

.... کیا کوئی مسئلہ ہے قاسم؟؟؟ اس آدمی نے سوال کیا تھا

نہیں دادا بس میرے پیارے بیٹے کا دماغ تھوڑا خراب ہو گیا ہے قاسم نے اس آدمی کی
... طرف بڑھ کر کہا تھا

... شمشیر دادا شاه زیر لب بر بڑایا تھا

وہ بلیک کلر کا تھری پیس پہنے ہلکی بڑھی ہوئی بیئرڈ ہاتھ میں گھڑی پہنے ایسے کھڑا تھا جیسے ... کہیں کا راجہ ہو سب کی نظر اب اس وجیہ چہرے پر تھی



گرگیا گھر سے نکل کر سیدھا ریسٹورینٹ کی طرف گئی تھی پہلے تو گرگیا ریسٹورینٹ کی دوسری جانب کھڑی رہی تھی جیسے ہی شوکت کو اندر جاتے دیکھا تو ریسٹورینٹ کی جانب بڑھی تھی

....

گرگیا اندر گئی تو شوکت کھڑکی کی طرف بیٹھا تھا گرگیا بھی اس سے پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی اور چائے لانے کا کہا تھا

... گرگیا کی نظریں مسلسل شوکت پر تھی جو بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا

..... شوکت کی پیٹھ گرگیا کی طرف تھی اور منہ کھڑکی کی طرف

.... تھوڑی دیر بعد ایک آدمی اس کے پاس آکر بیٹھا تھا

.. کیا خبر ہے؟؟ شوکت نے سوال کیا تھا

... پہلے کچھ مل تو جائے سامنے والے نے کہا تھا

... یہ لو شوکت نے لا پرواہی سے کچھ پیسے اسکی طرف رکھے تھے

.... آج کی ڈیل ہونے کے بعد ہی وہ دوسری ڈیل کی ڈیٹ بتائے گا

... یہ نہیں ان لڑکیوں کا کہا تھا

... ہاں ان لڑکیوں میں کچھ نابالغ بھی ہیں اس آدمی نے کہا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا تم لوگوں نے کہا تھا سو لڑکیاں پوری کرو گے اور وہ بھی جوان شوکت

... نے دانت پیس کر کہا تھا

...گرپا نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھیں

پیچھے دیکھ ایک لڑکی اور بیٹھی ہے کیوں نا اسے بھی لے لیں اس آدمی نے ایک آنکھ دبا

...کر کہا تھا اور گڑیا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

آبیٹا میری طرف زرا خاندان کے مرے ہوئے سارے لوگ نایاد کروا دیئے تو میں بھی
... اپنے پاپا کی بیٹی نہیں گھڑیا حجاب سیٹ کرتے ہوئے سوچ رہی تھی

... کون یہ؟ شوکت نے پوچھا تھا

.... ہاں نا چل اس آدمی نے کہا تھا

... نہیں پبلک پلیس ہے ہنگامہ ہوگا شوکت نے صاف منع کیا تھا

....گن کس لئے ہے پاس اسکا استعمال کر لیں گے چل وہ آدمی اٹھتے ہوئے بولا تھا

ہیلو بیوٹی وہ آدمی گریٹا کی سامنے پڑی کرسی پر ایسے بیٹھا تھا جیسے گریٹا اسکا انتظار کر رہی تھی
... اور وہ آگیا تھا اور یہ سچ بھی تھا

... جی کیا کام ہے گریٹا نے سنجیدگی سے کہا تھا

... ہمارے ساتھ چلو بتاتا ہوں اس آدمی نے کہا تھا

کیوں تیرے باپ کی جائیداد ہوں جیسے آرام سے لے جائے گا گریا اپنی کہنیاں ٹیبل پر جما
... کر بولی تھی

زیادہ بکواس نہیں نیچے دیکھ اور چل اس آدمی نے کہا تو گریا نے نیچے دیکھا تھا اسکے ہاتھ
... میں گن تھی جو گریا کی طرف تھی

... شور مچایا تو یہیں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گی وہ پھر بولا تھا

... اب تو نیچے دیکھ گریا نے ایک آئبرو اچکا کر کہا تھا

اس آدمی نے نیچے دیکھا تو حیران رہ گیا تھا گریا کے ہاتھ میں بھی گن تھی جو اس پر تانی
... ہوئی تھی گریا نے

اب چل گریا نے کہا تو وہ آدمی باہر کی جانب بھاگنے لگا تھا جب گریا نے پاؤں ہوا میں
کرتے ہوئے کمر پر دے مارا تھا شوکت بھی بھاگنے لگا تھا جب وہاں موجود فورس نے اپنی
.... گنزاں پر تانی تھیں

ہاں تو ابھی کہاں ہیں وہ لڑکیاں گریبا نے ایک آنکھ بند کر کے گن کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

...

....ہمارے گوداؤن میں شوکت نے جواب دیا تھا

... اسی گوداؤں میں جہاں حیدر نامی آدمی کے ساتھ ڈیل کی تھی گرٹیا نے سوال کیا تھا

.... ہاں !! شوکت نے جواب دیا تھا

اور وہ لڑکیاں کہاں ہیں جن کی تم بات کر رہے تھے؟؟؟ گریٹا نے دوسرے آدمی سے

... پوچھا تھا

لاہور میں بادشاہی مسجد کے پاس ایک سوسائٹی ہے اس میں کیسی ایک فلیٹ میں ہیں

... اس آدمی نے جواب دیا تھا

... اور آج کیا کرنے والے ہیں شمشیر داد؟ گھڑیا نے سوال کیا تھا

... یہ میں نہیں جانتا شوکت نے جواب دیا تھا
سنا ہے تمہاری ایک بیٹی بھی ہے جو صبح اسکول گئی تھی واپس گھر نہیں پہنچی گریا نے
... گن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا
... نہیں اسے کچھ مت کرنا میں بتاتا ہوں .. شوکت ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تھا

ہوتی ہے نا تکلیف جب بات کیسی اپنے پر آئے تو؟؟ گریا نے نفرت بھری ایک نگاہ
.... شوکت پر ڈال کر کہا تھا
.... جلدی بولو میرے پاس ٹائم نہیں ہے

آج ڈرکس کے کچھ ٹرکس امریکہ جائیں گے جو قاسم خان اور شمشیر خان بھیجیں گے اور
آج شمشیر دادا نے کیسی کبیر نام کے آدمی کے ساتھ اپنا پرانا حساب برابر کرنا ہے اور وہ
... جانتے ہیں وہ وہاں ضرور آئیں گے شوکت نے کہا تو گریا کے ماتھے پر بل پڑے تھے
.... کیسا حساب گریا نے پوچھا تھا

وہ نہیں جانتا پر کیا پتا آج اسے مار ہی دیں شوکت نے جیسے ہی کہا تو گریبا کے پاؤں کے نیچے سے جیسے زمین ہی کھسک گئی تھی

پکڑ کر لے جاؤ انہیں اور تھوڑی دُکری کا ٹورچر کرنا انہیں بعد میں انکو دیکھیں گے فلحال میں
..... ابو والوں کے پاس جا رہی ہوں گریا کہتی ہوئی باہر کی جانب لپکی تھی

.... کبیر صاحب باہر ہی تھے جب شمشیر فارم ہاؤس میں داخل ہوا

.... تو یہ آہی گیا کبیر صاحب نے کہ کمر کر آئبرو اچکائی تھی اور آگے بڑھے تھے

...آپ کون؟ گارڈ نے سوال کیا تھا

مہمانوں کو لینے آیا ہوں کبیر صاحب نے کہا تو اس گارڈ سوالیہ نظر سے اس کی طرف دیکھا
... تھا

کبیر صاحب نے ایک زور دار مکا اسکے منہ پر دے مارا تھا اور اسپرے اس کے منہ پر کی
... تھی جس کی وجہ سے وہ آدمی وہیں زمین پر گر گیا تھا

آگے کھڑے دو آدمی کبیر صاحب کی طرف آئے تھے کبیر صاحب نے بنا زحمت کئے ان
... کے منہ پر بھی اسپرے کر دیا تھا

سنجھالو انہیں اور کچھ اندر چلو میرے ساتھ کبیر صاحب کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھے
... تھے

... کبیر صاحب ابھی گیٹ تک پہنچے ہی تھے کہ کچھ آدمی نشے میں ڈوبے باہر آئے تھے

کبیر صاحب نے اشارہ کیا تو پیچھے کھڑی فورس میں سے دو آدمی آگے ہوئے تھے اور انہیں
.... پکڑا تھا

... شاہ اور فرحان کو اب کچھ حوصلہ ہوا تھا کہ فہیم الفت کو کچھ نہیں ہونے دے گا

کافی اچھی پسند ہے تمہاری پر کیا کریں ہمیں بھی ایسی چیزیں بھاتی ہیں شمشیر نے الفت کو کو دیکھ کر کہا تھا

چیز نہیں ہے یہ محبت ہے میری اور جگہ دیں مجھے جانا ہے یہاں سے اس پہلے کے میں بھول جاؤ آپ لوگوں کے احسانات ہیں مجھ پر جانیں دیں مجھے فہیم کہتا ہوا آگے بڑھا ... تھا

... اتنی بھی کیا جلدی ہے شمشیر نے گن نکال کر اسکی طرف کی تھی

We don't come here to do it we have come to deal
so do it we haven't time ...

... شمشیر کے ساتھ کھڑے چار آدمیوں میں سے ایک نے کہا تھا

Just a minute just i fixed his mind then will talk to you ...

.... شمشیر نے کہ کر گن فہیم پر تانی تھی

.... میں نے کیا کہا فہیم سنائی دیا؟؟ شمشیر اب فہیم کی طرف متوجہ ہوا تھا
اس لڑکی کو جانے دو پھر میری جان بھی لے لو فرق نہیں پڑتا پر اس لڑکی کو میں کیسی کو
... نہیں دوں گا فہیم نے کہتے ہوئے اپنی گرفت مضبوط کی تھی الفت پر

ٹھیک ہے اگر تم مرنا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک تمہارے مرنے کے بعد یہ لڑکی میری رکھیل
... ہوگی شمشیر نے کہا تو الفت نے فہیم کی طرف دیکھا تھا

.... پھر گولی چلنے کی آواز آئی تھی
.... فہیم..... الفت چلا کر بے ہوش ہو گئی تھی

جب کبیر صاحب ہال میں داخل ہوئے تو شمشیر فہیم پر گن تانے کھڑا تھا اس سے پہلے
..... شمشیر گولی چلاتا کبیر نے شمشیر کے ہاتھ پر گولی چلائی تھی ایک چیخ گونجی تھی

.... الفت کبیر صاحب نے ایک نظر فہیم کے ہاتھ میں جھولتی الفت پر ڈالی تھی

.... اوہ تو تم آگئے شمشیر نے اپنے ہاتھ کو پکڑ کر کہا تھا جس میں سے اب خون رواں تھا

ہاں تم تو جانتے ہو جہاں تم ہو وہاں پہنچ ہی جاتا ہوں کبیر صاحب کہ کر فہیم کی طرف
... بڑھے تھے

..... الفت کو لے کر جاؤ فہیم شاہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر فہیم کی طرف آیا تھا

... قاسم خان تو چپ کھڑا انکی کارکردگی دیکھ رہا تھا

.... فہیم الفت کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا تھا

گڑیا ریسٹورینٹ سے نکل کر سیدھا قاسم خان کے فارم ہاؤس گئی تھی جب وہاں پہنچی تو
... آدھی فورس باہر کھڑی تھی

... بابا کہاں ہیں گڑیا نے سنجیدگی سے پوچھا تھا

... اندران میں سے ایک آدمی بولا تھا

.... ہمارے فارم ہاؤس پر لے جاؤ انہیں گڑیا اشارہ کر کے کہتی اندر کی طرف بڑھی تھی

... فہیم جب باہر کی طرف بڑھا تو قاسم نے روکا تھا

.... ہلنا نہیں ورنہ کیسی کو نہیں چھوڑوں گا

.... پہلے تو اس کبیر کو مار ایک گولی شمشیر نے چبا چبا کر کہا تھا

.... قاسم خان نے گن کبیر پر تانی تھی

گھڑیا جب ہال میں پہنچی تو سب لوگ ایک سائڈ میں کھڑے تھے سامنے شمشیر شاہ کبیر ... صاحب اور قاسم تھے اور ایک سائڈ میں فہیم الفت کو اپنی بانہوں میں لے کر کھڑا تھا

... جب گریبا کی نظر قاسم خان پر پڑی تو ہاتھ میں گن تھی جس کا رخ کبیر کی طرف تھا

اس سے پہلے وہ گولی چلاتا گریا نے پاس پڑے ٹیبل پر ایک پاؤں رکھ کر ہوا میں اچھلی
تھی اور اچھلتے ہوئے کبیر کو دھکا دیا تھا جو نیچے گر گئے تھے اور گریا قاسم خان کے پاؤں
... میں گر گئی تھی

گریا نے گرتے ہی اپنے پاؤں قاسم کے ہاتھ پر مارے تھے اور گن گریا کے ہاتھ میں آگئی
... تھی

.... پیچھے کھڑے شمشیر نے نیچے گرمی گن اٹھائی تھی

.... خبراد کوئی ہوشیاری نہیں فرحان نے شمشیر پر گن تان کر کہا تھا

.... یاسر ... قاسم خان چلایا تھا

... نانانا خان بابا یاسر نہیں فرحان فرحان نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا تھا

... فہیم الفت کو گھر لے جاؤ شاہ نے کہا تھا تو فہیم باہر کی جانب بڑھا تھا

کوئی ہوشیاری نہیں کبیر نے کہ کمر فورس کو اشارہ کیا تھا وہاں موجود سب لوگوں گرفتار کر لیا
..... تھا

... تمہیں چھوڑوں گا نہیں میں شمشیر نے کہا تھا

.... کبیر صاحب کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی
اسے جانتے ہو یہ کون ہے کبیر صاحب نے گڑیا کو کندھے سے پکڑ کے کر آئو اچکا کر کہا
... تھا

.... شمشیر نے ایک نظر گرہیا کو دیکھا تھا

....تناوش شمشیر نے نام پکارا تھا

.... گریبا نے حیرت سے دیکھا تھا

ہاں میری اور تناوش کی بیٹی کبیر صاحب کے چہرے پر تناوش کے نام پر ایک چمک سی
.... آئی تھی

نہیں چھوڑوں گا تجھے سمجھا زندہ نہیں چھوڑوں گا اور رہی بات تناوش کی اسے تو میں اپنے
.. پاس لے ہی آؤں گا شمشیر نے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا

....کوشش کر سکتا ہے کبیر صاحب نے فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجاکر کہا تھا

شمشیر نے ایک نگاہ گریٹا کی طرف دیکھا تھا جو بالکل تناوش کی کاپی تھی بس آنکھیں باپ جیسی تھیں.....

... لے جاؤ انہیں کبیر صاحب نے کہ کمر باہر کا رخ کیا تھا

... شمشیر ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتا گریٹا کو گھور رہا تھا اور گریٹا نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی

... ابو گریٹا بلاتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی تھی
.... ابو کون ہے یہ شمشیر امی کو کیسے جانتا ہے؟ گریٹا نے سوال کیا تھا

.... ابو ... شاہ نے بھی پکارا تھا
بتاتا ہوں سب پہلے بیٹھو گاڑی میں الفت کے پاس چلیں کبیر صاحب گاڑی میں بیٹھتے
.... ہوئے بولے تھے



... حسنین صاحب جب گھر پہنچے تو حمیدہ بیگم نے رو کر اپنا برا حال کیا ہوا

... حمیدہ ... حسنین صاحب نے پکارا تو حمیدہ بیگم بھاگ کر گلے لگی تھیں انکے
 حسنین الفت کو لے آؤ گھر میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ناجانے کیسی ہوگی کہاں ہوگی حمیدہ بیگم
 روتے ہوئے بول رہی تھیں

میں پولیس اسٹیشن جاتا ہوں تم رونا بند کرو حسنین صاحب کہ کر باہر کی جانب بڑھے تھے

... حسنین صاحب گھر سے باہر نکلے تو فہیم کی گاڑی گھر کے سامنے آکر کی تھی

..... فہیم تم یہاں؟؟ حسنین صاحب نے گاڑی سے باہر نکلتے فہیم سے سوال کیا تھا
... بتاتا ہوں کیوں آیا ہوں فہیم نے کہ کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور الفت کو باہر نکالا تھا

... الفت حسنین صاحب اسکی طرف بڑھے تھے
... انکل اندر چلیں پلیئرز فہیم نے اندر کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تھا

حسنین صاحب کی نظریں الفت کے چہرے پر تھیں الفت کے منہ پر تھپڑوں کے نشان
... صاف واضح تھے اور ہونٹوں پر بھی خون جما ہوا تھا

... کیا ہوا ہے الفت کو حمیدہ بیگم نے الفت کو بے ہوش دیکھ کر پوچھا تھا

آنٹی پہلے اسکا روم بتا دیں کہاں ہے فہیم نے کہا تو حمیدہ بیگم نے الفت کے روم کی طرف ... اشارہ کیا تھا

فہیم الفت کو روم میں لیٹا کر باہر آیا تھا اور حسنین صاحب کو پوری بات بتائی تھی جیسے سن کر حسنین صاحب کی تو جان ہی ہوا ہو گئی تھی حمیدہ بیگم تو بار بار اللہ کا شکر ادا کر رہی تھیں کہ الفت صحیح سلامت واپس آگئی ہے

... میں ڈاکٹر کو لے کر آتا ہوں حسنین صاحب کی کر باہر کی جانب بڑھے تھے

... میں پانی لاتی ہوں حمیدہ بیگم کچن کی طرف بڑھ گئی تھیں

... فہیم روم میں الفت کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا
... یہ لو پانی حمیدہ بیگم نے فہیم کی طرف بڑھایا تھا

ایک اور گلاس پانی اور چائے مل سکتی ہے فہیم نے کہا تو حمیدہ بیگم نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا تھا پر مہمان تھا اسلئے منع نہیں کیا تھا اور باہر کی جانب بڑھی تھیں

فہیم جانتا تھا الفت نے ہوش میں آنے کے بعد واویلہ کرنا ہے اسلئے حمیدہ بیگم کو باہر بھیج دیا تھا ...

.... فہیم نے پانی الفت کے منہ پر ڈالا تو الفت ہوش میں آئی تھی

فہیم آپ .. آپ ٹھیک ہیں نا آپکو گولی تو نہیں لگی وہ وہ الفت نے فہیم کے گلے لگ کر
... رونا شروع کر دیا تھا

... پیچھے رہو الفت ہوش میں آؤ کچھ نہیں ہوا تمہیں ٹھیک ہو فہیم نے غصے میں کہا تھا

... نا محرم ہو ایسے میرے ساتھ لگ کر خود کو اور مجھے گناہ گار نا بناؤ
.... فہیم غصے میں بول رہا تھا الفت تو اب خاموشی سے آنسوں بہا رہی تھی

... کیا ہوا ہے بیٹا حمیدہ بیگم نے فہیم کو غصے میں کھڑا دیکھ کر پوچھا تھا

.... کچھ نہیں آنٹی رات کافی ہو رہی مجھے چلنا چاہیئے فہیم کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا

رک جاؤ بیٹا میں کھانا بنا دیتی ہوں کھا لینا حمیدہ بیگم نے الفت کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

... تھا

... نہیں آئی پھر کسی دن اللہ حافظ فہیم کہ کر باہر چلا گیا تھا
... الفت حمیدہ بیگم کے گلے لگ کر رو رہی تھی اب

حسنین صاحب ڈاکٹر کو بھی لے آئے تھے ڈاکٹر نے الفت کو چیک کر کے کچھ ہدایات
... دیں تمہیں حسنین صاحب کو اور چلے گئے تھے

... الفت کافی سنبھلی تھے پہلے سے کھانا کھا کر میڈیسن لیں تھیں اور سو گئی تھی

... فہیم روم میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا پر دیہان سارا آج ہونے والی بات پر تھا

پہلے تو فہیم کو خوف آ رہا تھا کہ اگر آج وہ وہاں نہیں جاتا تو؟؟ پھر اگلے ہی لمحے وہ یہ

... سوچ کر پر سکون ہو جاتا تھا کہ فرحان والے بھی وہیں تھے

فہیم کو غصے کے ساتھ ساتھ ایک خوف تھا جو الفت کو نقصان پہنچنے کا تھا عزت خراب

... ہونے کا تھا

... یا اللہ کیا سوچ رہا ہوں فہیم نے برتن سائڈ میں کرتے ہوئے کہا تھا

فہم آنکھیں موند کر خود کو پر سکون کر رہا تھا اچانک الفت کا آج گلے لگنا یاد آیا تھا اور چہرے
... پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی

... پھر اپنا نامحرم ہونے پر لیکچر دینا فہیم کا قفقہ گونجا تھا

اففف اللہ... پہلے خود ہی مزے سے گلے لگا کر کھڑا تھا بانہوں میں بھی اٹھایا اور پھر خود

ہی لیکچر دیا حالانکہ وہ تو ہوش میں ہی نہیں تھی جو وہ کر رہی تھی خوف میں کر رہی تھی

... فہیم نے اپنا سر پیٹا تھا اور ہنس رہا تھا

... فہیم برتن اٹھا کر روم سے باہر آیا تھا اور کچن کی جانب بڑھا تھا

.. کیا ہوا بیٹا کچھ چاہیے؟؟ حمیدہ بیگم نے سوال کیا تھا

... نہیں آنٹی آپکو کیسے پتا میں ہوں فہیم حیران ہوا تھا
... بتایا تھا حسنین کے یہیں ہو حمیدہ بیگم نے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کہا تھا
... جی یہ برتن فہیم نے کہا تھا

... دو مجھے حمیدہ بیگم نے کہا تو فہیم نے برتن انہیں دیئے تھے
... اوکے آنٹی گڈ نائٹ فہیم کہ کر روم کی طرف بڑھ گیا تھا

فہیم جب حسنین صاحب کے گھر سے نکل رہا تھا تو حسنین صاحب ڈاکٹر کو لے کر آرہے
... تھے

... کہاں چلے فہیم؟؟ حسنین صاحب نے پوچھا تھا

.. گھر فہیم نے مختصر سا جواب دیا تھا

... کوئی ضرورت نہیں ہے وہ رہا گیسٹ روم وہاں جاؤ حسنین صاحب نے کہا تھا

... پر انکل فہیم ابھی کچھ بولتا حسنین صاحب نے بولنے سے منع کیا تھا

اچھا ٹھیک ہے آنٹی کو نا بتائیے گا میں منع کیا تھا رکنے سے انہیں برا لگ جائے گا فہیم
.... کہتا ہوا موبائل نکال کر روم کی طرف بڑھا تھا

فہیم جب واپس روم میں آیا تو سونے کی کوشش کرنے لگا تھا پر نیند تو آنکھوں سے بہت
... دور تھی

.... فہیم کچھ سوچ کر روم سے نکلا تھا اور الفت کے روم کا رخ کیا تھا

فہیم جب روم میں آیا تو ہر طرف اندھیرا تھا صرف الفت کے بیڈ کے ساتھ پڑے سائڈ
... ٹیبل پر لمپ جل رہا تھا
.... فہیم جا کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور الفت کے چہرے کو باغور دیکھنے لگا تھا

فہیم الفت نیند میں بول رہی تھی؟؟ فہیم کو پہلے تو لگا کے وہم ہے اسکا پر دوسری دفاع
... اپنا نام سن کر حیرت ہوئی تھی
کیا ہوا الفت فہیم بیڈ کے پاس نیچے بیٹھ گیا تھا اور اپنا منہ الفت کے ہاتھ کے پاس رکھا
.... تھا
الفت نے نیم بند آنکھوں سے اسے دیکھا تھا شاید نیند اور میڈیسن کا نشا تھا اسلئے ایسے
.... پڑی تھی ورنہ کوئی شک نا تھا کے چیختی

آپکو پتا ہے آپ مجھے ... مجھے اچھے لگتے ہیں پر ممم میں محبت نہیں کلک .. کرتی
آپ سے آپ کی یہ آنکھیں ہیں نا ان ممم ... میں مجھے میرے لئے مح ... محبت نظر آتی

ہے پر میں کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ کے پھر آپ میرے بارے بارے میں کیا سوچیں گے اور آپ نا محرم ہیں آج ہہہ .. ہی لیکچر دیا ہے اب تو کبھی نہیں بتاؤں گی ... الفت کی کر اپنی پوری آنکھیں بند کر گئی تھی

.... الفت ... فہیم نے اسے پکارا تھا پر الفت نے کوئی جواب نا دیا تھا

محبت تو بہت ہے تم سے پر کہ نہیں سکتا کیونکہ میں چاہتا ہوں جب میں تمہارا محرم بن جاؤں تب ہی میں بتاؤں فہیم کہ کر وہاں سے کھڑا ہوا تھا اور باہر کی جانب بڑھا تھا



.... ابو بتائیں نا گریا یہ بات تقریباً سات آٹھ دفاع کہ چکی تھی

.... کبیر صاحب پہلے تو خاموش تھے پھر بولنا شروع کیا تھا

ماضی

.... کبیر چل نایار دیر ہو رہی وہ مسلسل باہر کھڑا کبیر کو بولا رہا تھا
آیا یار کیا ہو گیا ہے کبیر صاحب گھڑی سیٹ کرتے ہوئے بولے تھے کبیر کے ایک ہاتھ
.... میں گفٹ کا شوپر تھا
... یہ کیا ہے اب؟؟؟ شمشیر نے پوچھا تھا
شمی یار تیرے تایا کے گھر جانا ہے انکو دینے ابو نے کہا ہے چل کبیر صاحب نے کہا تو
... شمشیر کا چہرہ کھل اٹھا تھا
.... ہاں ہاں چل شمشیر نے کہا تھا

... دونوں ابھی نکلنے ہی والے تھے جب ولید وہاں آیا تھا
بھائیو مجھے بھی لے چلو مجھ غریب کا بھی بھلا کرو ولید نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا تھا
....

... چل نکل میں جا رہا ہوں انکل والوں کے یہ گفٹ دینا ہے انہیں کبیر نے کہا تھا

... چلنے دے یار اسکو چل راستے میں اتار دوں گا شمشیر کہ کر بائیک پر بیٹھا تھا

... میں پہلے ولید بیٹھ کر بولا تھا

... ٹھیک ہے کبیر نے بال بگاڑے تھے

.... کیا کر رہا ہے یار ابھی بنا کر آیا تھا بال ولید نے منہ بگاڑ کر کہا تھا

... چل شمی کبیر نے بیٹھ کر کہا تھا

... رک رک ولید نے جیب سے ایک چھوٹا سا کنگھا نکال کر شیشے میں دیکھا تھا

.... کیا ہے یہ کبیر حیران ہوا تھا

.... دیکھنے جا رہا ہوں تیری بھابھی کو ولید نے کہا تو شمی ہنسا تھا

... ہنس نہیں چل کبیر نے کہا تو شمشیر نے بائیک اسٹارٹ کی تھی

... ابو کو بتاؤں گا آج تیرا کبیر نے ولید کے سر پر تھپڑ مار کر کہا تھا

.... اللہ کرے تجھے بھی پیار ہو جائے تب پوچھوں گا ولید نے منہ بنا کر کہا تھا

یہاں یہاں اتار مجھے ولید نے کہا تو شمشیر نے بائیک روکی تھی اور اتار کر آگے بڑھ گئے
.... تھے

اسلام علیکم بابا !! کبیر نے اندر جاتے وقت گھر کے باہر بیٹھے چوکیدار بابا کو سلام کیا تھا
...

... وعلیکم اسلام کیسے ہو بیٹا بڑے دن بعد نظر آئے ہو انہوں نے سوال کیا تھا
... ہاں بس ویسے ہی آپ بتائیں کیسے ہیں آپ کبیر نے مسکرا کر کہا تھا
میں بھی ٹھیک ہوں چوکیدار نے ایک نظر شمشیر پر ڈالی تھی جو دکھنے میں تو بہت وجیہ تھا
.... پر بھی چوکیدار کے منہ کے زوایے بگڑے تھے

شمشیر دکھنے میں ایک خوبصورت نوجوان تھا پر وہ اس کی حرکتوں کے بارے میں جانتے تھے
... ہر برے کام میں وہ آگے ہوتا تھا اسمگلنگ لڑکی فروشی خون کرنا مارنا پیٹنا ہر کام میں

کبیر اس سے بالکل الگ تھا ایک عزت دار گھر سے تعلق رکھتا تھا یہ ہی وجہ تھی سب اسے پسند کرتے تھے پر کبیر شمشیر کو ہمیشہ روکنے کی کوشش کرتا تھا اور اپنا دوست بھی ... مانتا تھا اسلئے کبھی برا نا سوچتا تھا اس کے بارے میں ... پھر ملتے ہیں کبیر کہتا اندر کی جانب بڑھا تھا اور پیچھے ہی شمشیر بھی گیا تھا

.. اندر گئے تو ملازمہ نے بیٹھنے کا کہا تھا اور خود اوپر کی جانب بڑھی تھی

.... اسلام علیکم بچو !!! شفیع صاحب نے مسکرا کر دونوں کو باری باری گلے لگایا تھا ... دونوں نے جواب دیا تھا

... کیسے ہیں آپ کبیر نے ادب سے پوچھا تھا بالکل ٹھیک وہ مسکرا کر کہتے ہوئے بیٹھے تھے

ابو یہ دیکھیں ناکیا ہو گیا اسے اندر سے وہ دھاگوں میں لپیٹی باہر آئی تھی اور مسلسل
... دھاگوں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی

ارے میری بچی آرام سے شفیع کہتے ہوئے اٹھے تھے کبیر تو یک ٹک اس معصوم سے
چہرے کو دیکھ رہا تھا گوری رنگت بڑی بڑی آنکھیں ایک سائڈ پڑتا ڈمپل صاف نمایاں ہو رہا
... تھا

تناوش روکو ایک منٹ شفیع صاحب نے کندھوں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا تھا جو مسلسل
.... بل رہی تھی

... تناوش نے کبیر کہ طرف دیکھا تھا جو بنا پلک جھپکائے اسی کو دیکھ رہا تھا
... گرے آنکھیں گوری رنگت ہلکی ہلکی بیڑ چہرے پر سنجیدگی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا
... جاؤ شفیع صاحب نے کہا تو تناوش ہوش میں آئی تھی

... ابو یہ کون ہیں؟؟ تناوش نے سوال کیا تھا

... اسے تم جانتی ہو شفیع صاحب نے شمشیر کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

... اسلام علیکم شمشیر بھائی تناوش نے مسکرا کر سلام کیا تھا

...وعلیکم اسلام شمشیر نے جواب دیا تھا

اور یہ میرے دوست کا بیٹا ہے کبیر شفیع نے کہا تو تناوش نے پھر کبیر صاحب کی طرف

.... دیکھا تھا اور سلام کیا تھا

چلو جاؤ اب آپ شفیع صاحب نے کہا تو تناوش ایک نظر کبیر کو دیکھ کر اندر کی طرف چلی

... گئی تھی

... اچھا نکل اجازت دیں مجھے کبیر اٹھتے ہوئے بولا تھا

... روکو بیٹا کچھ کھا تو لو

... نہیں انکل کچھ کام ہے تو اسلئے پھر آؤں گا بابا کے ساتھ کبیر نے مسکرا کر کہا تھا

.... جی ضرور انتظار رہے گا شفیع صاحب کہ کرگلے لگے تھے

.... کبیر اور شمشیر وہاں سے نکل کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے
ماضی

... کبیر جب گھر پہنچا تو ولید اپنے ابو کے قدموں میں بیٹھا تھا
... میرے پیارے ابو ہیں نا پلیزز مان جائیں نا ... ولید پیار سے بیٹھا مکھن لگا رہا تھا
.... کیا کہ رہا یہ نمونہ اب کبیر نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا
جناب نے شادی کرنی ہے کیسی حور عین نام کی لڑکی سے ماں باپ ہے نہیں دو بہنیں
ہی ہیں اور بہن کی شادی ہو گئی ہے اسکے ساتھ ہی رہتی ہے وجاہت صاحب نے کہا تھا
....

... ہاں تو ابو ٹھیک ہے نا کر دیں خواہش پوری کبیر نے کہا تھا

.... ہائے میرا پیارا بھائی میرا ایک منٹ بڑا بھائی ولید اب کسیر کی جانب آگیا تھا

... ہمہم تو تم نے کیا سوچا وجاہت صاحب نے آئبرو اچکائی تھی

.. جیسے آپکو مناسب لگے کبیر نے کہ کر منہ جھکایا تھا

.... بھابھی پسند آگئی ہے سیدھا بول ولید نے کہ کر اپنی ہنسی دبائی تھی

.... ہاں آتو گئی ہے کبیر نے ایک آنکھ دبائی تھی

... چلو بر خودار کل جاتے ہیں پھر نکاح کیلئے وجاہت صاحب نے کہا تھا

... اور میرا نکاح ولید کو جھٹکا لگا تھا

.... بڑا ہے تم سے کبیر پہلے اسکا پھر تمھارا وجاہت صاحب نے کہا تھا

ابو ایک منٹ بڑا ہے مجھ سے یہ چاہے تو آپ ایک منٹ پہلے اسکا نکاح کروا دینا پر میرا

... بھی ساتھ ہی کریں ولید باضد تھا

ٹھیک ہے کل چلتے ہیں پھر آپکی ہونے والی بیوی کے پاس وجاہت صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

ابو میں چاہتا ہوں نکاح سادگی سے ہو گواہوں اور گھر والوں کی موجودگی میں اللہ کا دیا سب کچھ ہے ہمارے پاس ہمیں کچھ نہیں چاہیئے بس سادہ سا نکاح کبیر کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

... ٹھیک ہے وجاہت صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

شفیع صاحب اور وجاہت صاحب اچھے دوست تھے دونوں نے مل کر اپنی دوستی رشتے داری میں بدلنے کا سوچا تھا پہلے تو کبیر نا مان رہا تھا پھر وجاہت صاحب کے کہنے پر شفیع صاحب کے گھر گیا تھا پہلے تو کبیر نے سوچا تھا آکر منع کر دوں گا مگر تناوش کو دیکھ کر کبیر کا ارادہ بدل گیا تھا وہ تو تھی ہی اتنی معصوم اور پیاری سی گریٹا

دوسرے دن جا کر وجاہت صاحب نکاح کر کے ساتھ ہی لے آئے تھے حور عین کی بہن رضیہ جو بہن سے اب تنگ آچکی تھی وہ بھی اب یہ ہی چاہتی تھیں اور اچانک رشتہ ... آنے پر وہ تو کھل ہی اٹھی تھی اور فوراً مان گئی تھیں

... شفیع صاحب پہلے تو نا مان رہے تھے پھر اپنے جگری دوست کے کہنے پر مان گئے تھے

... تناوش کا ایک باپ ہی تو تھا نا بہن تھی نا بھائی اور نا ہی ماں

نکاح سادگی سے ہوا تھا ان سب میں غائب تھا تو بس شمشیر باقی سب وہاں موجود تھے پتا کروانے پر معلوم ہوا تھا کہ وہ کیسی کے خون کے الزام میں جیل میں ہے کبیر صاحب کو سن کر بہت افسوس ہوا تھا وہ تو اسے اس جرم کی دنیا سے باہر لانا چاہتے تھے پر وہ اور بھی پھنستا جا رہا تھا

کبیر صاحب والوں کے نکاح کو دو مہینے ہو گئے تھے سب کچھ نارمل چل رہا تھا نا کوئی پریشانی تھی نا کوئی مسئلہ پھر ایک دن جب کبیر گارڈن میں بیٹھا تھا تو شمشیر اس کے پاس آیا تھا

... کیسا ہے؟؟ شمشیر نے گلے لگ کر پوچھا تھا

... ٹھیک ہوں تو بتا اتنے دنوں بعد کبیر صاحب اندر کی جانب بڑھتے ہوئے بولے تھے میں بھی ٹھیک سنا ہے تو نے شادی کر لی ہے وہ بھی میری کزن سے شمشیر نے کہا تھا

... ہاں یار بابا والوں کی مرضی تھی تو اس لئے کبیر نے جواب دیا تھا

... کبیر وہ مجھے کھٹا کھانا ہے زرنش کچن سے آتے ہوئے بولی تھی

... اسلام علیکم بھائی اتنے دنوں بعد آپ یہاں تناوش نے سلام کرتے ہی پوچھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

وعلیکم اسلام تم دونوں تو آئے نہیں سوچا میں ہی مل آؤں شمشیر نے تناوش کو گھورتے

.... ہوئے جواب دیا تھا

..... اچھا کیا آگئے کھانا کھا کر جانا آپ تناوش نے مسکرا کر کہا تھا

.... ہاں کیوں نہیں شمشیر نے کہا تھا

لگتا ہے کے کوئی آیا ہے ایک کام کرو تناوش زرا روم سے فائل لے آؤ کبیر کہتے ہوئے اٹھا

.... تھا

... تناوش اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

... ویسے ہاں میں بتانا بھول گیا ماموں بننے والا ہے تو کبیر کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا

بننے والا ہوں نہیں تھا شمشیر کہ کر اٹھا تھا اور ہاتھ میں موجود جوس کا گلاس پورا کا پورا
..... سیرھیوں پر گرا دیا تھا

کبیر جو باہر کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا حیران ہوا تھا اور ایک نظر اوپر سے آتی تناوش پر پڑی
..... تھی

تناوش رک جاؤ کبیر صاحب چلاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے پر تناوش نے ہیڈ فونز
.... لگائے ہوئے تھے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا اسے

کبیر صاحب بھاگتے ہوئے جا رہے تھے اس سے پہلے کبیر صاحب وہاں پہنچتے تناوش گر
.... چکی تھی

مجھ سے میری محبت چھین لی تھی ملے گی تجھے بھی نہیں مجھے تو نہیں لگتا کہ اب کبھی
ماں بن پائے گی یہ ہی سزا ہے تیری شمشیر کہتا باہر کی جانب بڑھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

تھا کبیر وہیں تناوش کو تھام کر بیٹھا تھا جیسے ہمت ہی نا ہوا ٹھننے کی حور عین بیگم جو کپڑے
... دو رہی تھیں باہر آئیں تھیں آوازیں سن کر

... تناوش وہ آگے بڑھی تھیں

بھائی اٹھیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں حور عین نے ہمت کر کے تناوش کو اٹھایا تھا
پھر لگے ہی لمحے کبیر نے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا تھا اور باہر کی جانب بھاگا تھا پیچھے ہی
.... حور عین بھی تھی

ڈاکٹر آپریشن تھیٹر میں تھے کبیر گم سم ایسے بیٹھا تھا جیسے جنگ ہار آیا ہو ہاتھوں میں
... تناوش کا خون ویسے ہی جم گیا تھا

..... حور عین نے ولید اور وجاہت صاحب کو بھی بولا لیا تھا

... ڈاکٹر ہماری بچی کیسی ہے وجاہت صاحب نے آگے بڑھ کر پوچھا تھا

آپکی بیٹی تو ٹھیک ہے پر ہم انکے بچے کو نہیں بچا سکے اور بلڈنگ بہت زیادہ ہو گئی ہے
امید نہیں ہے کہ واپس ماں بنیں گیں ڈاکٹر نے کہ کر کبیر کی طرف دیکھا تھا جو زمین کو
... گھور رہا تھا جیسے پتا ہو کہ یہ ہی ہونے والا ہے

کبیر... کبیر.... وجاہت صاحب اسے پکار رہے تھے پر کوئی ریسپانس نہیں دے رہا تھا

..... کبیر

.... ابو..... ابو... کبیر نے پکارا تو وجاہت صاحب نے اسکی طرف دیکھا تھا

...کبیر انکے گلے لگ گیا تھا اور بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا
میں کبھی معاف نہیں کروں گا تجھے شمی کبھی نہیں کاش کے تو نے ایک بار مجھے بتایا
ہوتا کے وہ تیری محبت ہے میں خود ہی دور ہو جاتا یہ ٹھیک نہیں کیا تو نے کبیر اب چلا
.... رہا تھا

.... کبیر صاحب چپ ہوئے تو گریبا کی طرف دیکھا تھا جو گم سم سی بیٹھی تھی

..... کبیر صاحب پھر بولنے لگے تھے

پھر شمشیر غائب ہو گیا تھا اور ہم بھی لاہور سے اسلام آباد آ گئے تھے جب ہم یہاں پہنچے تو اللہ نے مجھ پر ایک بار پھر رحم کر دیا تھا جب مجھے میری گریبا ہونے کی خوشخبری ملی اور ولید کو بھی اتنی ہی خوشی تھی کیونکہ اللہ نے اسکی بھی سن لی تھی بابا بھی بہت خوش تھے ایک ساتھ دو دو خوشیاں گھر میں آرہی تھیں

پھر ایک دن شمشیر واپس آیا تھا پر کبیر نے اس سے بدلہ نہ لیا تھا اللہ پر چھوڑ دیا تھا اسکا فیصلہ

پر شمشیر کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہماری ایک بیٹی بھی ہے کبیر صاحب بول کر چپ ہو گئے ... تھے اور گاڑی میں خاموشی تھی

.... جلدی چلاؤ الفت سے ملنا بھی کبیر صاحب نے کہا تھا
نہیں انکل الفت کی طبیعت تھوڑی ٹھیک نہیں ہے فہیم نے میسج کیا تھا کہ اب سو
... رہی ہے تو کل چلیں فرحان نے کہا تھا

ٹھیک ہے تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتے ہیں شاہ نے کہ کر گاڑی فرحان کے فلیٹ کی
... طرف بڑھائی تھی

... فرحان کو چھوڑ کر تینوں اپنے گھر چلے گئے تھے

گرگیا گھر پہنچی تو تب بھی خاموش تھی شاہ نے کافی بار پوچھا تو یہ کہ کر بات ٹال دیتی تھی
.... کے سر درد ہے

..... شاہ نے بھی زیادہ تنگ نہ کیا تھا اور گرگیا جلدی ہی سو گئی تھی
👤👤👤👤👤

.... الفت صبح دیر سے اٹھی تھی

رات کیا ہو گیا تھا مجھے میرے خواب میں فہیم ہائے اللہ کیا سوچتی رہتی ہوں کل ہی مجھے
.... لیکچر دے کر گیا ہے کے نا محرم ہے وہ الفت نے اپنا سر پیٹا تھا

... میں امی سے بات کروں گی آج الفت کہہ کر اٹھی تھی اور فریش ہونے چلی گئی تھی

... الفت جب روم سے باہر آئی تو حمیدہ بیگم صحن میں ہی بیٹھی تھیں

... اسلام علیکم امی !!! الفت نے سلام کیا تھا

.... و علیکم اسلام !!! کیسی ہے اب میری بیٹی حمیدہ بیگم نے گلے لگا کر پوچھا تھا

میں ٹھیک امی ابو کہاں ہیں؟؟

.... آفس گئے ہیں

... امی کچھ بات کرنی ہے آپ سے الفت نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا
..... ہاں بیٹا بولو اور میں نے بھی کچھ بات کرنی ہے حمیدہ بیگم نے کہا تھا

.... جی بولیں امی

وہ بیٹا کل جو ہوا ہے اسکے بعد تو ڈر لگنے لگا ہے مجھے تمہاری عزت کا سوچ سوچ کر اور عمر
ہو گئی ہے تمہاری میں اور تمہارے ابو چاہتے ہیں ہم اپنا فرض ادا کر دیں تمہاری شادی کر
... کے حمیدہ بیگم نے کہا تو الفت کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی
... کیا آپ لوگوں نے لڑکا ڈھونڈ لیا ہے؟؟ الفت نے سوال کیا تھا

ہاں بیٹا تمہارے ابو نے ڈھونڈا ہے احسن نام ہے لڑکے کا اور اسلام آباد کا نمبر ون بزنس
... مین ہے حمیدہ بیگم نے کہا تھا
... الفت منہ جھکا گئی تھی

... تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟؟ حمیدہ بیگم نے پوچھا تھا

... نہیں امی جان آپ لوگ جیسا چاہیں الفت کہ کر کھڑی ہوئی تھی

.. تم نے کیا کہنا تھا حمیدہ بیگم نے پوچھا تھا

... کچھ نہیں امی اس بات کا فائدہ نہیں ہے اب الفت کہ کر واپس بیٹھ گئی تھی

... امی بات سنیں میری الفت نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

.... جی امی کی جان بولو

میں چاہتی ہوں کہ میری شادی آپ اس ہفتے ہی کر دیں آپ نے ہی کہا کہ نمبر ون

بزنس مین ہے تو کیسی چیز کی کمی بھی نا ہوگی اسے آپ بات کریں اور تیاریاں شروع کروا

دیں الفت کہ کر اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی اور حمیدہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ

... آئی تھی

حمیدہ بیگم نے سب کو یہ خوشخبری دے دی تھی فرحان والے حیران تھے اتنی آسانی سے

...کیسے مان گئی الفت

سب نے الفت کی شادی کی تیاری شروع کر دی تھی ان سب میں صرف فہیم غائب تھا

.....

افت نے بھی کچھ ناکہا تھا وہ بھی ایسے تھی جیسے بہت خوش ہو ہر چیز میں خوشی سے
ساتھ دے رہی تھی اور یہ دیکھ کر حمیدہ بیگم کو حیرت ضرور ہوئی تھی کیونکہ الفت نے
.... ایک بار بھی احسن کی تصویر نا مانگی تھی اور نا ہی پوچھا تھا

.... اللہ اللہ کر کے مہندی کا دن آیا تھا اور سب نے تیاری مکمل کی تھی

افت شام میں یہ پہن لینا احسن بھائی نے بھیجا ہے فاطمہ نے کندھے سے کندھا ملا کر
.... کہا تھا

... ہمہم تھینکس الفت نے کہ کر ڈریس تھاما تھا

... یلو کلر کا لینگا پنک شرٹ ساتھ پنک ہی ڈوپٹا تھا

.... تم خوش تو ہونا؟؟ فاطمہ نے الفت کو ڈریس کو گھورتے دیکھ کر پوچھا تھا

.... ہاں اگر خوش نا ہوتی تو ایسے کھڑی ہوتی الفت نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا

.... گریٹا والے نہیں آئے اس سے پہلے فاطمہ کچھ اور بولتی الفت بولی تھی

نہیں وہ دراصل کچھ کام تھا انہیں اور تناوش آنٹی کی طبیعت خراب تھی اسلئے حور عین
..... آنٹی ان کے پاس ہیں کل آ ہی جائیں گی فاطمہ کہ کر باہر کی جانب بڑھی تھی

اور وہ تمہارا بھائی فہیم وہ نظر نہیں آ رہا الفت نے پوچھا تو فاطمہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

....

ہاں بھائی کسی کام سے شہر سے باہر گئے ہیں فاطمہ نے ایک نظر الفت کو دیکھا تھا اور
..... باہر جاتے جاتے واپس آئی تھی

... تم تیار ہو جاؤ میں یہیں ہوں فاطمہ نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا

..... ٹھیک ہے الفت کہ کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی

.... الفت کو تیار کر کے فاطمہ بھی تیار ہونے چلی گئی تھی

فاطمہ نے پنک کالر کی پاؤں تک آتی فراک پہنی تھی اور پھولوں کی جیولری میک اپ کے

.... نام پر صرف لیسٹک لگائی تھی

... الفت نے بھی ہلکا سا میک اور پھولوں کی جیولری کے ساتھ ڈوپٹا سیٹ کیا ہوا تھا

..... احسن کے کہنے پر نکاح آج ہی ہونا تھا بس رخصتی کل ہونی تھی

مہندی کی رسم کے بعد مولوی نے نکاح پڑھوایا تھا پھر وہ احسن کی طرف لے گئے تھے
.... حسنین صاحب مولوی صاحب کو

مہندی کی رسم رات دیر تک چلی تھی فاطمہ واپس اپنی امی اور فرحان کے ساتھ گھر لوٹ
.... گئی تھی

... الفت خوش ہے؟؟ فرحان نے فاطمہ کے پاس لیٹ کر سوال کیا تھا
..... ہاں لگ تو بہت رہی باقی اللہ ہی جانے فاطمہ نے کہا تھا
.... اللہ خوش ہی رکھے ہمیشہ اسے بس فرحان نے مسکرا کر کہا تھا

آمین چلیں اب سو جائیں صبح اور بھی بہت تیاریاں کرنی ہیں فاطمہ نے کہا تو فرحان نے
..... مثبت میں سر ہلایا تھا اور دونوں پر سکون نیند سو گئے تھے

صبح سب جلدی اٹھ گئے تھے اور سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے الفت آج تھوڑی زیادہ ہی خاموش تھی حمیدہ بیگم کے پوچھنے پر بھی نا بتایا تھا کہ کیوں چپ ہے

....

.... الفت کیا ہوا ہے یار ایسے کیوں خاموش ہے تو؟؟ فاطمہ نے سوال کیا تھا کچھ نہیں یار بس امی والوں سے دور جا رہی ہوں تو بس اس لئے دل بیٹھا جا رہا ہے الفت نے اپنا منہ فاطمہ کی گود میں رکھتے ہوئے کہا تھا

لگ رہا ہے ناپتا اب کیسی فیلنگ ہے مجھے بھی آئی تھی یاد ہے فاطمہ نے کہا تو الفت مسکرائی تھی

..... ہاں یاد ہے

اچھا چل اب تیار ہو جا پار لر جانا ہے گریٹا بھی وہیں آ جائے گی فاطمہ نے کہا تو الفت کھڑی
..... ہو گئی تھی

..... فاطمہ الفت کو لے کر پارلر چلی گئی تھی

.... فاطمہ اور الفت پارلر میں تھیں اور تیار ہو گئی تھیں انتظار تھا تو گریا کا

.... اسلام علیکم گریبا !!! الفت نے کال کرتے ہی کہا تھا

...وعلیکم اسلام ... الفت نے کال اسپیکر پر کیا تھا

...کہاں ہوں الفت نے روتی صورت بنا کر پوچھا تھا

الفت تم دونوں وہاں جاؤ مجھے تھوڑی دیر ہو جائے گی گریٹا نے کہا تو الفت نے غصے سے
... کال کاٹ دی تھی

کیا ہوا الفت بات تو سن لیتی گریا کی پوری فاطمہ نے کہا تو الفت نے گھوری سے نوازا تھا میں ساتھ تھی گریا کے اس وقت میں اور وہ یہ کر رہی ہے مجھے نہیں کرنی بات اب گریا ... سے الفت نے منہ بنایا تھا

.... اچھا ادھر دیکھو فاطمہ نے کہا تو الفت نے فاطمہ کی طرف منہ کیا تھا دودھیا گوری رنگت پر کیا گیا میک اپ لال کلر کا لنگا جس پر گولڈن کام تھا نفاست سے سیٹ کیا ڈوپٹا بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھا چہرے پر معصومیت کے ساتھ ... ساتھ غصہ بھی عیاں تھا

... بہت پیاری لگ رہی ہو چنڈا فاطمہ نے گال پر بوسا دے کر کہا تھا الفت حیران ہوئی تھی ہمیشہ چڑیل کہ کر بلانے والی لڑکی آج پیار سے بولا رہی تھی ... جزاک اللہ الفت نے مسکرا کر کہا تھا

.... سوری سوری میں لیٹ ہو گئی گریا نے آتے ہی کہا تھا ... اب بھی کیوں آئی ہو الفت نے منہ دوسری طرف کر لیا تھا ... اوہ آئے ایم سوری چنڈا میں کچھ کام کر رہی تھی ... گریا نے کہا تھا

... وہ کام مجھ سے زیادہ ضروری تھا؟؟ الفت ابھی بھی خفا تھی
نہیں چندا ادھر آؤ گریٹا نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جیسے الفت نے تھام لیا تھا اور گریٹا نے گلے
.... لگایا تھا

..... بہت بہت مبارک ہو میری جان گریٹا نے کہ کر ماتھے پر بوسا دیا تھا
... اور میں؟؟ فاطمہ نے سوال کیا تھا
.... آ جاؤ تم بھی گریٹا نے بازو پھیلانے تھے اور فاطمہ بھی گلے لگ گئی تھی

.... چلو اب چلیں بارات بھی پہنچ گئی ہے گریٹا نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا
... ہاں چلو فاطمہ کہہ کر آگے بڑھی تھی
... الفت کا لہنگا بہت بڑا تھا جس کی وجہ سے الفت چل نہیں پا رہی تھی
گریٹا کیسا ہے یہ احسن لہنگا تو ڈھنگ کا بھیج دیتا میں نے کہا بھی تھا امی سے کہ خود لوں
... گی پر مجال ہے وہ کھڑوس شخص مانا ہو تو الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

.... اب یہ شکایت آپ اسی سے کرنا گریا نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا
.... فاطمہ نے آگے بڑھ کر ایک سائڈ سے لہنگا تھاما تھا اور دوسری سائڈ سے گریا نے
.. چلیں الفت کہ کر آگے بڑھی تھی اور پیچھے پیچھے وہ دونوں تھیں
افت جیسے جیسے آگے بڑھ رہی تھی دل کی دھڑکنیں اتنی ہی تیز ہو رہی تھیں اور نا چاہتے
.... ہوئے بھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے

آپ دونوں کا بھائی لگتا ہے آج بھی نہیں آئے گا؟ الفت نے ان کی طرف دیکھے بغیر
... سوال کیا تھا
آئے ہیں .. فاطمہ نے مختصر جواب دیا تھا اور حیران بھی ہوئی تھی اچانک اسکا خیال
... کہاں سے آگیا اسے

.... فاطمہ اور گریا نے الفت کو گاڑی میں بٹھایا تھا اور خود دونوں آگے بیٹھی تھیں

... تم ٹھیک ہو الفت؟؟ فاطمہ نے الفت کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھے تو پوچھا تھا
ہاں بس امی والوں سے دور جا رہی ہوں اس لئے ماہم بھی نہیں ہے اور نا ہی مریم آپی تو
.... بس اسلئے الفت نے کہ کمر منہ باہر کی طرف کر لیا تھا
.... گریٹا نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی اور ہال کی طرف بڑھائی تھی
گریٹا اور فاطمہ نے گرین کلر کی میکسی پہنی تھی اور ہلکا میک اپ کیا تھا دونوں بہت پیاری
.... لگ رہی تھیں

جب تینوں ہال میں پہنچی تو لائٹس آف ہو گئی تھیں اور فوکس لائٹ اون ہوئی تھی سب
.... کی نظر اس میں کھڑی پری پر پڑی تھیں بلاشبہ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی
.... ایک سائڈ پر گرٹیا تھی اور دوسری سائڈ پر فاطمہ
شاہ نے گرٹیا کی طرف دیکھا تو چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی اور یہ ہی حال
.... فرحان کا تھا

ہائے جان لینے کے در پر ہے وہاں موجود ایک شخص کے منہ سے نکلا تھا پر آواز اتنی تھی
..... کے پاس کھڑا فرحان ہی سن پایا تھا

.... الفت ... کسی نے پکارا تو الفت نے اپنی رائٹ سائڈ میں دیکھا تھا
... آپی الفت کہتی ہوئی دونوں کے گلے لگی تھی
.... بہت پیاری لگ رہی ہو مریم نے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا
.... آپ دونوں نے کہا تھا کہ آپ ... الفت نے بات ادھوری چھوڑی تھی

ہاں جانا تھا پر تمہارے بھائی کو بھیج دیا میں بھلا مس کر سکتی ہوں اپنی بہن کی شادی
... مریم نے مسکرا کہا تھا

اور میری ساس کی طبیعت بھی سنبھل گئی تھی تو اسلئے ہم بھی آج صبح ہی آئے ماہم
..... نے کہا تھا

.... میں بہت خوش ہوں آپ دونوں کو یہاں دیکھ کر الفت کہہ کر دونوں کے گلے لگی تھی

میڈم اب ایک نظر اپنے دولے پر بھی ڈالیں جس کو ابھی تک آپ نے دیکھا ہی نہیں
.... ہے فاطمہ نے کہا تھا

... الفت نے اپنی آنکھیں جھکائی تھیں اور رخ اپنا اسٹیج کی طرف کیا تھا
..... آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی آگے بڑھ رہی تھی پر نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا
جب الفت اسٹیج سے تھوڑی دور تھی تو الفت کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی
... تھی

.... جیسے فرحان شاہ گریا اور فاطمہ نے دیکھا تھا اور حیران ہوئے تھے
.... تھوڑی دیر پہلے تو منہ لٹکایا ہوا تھا پر اب مسکراہٹ وہ بھی اتنی دلکش

.... کیا ہوا الفت فاطمہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

.... گریا کے چہرے پر بھی ایک مسکراہٹ آئی تھی
کچھ نہیں الفت نے کہ کر سامنے بیٹھے وجیہ چہرے پر نظر ڈالی تھی دودھیا گوری رنگت
..... ہلکی ہلکی بیئرڈ کالی آنکھیں جو آج چمک رہی تھیں

افت مسکراتے ہوئے اسٹیج کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی احسن نے آگے بڑھ کر
... الفت کا ہاتھ تھاما تھا اور اپنے ساتھ بٹھایا تھا

.... ہاں تو کیسا لگا ہمارا دولہا فرحان نے سوال کیا تھا
... گزارے لائق ہے الفت نے اپنی ہنسی دبا کر کہا تھا
تم ایسے کر رہی ہو الفت جیسے پہلے سے جانتی تھی اس بارے میں؟؟ فاطمہ نے حیرانی
... سے کہا تھا

زرا میں آپ لوگوں فلش بیک سے آگاہ کرتی ہوں الفت نے کہ کر دانتوں کی نمائش کی
..... تھی

اس دن جب الفت کو گھر جانے کا کہا تھا تو الفت روم سے باہر نکلی تھی گھر جانے کیلئے
پر عادت سے مجبور لڑکی کہاں کچھ برداشت کر سکتی تھی واپس کھڑکی کی سائڈ لگ کر کھڑی
... ہو گئی تھی

میں بھی سنو کون سی باتیں میرے بغیر کرنی ہے انہوں نے الفت نے بال کان کے
... پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا

... آنٹی الفت کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے آپ سے گھڑیا نے کہا تھا
... ہاں بولو بیٹا کیا بات کرنی ہے حمیدہ بیگم نے کہا تھا

وہ دراصل کیا ہے نا حمیدہ میں الفت کو اپنے بیٹے کی دولہن بنانا چاہتی ہوں حور عین نے
.... کہا تھا

پر آپکے کے بیٹے کی تو شادی ہو گئی ہے گریبا سے حمیدہ بیگم نے حیرانی سے کہا تھا اور باہر
... کھڑی الفت کا تو منہ کھل گیا تھا

ہائے اللہ بھائی مانتی ہوں اور ایسے گرٹیا کا گھر خراب ہو گا نا بابا نا الفت نے ناخن چباتے
.... ہوئے کہا تھا

نہیں نہیں میرا ایک اور بیٹا ہے حور عین بیگم نے کہا تو الفت اور حمیدہ بیگم دونوں حیران
... ہوئیں تھیں

... کون؟؟؟ حمیدہ بیگم نے پوچھا تھا

... یہ رہا احسن حور عین بیگم نے فہیم کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

.... احسن الفت نے زیر لب نام لیا تھا

جی احسن شہیار جانتی ہوں گیں آپ آپکے ہسبینڈ بھی بزنس مین ہے ذکر سنا ہوگا حور عین
.... بیگم نے مسکرا کر کہا تھا

... ہاں ہاں پر جانتی نہیں تھی یہ ہی ہیں حمیدہ بیگم نے حیرانی سے کہا تھا

.... اوہ مسٹر جھوٹے الفت نے ناک سے مکھی اڑائی تھی

.... جی یہ ہیں اور انکے لئے ہی الفت کا ہاتھ مانگ رہی ہوں حور عین بیگم نے کہا تھا

حمیدہ بیگم کو بھی وہ اچھا لگتا تھا پہلے دن سے ہی نوٹ کر رہی تھیں فہیم کا رویہ الفت
.... کے ساتھ

.... مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے پر الفت اور حسنین سے پوچھوں گی

... نہیں نہیں آنٹی الفت کو یہ نہیں بتانا فہیم بھائی ہی احسن ہیں فاطمہ نے کہا تھا

چڑیل تجھے تو بعد میں پوچھوں گی میری دشمن شکر رک گئی ورنہ تو ہارٹ اٹیک ہونا تھا الفت
.... نے منہ بسور کر کہا تھا

افت کو بھی فہیم اچھا لگتا تھا بلکہ یہ کہیں کے محبت تو ہو گئی تھی پر مان نہیں رہی تھی
...

... الفت نے اپنا نیچے کا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبا کر حمیدہ بیگم کو دیکھا تھا
پر یہ غلط ہے ایسے تو دھوکا ہو گا نا اس کے ساتھ کیا پتا اچھا نا لگتا ہو اسے حمیدہ بیگم نے
... کہا تھا

... آنٹی پسند تو کرتی ہے پر مانتی نہیں ہے ضدی جو ہے فاطمہ نے کہا تھا
.... تمہیں کیسے پتا؟؟؟ حمیدہ بیگم حیران ہوئیں تمہیں
دیکھا ہے میں نے فہیم بھائی کے نام سے کیسے کھل اٹھتی ہے فاطمہ نے ہنستے ہوئے کہا
... تھا

.... حسنین نے کچھ نہیں کہا حمیدہ بیگم نے حیرانی سے الفت کا سوال دہرایا تھا

غصہ تو ہوئے تھے ہر انہیں میرا انداز اچھا لگا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ اگر میں جھوٹ بولنا چاہتا تو بول سکتا تھا پر میں نے جھوٹ نہیں سچ بولا تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ سے بات کر لوں انہیں کوئی اعتراض نہیں میرا بیگراؤنڈ اچھے سے جانتے ہیں تو اسلئے احسن نے کان کے پیچھے کھجا کر تھا

ٹھیک مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں حمیدہ بیگم نے کہا تو الفت تو خوشی کے مارے اچھلی ... تھی جیسے گریا نے دیکھ لیا تھا ... اور گریا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

... اگر الفت کو اعتراض ہوا تو؟؟؟ حمیدہ بیگم نے کہا تھا

.... نہیں ہوگا آنٹی گڑیا نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا تھا

ہمممم ٹھیک ہے پھر کچھ دنوں میں بات کروں گی اس سے حمیدہ بیگم نے کہا تو احسن کے
.... چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی

الفت تو خوشی سے ناچتی ہوئی باہر کی جانب بڑھی تھی پھر اپنے گھر جا کر تو پانچ منٹ تک
... ڈانس کرتی رہی تھی

کھانا بنا لیتی ہو پھر کھانا کھلانے کیلئے بھی روک لوں گی الفت کہتی ہوئی کچن کی طرف بھاگی
.... تھی

مان تو نہیں رہی تھی کے محبت ہوگئی ہے پر جب آپ سب نے کہا کے شادی میری
احسن سے ہوگی تو خوشی بہت ہوئی تھی تب احساس ہوا تھا کے ہاں محبت ہوگئی ہے

الفت کہ کر خاموش ہوئی تو سب پر ایک نظر ڈالی تھی جو منہ کھولے سب سن رہے تھے
..... الفت نے جب احسن کی طرف دیکھا تو سب نے ہونٹنگ اووووووو..... کی تھی
.... احسن کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی جو الفت کے محبت کے اظہار پر آئی تھی

... آپکی بیوی آپ جتنی ہی ہوشیار ہے گریا نے کہا تھا

.... ہاں نا مجھے بھی اب پتا چلا احسن نے کہ کر منہ جھکایا تھا

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور ہوا تھا اور قرآن پاک کے سائے میں الفت کی رخصتی ہوئی
... تھی اور سب اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے

.... میں بہت تھک گئی ہوں شاہ گریا بیڈ پر گرتے ہوئے بولی تھی

... دیکھنے کیلئے کچھ ہونا ضروری ہے؟؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا

.... نہیں تو چلیں سو جائیں فاطمہ کہ کر سائڈ میں لیٹ گئی تھی

... ہاں ہاں کیوں نہیں فرحان مسکرا کر لائٹ آف کر چکا تھا

... فرحان پیچھے رہیں فاطمہ نے چیخ کر کہا تھا

.... میں پیچھے ہی ہوں سو جاؤ فرحان نے کہا تو فاطمہ بھی اب چپ چاپ لیٹ گئی تھی



الفت جب احسن کے ساتھ روم میں آئی تو گلاب کے پھولوں کی خوشبو نے ویلکم کیا تھا

...

... احسن الفت نے پکارا تو احسن ساتھ آکر کھڑا ہو گیا تھا

اب تو ہاتھ لگا سکتی ہوں نا اب نامحرم نہیں ہو الفت نے کہا تو احسن نے مسکرا کر اپنے

... بازو الفت کی کمر پر حائل کئے تھے

.... میری جان احسن پورا تمہارا صرف الفت کا حق ہے احسن پر
..... الفت نے باغور احسن کے چہرے کو دیکھا تھا جو ایسے ہی گھور رہا تھا
ایک دفاع بھی ترس نہیں آیا تھا اگر پتا چل ہی گیا تھا محبت کرتی ہوں تو یہ سب کرنے
کی کیا ضرورت تھی اگر میں نے اس دن باتیں نا سنیں ہوتیں نا اب تک آدھی مر جانا تھا
.... رو رو کے الفت نے کہ کر اپنا ہاتھ احسن کے کندھے پر رکھا تھا

مجھے کیا پتا تھا تم نے کبھی بتایا ہی نہیں تھا احسن نے کہ کر اپنا منہ الفت کے کندھے
... پر رکھا تھا

اچھا چلیں اب سو جائیں تھک گئی ہوں بہت الفت نے کہا تو احسن نے مسکرا کر اسکی
.... طرف دیکھا تھا

... ہاں چلو احسن نے کہتے ہوئے ساڈ میں لگی گھڑی کی طرف دیکھا تھا
افت نے جب دیکھا کہ احسن کا منہ گھڑی کی طرف ہے تو اوپر ہوئی تھی کس کرنے
کیلئے اس سے پہلے الفت گال پر بوسا دیتی احسن اپنا منہ واپس الفت کی طرف کر چکا تھا
...

.... الفت کے ہونٹ اب احسن کے ہونٹوں سے مس ہوئے تھے

احسن تو بنا پلک جھپکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو آج اسکے اتنے قریب تھی وہ بھی محرم
.... بن کر اسکے ساتھ

اس سے پہلے الفت دور ہوتی احسن نے الفت کو اپنے اور قریب کیا تھا اور الفت نے
..... آنکھیں موند لیں تھیں

.... ولیمہ رات کا تھا فلحال صبح سب بے فکر تھے

اٹھ جاؤ الفت فرحان والے آرہے ہیں احسن تقریباً آٹھ بجے سے اٹھا رہا تھا پر مجال ہے
..... الفت ہلی بھی ہو

..... کیا ہو گیا ہے امی سونے دیں الفت کمبل منہ پر کرتے ہوئے بولی تھی

.... لوجی یہ میڈم ابھی ابھی اپنی امی کے گھر پر ہیں

اٹھ جاؤ الفت امی کے گھر نہیں اپنے شوہر کے گھر میں ہو احسن منہ سے کبیل ہٹاتے
..... ہوئے بولا تھا

.... کون شوہر کس کا شوہر الفت نے کہا تو احسن کا منہ کھل گیا تھا
... جس کے ساتھ ساری رات تھی تم احسن نے اس بار غصے سے کہا تھا

... سوری سوری اٹھ گئی الفت کو تھوڑی ہوش آئی تو اٹھ بیٹھی تھی
... ایسی ہی تھی الفت نیند میں برہڑانے والی

شکر یاد آگیا کے شوہر ہوں ورنہ تو ابھی بے ہوش ہو جاتا میں احسن نے منہ بنا کر کہا تھا

...

اچھا سوری نا الفت نے کہتے ہوئے ایک انگلی کا ناخن منہ میں ڈالا تھا اور ایک انگلی سے
... بال کان کے پیچھے کئے تھے

اب ایسے ہی باہر جانا ہے؟؟؟ احسن نے سوال کیا تو الفت نے اپنا جائزہ لیا تھا نہیں
.... نہیں الفت کہتی ہوئی واش روم کی طرف بھاگی تھی

.... فرحان والے ناشتہ لے آئے تھے سب نے ساتھ ناشتہ کیا تھا

.... اب کیا کرنا ہے؟؟ فرحان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا
رات تک آرام احسن نے کہہ کر الفت کی طرف دیکھا تھا جو گریٹا والوں کے ساتھ بات کر رہی
... تھی

.... رات میں کیا کیا تھا؟؟؟ فرحان نے بے باکی سے پوچھا تھا

... ڈانس احسن نے گھورتے ہوئے جواب دیا تھا

چلو بھئی یہ زمانہ آنا تھا احسن صاحب کا کہنا ہے ہم جائیں یہاں سے انہوں نے آرام کرنا
.... ہے فرحان نے کہا تو الفت نے منہ نیچے کر لیا تھا

.... ہاں تو صحیح کہ رہے ہیں بھائی چلو گریا کہتے ہوئے اٹھی تھی

... ہم بھی ساتھ چلتے ہیں احسن نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

..... نہیں بھائی تو کر آرام بعد میں آنا شاہ کہتے ہوئے اٹھا تھا

... نہیں جانا ہے الفت نے دبی دبی آواز میں کہا تھا

..... ٹھیک ہے چلو پھر فاطمہ نے کہا تو الفت کھل اٹھی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

سب ایک ساتھ ہی الفت کے گھر گئے تھے جہاں تناوش حور عین وجاہت صاحب کبیر اور
.... ولید بھی تھے

..... الفت کو حیرانی تب ہوئی تھی جب وہاں اسماء کو دیکھا تھا

... یہ یہاں کیا کر رہی ہے فاطمہ نے منہ بنا کر پوچھا تھا
... پتا نہیں گڑیا نے کہا تھا

.... اسلام علیکم !! مبارک ہو الفت اسماء نے مسکرا کہا تھا

... تھینکس الفت نے بھی مسکرا کر کہا تھا

بڑی ہی تیز ہو تم دونوں تو شاہ کے دوستوں کو ہی چھسایا اسماء نے ہنستے ہوئے کہا تھا
...

.... کیا مطلب پھسا لیا؟؟؟ فاطمہ نے غصے سے پوچھا تھا

ارے غصہ نہیں کرو میرا مطلب تھا اسماء نے ابھی جملہ پورا بھی ناکیا تھا کے الفت بولی
... تھی

ہم نے کیسی کو پھسایا نہیں ہے محبت کی شروعات ان دونوں نے کی تھی اور عزت کے
ساتھ رشتہ بھی بھیجا تھا سمجھی آئندہ مجھے نظر نہیں آنا تم ہر کیسی کو اپنے جیسا سمجھتی ہو
.... الفت کو غصہ پھسانے والی بات پر آیا تھا

لو بھئی اگر یہ سچ نہیں ہے تو غصہ کیوں آ رہا ہے؟؟ اور میں کیسی کو پھساتی نہیں ہوں
... سب میرے پیچھے آتے ہیں اسماء نے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

بس بس دیکھا ہے مہمان ہو مہمان بن کر رہو سمجھی دیکھا ہے کتنے لوگ پیچھے آتے ہیں
تمہارے شاہ بھائی کی طرح کوئی بھی منہ نہیں لگاتا ہوگا فاطمہ نے کہا تو الفت کی ہنسی
.... نکلی تھی

... فاطمہ گریا نے غصے سے پکارا تھا

... کیا فاطمہ گریا کیسی بے شرم لڑکی ہے یہ کیسی کے کردار پر ایسے ہی انگلی اٹھا گئی

عزت دار گھر سے تعلق رکھتے ہیں ہم اور عزت دار گھر کی لڑکیاں لڑکوں کو پھساتی نہیں
... ہیں فاطمہ کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی

کیسی دن آپ کا گھر خراب ہوا نا اس کی وجہ سے ہوگا دور رہیں اس سے اور ساڈ بھی نا لیا
... کریں اسکی الفت بھی کہ کر کی نہیں تھی
... گریا اچھے سے جانتی تھی اسماء کے بارے میں پر چپ رہتی تھی

.... اسماء بھی وہاں سے اٹھ کر پر پختی چلی گئی تھی

... ہائے اللہ اتنا کیوں چڑھتی ہیں یہ گریبا نے سر پیٹا تھا

... فاطمہ اور الفت صحن میں آکر بڑوں کے پاس بیٹھ گئی تھیں
... دیکھو الفت احسن کیا کہ رہا ہے فرحان نے کہا تو الفت نے اسکی طرف دیکھا تھا

... کیا کہ رہا ہے؟؟ الفت نے پوچھا تھا

... یہ ہی کے ولیمہ نہیں کرنا فرحان نے کہا تھا

ٹھیک ہے پھر نہیں کریں گے اپنے ہمارے رشتے دار تو کوئی آئے ہی نہیں تھے اور نا آنا
.. ہے کیسی نے تو بہتر یہ ہی کے نا کریں الفت نے کہا تو فاطمہ کا منہ بنا تھا

... کیا ہے یار یہ وقت بار بار نہیں آتا فاطمہ نے کہا تھا

نہیں فاطمہ تجھے پتا ہے نا سادگی پسند ہے مجھے تو نہیں پلیز الفت نے گویا بات ہی ختم کی
... تھی

ٹھیک ہے پھر جیسے بچوں کی مرضی حسنین صاحب نے کہا تھا.... سب رات تک وہیں
.... بیٹھے تھے ساتھ رات گئے سب اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے

... ہاں بولو کبیر صاحب نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا

.... پاگل ہو کیا؟؟ یہ کب ہوا اور کیسے ہوا ہے کبیر صاحب نے غصے سے کہا تھا

.... کیا ہوا ابو شاہ نے پوچھا تھا

... میں آ رہا ہوں کبیر صاحب کہ کر باہر کی جانب بڑھے تھے

... کہاں جا رہے ہیں آپ تناوش نے پوچھا تھا

کچھ کام سے جا رہا ہوں تم انتظار نہ کرنا میں دیر سے آؤں گا کبیر صاحب نے کہ کر تناوش
... کے ماتھے پر بوسا دیا تھا اور باہر کی جانب بڑھے تھے

... ابو میں بھی چلوں گریا کبیر صاحب کے پاس آکر بولی تھی

... نہیں شاہ جا رہا ہے تم بھی آرام کرو کبیر صاحب نے کہ کر گریا کو گلے لگایا تھا

... اللہ حافظ گریا نے مسکرا کر کہا تھا

... کبیر صاحب مسکرا کر باہر کی جانب بڑھے تھے

... شاہ ہمیں اپنے اسی پلین پر کام کرنا ہے کبیر صاحب نے کہا تو شاہ حیران ہوا تھا

... ابو ایسے اچانک نہیں ابو ایسا نا کریں شاہ نے کہا تھا

شاہ یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں ہے شمشیر وہاں سے بھاگ گیا ہے اور میں جانتا ہوں

وہ اس وقت کہاں ہوگا کبیر صاحب نے کہ کر ایک ایڈریس شاہ کو بتایا تھا اور شاہ نے

..... گاڑی اس طرف لی تھی

گڑیا جب اندر روم میں بیٹھی تھی تب دل میں ایک درد سا اٹھا تھا کیسی اپنے کے کھو جانے کا دور جانے کا گڑیا نے اٹھ کر اپنا حلیہ درست کیا تھا سر پر نفاست سے اسکارف ... سیٹ کیا تھا اور کوٹ پہن کر بنا بتائے گھر سے نکلی تھی

... اب کیسے پتا کروں کے کہاں ہیں شاہ اور ابو گڑیا نے سوچتے ہوئے اپنا موبائل نکالا تھا

.... ہاں ابھی سینڈ کرو گڑیا نے کہ کمر موبائل رکھا تھا

یہ اس وقت بابا والے اس طرف کیا کرنے جا رہے ہیں گڑیا کو حیرانی ہوئی تھی اور اپنی گاڑی اسٹارٹ کی تھی

کبیر صاحب والے وہاں پہنچ گئے تھے فورس کو بھی بولا لیا تھا پر فورس کے آنے تک وہ وہاں رک نہیں سکتے تھے اسلئے شاہ اور کبیر صاحب گن ہاتھ میں تھامتے آگے بڑھے تھے ...

تم اس طرف جاؤ اور دیہان سے ہمیں یہ نہیں پتا کہ کتنے آدمی ہیں انکے ساتھ تو
.... سنبھل کر کبیر صاحب ہدایت کرتے آگے بڑھ گئے تھے

کبیر صاحب آگے بڑھ رہے تھے پر کوئی نظر نہیں آ رہا تھا جیسے انکے لئے ہی یہاں یہ
... انتظام کروایا ہو

... آؤ کبیر آؤ ایک آواز ابھری تھی جو کرسی کے پیچھے سے آرہی تھی

مجھے پتا تھا تم یہیں ہو گے اسلئے وقت ضائع کئے بنا ہی یہاں آیا کبیر صاحب نے آئبرو
..... اچکا کر کہا تھا

ہممسم بہت اچھے سے جانتے ہو مجھے شمشیر نے کہ کر ایک مسکراہٹ چہرے پر سجائی
.... تھی

.... بہت اچھے سے کبیر صاحب کہ کر آگے بڑھے تھے

.... نانانا کبیر بابا آگے نا بڑھنا شمشیر نے کہ کر گن کبیر پر تانی تھی

شاہ جہاں جاتا کوئی نا ملتا پھر اسے شمشیر کی باتیں یاد آئیں شاہ بھاگتا ہوا کبیر صاحب کے
.... پیچھے گیا تھا

... ابو شاہ نے روم میں جاتے ہی پکارا تھا

اوہ ولید کا بیٹا ہے نا ^{پچھلے} ہمسم ساتھ لائے ہو چلو بیوی تو تمہاری بیوہ ہوگی تو میں سنبھال لوں گا پر تمہاری بیٹی ^{پچھلے} ... وہ تو زندگی بھر کیلئے بیوہ رہ جائے گی شمشیر نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا

وہ تو تب ہوگا نا جب ہم ہونے دیں گے شاہ نے ایک گولی چلائی تھی پر شمشیر جھک کر ... سائڈ ہوا تھا

... گریٹا نے اپنی گاڑی شاہ کی گاڑی کے پاس روکی تھی
.... ابو والے اندر ہی ہونگے گریٹا کہتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

.... گریٹا ابھی دوسری سائڈ جاتی سامنے والے روم میں گولی چلنے کی آواز آئی تھی
.... گریٹا بھاگتی ہوئی کھڑی کی سائڈ جا کر کھڑی ہو گئی تھی
.... ابو گریٹا نے جب اندر دیکھا تو شمشیر نے گن کبیر صاحب پر تانی ہوئی تھی

گرٹیا نے آہستہ سے کھڑکی کھولی تھی اس سے پہلے گرٹیا اندر داخل ہوتی شمشیر نے گولی چلا دی تھی

ابوووووو گرٹیا چلائی تھی شاہ بھاگ کر کبیر صاحب کی طرف بڑھا تھا اس سے پہلے شمشیر بھاگتا گرٹیا نے گن نکال کر شمشیر کے پاؤں پر شوٹ کیا تھا

گرٹیا کھڑکی سے پھلانگتی اندر آئی تھی گولی کبیر صاحب کے سینے میں لگی تھی اور وہ اب کوئی ریسپانس نہیں دے رہے تھے گرٹیا کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے

.... شاہ لے کر چلو ہو سپٹل انہیں اٹھوووووو گرٹیا نے آخری الفاظ چیخ کر کہا تھا

شاہ نے غصے سے شمشیر کی طرف دیکھا تھا جو درد میں چیخنے کے ساتھ ساتھ ہنس بھی رہا تھا ...

اگر ابو کو کچھ ہونا تو یاد رکھنا آسان موت نہیں دوں گا شاہ نے کہ کر دوسری ٹانگ پر گولی ماری تھی

... گریا اور شاہ کبیر صاحب کو لے کر باہر کی جانب بڑھے تھے
... گریا اور شاہ نے کبیر صاحب کو گاڑی میں ڈالا تو آرمی فورس بھی وہاں آگئی تھی

.... اندر ہے لے جاؤ شاہ کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھا تھا اور گاڑی ہوا کی طرح بھگا رہا تھا

گریا جب ہوسپٹل پہنچی تو بے ہوش ہو گئی تھی ایک طرف کبیر صاحب تو دوسری طرف گریا
... کی ٹینشن شاہ دونوں کے درمیان سر پکڑ کر بیٹھا تھا

... شاہ فرحان نے پکارا تھا

... فرحان ابو گریا شاہ نے پورا جملہ بھی نا بولا تھا جب ڈاکٹر صاحب باہر آئے تھے

شاہ کبیر کیسے ہیں کہاں ہیں اس سے پہلے ڈاکٹر کچھ بولتا پیچھے سے تناوش بیگم روتی ہوئیں
... بولیں تھیں

I am sorry he is no more ...

... ڈاکٹر نے کہا تو تناوش بیگم خاموش ہو گئی تھیں
امی شاہ نے پکارا تو تناوش بیگم نیچے گر گئی تھیں امی امی شاہ مسلسل پکار رہا تھا پر کوئی
.... جواب نا دیا تھا

.... ڈاکٹر امی کو دیکھیں شاہ نے ڈاکٹر کو بلایا تو ڈاکٹر آگے بڑھا تھا

.... ڈاکٹر گریا کیسی ہے؟؟ شاہ نے دوسرے ڈاکٹر سے پوچھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

She is fine now but she is crying

... ڈاکٹر نے کہا تو شاہ گریبا کی طرف بھاگا تھا
... گریبا ... رونا بند کرو شاہ نے گریبا کو گلے لگاتے ہی کہا تھا
.... ابو ... ابو کیسے ہیں شاہ گریبا نے شاہ کو دور ہٹا کر کہا تھا
.... شاہ نے اپنا منہ جھکا لیا تھا
.... چپ نا رہو شاہ بولو گریبا نے شاہ کو گریبان سے پکڑ کر پوچھا تھا

He ... he is no more

... شاہ نے کہا تو گریبا نے ایک زوردار تمپھڑ شاہ کے منہ پر دے مارا تھا
.... بکو اس بند کرو اپنی کچھ نہیں ہوا انہیں گریبا کہ کر باہر کی جانب بھاگی تھی
... ابو کہاں ہیں ڈاکٹر ... گریبا نے غصے سے کہا تھا
... ڈاکٹر نے گریبا کو غصے میں دیکھا تو گھبرایا تھا اور اشارہ آئے سی یو کی طرف کیا تھا
... گریبا اس طرف بھاگی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ابو... ابو اٹھیں دیکھیں ایسا مذاق نا کریں ابو مر جائیں گی ماما آپکے بنا اور میں میں کس کے
سہارے رہوں گی پھر پلیز ابو خود غرض نا بنیں پلیزز ابو پلیزز گریا روتے ہوئے انکے گلے
.... لگ گئی تھی

..... گریا ابھی کچھ اور بولتی ایک اور بار زمین بوس ہو گئی تھی

..... کچھ دن بعد

امی کچھ تو کھالیں نا پلیزز گریا اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھی تھی اور وہ تو جیسے وہاں تھی
... ہی نہیں

صحیح کہتے تھے تمہارے ابو مرتے دم تک ساتھ ہیں میرے پر انہوں نے یہ کہا ہی نہیں
تھا کہ میرے مرنے تک کاش میں ایک بار یہ وعدہ بھی لے لیتی تناوش بیگم اب
... رونے لگ گئی تھیں

.... گریا نے اپنی ماں کی گود میں سر رکھ لیا تھا

امی دادا کہتے تھے کہ شہید کبھی مرتا نہیں ہے وہ ہمیشہ ہمارے بیچ رہتا ہے ایسے رو کر ابو
.... کو اور خود کو تکلیف نا دیں آپ گریا نے کہ کر تناوش کی طرف دیکھا تھا

.... کھانا کھایا تم نے تناوش نے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا تھا

.... آپ کے ساتھ کھاؤں گی گریا نے کہ کر تناوش کی طرف دیکھا تھا

گریا نے تناوش کو کھانا کھلایا تھا اور تھوڑا سا خود کھایا تھا اور اٹھ کر باہر کی جانب بڑھی تھی
...

... ابھی گریا سیڑھیوں سے نیچے اتر ہی رہی تھی جب گریا کو چکر آیا تھا

... اس سے پہلے وہ نیچے گرتی کیسی کے مضبوط ہاتھوں نے اسے تھاما تھا

شاہ جب گھر میں داخل ہوا تو اسکی نظر گرٹیا پر پڑی تھی جو لڑکھڑا رہی تھی شاہ بھاگتا ہوا گرٹیا کے پاس پہنچ گیا تھا اس سے پہلے گرٹیا زمین بوس ہوتی شاہ نے تھام لیا تھا

... گرٹیا گرٹیا شاہ مسلسل ہلاتے ہوئے اسے پکار رہا تھا
... حور عین بیگم جو اپنے کمرے میں تھی برتن گرنے کی آواز سن کر باہر آئیں تھیں
.... کیا ہوا ہے شاہ گرٹیا کو حور عین بیگم نے پریشانی سے پوچھا تھا
... شاہ نے گرٹیا کو بانہوں میں اٹھایا اور روم میں لے گیا تھا
..... حور عین بیگم نے ڈاکٹر کو کال کی تھی تو وہ گھر ہی آگئے تھے

.... بہت بہت مبارک ہو مسٹر مراد شاہ ... ڈاکٹر نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا تھا
.... شاہ نے ڈاکٹر کی طرف سوالیہ نظر سے دیکھا تھا

.... آپ باپ بننے والے ہیں ڈاکٹر نے اپنا جملہ مکمل کیا تھا

.... کیا واقعی؟؟ شاہ کو تو جیسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا

.... جی ڈاکٹر صاحب کہ کر ولید صاحب کی طرف باہر بڑھے تھے

یہ کچھ دوائیاں ہیں مس زرنش کو ٹائم پر دیجئے گا اور دیہان رکھیئے گا اسٹریس نالیں ڈاکٹر ... ہدایت کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

بہت بہت مبارک ہو میرے بچے حور عین بیگم نے گلے لگ کر کہا تھا اور گریٹا کے پاس ... بیٹھی تھیں جو ہوش میں آ رہی تھی

... مجھے کیا ہوا گریٹا نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوال کیا تھا

... بہت بہت مبارک ہو شاہ ولید صاحب نے اندر روم میں آتے ہی کہا تھا

.... گریٹا تو انہیں ایسے خوش ہوتے ہوئے حیرانی سے دیکھ رہی تھی

بہت بہت مبارک ہو میری بچی آخر دادی جو بنانے جا رہی ہو ہمیں حور عین بیگم نے کہا
... تو گڑیا نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا اور چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی
... امی کہاں ہیں گڑیا کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی تھی
... گڑیا آرام سے حور عین بیگم پیچھے جانے لگی تھیں جب ولید صاحب نے روکا تھا
فلحال اکیلے وقت گزارنے دو انہیں ولید صاحب نے کہا تو حور عین بیگم نے مثبت میں سر
.... ہلایا تھا

... گریا جب تناوش بیگم کے پاس گئی تو تناوش بیگم نماز پڑھ رہی تھیں

.... تناوش بیگم نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو گریا جھٹ سے انکے پاس جا بیٹھی تھی
... امی ... امی گریا نے پکارا تھا
.... ہاں امی کی جان بولو

امی میں ماں بننے والی ہو مطلب آپ نانی بننے والی ہیں اور پاپا گریڈ آگے کچھ بولتی اس سے پہلے ہی چپ ہو گئی تھی

..... تناوش غور سے گڑیا کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی
.... گڑیا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور آنکھوں میں آنسوؤں بھر آئے تھے

.... گریبا اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی
.... امی ابو ہوتے تو کتنے خوش ہوتے نا گریبا نے سوال کیا تھا
بہت وہ تو اب بھی بہت خوش ہوں گے میری بچی تم ایسے اداس نا ہو تناوش نے ماتھے
.... پر بوسا دے کر کہا تھا

گڑیا دیر تک وہیں تناوش بیگم کے ساتھ تھی رات کو اٹھ کر جب روم میں آئی تو شاہ کو اپنا
..... منتظر پایا تھا

.... مل گیا ٹائم شاہ نے خفگی سے کہا تھا
... آئے ایم سوری شاہ بس امی کے ساتھ تمھی گریا کہہ کر پاس بیٹھ گئی تھی

.... تھینکیو !! شاہ نے کہا تو گریٹا نے شاہ کی طرف دیکھا تھا اور مسکرائی تھی
.... چلو آرام کرو تم گریٹا تھک گئی ہوگی شاہ نے کہا تو گریٹا لیٹ گئی تھی

... دوسرے دن یہ خبر اسماء کو ملی تو پاگل ہونے کو تھی وہ
امی نوبت یہاں تک آگئی ہے ہم بیٹھے رہ جائیں گے اگر ایک بار اس زرنش کا بچہ اس دنیا
... میں آگیا نا تو یاد رکھنا انکا رشتہ اور مضبوط ہو جائے گا امی اسماء چلا کر بولی تھی

اگر زرنش مراد کے بچے کی ماں بننے والی ہے تو تو بھی تو بننے والی ہے رضیہ بیگم نے
.... شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تھا

.... پر امی یہ تو .. اسماء کچھ بولتی رضیہ بیگم بولیں تھیں

منخوس ماری یہ جو تو نے غلطی کی ہے کیسی کے سر پر تو ڈالنی ہے نا رضیہ نے غصے سے

... کہا تھا

اسماء اس دن کلب میں گئی تھی جب اسکی ملاقات سلمان سے ہوئی سلمان ایک امیر
..... خاندان کا اکلوتا تھا بگڑا ہوا بیٹا

... اسماء تم کہاں جا رہی ہو سلمان نے نشے میں لڑکھڑاتے ہوئے پوچھا تھا
... مہم ... میں گھر جا رہی ہوں تم سے دورrrrr..... اسماء نے نشے میں انگلی اٹھا کر کہا تھا
نہیں جانا نہیں یہیں رہو آج سلمان کہتے ہوئے اسماء کے گلے لگ گیا تھا اور اسماء پیچھے
..... کو بیڈ پر گری تھی

.... ہاں تو اگر تم نے روکا ہوتا تو یہ نا ہوتا اسماء کہتی ہوئی روم میں چلی گئی تھی

اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا کمبخت تیار ہو جا ہمیں جانا ہے آج تیری خالہ کے گھر رضیہ بیگم کہتے ہوئے بیٹھ گئی تھی

.... ٹھیک ہے میں آتی ہوں اسماء نے کہا تھا

... تھوڑی دیر بعد دونوں ماں بیٹی نکل گئیں تھیں زرنش کا گھر تباہ کرنے

.... فرحان ... فاطمہ سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی اور فرحان کو پکار رہی تھی
... ہاں کیا ہوا فرحان جھاگتا ہوا فاطمہ کے پاس آیا تھا

پتا نہیں کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ صبح سے دل بہت گھبرا رہا ہے اور چکر بھی آرہے
.... ہیں فاطمہ نے کہا تو فرحان فاطمہ کو تھام کر بیڈ تک لایا تھا اور ڈاکٹر کو کال کی تھی

... تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آیا تھا اور چیک کیا تھا فاطمہ کو

بہت بہت مبارک ہو مسٹر فرحان آپ باپ بننے والے ہیں ڈاکٹر نے کہا تو فرحان کہ
..... آنکھیں باہر آنے کو تھیں

ہائے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے فرحان کہ کر فاطمہ کی طرف بڑھا تھا اور اسکے ماتھے پر بوسا دیا
... تھا

.... اہم ... اہم ڈاکٹر نے گلہ کھنکھارا تھا

..... اوہ سوری فرحان نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا تھا

فرحان ڈاکٹر کو باہر چھوڑ آیا تھا اور جب اندر گیا تو فاطمہ سکینہ کے روم کے باہر کھڑی
..... دروازہ بجا رہی تھی

امی... امی..... دروازہ کھولیں امی میری جان نکل جائے گی ورنہ فاطمہ اب رونے لگی
... تھی

کیا ہوا فاطمہ ایسے نہیں رو کیا پتا امی سو رہی ہوں فرحان نے فاطمہ کو کندھے سے پکڑ کر
..... کہا تھا

فرحان امی صبح سے اپنے روم میں ہیں کتنی بار دروازہ بجا چکی ہوں کبھی امی ایسے نہیں
.... سوئیں زیادہ دیر فاطمہ نے کہا تو فرحان کو بھی فکر ہوئی تھی
تم یہاں بیٹھو میں دیکھتا ہوں کیا پتا اس روم کی چابی مل جائے فرحان کہتا ہوا اپنے روم
.... میں گیا تھا

.... تھوڑی دیر بعد جب فرحان آیا تو ہاتھ میں کافی ساری چابیاں تھیں
... یہ رہی مل گئی فرحان نے کہتے ہوئے روم کا دروازہ کھولا تھا
... امی فاطمہ چلا کر آگے بڑھی تھی

.... سکینہ بیگم زمین پر گری ہوئی تھی فرحان سکینہ بیگم کو اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا تھا
..... فاطمہ بھی پیچھے ہی تھی دونوں ساتھ ہی ہو سپٹل لے کر گئے تھے
ڈاکٹر انہیں دیکھیں پلینز کیا ہوا ہے انہیں فرحان سکینہ بیگم کی طرف اشارہ کر کے کہ رہا
.... تھا

انکی نبض بہت سلو ہے لے کر چلو اندر ڈاکٹر نے کہا تو سب سکینہ بیگم کی طرف بڑھے
..... تھے

... فاطمہ فرحان نے پکارا تھا پر کوئی جواب نہ ملنے پر پیچھے دیکھا تھا

فاطمہ فاطمہ فرحان نے نیچے گری فاطمہ کو پکارا تھا اور اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا

.....

.... فرحان سرپکر کر بیٹھ گیا تھا

آئے ایم سوری سر ہم آپکی ماما کو نہیں بچا سکے ہارٹ اٹیک ہوا تھا انہیں اور جب تک آپ انہیں یہاں لے کر آئے تب تک انہیں دو بار ہوا تھا اور لاسٹ بار ابھی ڈاکٹر نے کہا ... تو فرحان ایسے انہیں دیکھ رہا تھا جیسے یقین نا آ رہا ہو

.... فاطمہ فرحان نے نام لیا تھا اور فاطمہ کی طرف بڑھا تھا

.... ڈاکٹر فاطمہ کیسی ہے فرحان نے فاطمہ کو گھورتے ہوئے کہا تھا

مجھے شک تو پہلے ہی تھا پر اب یقین ہو گیا ہے مسٹر فرحان آپکی وائف جسمانی طور پر بہت کمزور ہیں اور آگے پریکینینسی میں کافی پرابلمز ہونگی لاسٹ ٹائم میں ہمارے لئے مشکل ہوگا کہ ماں اور بچے دونوں کو بچانا آپ دیکھ لیں پھر آپکو کون چاہئے آپکی بیوی یا بچہ اور اگر آپ اپنی وائف کو بچانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ہمارا کام کرنے دیں آپ سمجھ سکتے ہیں میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں ڈاکٹر جیسے جیسے بول رہا تھا فرحان کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکے ... کان میں کوئی پگھلا ہوا شیشہ ڈال رہا ہو

... مجھے میری بیوی چاہئے وہ بھی صحیح سلامت فرحان کہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

..... آپریشن کی تیاری کریں آپ ڈاکٹر کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھتا تھا

ایک دو گھنٹے گزرنے کے بعد فرحان نے شاہ کو کال کی تھی اور اپنے ہوسپٹل ہونے کا بتایا تھا

.... تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وہاں پہنچے تھے

فرحان بھائی کیا ہوا ہے فاطمہ کو گریٹا اور شاہ الفت اور احسن کے ساتھ وہاں آگئے تھے

... فرحان خاموش وہاں بیٹھا تھا

میں نے اپنے بچے کو مروا دیا فرحان کہ کر اپنا منہ جھکا گیا تھا الفت اور گریٹا پر تو جیسے
... آسمان ٹوٹ پڑا تھا

... فاطمہ کہاں ہے گریٹا نے سوال کیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اس سے پہلے فرحان کچھ بولتا ڈاکٹر انکے پاس آیا تھا آپ پیشینٹ سے مل سکتے ہیں اور وہ
ڈیڈبوڈی بھی آپ لے جا سکتے ہیں ڈاکٹر کہ کر جا چکا تھا پر وہاں پر موجود سب گم سم
.... کھڑے تھے

... گریا اور الفت تو فاطمہ کی طرف بھاگی تھیں جو بے ہوش تھی
... فرحان جب اندر داخل ہوا تو گریا فاطمہ کے پاس کھڑی تھی
نکل جائیں یہاں سے زرا سا بھی ترس نا آیا آپکو اس بچے پر جس کی جان لے لی آپ نے
.... کیا قصور تھا کیا غلطی تھی اسکی گریا دھاڑی تھی

فرحان گریا کی بات کو اگنور کرتا آگے بڑھا تھا اس سے پہلے فرحان فاطمہ کے چہرے پر ہاتھ
.... لگاتا گریا پیچھے کو جھٹک چکی تھی اسکا ہاتھ

... دور رہیں اس سے گریا نے انگلی اٹھا کر کہا تھا

شاہ اور احسن تو حیران تھے کتنا پیار کرتا تھا وہ فاطمہ سے پھر یہ کیوں کیا آخر اس فرحان
.... کے سامنے وہ سوال بن کر کھڑے تھے

... بتا فرحان کیوں کیا یہ تو نے بتا آخر کیوں احسن نے سوال کیا تھا
بولیں بھائی ایک بار بھی فاطمہ کا خیال نا آیا جب اسے پتا چلا تو وہ کیا کرے گی الفت نے
کہا تھا پر فرحان تو چپ چاپ کھڑا فاطمہ کے چہرے کو گھور رہا تھا جو اس دنیا سے بے گانی
.... لیٹی ہوئی تھی

ہاں ہاں کیا میں نے مار دیا اپنے بچے کو کیوں کے میں فاطمہ کو نہیں کھونا چاہتا نہیں کھونا
چاہتا فرحان چلاتے چلاتے اب رونے لگا تھا جبکہ ان چاروں نے حیرانی سے اسے دیکھا
... تھا

یہ ہی تو ایک رشتہ ہے میرے پاس جو میرا اپنا ہے میرا ذاتی ہے میرا سگا ہے ورنہ کون ہے میرے پاس ..بتاؤ کون ہے ناماں اپنی ناباپ اپنا نا بہن اپنی نا ہی بھائی وہ تو تم لوگ ہو جو اپنا مانتے ہو مجھے ورنہ اس دنیا میں تنہا ہوتا تنہا تمہیں پتا ہے ڈاکٹر نے کیا کہا

... کیا؟؟؟ گریٹا نے پوچھا تھا

یہ ہی کے میں فیصلہ کر لوں مجھے اپنی بیوی چاہیئے یا بچہ میرا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ مر جاتا کہیں جا کر پر میری بد قسمتی بھی تو دیکھو مر بھی نہیں سکتا خودکشی حرام ہے فرحان کہتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا تھا وہاں پر موجود سب لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے ٹھیک ہے تو ... کہ رہا تھا کون تھا اپنا سگا بھلے سب اسے اپنا کہتے تھے پر اپنا اپنا ہوتا ہے

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

گڑیا نے ایک نظر فاطمہ کی طرف دیکھا تھا جو نا جانے کب سے سب باتیں سن رہی تھی اور
.... منہ دوسری سائڈ کئے رو رہی تھی

فرحان نے فاطمہ کو بے بسی سے دیکھا تھا جو اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی
....

گڑیا نے الفت کا ہاتھ پکڑا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی شاہ اور احسن بھی پیچھے ہی
.... بڑھے تھے

فرحان شاہ والوں کے جانے کے بعد آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا فاطمہ کے پاس آ بیٹھا تھا
....

فاطمہ فرحان نے پکارا تو فاطمہ فرحان کے گلے لگ گئی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
..... تھی

فرحان میرے ساتھ ہی کیوں آخر میرے ساتھ ہی کیوں امی اور میرا بچہ دونوں کو ہی لے
لیا آخر کیوں فرحان آخر کیوں فاطمہ مسلسل رو رہی تھی اور فرحان اسکے سر پر ہاتھ پھیر رہا
تھا...

.... فاطمہ کو اب نیند کے انجیکشن لگا دیئے تھے ڈاکٹر نے
سکینہ بیگم کو سپرد خاک کر دیا تھا فاطمہ بھی اب ان بدنصیب لوگوں میں سے تھی جنہیں
آخری بار اپنی ماں کا دیدار بھی نصیب نہیں ہوا تھا فرحان رات گئے فاطمہ کو گھر لے آیا تھا
.... پر فاطمہ کو ہوش نا تھا

.... گریٹا اور الفت نے پاس رکنے کا کہا تھا پر فرحان منع کر چکا تھا

.... اسلئے سب اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے



اسماء اور رضیہ دونوں شاہ مینشن میں پہنچ گئی تھیں کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد رضیہ نے ... اپنے آنے کا کام سرانجام دینے کا سوچا تھا

حور عین کچھ بات کرنی ہے تجھ سے دیکھ آرام سے میری بات سننا اور سمجھنا پھر کیسی نتیجے ... پر آنا رضیہ بیگم نے کہا تو سب نے حیرانی سے انکی طرف دیکھا تھا

... کیا ہوا خیریت ہے آپ؟؟؟ حور عین نے پوچھا تھا

.... ہاں وہ دراصل رضیہ بیگم ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی شاہ کا فون بجا تھا

... ہاں کب میں آ رہا ہوں شاہ کہتا ہوا باہر کی جانب بھاگا تھا اور پیچھے ہی گریا تھی

... ہوا کیا ہے شاہ گریبا نے کہا تھا

تم بیٹھو میں بتاتا ہوں احسن کو بھی کال کر دو کے ہو سپٹل پہنچے اور ہو سپٹل کا نام بھی
... بتا دینا شاہ کہتا گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا

.... گریٹا نے احسن اور الفت کو بھی بولا لیا تھا اور وہ چاروں ہو سپٹل کی طرف نکلے تھے

..... انہیں کیا ہوا پھر چلے گئے اب فائدہ اسماء نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

..... چل کوئی بات نہیں آج نہیں تو کسی اور دن صحیح رضیہ بیگم نے کہا تھا

گریٹا والے جب گھر آئے تو رضیہ بیگم ابھی بھی وہیں تھیں شاہ کو حیرانی ہوئی تھی کے
پہلے ایسے کبھی ناروکتی تھیں پھر آج کیوں اور اوپر سے حادث بھی غائب تھا اسکا بھی نا
.... کچھ پتا تھا انہیں

امی آپ آرام کریں اب اور آپ خالہ اکیلی تھیں پورا دن یہاں؟؟ شاہ نے سوال کیا تھا

....

ہاں بیٹا مجھے لگا تھا جلدی آجائے گی حور عین پر یہ آئی نہیں اور گھر اکیلا تھا اور کھلا بھی تھا
... تو ایسے جانا ٹھیک نہیں لگا مجھے رضیہ بیگم نے عجیب و غریب منہ بنا کر کہا تھا

... اچھا صحیح .. شاہ نے کہا تھا

... اب ہم چلتے ہیں اسماء نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا

نہیں رات ہو رہی ہے کل چلے جانا وجاہت صاحب کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے
... تھے

ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی رضیہ بیگم نے کہا تھا اور اسماء کے چہرے پر ایک مسکراہٹ
... آئی تھی

... شاہ پانی نہیں ہے گڑیا نے جگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

.... پر شاہ وہاں ہوتا تو جواب دیتا نا شاہ تو واش روم میں تھا

جب تک اس پھوڑ نے باہر آنا ہے میں لے بھی آؤں گی پانی گڑیا کہہ کر اٹھی تھی اور باہر
..... کی جانب بڑھی تھی

گڑیا ابھی آدھی سیڑھیاں نیچے اتری تھی جب اسے اپنے پیچھے کیسی کے ہونے کا احساس
.... ہوا تھا گڑیا نے پیچھے دیکھا پر کوئی نا تھا

..... گڑیا نے ابھی ایک اور قدم نیچے رکھا ہی تھا جب اسکا پاؤں پھسلا تھا

... اسیییییییی... گڑیا کی ایک چیخ گونجی تھی

شاہ جب واش روم سے نکلا تو گڑیا روم میں نہیں تھی شاہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ گڑیا
.... کہاں ہے شاہ کو گڑیا کی چیخ سنائی دی تھی

شاہ بھاگتا ہوا باہر گیا تھا باہر گیا تو آنکھیں باہر آنے کو تھیں گڑیا پیٹ پکڑ کر لیٹی چلا رہی
..... تھی اور رو رہی تھی

شاہ بھاگتا ہوا گڑیا کے پاس جا بیٹھا تھا کیا ہوا یہ کیسے شاہ نے سوال کرتے ہی گڑیا کو
.... بانہوں میں اٹھا لیا تھا اور باہر کی جانب بھاگا تھا

.... شاہ میرا بچا گڑیا نے صرف اتنا ہی کہا تھا اور بے ہوش ہو گئی تھی

کیا ہوا ہے گڑیا کو حور عین بیگم نے سوال کیا تھا اسماء تو یہ سب دیکھ کر دل ہی دل میں
... خوش ہو رہی تھی پر منہ ایسا بنایا تھا جیسے بہت افسوس ہو

خالہ گریٹا گرمی پڑی تھی یہاں شاہ لے گئے ہیں ہو سہیل اب اسماء نے کہا تو تناوش بیگم
.... کے ہاتھ میں پکڑا گلاس نیچے گرا تھا

زرنش زرنش تناوش پکارتی ہوئی باہر کی جانب بھاگی تھی بھا بھی روکیں میں جاتا ہوں
..... ولید نے تناوش کو روکا تھا اور حور عین نے تناوش کو پکڑ کر بٹھایا تھا

... ولید صاحب جب ہسپتال پہنچے تو شاہ ایک بیچ پر سر پکڑ کر بیٹھا تھا

کیا ہوا ہے شاہ گریا کہاں ہے ٹھیک تو ہے نا اب ولید صاحب نے پوچھا تو شاہ نے انکی

.... طرف دیکھا تھا

ابو میرا بچا.... میرا بچا شاہ نے بات ادھوری چھوڑی تھی اور بچوں کی طرح رونے لگا تھا

..... ولید نے شاہ کو روتے دیکھا تو کبیر کا روتا چہرہ ولید کے سامنے آیا تھا

.... ولید صاحب نے زور سے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں اور شاہ کو گلے لگایا تھا
چپ شاہ تمہیں چاہیے تم گڑیا کی ہمت بنو اگر ایسے خود بھی کمزور ہو جاؤ گے تو گڑیا کو کون
.... سنبھالے گا ولید صاحب نے کہا تھا

نہیں ہے مجھ میں ہمت کس چیز کی سزا دی ہے اللہ نے مجھے ابو کس چیز کی شاہ کی اب
.... ہچکیاں شروع ہو گئیں تھیں
سر وہ آپکی وائف کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے پلیز آپ جائیں انکے پاس نرس نے آکر کہا
... تھا

... شاہ اٹھ کر زرنش کے پاس وارڈ روم میں بھاگا تھا
.... زری شاہ نے اندر روم میں جاتے ہی زرنش کو پکارا تھا

یہ وہ نام تھا جو مراد کے علاوہ کوئی بھی اس نام سے پکارتا تو گڑیا اور شاہ دونوں کو غصہ آتا تھا ...

... گڑیا مسلسل چیزیں اٹھا اٹھا کر مار رہی تھی

دور رہو مجھ سے ورنہ میں یہ مار لوں گی خود کو گڑیا ہاتھ میں چھری اٹھاتے ہوئے بولی تھی
....

... زری شاہ نے آگے بڑھتے ہوئے پھر پکارا تھا

میں نے کہا نا پاس نا آنا سمجھ میں نہیں آتی ایک بار میں میری بات زرنش نے کہا تھا پر
.... مراد تو اسکے چہرے میں کہیں گم تھا

مراد نے پاس کھڑی نرسنز کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا تو ولید صاحب بھی ساتھ ہی باہر
..... بڑھ گئے تھے

.... زری شاہ نے اس بار بے بسی سے پکارا تھا

.... چلے جاؤ شاہ مجھے اکیلے چھوڑ دو گریا ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی
کیا وہ بچہ میرا کچھ نہیں لگتا تھا؟؟؟ کیا مجھے تکلیف نہیں ہوئی؟ شاہ آگے بڑھتے ہوئے
.... بول رہا تھا

پہلے ابو کو چھین لیا اللہ نے اب میری پہلی اولاد کو کیا گناہ کیا ہے میں نے اللہ کس چیز کی
.... سزا دے رہا ہے تو اللہ آخر کیوں؟ گریا اب رونے لگی تھی
.... شاہ نے آگے بڑھ کر گریا کو تھاما تھا اور ہاتھ سے چھری پکڑ کر سائڈ میں رکھی تھی
... بس زری اب نہیں بولنا چپ بلکل شاہ نے گلے لگا کر کہا تھا
کیسے خاموش ہو جاؤں میں شاہ کیسے؟؟؟ کس چیز کی سزا ملی ہے مجھے گریا روتے روتے
.... بے ہوش ہو گئی تھی شاہ گریا کو وہاں لیٹا کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

ولید صاحب شاہ کے کہنے پر گھر چلے گئے تھے اور تناوش بیگم کو تو حور عین نے سنبھال لیا
.... تھا

.... گریا کیسی ہے اب حور عین نے ولید کو اندر آتے دیکھ کر پوچھا تھا
.... ٹھیک ہے اب وہ ولید صاحب نے کہہ کر ٹھنڈی آہ بھری تھی

آپ فکر نا کریں اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے حور عین بیگم نے ولید صاحب کے کندھے پر
..... ہاتھ رکھ کر کہا تھا

ہممممم ... بس اللہ ہمت دے دونوں کو ولید صاحب کہہ کر اٹھے تھے اور اپنے روم کی جانب
.... بڑھے تھے

..... اسماء شاہ مینشن سے نکل کر ہسپتال گئی تھی زرنش والوں کے پاس

... کیسی ہو اب گریا اسماء نے وارڈ روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا تھا

... تم اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو اور اکیلی آئی ہو شاہ غصے سے بولا تھا
..... ہاں وہ مجھے گریا کی فکر ہو رہی تھی اسلئے اسماء نے ڈرتے ہوئے جواب دیا تھا

زری کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں اسکے ساتھ تمہیں گھر چھوڑنے کیلئے بولتا
... ہوں کیسی کو بیٹھو شاہ نے غصے میں کہ کر موبائل نکالا تھا
.... ہائے اتنی فکر ہے میری اسماء نے شاہ کا ہاتھ تھام کر کہا تھا
... پیچھے ہو شاہ نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

اب کیوں دور ہو رہے ہو اس رات تو بہت قریب آ رہے تھے اور اس بچے کا کیا جو تمہارا
... ہے اسماء نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

..... شاہ کو تو شدید جھٹکا لگا تھا کہ یہ کس رات کی بات کر رہی ہے
.... کس رات اسماء گریا کہ کر اٹھی تھی

.... جب تم الفت کے ساتھ تھی اسماء نے کہا تو گریا سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی

.... کس دن؟؟ گریٹا نے پھر سوال کیا تھا

اس دن جب فاطمہ کی امی کی طبیعت زیادہ خراب تھی اسماء نے کہا تو شاہ نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائیں تھی اور گریٹا کے ماتھے پر بل آئے تھے اور وہ بل اگلے ہی لمحے ... غائب ہوئے تھے

.....چٹاخ

اسماء اس سے پہلے کچھ بولتی گڑیا نے تھپڑ مارا تھا اور اسماء کا منہ دوسری طرف گھوم گیا تھا....

حد پار کر دی تم نے اب تو اسماء شرم کرو شرم ڈوب مرنے کا مقام ہے تمہارا سمجھی
جس پر تم الزام لگا رہی ہونا اسے میں خود سے زیادہ جانتی ہوں اور تمہیں بھی لیکن یہ
.... نہیں پتا تھا کہ تم اس حد تک گر جاؤ گی گریبانے کہ کمر منہ اپنا شاہ کی طرف کیا تھا

یہ جو شخص ہے یہ میرا عشق ہے اور میں اسکا یہ مجھے تکلیف پہنچانا تو دور کی بات ہے
کبھی ایسا سوچے گا بھی نہیں نکل جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں تمہارا قتل کر دوں گریا
..... غصے سے انگلی اٹھا کر بولی تھی

.... اسماء ایک نظر دونوں پر ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گئی تھی

.... شاہ گریا نے پکارا تو شاہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

.... زری میں ایسا نہیں ہوں شاہ نے لٹے ہوئے انداز میں صفائی دینی چاہی تھی

... یقین ہے مجھے خود سے بھی زیادہ تم پر زرنش نے کہہ کر ماتھے پر بوسا دیا تھا

مجھے معاف کر دو زری کاش اس وقت میں روم میں ہوتا تو تمہیں نا جانا پڑتا شاہ نے کہہ کر

..... بے بسی سے گریا کو دیکھا تھا

گرٹیا نے جب اسکی طرف دیکھا تو وہ بالکل ایک ٹوٹا ہوا انسان لگ رہا تھا جو سب کچھ کھو آیا ہو

اب ساری زندگی اس نعمت سے محروم رہو گا میں شاہ کہتا ہوا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا اور سر تھام لیا تھا

ادھر دیکھو شاہ بیشک اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا شاید کوئی غلطی ہوئی ہو ہم سے جسکی اللہ نے ہمیں اتنی بڑی سزا دی ہے گرٹیا نے شاہ کا منہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے ... کہا تھا

.... پر کس چیز کی ؟؟ شاہ نے ایک اور سوال کیا تھا جس کا جواب گرٹیا کے پاس نا تھا

.... شاہ مجھے نیند آئی ہے بہت گرٹیا نے بات بدلی تھی

... سو جاؤ شاہ نے کہ کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا

.... ایسے نیند آئے گی مجھے ؟؟ گرٹیا نے سوال کیا تو شاہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

.... آؤ شاہ نے اپنے بازو پھیلا کر کہا تھا اور گرٹیا اسکی بانہوں میں جا دہکی تھی

.... شاہ گریبا کو سینے سے لگائے کسی سوچ میں گم تھا پتا ہی نا چلا کب سو گیا تھا
🌹🌹🌹🌹🌹

.... الفت کہاں ہو یا ر جلدی آؤ احسن بیڈ پر بیٹھا چلا رہا تھا

... آگئی ہوں کیا ہوا ہے الفت بیڈ پر ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی تھی
... نیند آئی ہے مجھے احسن کہ الفت کی گود میں سر رکھ چکا تھا
.... سو جائیں پھر الفت نے بالوں میں انگلیاں گھوماتے ہوئے کہا تھا
... احسن الفت نے پکارا تو احسن نے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا تھا
.... ہاں جی جان احسن کیا ہوا احسن نے پوچھا تھا

وہ دراصل تمہیں نہیں لگتا ہمیں بھی بے بی پلین کر لینا چاہیے الفت نے ڈرتے ڈرتے
.... کہا تھا

.... مجھے سونا ہے احسن نے منہ اپنا الفت کی گود میں چھپا لیا تھا

... احسن مجھے نیند آئی ہے الفت کہ کر منہ موڑ گئی تھی

ابھی تو بے بی پلین کے بارے میں بول رہی تھی تب نیند نہیں آئی تھی؟؟ احسن کہتا
.... ہوا دوسری سائڈ ہوا تھا اور لائٹ بند کی تھی

افت کو اب احسن کی عادت ہو گئی تھی اسلئے عادت سے مجبور ہو کر احسن کے سینے پر آ
لیٹی تھی اور احسن کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی اور احسن نے الفت کو اپنی
.... بانہوں میں بھر لیا تھا

..... کچھ دن بعد

گڑیا ہو اسپتال سے جب گھر واپس گئی تو چپ چپ رہتی تھی شاہ تو اپنے کاموں میں
.... مصروف ہو گیا تھا پر گڑیا کو دور ہی رکھا تھا

فرحان یار یہ شمشیر کو اور قاسم کو پھر عمر قید کیا مسئلہ ہے یہ میرا بس چلے تو انکاؤنٹر کر
.... دوں انکا شاہ غصے میں ادھر ادھر ٹہلتا ہوا بول رہا تھا

..... پر موجود ایک اور شخص کی آواز گونجی تھی

..... اتنی دیر شاہ کہتا ہوا گلے جا لگا تھا

ہاں تھوڑا بڑی تھا خیر تم بتاؤ کیا کہا حج نے؟؟

کیا کہنا وہ ہی عمر قید یہ جج ہی ساتھ ملا ہوا ہے مجھے تو لگ رہا ہے فرحان نے منہ بنا کر کہا
..... تھا

.... شاہ شاہ ابھی وہ شخص کچھ بولتا اس سے پہلے ہی گریٹا کی آواز گونجی تھی

...آپآپ وہاں چھپ جائیں شاہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

.... وہ شخص وہاں سے اٹھ کر الماری میں جا چھپا تھا

..... شاہ کو دیکھ کر ماتھے پر بل پڑے تھے

.... شاہ کے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا

.... کیا ہوا شاہ تم ٹھیک ہو؟؟ گریٹا نے پریشانی سے پوچھا تھا

..... ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں شاہ نے کہ کمر منہ اپنا الماری کی طرف کیا تھا

.... وہاں کیا ہے شاہ؟؟؟ گریٹا نے شاہ کو بار بار اس طرف دیکھتے دیکھ کر پوچھا تھا

..... کچھ نہیں تم اندر کیسے آئی دروازہ تو بند تھا شاہ نے بات بدلی تھی

میرے پاس چابی تھی امی کو فکر ہو رہی تھی کتنے دن ہو گئے تم ملے ہی نہیں ان سے
.... اس لئے میں نے سوچا لے آؤ تمہیں آج جلدی گھر گریا نے کہا تھا

بھائی فاطمہ کیسی ہے اب؟؟؟

... پہلے سے بہتر ہے فرحان نے منہ نیچے جھکا کر جواب دیا تھا
فکر نا کریں بھائی جو ہوتا ہماری بہتری کیلئے ہوتا ہے گریا نے کہ کر ایک ٹھنڈی آہ بھری
.... تھی

.... چلیں شاہ؟؟؟ گریا اب شاہ کہ طرف متوجہ ہوئی تھی

.... ہاں تم چلو میں آ رہا ہوں شاہ نے کہا تو گریا باہر کی جانب بڑھ گئی تھی
یہ لو چابی جاتے وقت بند کر دینا شاہ چابی فرحان کی طرف بڑھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا
.... تھا

... چلیں اب مجھے بھی اجازت دیں سر فرحان نے الماری سے باہر آتا دیکھ کر کہا تھا

جاؤ خیال کرو میری بچیوں کا تم تینوں ورنہ یاد رکھنا بہت برا ہوں اس معاملے میں وہ شخص
.... کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

.... فرحان مسکراتا ہوا کھڑا ہوا تھا باہر کی جانب بڑھا تھا

فاطمہ فاطمہ فرحان نے فلیٹ میں جاتے ہی پکارا تھا پر فاطمہ نے کوئی جواب نا دیا تھا
...

..... کہاں ہو یار فاطمہ اس بار فرحان نے فاطمہ کے نام پر زور دیا تھا

.... یہ رہی دبی دبی سی آواز سن کر فرحان کچن کی طرف بڑھ گیا تھا

.... یہاں کیا کر رہی ہو فرحان نے ہاتھ سینے پر رکھ کر کہا تھا

... کھانا بنا رہی ہوں فاطمہ نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا

فاطمہ کے چہرے ایسے لگ رہا تھا جیسے بہت بیمار ہو اب ایسے ہی رہتی تھی وہ خاموش نا

.... ہنسنا کسی سے ملنا جلنا بس اکیلے ہی رہتی تھی

... چھوڑو اسے باہر کھانا کھائیں گے ہم فرحان نے کہا تو فاطمہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

.... نہیں میں باہر نہیں جانا چاہتی گھر ہی ٹھیک ہیں ہم فاطمہ نے منہ بنا کر کہا تھا

.... چلو تو صحیح فاطمہ فرحان نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

نہیں جانا فاطمہ نے ہاتھ چھڑوا کر رونی صورت بنا کر کہا تھا اور یہ ہی وہ بات تھی جو
.... فرحان کو غصہ دلاتی تھی

.... ٹھیک ہے میں کھانا نہیں کھاؤں گا تم بناؤ اور کھا لو فرحان کہتا ہوا روم میں چلا گیا تھا

فاطمہ کو اب خود پر غصہ آ رہا تھا جب سے وہ سب ہوا تھا کہاں ٹائم دیتی تھی فرحان کو
... چپ چپ اور دور ہی تو رہتی تھی فرحان سے

کہاں رہتے ہو پتا ہے کتنے دن بعد نظر آئے ہو مجھے حور عین بیگم نے کان سے پکڑ کر کہا تھا

...

.... امی کان تو چھوڑیں شاہ نے حور عین بیگم کے ہاتھ کو تھام کر کہا تھا

.... کچھ نہیں ہو گیا حور عین آئندہ ایسے نہیں کرے گا تناوش نے کہا تھا

کل تمھاری خالہ کے گھر جانا ہے ہمیں حادث کی منگنی ہے حور عین بیگم نے کان
... چھوڑتے ہوئے کہا تھا

...کیا واقعی؟؟ گریٹا اور شاہ حیران ہوئے تھے

... ہاں جی آج آئی تمہیں آپنی صبح دعوت دے کر گئی ہیں حور عین بیگم نے کہا تھا

.... چلیں امی جیسا بہتر لگے آپکو چلے جائیں گے شاہ کہتے ہوئے بیٹھ گیا تھا

... میں نہیں جاؤں گی تناوش بیگم نے کہا تھا

کیوں امی؟ شاہ نے سوال کیا تھا کیونکہ گریٹا نہیں جائے گی تناوش بیگم نے گریٹا کی طرف
... دیکھتے ہوئے کہا تھا

... کیوں؟؟؟ شاہ نے اب گریٹا کی طرف دیکھا تھا
... بس ویسے ہی آپ سب چلے جانا گریٹا کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

.... میں بھی نہیں جاؤں گا امی شاہ کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا

.... زری شاہ نے روم میں جا کر اسے پکارا تھا

.... جی گریٹا واش روم سے منہ صاف کرتی باہر آئی تھی

... شاہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی

.... کیا ہوا ہے گریبا بال کھول کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو گئی تھی

... کیا ہونا ہے میرا تو بیڑا ہی غرق ہوا ہے شاہ نے گریبا کو اپنے حصار میں لے کر کہا تھا

... کیوں ایسا کیا ہو گیا ہے؟؟ گریٹا نے حیرانی سے پوچھا تھا

وہ کیا ہے نا اللہ نے بیوی ہی ایسی دی ہے مجھے ہر وقت مجھے قتل کرنے کا ارادہ لئے

.... گھومتی ہے شاہ نے گڑیا کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے کہا تھا

.... شاہ پیچھے ہٹ جاؤ گریا کہتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی

.... او کے پیچھے ہٹ کر چلتا ہوں بیڈ تک شاہ کہتا ہوا آگے بڑھتا تھا

شاہ پلیررز نے ریکویسٹ کی تھی پر وہ بھی شاہ تھا کہاں مانتا تھا کیسی کی گویا گڑیا نے

... خود کو شاہ کے حوالے کر دیا تھا



فاطمہ جب کھانا بنا کر روم میں واپس آئی تو فرحان آنکھیں بند کر کے ایسے لیٹا تھا جیسے گہری نیند میں ہو فاطمہ آہستہ سے قدم اٹھاتی فرحان کے سینے پر جا لیٹی تھی فاطمہ نے ساتھ لیٹ کر خود ہی فرحان کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا تھا

!!! تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فاطمہ بولی تھی

... آپ نے کھانا نہیں کھانا
... نہیں تم کھا لو فرحان نے آنکھیں بند کئے ہی کہا تھا
میں نے نہیں کھانا پر بھوک بہت لگی ہے فاطمہ نے بچوں کی طرح منہ بنا کر فرحان کی
... طرف دیکھا تھا

... فرحان نے آنکھیں کھول کر فاطمہ کو دیکھا تھا جو معصومیت کی حدیں پار کر چکی تھی

... چلو اٹھو فرحان نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

آپ ناراض تو نہیں ہیں ناب فاطمہ نے پوچھا تو فرحان نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا تھا
...

!!!۔ نہیں ہوں ناراض چلو فرحان نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جو فاطمہ نے تھام لیا تھا

فرحان نے فاطمہ کے ساتھ چپ چاپ کھانا کھا لیا تھا پر فاطمہ تو فرحان کو دیکھ رہی تھی
.... جس کے چہرے پر غصہ صاف نظر آ رہا تھا

... کھا لیا کھانا فرحان نے فاطمہ کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر پوچھا تھا
... ہمم ... فاطمہ فرحان کی آواز سننے کے بعد ہوش میں آئی تھی
.... ہاں کھا لیا فاطمہ اٹھتے ہوئے بولی تھی اور برتن کچن میں لے گئی تھی
... فاطمہ جب واپس آئی تو فرحان موبائل میں کچھ چیک کر رہا تھا

اسے یہاں رکھیں فاطمہ ہاتھ سے موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھ کر فرحان کی گود میں بیٹھتے ہوئے
..... بولی تھی

... سونا ہے مجھے فرحان نے کہ کمر لائٹ او ف کی تھی

... فرحان ابھی لیٹنے ہی والا تھا جب فرحان کو اپنے ہونٹوں پر نرم لمس محسوس ہوا تھا

فرحان کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی اور اگلے ہی لمحے آنکھیں موند کر فاطمہ.... کو اپنی طرف کھینچا تھا



!! الفت آج تھک گیا ہوں بہت احسن صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا
میں کھانا لگاتی ہوں آپ فریش ہو جائیں الفت مسکرا کر بالوں میں ہاتھ گھوماتے ہوئے بولی
.. تھی

... احسن جب فریش ہو کر آیا تو الفت کھانا لگا رہی تھی

... دونوں نے ساتھ کھانا کھایا تھا اور سونے چلے گئے تھے



... صبح جب گرٹیا کی آنکھ کھلی تو شاہ پاس بے فکر لیٹا ہوا تھا

گرٹیا نے شاہ کے ماتھے پر بوسا دیا تھا آج نا جانے کیوں اسے یہ ڈر تھا کہ بہت دور ہو ... جائے گا وہ

.. گرٹیا اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی تھی
... شاہ کی جب آنکھ کھلی تو پاس گرٹیا نا تھی

... زری ... زری کہاں ہو تم زری شاہ چلا رہا تھا اور ماتھے پر پسینہ صاف نظر آ رہا تھا

!!! گرٹیا جب واش روم سے نکلی تو پریشانی سے شاہ کی طرف بڑھی تھی

... کیا ہوا ہے شاہ گریٹا نے شاہ کا منہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا تھا
... مراد پہلے تو زرنش کو گھور رہا تھا پھر مضبوطی سے زرنش کو گلے لگایا تھا
..... زرنش نے حیرانی سے مراد کی طرف دیکھا تھا

... شاہ میری طرف دیکھو زرنش نے پیچھے کرنا چاہا تھا پر مراد کی پکڑ اور مضبوط ہوئی تھی
.... ہوا کیا ہے شاہ گریٹا نے شاہ کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا
... میں نہیں جانتا بس تم یہیں رہو شاہ نے گریٹا کو اپنے ساتھ بیڈ پر لیٹا لیا تھا
... پر شاہ باہر جانا ہے ناشتہ بنانا ہے مجھے گریٹا نے کہا تو شاہ کی پکڑ اور مضبوط ہوئی تھی
... میں نے کہا نا نہیں شاہ اس بار غصے سے بولا تھا اور گریٹا بھی خاموش ہو گئی تھی

👤👤👤👤👤

... فاطمہ کی صبح جب آنکھ کھلی تو فرحان کی طرف دیکھا تھا
... دنیا بھر کی تمام معصومیت سمیٹے وہ بے خبر سو رہا تھا

... فرحان فاطمہ نے فرحان کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پکارا تھا

... ہمممم فرحان نے آنکھیں موندے ہی جواب دیا تھا

... کچھ نہیں فاطمہ کہ کر فرحان کے گلے لگ گئی تھی

...کیا ہوا ہے فاطمہ فرحان نے پریشانی سے پوچھا تھا

کیا میں اب کبھی ماں نہیں بن پاؤں گی فاطمہ نے کہا تو فرحان نے بے بسی فاطمہ کے
.....چہرے کی طرف دیکھا تھا

... مجھے بھوک لگی ہے بہت زیادہ کچھ کھائیں فرحان نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

... کہاں چلے فاطمہ نے پکڑ کر فرحان کو واپس لیٹایا تھا

کیا بات ہے بھئی میری بیوی کل سے کچھ زیادہ ہی روہانسی ہوئی وی ہے کیا ہوا ہے

... فرحان نے فاطمہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا

ایسی کوئی بات نہیں ہے کل میری وجہ سے آپکو غصہ آیا اس لئے بس فاطمہ کہ کر منہ
..... موڑ گئی تھی

!!! او اچھا چلو اچھا ہوا بتا دیا اب روز ناراض ہو جایا کروں گا فرحان ایک آنکھ دبا کر بولا تھا

پیچھے ہٹیں دیر ہو رہی ہے فاطمہ کہ کراٹھنے ہی والی تھی کے فرحان نے اپنی پکڑ مضبوط کی تھی

.... نہیں نہیں اب نہیں جانا فرحان کہ کر آنکھیں موند گیا تھا
.... فاطمہ بھی مسکرا کر آنکھیں موند کر لیٹ گئی تھی



گڑیا ہم جا رہے ہیں تم خیال رکھنا اپنا اور تناوش کا حور عین بیگم نے کہا تو گڑیا فوراً اٹھی ...
تھی ایک نظر پاس سوئے شاہ پر ڈال باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

... میری طرف سے بھی مبارک باد دے دیجئے گا امی بھائی کو گڑیا نے مسکرا کر کہا تھا

ٹھیک ہے شاہ گھر ہی ہے تم بس خیال رکھنا اپنا دعوت تو تم دونوں کو بھی دی تھی
.... نہیں جا رہی نا میں غصہ ہوں حور عین بیگم کہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

... وہ تو میں منع لوں گی آپکو گریا نے مسکرا کر کہا تھا

.. امی کیا کر رہی ہیں آپ گریا نے روم میں جاتے ہی کہا تھا

کچھ نہیں حور عین غصہ بہت ہو رہی تھی سوچ رہی ہوں چلے ہی جاتے ہیں بنا بتائے
..... جائیں گے سرپرائز انکے لئے تناوش نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

ہا ہا ہا چلیں ٹھیک ہے پھر میں شاہ کو دیکھتی ہوں کے سو رہا ہے یا نہیں پھر چلتے ہیں
... تھوڑی دیر میں گریا کہتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

.... گریبا جب روم میں گئی تو شاہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

.... کہاں جا رہے ہو شاہ گریبا نے پوچھا تو شاہ نے گریبا کی طرف دیکھا تھا

... ادھر آؤ شاہ نے پکڑ کر گریا کو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

.... کیا ہوا؟ گریبا نے شاہ کو ایسے گھورتے دیکھ کر پوچھا تھا

کچھ نہیں ہوا تم بس گھر رہنا میں آتا ہوں کچھ کام ہے اور ایک سرپرائز بھی ہے تمہارے لئے بس آج رات تک کا انتظار کرو شاہ نے گریٹا کے ہونٹ پر موجود تل پر ہاتھ رکھ کر کہا

..... تھا

کیسیا سرپرائز؟؟

... وہ شام میں بتاؤں گا شاہ نے کہ کر گڑیا کے ہونٹ پر موجود تل پر بوسا دیا تھا

... ٹھیک ہے اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا گڑیا نے شاہ کے ماتھے پر بوسا دے کر کہا تھا

... شاہ مسکراتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

... اوہو بتانا بھول ہی گئی کے جا رہی ہوں گڑیا نے ماتھا پیٹ کر کہا تھا

... خیر جا ہی رہی ہو پھر پتا چل جائے گا گڑیا مسکرا کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی

... زرنش اور تناوش دونوں اسماء کے گھر کی جانب بڑھ گئیں تھیں

امی دروازہ تو کھلا ہے آہستہ آہستہ چلتے ہیں پہلے حور عین ماما سے ملیں گے گریٹا نے چمک
... کر کہا تھا

.. ہاں چلو تناوش کہ کر آگے بڑھی تھی

.... گریٹا والے ابھی دروازہ پورا کھولتے گریٹا کو وجاہت صاحب کی آواز سنائی دی تھی

نہیں نہیں شاہ راضی ہے گریٹا اور تناوش سے ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے انکا رشتہ کبیر سے
تھا اب کبیر نہیں رہا تو ہمارا بھی کوئی رشتہ نہیں ہم کل ہی شاہ کا نکاح اسماء سے کروا
... دیں گے وجاہت صاحب نے کہا تھا

گریٹا اور تناوش کے تو قدم وہیں جم گئے تھے وہ ایسے کھڑیں تھیں جیسے کوئی بے جان سا
.... جسم

ہاں ٹھیک کہتے ہیں ابو آپ اسماء ہی میری بہو بننے کے لائق تھی مجھے بھی اب ہی
... احساس ہوا ہے حور عین بیگم نے افسوس سے کہا تھا

امی چلیں گریا نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا اور باہر کی جانب بڑھی تھی یہاں سے ہوئی تھی گریا
.... کی زندگی تبدیل ایک غلط فہمی کی وجہ سے اور ہوا دراصل یہ تھا کہ

سب مہمانوں کے جانے کے بعد حور عین بیگم وجاہت صاحب اور رضیہ بیگم کے ساتھ
.... ڈرائنگ روم میں آگئی تھی

دیکھ حور عین میری بات سن رضیہ بیگم نے بات شروع کی تو وجاہت صاحب اور حور عین
..... انکی طرف متوجہ ہوئے تھے

میری بچی کے ساتھ شاہ نے ٹھیک نہیں کیا رضیہ نے کہا تو حور عین نے حیرانی سے دیکھا
... تھا

... کیا مطلب آپ؟؟؟ حور عین نے پوچھا تھا

یہ ہی کے اگر رہنا گریا کے ساتھ تھا تو میری بچی پر بیوی والا حق استعمال کیوں کیا؟؟؟
حور عین بیگم اور وجاہت صاحب نے تو حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا گلے ہی لمحے
.... وجاہت صاحب نے حور عین بیگم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا

اچھا بتایا نہیں شاہ نے مجھے خیر اگر راضی ہی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے
.... وجاہت صاحب نے کہا تھا

ہاں اگر اعتراض ہوتا بھی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اگر میری بچی کو اسکا حق نا ملا تو
... قانون ہے ناراضیہ بیگم نے ایک آنبرو اچکا کر کہا تھا
!! حور عین بیگم کو تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا کہ یہ اسکی ہی بہن ہے

اور رہی بات تناوش والوں کی آج ہی انہیں میں میں غائب کروا دوں گی پھر شاہ بھی راضی ہو جائے گا رضیہ بیگم نے کہا تو وجاہت صاحب نے غصے سے اپنی مٹھیاں بند کیں تمہیں

نہیں نہیں شاہ راضی ہے وجاہت صاحب نے جیسے ہی یہ الفاظ کہے تو تناوش اور گریا وہاں آگئیں تمہیں اور آدھی ادھوری بات سن کر وہ وہیں سے واپس لوٹ گئیں تمہیں

.... حور عین بیگم وجاہت صاحب کے ساتھ واپس آگئی تھی گھر بابا معاف کیجئے گا مجھے نہیں پتا تھا آپی حور عین بیگم ابھی کچھ اور بولتیں وجاہت صاحب ... نے بولنے سے روکا تھا

شاہ کو بولا لاؤ میں آج ہی زرنش اور تناوش کو اس کے ساتھ کہیں دور بھیج دوں گاتا کے رضیہ کچھ کرنا پائے جان سے زیادہ عزیز ہے مجھے میری پوتی اور میرے بیٹے کی بیوی وجاہت صاحب غصے سے کہتے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئے تھے

حور عین بیگم نے جب گھر میں دیکھا تو ناتناوش تھی ناگڑیا اور نا ہی شاہ حور عین بیگم کو لگا تھا کہ شاہ اپنے ساتھ لے گیا ہے انہیں اسلئے خاموشی سے وجاہت صاحب کے ساتھ ...!! بیٹھ کر انتظار کرنے لگیں تھیں

.... دادا امی گریٹا آپ سب دیکھیں کون آیا ہے شاہ نے اندر آتے ہی کہا تھا

.... جب حور عین بیگم نے شاہ کے ساتھ کھڑے انسان کو دیکھا تو شدید جھٹکا لگا تھا

.. بھائی آپ حور عین بیگم نے کہا تھا

... جی بھابھی میں بلائیں گریا اور تناوش کو کبیر صاحب نے کہا تھا

... میرا بچا وجاہت صاحب کہ کر گلے لگ گئے تھے

.... کیسے ہیں آپ دونوں؟؟ کبیر نے پوچھا تھا

ٹھیک ہیں ہم بھی بھائی یہ سب ہے کیا وہ جو میت پھر کس کی تھی؟؟؟ حور عین بیگم
.... نے سوال کیا تھا

... بتاتا ہوں بیٹھیں آپ کبیر صاحب کہ کر بیٹھ گئے تھے

جس دن مجھے گولی لگی ہے اس دن وہاں روم میں جانے سے پہلے شاہ نے کبیرہ لگا دیا تھا
... باہر اور ایسی جگہ لگایا تھا جہاں کیسی کی نظر نا جاتی ہو

جب شمشیر نے کبیر صاحب کو گولی ماری تو وہ سب ریکورڈ ہو گیا تھا اور وہ ہی ثبوت تھا شمشیر کو پھانسی پر چڑھانے کا اور اس کے لئے کبیر صاحب کو اب مرنا تھا یعنی کے جس دن گولی لگی تو ہسپتال لے گئے تھے اوپریشن کے بعد بوڈیز چینج کر دیں تھیں فرحان اور شاہ نے اور سپرد خاک کیسی اور کو کیا تھا نا کے کبیر صاحب کو اور سب گریا اور تناوش بیگم کو سنبھال رہے تھے کیسی نے چہرہ دیکھانے کیلئے بھی نہیں کہا تھا کبیر صاحب بول کر چپ ہوئے تھے

!!! گریٹا والے کہاں ہیں شاہ حور عین بیگم نے شاہ سے پوچھا تھا

... گھر پر تھیں دونوں امی کیا مطلب کہاں ہیں شاہ حیران ہوا تھا
گھر پر نہیں ہیں حور عین بیگم کے ماتھے پر بل پڑے تھے !! کہیں آپی نے ابو حور عین
... بیگم نے وجاہت صاحب کی طرف دیکھا تھا
... کیا مطلب خالہ نے امی شاہ نے سوال کیا تھا

... وجاہت صاحب نے آج ہونے والی ساری بات بتادی تھی
ابو مجھے میری بچی اور بیوی چاہیئے واپس آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ انکا خیال رکھیں
... گے وعدہ خلافی ناکہجئے گا کبیر صاحب نے بے بسی سے کہا تھا

ابو آپ فکر ناکریں میں زری اور امی کو صحیح سلامت واپس لے کر آؤں گا شاہ کہتا ہوا باہر
.... کی جانب بڑھ گیا تھا

امی اب ہم یہاں رہیں گے واپس کبھی نہیں جائیں گے اور میں نے بات کی ہے چیف
.... سے جلد ہی ہم کراچی چلے جائیں گے گرہیا کہ کر بیٹھی تھی

ایک بار بات تو کر لیتی ہم نے آدھی ادھوری بات سنی ہے زری تناوش بیگم نے بے بسی
.. سے کہا تھا

.... آپ جا سکتے ہیں ڈاکٹر شاہ نے کہہ کر ہاتھ ملایا تھا

امی اپ ابو سے بات کریں میں آتا ہوں شاہ کال کر کے موبائل تناوش بیگم کو تھماتا روم
.... کی جانب بڑھ گیا تھا

تناوش بیگم کبیر صاحب سے بات کرنے لگ گئیں تھیں اور شاہ زرنش کے پاس روم
..... میں چلا گیا تھا

.... شاہ روم میں جاتے ہی زرنش کے پاس بیٹھ گیا تھا زرنش کا ہاتھ تھام کر
... زرنش کی جب آنکھ کھلی تو شاہ کو سامنے دیکھ کر غصے سے چلائی تھی

.... پیچھے رہو مجھ سے مجھے دھوکا دیا تھا کم از کم اسے تو دھوکا نا دو

.... چٹاخ

شاہ نے ایک زوردار تھپڑ زرنش کے منہ مارا تھا جس کی وجہ سے زرنش کا منہ دوسری
... طرف گھوم گیا تھا

.... آخر کب تک برداشت کروں میں تمہیں شاہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

میرا عشق ہو تم زری تمہارے علاوہ کیسی اور کے بارے میں سوچ نہیں سکتا اس دن کی
آدھی ادھوری بات سن کر تم آگئی کاش کے تم ایک بار پوری بات پوچھ لیتی تو یہ نوبت نا
آتی شاہ نے اس دن ہونے والی سب بات بتا دی تھی جس کو سن کر زرنش کے چہرے
... کے رنگ بدل رہے تھے

اب بس بہت ہوا اگر دور رہنا چاہتی ہوں نا میں بھی دور رہوں گا تم سے نہیں کروں گا
!!! تمہیں تنگ میں واپس کبھی تمہارے پاس نہیں آؤں گا

مراد کہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا زرنش تو سر تھام کر بیٹھ گئی تھی اور آنکھوں سے
..... آنسوؤں رواں تھے

..... ماضی

..... مراد شاہ مینشن سے نکل کر سیدھا رضیہ بیگم کے پاس گیا تھا

!! خالہ کہاں ہیں اسماء شاہ نے غصے سے کہا تھا

.... امی اندر ہیں ڈرائنگ روم میں اسماء نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تھا

... شاہ جلدی سے آگے بڑھا تھا

دو منٹ ہیں آپکے پاس جلدی جلدی بتائیں زری کہاں ہے ورنہ یہ بیٹی آپکی دنیا سے رخصت ہو جائے گی مراد ہر لفظ چبا چبا کر بولا تھا

دیکھو شاہ میں سچ میں نہیں جانتی وہ دونوں کہاں ہیں اسماء ماں بننے والی ہے ایسے ناکرو
اس معصوم کا کیا قصور جس کو تم اسکے ساتھ ہی ختم کر دو گے رضیہ بیگم ہاتھ جوڑ کر
... بولیں تھیں

مراد نے حیرانی سے اسماء کو دیکھا تھا کیا وہ سچ تھا کے تم ماں بننے والی ہو؟؟ شاہ نے ... حیرانی سے سوال پوچھا تھا

ہاں اسماء نے ڈرتے ہوئے مختصر سا جواب دیا تھا اور مراد نے لگے ہی لمحے گن نیچے کی
... تھی اور چپ چاپ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

امی یہ کیا ہو گیا ہے کیا واقعی آپ نے گریا اور آنٹی کو غائب کروا دیا ہے اسماء نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا تھا

نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں کروایا میں نے خیر جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا چلی گئیں دونوں اب ... تو تو شاہ کے پاس جا سنبھال اسے رضیہ بیگم پھر بھی باز نا آئیں تمہیں

... امی کیا واقعی آپ میری ماں ہیں؟؟؟ اسماء نے حیرانی سے سوال کیا تھا کیا مطلب ہے تیرا کمبخت ایک تو اتنا اچھا گھر دلوا رہی ہوں اوپر سے ایسے باتیں کر کے !! مجھے غصہ دلا رہی ہے رضیہ بیگم نے غصے سے کہا تھا

توبہ کریں امی یہ بچہ میرا اور سلمان کا ہے میں نے بات کی ہے سلمان سے وہ میرے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے اب میں اس کے ساتھ نکاح کروں گی یہ بچہ اسکا ہے اور اسکی ذمیداری بھی تو میں یہ ہی چاہتی ہوں کہ سلمان ہی سنبھالے کاش کہ آپ نے مجھے

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

سمجھایا ہوتا یہ سب ناکیا ہوتا نا آپ اچھی بہو بن پائی نا بیوی اور نا ہی ایک اچھی ماں اسماء کہتی ہوئی روم کی طرف بڑھ گئی تھی رضیہ بیگم تو وہیں صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی تھیں!!!!

.... شاہ وہاں سے نکل کر سیدھا چیف کے پاس گیا تھا

... اگر آپکی گڑیا سے کوئی بات ہو تو بتائیے گا شاہ کہ کر بیٹھ گیا تھا

.. پر ہوا کیا ہے؟؟ چیف نے حیرانی سے پوچھا تھا
پتا نہیں ساری جگہ ڈھونڈ آیا ہوں کہیں نہیں مل رہی پتا نہیں کہاں گئی ہے شاہ سر
.... تھام کر بیٹھ گیا تھا

... چیف نے بے بسی سے پیچھے دیکھا تھا پر شاہ کو

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

مجھ سے اگر کوئی بات ہوئی گریبا کی تو ضرور بتاؤ گا تم گھر جاؤ چیف نے کہا تو مراد کھڑا ہوا تھا
!! چیف نے آج پہلی بار مراد کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے اور حیران بھی ہوا تھا

.. مراد آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا
!!! یہ ٹھیک نہیں کیا تم نے چیف نے آنکھیں موند کر کہا تھا

اس سے آپکو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے انہیں میرے بارے میں کچھ پتا نہیں چلنا چاہیے
.... اور شمشیر کو پھانسی ہوئی یا نہیں؟؟؟ زرنش نے غصے سے پوچھا تھا

.... ہاں ہو گئی ہے چیف نے زرنش کی طرف دیکھ کر کہا تھا

ٹھیک ہے مجھے کوئی اور کیس دے دیں اب میں کراچی جانا چاہتی ہوں زرنش کہہ کر اٹھی
.. تھی

.....چیف میں ہوں نا کے تم چیف نے غصے سے کہا تھا

جانتی ہوں تبھی کہا ورنہ جانتے ہیں آپ میں کس کی بیٹی ہوں زرنش نے ایک آئبرو اچکا کر
...کہا تھا

چیف تو اسکا یہ فیس دیکھ کر ہی حیران تھا اتنی معصوم سی دکھنے والی لڑکی آج نفرت میں
....جل رہی تھی

چلتی ہوں کل کی ٹیکس بھی بک کروا لیتی ہوں کیوں چیف صاحب ٹھیک ہے نازش
....نے تصدیق کرنی چاہی تھی

....ہمممچیف نے صرف اتنا ہی کہا تھا اور کھڑا ہو گیا تھا
....پھر ملاقات ہوگی شام میں چیف کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اسکی بے بسی نا جانے کیوں سب کو دکھ رہی کیوں میری بے بسی تکلیف نہیں دیکھتی
..... کیسی کو زرنش نے زیر لب کہا تھا اور چشمہ لگا کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

.. امی کل ہم کراچی جا رہے ہیں زرنش نے تناوش کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا تھا
.... میں نہیں جاؤں گی کہیں بھی تناوش بیگم نے غصے سے کہا تھا

تو کہاں جائیں گیں آپ ان لوگوں کے پاس جنہوں نے یہ کہا ہے کہ ہمارے ساتھ انکا
کوئی رشتہ نہیں ہے ہاں بتائیں جانا ہے انکے پاس آپ نے؟؟؟ زرنش غصے سے بول
!!.. کر وہاں روکی تھی روم میں چلی گئی تھی

صحیح تو کہہ رہی ہے زری شاید یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے تناوش سوچتے ہوئے اٹھی
!! تھی



... مراد جب گھر پہنچا تو کبیر صاحب سے ملا تھا

ابو نہیں جانتا کہاں ہیں دونوں پر لے ضرور آؤں گا آپ ہمت رکھیں اس سے پہلے شاہ کبیر صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتا کبیر صاحب نے ایک زور دار مکا مراد کے منہ پر دے

!!!... مارا تھا

.... نمبر بھی بند ہے گریڈ کا؟؟ کبیر صاحب نے سوال کیا تھا
!!!... جی ابو مراد نے منہ جھکا کر جواب دیا تھا

میری آنکھوں کے سامنے سے دفاع ہو جاؤ اپنی شکل اس دن دکھانا جس دن گرٹیا اور
تناوش کو واپس لے آؤ گے کبیر صاحب کہتے ہوئے کھڑے ہوئے تھے اور باہر کی جانب
!!!..... بڑھ گئے تھے

!!!.... مراد گھر سے نکل کر فرحان کے پاس گیا تھا

....کیا ہوا ہے شاہ اس وقت یہاں فرحان نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا تھا

....کچھ بات کرنی ہے تم سے مراد کہتا ہوا اندر کی جانب بڑھتا تھا

.....مراد نے ساری بات فرحان کو بتادی تھی

....کیا یہ سچ ہے بھائی فاطمہ جو پیچھے کھڑی سب سن رہی تھی اب بولی تھی

... ہاں مراد نے منہ جھکا کر کہا تھا

اٹھیں یہاں سے اور چلیں جائیں واپس تب آئے گا مجھے بہن کہ کر بلانے جب گڑیا کو

...ساتھ لائیں گے فاطمہ غصے سے کہتے اندر کی جانب بڑھی تھی

....آخر میری غلطی کیا ہے مراد نے بے بسی سے کہا تھا تو فاطمہ کے قدم رکے تھے

غلطی یہ ہے آپکی کے آپ اپنی بیوی کو دھوکا دیتے رہے ہیں اسماء آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہے اور اب بھی پوچھ رہے ہیں اپنی غلطی فاطمہ نے کہا تو مراد کے ماتھے پر.... بل پڑے تھے

.... سوچ رہے ہیں مجھے کیسے پتا چلا؟؟؟ فاطمہ نے طنزیہ ہنس کر پوچھا تھا

اسماء کو بات کرتے سنا تھا میں نے اس دن سے نفرت ہونے لگی ہے آپ سے مجھے میری بہن واپس لا دیں ورنہ یاد رکھنا کبھی بہن نہیں کہ پائیں گے آپ مجھے فاطمہ کہ کر.... روم کا دروازہ بند کر گئی تھی

... مراد منہ جھکائے وہاں سے نکل رہا تھا

.... شاہ بات تو سن جگر فرحان نے اسے پکارا تھا

..... نہیں فرحان اب تب ہی واپس آؤں گا جب خود کو بے قصور ثابت کر دوں گا

....مراد وہاں سے نکل کر احسن کے پاس گیا تھا

....ارے شاہ اس وقت یہاں تم احسن نے حیرانی سے پوچھا تھا

وہ دراصل میں سوچ رہا ہوں کراچی چلا جاؤ کچھ دنوں کیلئے اسلئے تیرے کراچی والے گھر کی

.....چابی چاہیئے مراد نے اندر آتے ہوئے کہا تھا

....ارے بھائی آپ آئیں نا بیٹھیں میں چائے لاتی ہوں الفت نے خوشی سے کہا تھا

...نہیں چندا رہنے دو مراد نے سنجیدگی سے کہا تھا

....کیا ہوا ہے بھائی آپ ٹھیک ہیں نا الفت نے پریشانی سے پوچھا تھا

مراد نے ساری بات الفت اور احسن کو بھی بتادی تھی مراد کو لگ رہا تھا کہ الفت بھی

....فاطمہ کی طرح ہی کرے گی پر الفت تو خاموش بیٹھی تھی

کیا تم بھی مجھے گھر سے باہر نکال دو گی سب کی طرح مراد نے کہہ کر الفت کی طرف دیکھا

.....تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

الفت نے مراد کی طرف دیکھا تو کانپ گئی تھی سوچی ہوئی آنکھیں جس میں ابھی بھی
..... پانی جمع تھا جیسے برسنے کیلئے تیار ہوں

بھائی آپ ایسے ناٹوٹیں میں آپ کے ساتھ ہوں اور رہی بات گڑیا کی وہ بہت جلد مل
جائے گی کیونکہ وہ آپ کے بنا نہیں رہ سکتی الفت نے کہا تو مراد نے اپنی آنکھیں موند
.... لیں تھیں

میں نے کہا تھا گڑیا سے کہ یہ لڑکی تمہارا گھر تباہ کر دے گی پر کہاں مانی تھی گڑیا اب
.... دیکھیں کیا ہو رہا ہے اس اسماء کا تو میں منہ نوچ لوں گی الفت نے غصے سے کہا تھا

شاہ تو آرام کر کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہیں کل صبح ساتھ میں جائیں گے گڑیا والوں
..... ڈھونڈنے احسن نے کہا تھا

... نہیں میں جا رہا ہوں مراد کہہ کر اٹھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

نہیں بھائی کہیں نہیں جا رہے آپ یہیں رہیں باہر دیکھیں موسم بھی خراب ہو رہا ہے
..... الفت نے کہا تھا

.. چل روم دکھاؤں تجھے احسن کہ کر آگے بڑھا تھا
..... مراد بھی چپ چاپ احسن کے پیچھے چل پڑا تھا



...امی چلیں دیر ہو رہی ہے زرنش ہاتھ میں پہنی واچ کو بار بار دیکھ کر بول رہی تھی
...ہاں چلو تناوش بیگم نے آتے ہوئے کہا تھا
.... اتنی دیر امی جان زرنش کہ کر آگے بڑھ گئی تھی
....ہاں بس ہو گئی دیر تناوش بیگم کہتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئیں تھیں
..... زری گاڑی کس کی ہے؟ تناوش بیگم نے سوال کیا تھا
...امی کتنی بار کہا ہے اس نام سے ناپکارا کریں زرنش نے غصے سے کہا تھا

....اچھا بابا سوری پر بتاؤ کس کی ہے گاڑی؟؟؟ تناوش بیگم نے اپنا سوال دہرایا تھا
.....چیف صاحب کی ہے زرنش نے کہ کر گاڑی اسٹارٹ کی تھی

.... اچھا چلو فلائیٹ مس نا ہو جائے تناوش نے کہا تھا
..دونوں اب فلائیٹ میں بیٹھ گئیں تمہیں
.... ہم غلط تو نہیں کر رہے نا؟؟ تناوش بیگم نے پوچھا تھا

نہیں امی انکا کام آسان کر دیا خود دور کرنے کیلئے محنت ہی نہیں کرنی پڑی زرنش نے کہا

..... تھا

.....تناوش بیگم نے منہ جھکا لیا تھا

...کب جانا ہے شاہ کراچی؟؟؟ احسن نے پوچھا تھا

....دو دن بعد شاہ نے جواب دیا تھا

آخر جانا کیوں ہے وہاں ???

احسن جانا تو نہیں چاہتا پر چیف کا آرڈر ہے ناجانے کیوں زور ڈالا ہوا ہے کے کراچی جاؤ
..... مراد نے کہ کر منہ بنایا تھا

ہاہاہاہاہاہا..... منہ نا بننا چلا جا کوئی نیا کیس ملا ہے؟؟؟

ہاں یار پہلے تو لڑکیاں تھیں اب بچوں کو بھی نہیں چھوڑ رہے یہ حیوان شاہ نے کہا تو
..... احسن کے ماتھے پر بل پڑے تھے

.... کیا مطلب؟؟؟ احسن حیران ہوا تھا

مطلب یہ ہے یہ جو قاسم خان یعنی تمہارے خان بابا کے جو آدمی ہیں وہ بچوں سے
بھیک منگواتے ہیں چوری کرواتے ہیں اور تو اور خون بھی کرواتے ہیں مراد نے کہ کر
..... احسن کی طرف دیکھا تھا جو شوک ہوا تھا

..... اس سب کے بارے میں تو کبھی بابا نے نہیں بتایا مجھے احسن نے کہا تھا

ہمممم ہمیں بھی پہلے نہیں پتا تھا اب پتا چلا ہے اور تو اور ان دونوں بھائیوں کو چھانسی
.... ہونی تھی بھاگ گئے ہیں دونوں اب یہ نئی ٹینشن مراد نے سر تھام کر کہا تھا

...کب کیسے؟؟؟ احسن حیران ہوا تھا

جس دن انکو پھانسی ہونی تھی میں وہاں گیا تھا پر میرے جانے سے پہلے وہ لوگ بھاگ
... چکے تھے اور میں پھر ابو کو گھر لے آیا مراد نے کہا تو احسن حیران ہوا تھا
.... کبیر انکل زندہ ہیں؟؟؟؟ احسن نے پوچھا تو مراد نے ہاں میں سر ہلایا تھا

..... مراد احسن کے پاس سے نکل کر اپنے اپارٹمنٹ میں گیا تھا

کہاں ہو زری واپس آ جاؤ کل کا دن تمہارے بنا ایسے گزرا ہے جیسے ایک سال کیسے رہوں
گا تمہارے بنا پلیزز واپس آ جاؤ مراد اپنی اور زرنش کی تصویر ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھا بربر ہا
..... تھا

..... ہیلو !!!.. مراد نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا

.... جی جی چیف صاحب سن رہا ہوں بولیں مراد نے کہا تھا
..... چلیں ٹھیک ہے پر اگر میری ضرورت ہو تو بتائیے گا میں آ جاؤں گا

.... ٹھیک ہے پر کیس کس کو دیا ہے؟؟ مراد نے ایک اور سوال کیا تھا

ٹھیک ہے پھر میری طرف سے بھی بیسٹ ویشز دے دیجئے گا اسے مراد نے کہ کمر کال
..... کاٹ دی تھی

چیف نے مراد کو کیس دیا تھا پھر چیف کو لگا تھا کہ زرنش اور مراد کو ٹائم دینا چاہیئے تا
کہ انکے درمیان سب ٹھیک ہو جائے پھر وہ واپس جوائن کریں گے پر وہ کیا جانتے تھے
.... وہ اور بھی دور ہو جائیں گے

.... مراد والے روز زرنش والوں کو ڈھونڈتے تھے پر وہ اسلام آباد میں ہوتیں تو ملتی نا

..... کچھ مہینوں بعد

کہیں نہیں مل رہیں ہیں دونوں زمین کھا گئی یا آسمان نکل گیا آخر کہاں گئیں دونوں مراد
.... ادھر ادھر ٹہلتا ہوا بول رہا تھا

.....مجھے لگ رہا ہے کہ وہ دونوں اسلام آباد میں ہے ہی نہیں شاہ فرحان نے کہا تھا

پھر کہاں گئیں پھر کیسی اور شہر میں تو کوئی بھی نہیں ہے ہمارا اپنا فرحان تھک گیا ہوں
میں

..... مر جاؤں گا اگر امی والے نا آئے تو مراد سر تھام کر بے بسی سے بولا تھا

سات مہینے ہو گئے ہیں فرحان اور کتنا صبر کروں میں آخر کیا غلطی ہوئی مجھ سے کہ وہ مجھے چھوڑ گئی کاش ایک بار بتا جاتی کہ کیا غلطی ہوئی ہے مجھے سے مراد کی آنکھ سے ایک..... آنسوؤں ٹوٹ کر گرا تھا

بس ہمت رکھ اور کوشش کرتا رہ مل جائیں گیں میں بھی گھر جا رہا ہوں فاطمہ کو پتا چلا نا
.... کے ملنے آیا تھا تو آج پھر روم سے باہر سونا پڑے گا فرحان نے بے بسی سے کہا تھا

چل جا خیال رکھا کر اسکا غصے والی ہے پر ہے اچھی مراد نے کہا تو فرحان مسکراتا ہوا آگے
..... بڑھ گیا تھا



..... زرنش زرنش یہاں آؤ یا یہ دیکھو یہ کیا ہے وہ باہر کھڑا چلا رہا تھا

..... آ رہی ہوں بتاؤ کیا ہوا ہے زرنش اسکارف سیٹ کرتی باہر آئی تھی

ہاں یہ فائل میں نے ہی دی تھی پرنسپل کو کہا تھا کہ حماد کا ایڈمیشن کر دیں کیا ہوا
..... ہے؟؟؟ زرنش نے سامنے کھڑے وجیہ چھرے پر نظر ڈال کر کہا تھا

..... یہ جو تمہارا بیٹا ہے نا بہت بگڑ گیا ہے ہر وقت تنگ کرتا ہے سونے نہیں دیتا مجھے

کیا ہو گیا احمد بیٹا ہے تمہارا اتنا بھی نہیں کر سکتے کے تھوڑا سنبھال لو زرنش نے منہ
..... چڑھا کر کہا تھا

..... ماما... ماما..... حماد بھاگتا ہوا آکر زرنش کے گلے لگ گیا تھا

.... کیا ہوا ہے بچے اسکول کیوں نہیں گئے آپ زرنش نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا تھا

ہاں وہ کیا ہے نا ماما آج پیٹ میں درد تھا تو پایا نے کہا چھٹی کر لوں میں وہ آپ کو خود ہی
... سمجھا دیں گے حماد چاکلیٹ سے انصاف کرتے ہوئے بول رہا تھا

.... احمد..... زرنش نے احمد کی طرف دیکھ کر اسے پکارا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

حماد منع کیا تھا نا کے جھوٹ نہیں بولنا بری بات ہوتی ہے احمد نے اس بار غصے سے کہا
.... تھا

.... اوہ!!!! سوری حماد نے کان پکڑ کہا تھا

.... اوکے چلیں اندراب نانو ویٹ کر رہی ہیں حماد کہتا ہوا آگے بڑھا تھا

..... آخر کب تک اس کو ایسے ہی جھوٹ بولتے رہے گئیں احمد زرنش نے سوال کیا تھا

نہیں بتا سکتا اسے ہاں ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم واپس چلی جاؤ جہاں سے آئی ہو پھر
.... اسے بھی یقین ہو جائے گا تم اسکی ماں نہیں ہو احمد کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا

میں واپس نہیں جاؤں گی تم اسے بتا دو میں تو آج ہی بتا دینے والی ہوں زرنش کہ کر
....آگے بڑھی تھی

.....حماد زرنش نے زیر لب نام لیا تھا

....کیا واقعی آپ میری ماما نہیں ہیں حماد نے روتے ہوئے سوال کیا تھا
میری بات سنو بچے میں بتاتی ہوں آپکو زرنش ابھی کچھ بولتی حماد وہاں سے باہر کی جانب
.....بھاگ گیا تھا

پتا چل گیا ہے اسے اب فکر ناکرو کبھی ماما نہیں کہے گا تمہیں احمد کہتا ہوا حماد کی پیچھے چلا
....گیا تھا

.....میں یہ تو نہیں چاہتی تھی زرنش نے بے بسی سے کہا تھا

..... زرنش آنکھوں میں آنسوؤں لئے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی



.... الفت دیہان سے چلو یا احسن الفت کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر بول رہا تھا

....دیکھا امی ایسے کرتا ہے آپکا داماد میرے ساتھ الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

....ہاہاہاہاہا..پیار بھی تو کرتا ہے نا حمیدہ بیگم نے کہا تھا

الفت پر یگنینٹ تھی اور چوتھا منہ گزر چکے تھے الفت کو احسن کی باتیں سنتے ہوئے الفت

... یہ ناکرو الفت وہ ناکرو الفت ایسے ناکرو الفت ویسے ناکرو

امی بس اب جب تک میری ڈیلیوری نہیں ہو جاتی تب تک میں لاہور نہیں جاؤں گی
.... الفت بیٹھتے ہوئے بولی تھی

کیوں نہیں جانا جاؤ گی میرے ساتھ کام ہے کچھ مجھے وہاں پھر واپس ہم یہیں آ جائیں
.... گے احسن نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا تھا

...امیدیں... الفت نے حمیدہ بیگم کو پکارا تھا

ہا ہا ہا ہا.... میں کیا بولوں تمہارا شوہر ہے بھئی میری نہیں سنتا حمیدہ بیگم نے کہا تو الفت
... نے منہ بنایا تھا

....چلو اب اٹھو چلتے ہیں احسن نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

چیف صاحب یہ کیا ہے واپس آپ نے مجھے اسلام آباد میں ہی بولا لیا ہے وہاں کا کوئی
.... بھی کیس مجھے نادیں زرنش مسلسل موبائل کان کو لگائے چلا رہی تھی

...میں نہیں آؤں گی زرنش نے کہا تھا

.....وطن عزیز ہے مجھے پر یہ نہیں ہو پائے گا زرنش نے اس بار بے بسی سے کہا تھا

ٹھیک ہے آپ ٹیکس کروادیں میں اور امی آرہے ہیں پر یہ بات آپ کیسی کو بتائیں
..... گے نہیں زرنش نے کہ کمر کال کاٹ دی تھی

....امیامی ... زرنش پکارتے ہوئے روم سے باہر آئی تھی

.....کیا ہوا ہے؟ تناوش بیگم نے سوال کیا تھا

امی کل اسلام آباد جا رہے ہیں ہم واپس زرنش نے موبائل میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا
.... تھا

.... کیا واقعی؟؟ تناوش بیگم چمک کر بولیں تھیں

ہاں جی پر ہم ان سے نہیں ملیں گے پتا بھی نہیں چلنے دیں گے وعدہ کریں آپ زرنش
..... نے کہ کر تناوش بیگم کی طرف دیکھا تھا

..... ٹھیک ہے تناوش بیگم نے اپنا موڈ نارمل کیا تھا

کل نکلیں گے ہم زرنش کہ کر روم کی طرف بڑھ گئی اور تناوش بیگم بھی پیکنگ کرنے
.... کیلئے روم کی طرف بڑھ گئی تھی



ہے کون مراد موبائل (female) جی جی چیف صاحب ٹھیک ہے پر وہ نیو فی میل
..... کان لو لگائے بول رہا تھا

..... ٹھیک ہے ٹھیک ہے آ جاؤں گا کل مراد کہ کر کال کاٹ چکا تھا

زری واپس آ جاؤ نا پلیزز اب نہیں ہے ہمت مجھ میں پلیزز یا اللہ واپس بھیج دیں زری کو
..... میرے پاس مراد زرنش کی تصویر پکڑ کر بیٹھا سوچ رہا تھا



افت یہ ہی منتہ ہیں سکون سے گزار لو پلیزز احسن اب بیٹھا الفت کو ہدایات دے رہا تھا
پر وہ بھی الفت تھی ایک کان سے سن کر دوسری سے اڑا رہی تھی اور آسکریم کے ساتھ
.... انصاف کر رہی تھی

....میں کیا کہ رہا ہوں تم سے احسن الفت کے ہاتھ سے آسکریم چھین کر بولا تھا

..... میں سن رہی ہوں نا احسن آپ بولیں الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

یہ منہ بنانا چھوڑ دو اب چلو اٹھو ڈاکٹر کے پاس جانا ہے احسن نے کہا تو الفت اٹھی تھی

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

.....چلو اب ساتھ احسن نے ہاتھ تھام کر کہا تھا اور دونوں باہر کی جانب بڑھے تھے



فاطمہ فاطمہ کہاں ہو یا رکھل سے کام پر جانا ہے کم از کم آج تو میرے پاس بیٹھ جاؤ

....فرحان منہ بنا کر بولا تھا

....آگئی آگئی فاطمہ کچن سے ہاتھ صاف کرتی باہر آئی تھی

....کب سے بولا رہا تھا اب وقت ملا ہے ؟ فرحان نے منہ بنا کر کہا تھا

وہ دراصل کیا ہے نا مجھ سے نا برتن گر گئے تھے آج کانچ کے تو وہ فاطمہ ابھی کچھ بولتی
.....فرحان بول پڑا تھا

تمہیں چوٹ تو نہیں لگی نا دکھاؤ ہاتھ پاؤں دکھاؤ فرحان ہاتھ سے فاطمہ کے پاؤں اور ہاتھ پکڑ کر چیک کر رہا تھا

..... نے بچوں کی طرح کچن کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

..... فاطمہ فرحان نے پکارا تو فاطمہ نے سوالیہ نظر سے فرحان کی طرف دیکھا تھا

.... شاہ سے فرحان ابھی کچھ اور بولتا فاطمہ بولی تھی

آپکو کوئی اور بات کرنی ہے تو کریں مجھے بھائی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی فاطمہ کہ
... کر منہ موڑ گئی تھی

آخر کب تک ناراض رہو گی؟؟

جب تک گریا آکر خود نہیں کہ دیتی کے اپنے بھائی کو معاف کر دو فاطمہ نے کہ کر فرحان
.... کی طرف دیکھا تھا

.... ایسے نادیکھیں آپکی نیت خراب لگتی ہے مجھے فاطمہ کہ کر اٹھی تھی

.... کیا واقعی؟؟؟ فرحان حیران ہوا تھا

جی ہاں آئیں کھانا کھا لیتے ہیں مجھے بھوک لگی ہے فاطمہ کہ کر کچن کی طرف بڑھ گئی
..... تھی

..... آیا بیگم صاحبہ فرحان ایک ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ کر بولا تھا



یا اللہ میں وہاں نہیں جانا چاہتی تو پھر کیوں مجھے وہیں جانا پڑ رہا ہے میں نہیں کرنا چاہتی
اس شخص کا سامنا بس اسے دور رکھیں اب آپ مجھے نہیں جانا اسکے سامنے پر یہ کیسے
ممکن ہے اللہ کے ہم ایک ہی شہر میں ہوں اور وہ مجھے پہچان بھی ناسکے زرنش جائے
.... نماز پر بیٹھی سوچ رہی تھی

..... ہاں اللہ یہ آئیڈیا ٹھیک ہے زرنش نے چٹکی بجا کر کہا تھا اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی

...بیٹا آؤ کھانا کھالیں ساتھ تناوش بیگم نے کہا تو زرنش باہر کی جانب بڑھی تھی

.... زری حماد کہا گیا تناوش بیگم نے سوال کیا تو زرنش کے چلتے ہاتھ رکے تھے

امی کتنی بار کہا آپ سے بات کیوں نہیں مانتی ہیں آپ میری زلش نے پلیٹ پر اپنی
..... گرفت مضبوط کر کے کہا تھا

.... جو پوچھا ہے وہ بتاؤ تناوش بیگم نے سنجیدگی سے کہا تھا

احمد اسے لندن لے گیا ہے یہاں وہ رہنا نہیں چلیتا تھا اسلئے زرنش نے کہہ کر پلیٹ
..... میں بریانی ڈالی تھی اور کھانے لگ گئی تھی

.....ہمممم..... ساری تیاری ہو گئی ہے تناوش بیگم نے ایک اور سوال کیا تھا

کیا ہوا ہے امی آج سیریس لگ رہی ہیں اپ طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی زرش تناوش
.... بیگم کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

ہاں ٹھیک ہوں میں فکر نا کرو کھانا کھاؤ تناوش بیگم کہ کر کھانے کی طرف متوجہ ہوئیں
.... تھیں

..... دونوں نے ساتھ کھانا کھایا تھا اور سونے چلی گئیں تھیں



یا اللہ مجھے بس ایک بار ملا دے اس سے ایک بار بس مجھے میری غلطی بتا دے کہ کیا
غلطی کی ہے میں معافی بھی مانگ لوں گا اس سے وہ مجھے جو چاہے سزا دے لے پر

یا اللہ ایک بار مجھے اس سے ملوا دے یا اللہ بس ایک بار مراد جائے نماز پر بیٹھا دعا مانگ رہا تھا.....

..... مراد نماز پڑھنے کے بعد اس کمرے میں آگیا تھا جہاں اکثر زرنش ہوا کرتی تھی

بہت سی یادیں ہیں تمھاری اس روم میں زری تمھاری یاد اور تمھارے ساتھ گزارے پل
ایک ایک بات یاد ہے مجھے بس ایک بار مل جاؤ پلیززز کبھی واپس نہیں جانے دوں گا
تمھیں میری پناہوں کے علاوہ کوئی اور جگہ نہیں ملے گی تمھیں بس ایک بار مل جاؤ مراد
.....بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا تھا



مجھے میری بچی اور بیوی چاہیے ابو پلیزز لا دیں انہیں اب نہیں رہ سکتا انکے بنا میں
مدم میں میں پاگل ہو جاؤں گا کبیر صاحب آج پھر وجاہت صاحب کے گلے ...
..... لگے رو رہے تھے

تم تو میرے بہادر بچے ہو ولید رونا بند کرو انشاء اللہ وہ دونوں ضرور واپس آئیں گیں وجاہت
..... صاحب نے کہا تھا

ابو میری پہلی اولاد شمشیر نے چھین لی اور دوسری آپ لوگوں نے میرا کیا قصور تھا ان سب میں میری محبت تک چھین لی آپ لوگوں نے کبیر صاحب کہہ کر اٹھے تھے اور رخاپنے کمرے کا کیا تھا پیچھے وجاہت صاحب بے بسی سے دیکھ رہے تھے

ہاں پہنچ گئے ہیں ہم پر میں کل ملوں گی جی جی چیف صاحب اچھے سے یاد ہے اپنے
....کے سے پیچھے نہیں ہٹ رہی اپنا کہا پورا کروں گی میں

ہاہاہاہاہا... زرنش کیسی سے نہیں ڈرتی اب پر ہاں ڈرا ضرور دیتی ہے اسکا اندازہ ہوگا آپکو
..... زرنش نے چیف کو اپنی دی دھمکی یاد دلائی تھی

.....جی چلیں ٹھیک ہے اللہ حافظ.... زرنش نے کہ کر کال کاٹ دی تھی

امی طبیعت اب کیسی ہے آپکی زرنش نے پوچھا تھا تناوش بیگم نے اسکی طرف دیکھا
....تھا

کیا ہوا ہے امی ایسے کیا دیکھ رہی ہیں بتائیں نازش نے پوچھا تو تناوش بیگم کھڑی ہو
.....گئیں تھیں

....تناوش ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہہ رہی تھی پر زرنش کو سمجھ نہیں آ رہا تھا

کیا کہہ رہی ہیں آپ امی سمجھ نہیں آ رہا زرنش نے کہا تو تناوش بیگم نے ایک کاغذ اٹھایا
!!!....تھا اور کچھ لکھ رہی تھیں

اوہ اچھا گلہ خراب ہو گیا ہے نینو میڈیسن لا دیتی ہوں اور کچھ سامان بھی لانا ہے کھانا بھی باہر سے لے آؤں گی اور کھانے کا سامان بھی آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے..... آرام کریں آپ ٹھیک ہے زرنش ایک سانس میں سب کچھ بول گئی تھی

.....تناوش بیگم نے اپنا سر پٹیا تھا

... زرنش مسکرا کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی



.... ہاں فرحانہ کل ملنا ہے اس نئی آفسر سے یار آج نہیں

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ہاں کہ رہے تھے چیف صاحب کے آج ہی آئی ہے کراچی سے تو آج آرام کرے گی کل
...آنا ہے ملنے مراد نے موبائل کان کو لگائے بات کر رہا تھا

ہاں ہاں چندا نے بھی آنا ہے نیکسٹ منتہ احسن کا کام بھی کچھ دنوں میں ختم ہو جائے
....گا

.... ہاں تو خیال رکھنا فاطمہ کا سمجھا

.... ہاں چل ٹھیک ہے اللہ حافظ مراد نے کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر پھینکا تھا

زری ایک سال ہو گیا ہے کیوں چھوڑ گئی مجھے ایسے پل پل مرنے کے لئے ایک بار میں
ہی مار جاتی کم از کم ایسے تو نا کرتی تم مراد زرنش کی لگی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر بولا
.... تھا

.... مراد نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل اٹھایا تھا

.... اسلام علیکم امی جان !!!.... مراد نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا

.... نہیں امی کچھ پتا نہیں چلا مراد نے نے بسی سے کہا تھا

.... انشاء اللہ امی

.... آپ بتائیں ابو والے کیسے ہیں ؟؟؟ مراد نے سوال کیا تھا

آپ بس انہیں حوصلہ دیں امی میں انشاء اللہ دونوں کو صحیح سلامت واپس لے آؤں گا بس

.... آپ دعا کیا کریں مراد نے کہ کر ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی

جی چلیں ٹھیک ہے امی جان جائیں آپ خیال رکھیے گا اپنا مراد نے کہ کر کال کاٹ

.... دی تھی

امی یہ لینس ویگ کیپ گلاسز اور بلیک کلر میرے لئے ہے میں ایسے ہی یہاں سے
.... باہر جایا کروں گی زرنش نے ایک آئبرو اچکا کر کہا تھا

تم پاگل ہو کیا تناوش بیگم نے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا آواز سے صاف پتہ چل رہا تھا
.... کے گلہ بہت خراب ہے

.... امی آپ نا بولیں تھوڑا سکون دیں گلے کو زرنش نے پریشانی سے کہا تھا

.... تم ... تم اسکا کیا کرو گی تناوش بیگم نے گلہ پکڑ کر بھاری آواز میں کہا تھا

امی یہاں کام کرنا ہے میں نے اب ظاہر سے بات ہے جس فیلڈ میں میں ہوں اس
میں وہ بھی ہے اور فرحان بھائی بھی میں نہیں چاہتی کے میں انکے سامنے جاؤں اگر

محبت میں نہیں کرتی

.....تماوش بیگم غصے سے اٹھ کر روم کی طرف بڑھ گئی تھیں

.... زرنش سامان اٹھاتی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

* * * *

.... بھائی آجائیں آپ کھانا کھالیں ولید روم میں جا کر بولا تھا

.... نہیں کھانا کبیر صاحب نے مختصر سا جواب دیا تھا

....آخر کیوں؟؟؟ ولید صاحب نے غصے اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے کہا تھا

....میری فیملی واپس کر دیں مجھے پھر جو کہیں گے وہ ہی کروں گا کبیر صاحب نے کہا تھا

لے آئے گا مراد وعدہ کیا ہے نا اس نے ایک سال سے وہ بھی واپس گھر نہیں آیا کیوں
کیونکہ اس نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ تب تک وہ گھر نہیں آئے گا جب تک زرنش
..... والوں کو نا لے آئے ولید صاحب کہ کراٹھے تھے

اب آگے تیری مرضی ہے اللہ پر یقین رکھ بس انشاء اللہ بھابھی اور گریٹا کو واپس لے آئے گا اور تو اپنا کام واپس سے جوائن کر لے یہ ہی کہوں گا آگے تیری مرضی ولید کہتا ہوا باہر..... کی جانب بڑھ گیا تھا

* * * *

...رات کافی ہو گئی ہے سو جاؤ فاطمہ فرحان فاطمہ کے ہاتھ سے کتاب لیتے ہوئے بولا تھا

.....ہاں بس یہ لاسٹ پیج پلیزز فاطمہ نے کتاب لینے کی کوشش کی تھی

..نہیں سو جاؤ فرحان نے کتاب سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا تھا

.....فاطمہ نے خاموشی سے منہ موڑ لیا تھا

....اچھا نا ادھر آؤ میرے پاس تم فرحان نے بازو پھیلا کر کہا تھا

....نہیں آنا جائیں میں نہیں بولتی آپ سے فاطمہ نے منہ موڑ کر کہا تھا

ہائے اللہ اتنا غصہ میری پیاری سی بیوی کو میں قربان اپنی بیوی پر فرحان نے فاطمہ کے
..... ماتھے پر بوسہ دے کر کہا تھا

....ہاتھ نالگائیں مجھے فاطمہ نے منہ بسور کر کہا تھا

میں نے ہاتھ لگایا بھی نہیں ہونٹ لگائیں ہیں فرحان نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا

....تھا

...نیند آئی ہے فاطمہ نے منہ بنا کر کہا تھا

....فرحان نے فاطمہ کے پیٹ پر گدگدی کرنی شروع کر دی تھی

ہا ہا ہا ہا ہا... نہیں کریں فرحان درد ہو رہا ہے فاطمہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی اور فرحان
... بھی ساتھ ہی ہنس رہا تھا

....فرحان تھوڑی دیر بعد فاطمہ کو اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا تھا

....فرحان فاطمہ نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد پکارا تھا

... جی جان فرحانفرحان نے فاطمہ کے منہ پر آئے بال پیچھے کر کے کہا تھا

....کیا ہم کبھی پرنس نہیں بن پائیں گے فاطمہ نے نم آنکھوں سے پوچھا تھا

اس بارے میں مجھے بات نہیں کرنی میری جان بات چیلج کرو فرحان نے آنکھیں موند کر کہا
....تھا

... بتائیں مجھے آپ فاطمہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر فرحان کے سینے پر گرا تھا

میری بات سنو فاطمہ جو ہوا وہ گزر چکا ہے پرانے غم کرید کر مجھے اور خود کو تکلیف نا دیا کرو
.... فرحان نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

... مطلب سچ میں میں اس نعمت سے محروم ہوں میں فاطمہ نے فرحان کی طرف دیکھا تھا

.... فرحان نے فاطمہ کہ طرف دیکھا تو ایک پل کے لئے آنکھیں موند گیا تھا

..... فاطمہ کی آنکھوں میں کیا نا تھا دکھ تکلیف شکایت سب ہی تو تھا

... فاطمہ تھک گئی ہونا؟ فرحان نے سوال کیا تھا

.... بہت فاطمہ نے اپنا سر فرحان کے سینے پر رکھ کر کہا تھا

میں نے بھی کل جانا ہے تھوڑا سکون چاہتا ہوں اب فرحان نے کہا تو فاطمہ نے فرحان کی طرف دیکھا تھا اور مسکرائی تھی اور یہ ہی مسکراہٹ تھی جو فرحان کو پرسکون کر جاتی تھی....

.... بھلا ہی کر دو غریب کو فرحان نے معنی خیز انداز میں کہا تھا

.... آرام کریں فاطمہ نے اپنا منہ فرحان کے سینے پر واپس رکھ کر کہا تھا

..... ٹھیک ہے فرحان فاطمہ کے چہرے کو اوپر کر کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا تھا

.... الفت یہ کیا ہے یار سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے احسن نے منہ بنا کر کہا تھا

آپ سو جائیں نا الفت نے کہ کر احسن کی طرف دیکھا تھا جو موبائل چھیننے کی کوشش کر رہا تھا.....

.... نہیں چلو تمہارے ساتھ سونا ہے مجھے احسن نے موبائل چھین کر کہا تھا

.... ٹھیک ہے چلیں الفت نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

بے بی دیکھ رہے ہو نا آپکو کوئی لیفٹ نہیں ملا کرے گی آپکے بابا ہی آپکی ماما کے ساتھ لیٹا ... کریں گے آپکو اپنی نانو کے پاس جانا ہوگا الفت نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

ہاں یہ تو ٹھیک ہے پر ابھی آرام کرو بعد میں حساب برابر کروں گا احسن معنی خیزی سے
....ایک آنکھ دبا کر بولا تھا

.....ویری فنی الفت نے کہ کمر منہ بسورا تھا اور احسن کا قمقہ گونجا تھا

... احسن الفت کو ایک سائڈ لیٹا کر یاس ہی لیٹ گیا تھا

...فاطمہ سے بات ہوئی؟؟؟ احسن نے سوال کیا تھا

...نہیں بات ہی نہیں کرنا چاہتی مجھ سے الفت نے افسوس سے کہا تھا

جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گی بس تم پریشان نا ہونا ٹھیک ہے احسن نے الفت کا منہ
... ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا تھا

.... الفت نے مثبت میں سر ہلایا تھا اور آنکھیں موند لیں تھیں

* * * * *

..... مراد صبح جب اٹھا تو گھڑی دس بجا رہی تھی

ہائے اللہ مرگیا میں تو چل مراد بیٹا ہو جاتیار آج ہی پہلا دن ہے سال بعد واپس جوائن کر
.... رہا اور لیٹ وہ بھی مراد کہتا ہوا واش روم کی طرف بھاگا تھا

تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر آیا تھا اور اپنے گھر میں رکھے ملازم کو کھانا لگانے کا کہا تھا جیسے
..... وہ چاچا کہہ کر پکارتا تھا

چاچا میں شاید آج لیٹ ہو جاؤں آپ انتظار نا کرنا گھر چلے جانا مراد کھڑا ہوتے ہوئے بولا
...تھا

.....جی بابا جیسے آپ کو مناسب لگے اس نے ادب سے کہا تھا

....مراد لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

.....اسلام علیکم سر چیف موبائل میں مصروف تھا جب مراد نے سلام کیا تھا

....و علیکم اسلام کیسے ہو مسٹر شاہ چیف نے گلے لگ کر کہا تھا

میں ٹھیک ہوں سر آپ بتائیں کیسے ہیں آپ مراد نے بھی خوش دلی سے جواب دیا
....تھا

میں بھی ٹھیک ہوں تھوڑی دیر روکو آتی ہوگی وہ بھی جس کے ساتھ تم نے کام کرنا ہے
...چیف نے کہا تو مراد نے مثبت میں سر ہلایا تھا

آج تمہارا انتظار ختم ہوگا شاہ ایک سال سے تڑپتا دیکھ رہا ہوں بس اب اور نہیں چیف
..... نے سوچتے ہوئے شاہ کو دیکھا تھا اور چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی

....کیا ہوا ہے چیف صاحب شاہ نے چیف کو مسکراتے دیکھ کر پوچھا تھا

... سوچ رہا ہوں مسکراہٹ کہا گئی ہے اس شاہ کی جو ہر وقت مسکراتا تھا

وہ مسکراہٹ تو ایک لڑکی ایک سال پہلے ہی اپنے ساتھ لے گئی تھی چیف صاحب مراد
..... نے زخمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر کہا تھا

..... ابھی چیف کچھ اور بولتا چیف کے موبائل پر کال آئی تھی

...وعلیکم اسلام !!!... چیف نے کہا تھا

..... ایسے کیسے نہیں آرہی ہو میں ویٹ کر رہا ہوں چیف نے کہا تھا

اوہ اچھا خیال رکھنا انکا اور اپنا بھی آج آفس چلی جانا کچھ آفسرز بھی ملیں گے تم سے اور
.... یاد رہے کیس جلد سے جلد ختم کرنا ہے چیف نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا

.... ہممم اللہ حافظ

مراد ایک کام کرو تم اس لوکیشن پر چلے جاؤ وہ نئی آفسر بھی آجائے گی اسکی امی کی طبیعت تھوڑی خراب تھی نہیں آپائی اس لئے تم یہاں چلے جاؤ چیف اٹھتے ہوئے بولا..... تھا

....ٹھیک ہے اب اس میڈم کے نخرے اٹھاؤں میں مراد نے نے منہ بنا کر کہا تھا

ہا ہا ہا جاؤ جاؤ ایک بار مل لو خود ہی اسکے آگے پیچھے گھومو گے چیف نے مسکرا کر کہا
... تھا

میں ان لڑکوں میں سے نہیں آپ جانتے ہی میری زندگی میں گھڑیا تھی ہے اور رہے گی
اسکے بعد نا کوئی لڑکی آئے گی میری زندگی میں اور نا آنے دوں گا مراد نے کہا تو چیف
..... مسکرایا تھا

....چلو پھر ملتے ہیں چیف نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جو مراد نے تھام لیا تھا

... مراد چیف سے بات کرنے کے بعد وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

....امی جان اب آپ ٹھیک ہیں نازش نے تناوش بیگم کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

....ہاں میں ٹھیک ہو تناوش بیگم نے آنکھیں موندے ہی جواب دیا تھا

....امی میں جا رہی ہوں تناوش بیگم نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا

..... ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا تناوش بیگم مسلسل ہنس رہی تھیں

....امی کیا ہوا ہے زرنش نے منہ بنا کر کہا تھا

....یہ تم ہو گریا تناوش بیگم اب پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی تھیں

جائیں میں نہیں کرتی آپ سے بات شام تک آؤں گی خیال رکھنا آپ اپنا زرنش نے کہہ کر
....ماتھے پر بوسا دیا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

....وہ آفس کا گیٹ کھول کر شیرنی سے چال چلتی اندر آئی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

یہ لڑکی دیکھ ہماری سینئر ہے کلر دیکھا ہے یار کتنا ڈارک ہے اور بال دیکھ لڑکوں جیسی
کننگ کروائی ہے شرم نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں آنکھیں ہی بڑی ہیں بس وہ منہ بسور کر
..... بولی تھی

.... بس کر جا متی کتنا بولتی ہے پاس کھڑی ملائکہ نے چپٹ لگائی تھی

.... ہائے اللہ سچ ہی بولا ہے متی بھی کہاں چپ ہونے والوں میں سے تھی

.... بس کر جاؤ یار کتنا بولتی ہو تم دونوں توبہ توبہ مہد نے کان کو ہاتھ لگا کر کہا تھا
بس کر جاؤ تم تو کیسی کام کے نہیں ہو اور ایک اور آفسر آ رہا ہے اس سے بھی ملنا ہے
.... انکے ساتھ کام کرنا ہے ہم نے ملائکہ نے منہ بنا کر کہا تھا

ہاں بس آتے ہی ہوں گے وہ آفسر بھی مہد نے کہا تو ملائکہ اور مقدس نے مثبت میں
.... سر ہلایا تھا

.... اسلام علیکم !!!... مراد نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا

.... وعلیکم اسلام ان تینوں نے ایک آواز میں سلام کیا تھا

.... اندر چلیں سر مہد نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا

.. جی جی چلیں مراد نے مسکرا کر کہا تھا

.... ملائکہ دیکھ یار کتنا ہینڈسم ہے مقی نے آنکھیں مٹکا کر کہا تھا

....انسان بن مقلی ملائکہ نے آنکھیں دکھا کر کہا تھا

...ہائے اللہ میں تجھے جانور دکھ رہی ہوم مقدس نے منہ بنا کر کہا تھا

...کیا ہوا ہے کیا کھس پھسا رہی ہو کان میں مہد نے کہا تھا

....وہ ہی جو تمہیں نہیں بتانا چاہتی مقدس نے کہا تھا تو شاہ کا قہقہہ گونجا تھا

ہائے ہنستہ بھی بہت پیارا ہے میرا بھائی مقدس نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنے ایک
....گال پر رکھ کر کہا تھا

تم جیسی ایک اور چڑیل بھی میری بہن ہے بالکل تم جیسی ہے شاہ نے فاطمہ کو یاد کر
...کے کہا تھا

.....مجھے انتظار ہے فائل کہاں ہے؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

....ٹھیک ہے پھر بات ہوتی ہے زرنش نے کال کاٹ دی تھی

..... زرنش تھوڑی دیر ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد بیٹھ گئی تھی

ابھی تک کوئی آیا ہی نہیں فالتو نہیں میں زرنش منہ بسورتی کرسی گھوما کر باہر دیکھ رہی تھی
....جب ایک آواز گونجی تھی زرنش کی دل کی دھڑکنیں بڑھ گئیں تھیں

...یا اللہ یہ سچ نا ہو پلیز زرنش نے آنکھیں بند کر کے واپس کھولیں تھیں

...مراد نے سلام کیا تو کوئی جواب نا ملا تھا پھر مراد نے ایک بار پھر سلام کیا تھا

وعلیکم اسلام مراد نے یہ آواز سنی تو ایک سکون سادل میں اتراتھا مراد نے اس لڑکی کو.... دیکھنا چاہا تھا پر وہ تو جیسے پیچھے نا دیکھنے کی ٹھان کر بیٹھی تھی

میم یہ ہیں مراد سر یہ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے مہد نے کہا تو زرنش نے اپنی کرسی
.... گھومائی تھی

..... مراد نے اسکی طرف دیکھا تو ماتھے پر بل پڑے تھے پھر اگلے ہی لمحے ہنسنے لگ گیا تھا

زرنش کے ماتھے پر بل پڑے تھے اور اگلے ہی لمحے اٹھ کر پاس پڑا گلدان اٹھا کر زمین پر
..... دے مارا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

بس !!!..... یہ سب دیکھنے نہیں آئی ہوں میں یہاں زرنش نے کہا تو مراد نے منہ پر ہاتھ
.... رکھ ہنسی روکی تھی

آئے ایم سوری میں آپ پر نہیں چیف کی کہی گئی بات پر ہنس رہا تھا خیر میرا نام مراد
..... ہے مراد شاہ آپ مجھے شاہ بولا سکتی ہیں مراد نے کہا تو زرنش نے آئبرو اچکائی تھی

.... میرا نام زرنش ہے آپ بیٹھ سکتے ہیں

.... مراد تو ایک لمحے کیلئے زرنش کے نام پر جم ہی گیا تھا

.... بیٹھ جائیں مسٹر مراد زرنش نے آئبرو اچکا کر کہا تھا

.. ہم جی مراد ہوش میں آیا تھا اور بیٹھ گیا تھا

ہاں کل سے ہم ان سب لوگوں کی ایک لیسٹ تیار کریں گے اور ریٹ بھی کریں گے
..... جلد ہی یہ کام بند ہو جائے گا مراد نے کہا تھا

... ہممم ... زرنش کہ کر فائل میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی

... کچھ ڈھونڈ رہی ہیں آپ؟؟؟ مراد نے پوچھا تھا

نہیں یہ فائل لیں آپ ان میں جن جن کے نام ہے مجھے کل انکی کال ریکارڈ اور
..... لوکیشن بھی چاہیئے زرنش نے فائل اٹھا کر مقدس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا

.... جی میم مقدس نے فائل تھام کر کہا تھا

.... چلیں پھر کل ملتے ہیں زرنش کہ کر اٹھی تھی اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

..مراد نے اپنی آنکھیں موند لیں تھیں تھوڑی دیر کیلئے

...چلیں سر مہد کی آواز پر مراد ہوش میں آیا تھا

....ہممم ... مراد اٹھ کھڑا ہوا تھا

....مراد وہاں سے نکل کر اپنے اپارٹمنٹ میں گیا تھا

چاچا آپ کھانا نہیں بنانا چلے جائیں میں رات کا کھانا باہر کھا لوں گا اور دوپہر کا بھی مراد کہتا
....ہوا روم میں چلا گیا تھا

....مراد فریش ہو کر آیا تو بیڈ پر نیم بند آنکھوں سے لیٹ گیا تھا

....کہاں ہو زرنش واپس آ جاؤ مراد کی آنکھ سے ایک آنسوؤں ٹوٹ کر گرا تھا

آج نا جانے کیوں احساس ہوا ہے زری کے تم میرے آس پاس تھی میرے بہت قریب
پر کہاں تھی تم زری واپس آ جاؤ میرے پاس اور دیکھو تمہاری جدائی نے کیا حالت کر دی
....ہے میری مراد نے آنکھ کا کونا صاف کر کے زرنش کی لگی تصویر کو دیکھ کر کہا تھا

....مراد وہاں سے اٹھ کر ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا

....اسلام علیکم امی زرنش کہتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

.....وعلیکم اسلام تناوش ابھی اور کچھ بولتی زرنش کمرے میں بند ہو گئی تھی

کیوں یا اللہ کیوں واپس آیا ہے اب وہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ وہ شخص میرے سامنے نا آئے پھر کیوں اللہ کیوں زرنش سوچتے ہوئے روم میں پڑی چیزیں ادھر ادھر اٹھا کر پھینک رہی تھی

تناوش بیگم اپنے روم میں جانے ہی والی تھی جب زرنش کے کمرے سے آوازیں آئیں
.. تمہیں

....کیا ہوا ہے زری تناوش بیگم نے پریشانی سے دروازہ بجاتے ہوئے کہا تھا

امی آپ جائیں آرام کریں پلیززز اکیلا چھوڑ دیں مجھے خدا را پلیززز زرنش نے بے بسی سے کہا
..... تھا

.... پر بتاؤ تو ہوا کیا ہے تناوش نے ایک بار پھر پوچھا تھا

.... مجھے اکیلا چھوڑ دیں تھوڑی دیر کیلئے بس زرنش نے اس بار تھوڑے غصے سے کہا تھا

.... تناوش بیگم نے ایک نظر دروازے پر ڈالی اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں

نفرت ہے مجھے اس انسان سے نفرت میرے ہوتے ہوئے بھی کیسی اور سے رشتہ آخر
کیسے کر لیا تم نے یہ شاہ کیسے کر لیا زرنش نے اپنا ہاتھ پاس پڑے ٹیبل پر مارا تھا اور
.... نیچے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی

!!!.... اسلام علیکم

.....ہا میں وہیں آ رہا ہوں آ جاؤ فرحان نے کہ کمر کال کاٹ دی تھی

.....فاطمہ میں جا رہا ہوں کچھ کام سے فرحان نے ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے کہا تھا

...جلدی آنا فاطمہ نے بچوں کی طرح منہ بنا کر فرحان کی شرٹ کے بٹن کو چھو کر کہا تھا

...کچھ ہوا ہے فاطمہ فرحان نے پریشانی سے پوچھا تھا

....آج گریبا کی بہت یاد آرہی فاطمہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کر کے کہا تھا

....دعا کرو جلدی مل جائے بس فرحان نے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا تھا

..... ہمممم انشاء اللہ فاطمہ نے مسکرا کر کہا تھا

.... چلیں جائیں اب آپ خیال رکھیے گا اپنا فاطمہ نے کہا تو فرحان باہر کی جانب بڑھا تھا

... آئے ہائے بھول گیا تھوڑا آگے بڑھ کر فرحان نے کچھ یاد آنے پر اپنا سر پیٹا تھا

.... کیا فاطمہ نے پوچھا تھا

.... یہ فرحان نے فاطمہ کو اپنی طرف کھینچا تھا اور فاطمہ کے ہونٹوں پر جھکا تھا

.... فرحان تھوڑی دیر بعد جب دور ہوا تو فاطمہ نے گھوری کے ساتھ نوازا تھا

.... جائیں اب فاطمہ نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا تھا

... اللہ حافظ فرحان مسکراتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

..... کیا مسئلہ ہے الفت کھاؤ اسے احسن غصے سے گھور رہا تھا اس وقت الفت کو

.... میں نے نہیں کھانی آپ ہی کھالیں الفت نے منہ بسور کر کہا تھا

....کیا کہ رہی ہو الفت پر یگینٹ تم ہو میں نہیں احسن نے ایک آئبرو اچکا کر کہا تھا

...کیا دھرا تو آپکا ہی ہے الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

.....بابا بابا خواہش بھی تو تمہاری تھی احسن نے ہنستے ہوئے کہا تھا

..... الفت نے منہ بگاڑتے ہوئے میڈیسن لیم تھیں اور کھا رہی تھی

یہ ہمیں کھانی الفت نے اپنا اوپر والا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبا کر اور نیچے والا ہونٹ باہر نکلا کر کہا تھا

....ایسے منہ بنا کر اپنا ہی نقصان کرتی ہو احسن الفت پر جھکتے ہوئے بولا تھا

... شرم کریں احسن الفت نے دور دھکیل کر کہا تھا

.....بیوی ہو میری کیسی شرم احسن نے ایک آئبرو اچکا کر کہا تھا

.... میں نے آسکریم کھانی ہے الفت نے کہا تو احسن سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھا تھا

...کیسا ہے جگر فرحان نے شاہ کے گلے لگ کر کہا تھا

....میں ٹھیک ہوں تو بتا فاطمہ کیسی ہے مراد نے پوچھا تھا

...ٹھیک ہے گڑیا کو یاد کر رہی تھی آج بھی فرحان نے سر آہ بھر کر کہا تھا

....انشاء اللہ جلد ہی واپس لے آؤں گا اسے مراد نے منہ جھکا کر کہا تھا

....خیر ملا کیا اس نئی افسر سے؟؟؟ فرحان نے سوال کیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ارے نہیں زری نہیں ہے وہ بالکل بھی زری جیسی نہیں ہے پر ہاں مجھے آج زری کے
....اپنے پاس ہونے کو احساس ضرور ہوا ہے مراد نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا تھا

....کب کہاں فرحان فوراً بولا تھا

.....آج صبح جب آفس گیا تھا تب مراد نے کہہ کر آنکھیں موند لیں تھیں

یہ اتفاق تو نہیں ہے اس آفس کی آواز نام اور تو اور تجھے جو احساس ہوا فرحان کو یہ سب
.....عجیب لگا تھا

....مراد پہلے تو تھوڑی دیر خاموش ہو گیا تھا پھر اگلے ہی لمحے بولا تھا

اتفاق ہی کہاں میری ہیرے جیسی زرنش اور کہاں وہ جو بال بھی بڑے نا کر سکی مراد
..... نے منہ بگاڑ کر کہا تھا

.... فیس دیکھا اسکا؟؟ فرحان نے ایک اور سوال کیا تھا

...نہیں منہ پر ماسک تھا مراد نے کہ کر منہ دوسری جانب کیا تھا

..... ہمممم... اور اسماء؟؟؟ فرحان نے کہا تو مراد نے اسکی طرف دیکھا تھا

.....بیٹی ہوئی ہے اسکی مراد نے بے خیالی سے کہا تھا

.... خالہ؟؟؟ فرحان نے پھر سوال کیا تھا

....انکا انتقال ہو گیا پچھلے ہی مہینے مراد نے سرد آہ بھری تھی

...اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے فرحان نے کہا تو مراد نے آمین کہا تھا

....حادث؟؟؟فرحان نے پھر سوال کیا تھا

...کیا تو انکے بارے میں پوچھنے آیا ہے مراد نے چڑھ کر جواب دیا تھا

..... نہیں نہیں ویسے ہی پوچھ رہا ہوں میں فرحان نے کندھے اچکا کر کہا تھا

اس نے بھی شادی کر لی ہے سدھر گیا ہے وہ میری زندگی تباہ کر کے مراد نے کہہ کر
..... آنکھیں موند لیں تھیں

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

خیر تو اس بات کو چھوڑ یہ بتا کیسے جائے گا انکے بچ اب؟؟؟ مراد نے کہا تو فرحان اسکی
... طرف دیکھ کر مسکرایا تھا

وہ تو دیکھتا جا اور گیا تھا صبح انکے پاس ہی کل سے آجانا کام پر یہ کہا ہے اس نے فرحان
..... نے کہا تو مراد مسکرایا تھا

... ٹھیک ہے مراد کہا تھا

چل کل پہلے اس آفسر سے ملیں گے پھر جائیں گے اس طرف مراد نے کہا تو فرحان
.... نے ہاں میں سر ہلایا تھا

چل یار یہ کام نا جانے کب ختم ہونگے کب ہمارے وطن میں سکون ہوگا نا جانے کیوں
.... یہ حیوان ہمارا ملک نہیں چھوڑ دیتے فرحان نے افسوس سے کہا تھا

اللہ پاک سے دعا تو یہ ہی کے اللہ ہماری ماں بہن بیٹیوں اور بچوں کی حفاظت کرے ان
..... جیسے درندوں سے مراد نے کہا تھا

..... آمین!!!!!!..... فرحان نے کہا تھا

..... اللہ حافظ پھر ملتے ہیں مراد نے ہاتھ ملا کر کہا تھا

..... اور دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تھے

..... زرنش وہیں روم میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھی جب چیف کی کال آئی تھی

وعلیکم اسلام کیا چاہتے ہیں آپ کے قتل کر دوں میں آپکا؟؟ زرنش کال اٹھاتے کی
..... برسی تھی چیف پر

..... کیا ہوا زرنش کیوں ایسے بات کر رہی ہو چیف نے بھی غصے سے کہا تھا

میں نے کہا تھا آپ سے کہ وہ شخص میرے سامنے نہیں آنا چاہیئے پر آپ کو بات شاید
..... سمجھ نہیں آتی زرنش نے کہا تھا

دیکھو زرنش میری یہ بات دیکھان سے سن لو اگر کام کرنا ہے تو ایسے ہی اس کے ساتھ کرنا
ہوگا پرسنل باتیں سائڈ میں کر کے اپنے ملک کے بارے میں سوچو اور اگر تم انکے ساتھ
..... کام نہیں کر سکتی تو ریزائڈ کر دو چیف نے غصے سے کہ کر کال کاٹ دی تھی

میں کیوں چھوڑا اسکی وجہ سے اپنا کام مجھے اب اس سے فرق نہیں پڑتا وہ کہا ہے کیا کرتا ہے میرے سامنے ہے یا کیسی اور کے سامنے زرنش نے غصے سے کہا تھا

زرنش موبائل بیڈ پر پختی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی

اففف اللہ یہ کیا ہو رہا دونوں باپ بیٹے کو سکون نہیں ہے کیا وہ کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے
..... کھڑی تھی

ماما پاپا کہ رہے ہیں کہ آپ بالکل چڑیل جیسی ہیں مجھے نا آپ سے ڈرنا چاہیئے وہ ایک
.... ہاتھ سے ماتھے پر آئے بال پیچھے کر کے باپ کو پھسا گیا تھا

کاشان کیا کہ رہے ہو میں نے کب کہا ہے یہ شافعی اچھل کر کھڑا ہوا تھا جو ویڈیو گیم کھیل رہا تھا....

بیٹا آپکے پاپا کو میں سمجھا دیتی ہوں آپ اسکول جاؤ سمیرا نے شافعی کی طرف دیکھتے ہوئے
... ہر الفاظ چبا چبا کر کہا تھا

میں بھی ساتھ ہی چلتا ہوں کاشان ٹھیک ہے نا شافعی نے اپنی جان بچاتے ہوئے کہا
.... تھا

کاشان بچے جاؤ سمیرا نے کہا تو کاشان سمیرا کا ہاتھ پر بوسہ دے کر باہر کی جانب بڑھ گیا
... تھا

.... ہاں جی تو میں آپکو چڑیل دکھتی ہوں سمیرا نے کشن پکڑتے ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

نہیں نہیں میری پیاری سی بیوی بہت پیاری ہے بلکل پری جیسی شافے نے آگے
.... بڑھتے ہوئے کہا تھا

نہیں نہیں چڑیل ہوں میں رات کو تو زیادہ ہی ڈر لگتا ہوگا نا سمیرا نے کشن شافے کو مار کر
.... کہا تھا جو شافے کچ کر چکا تھا

.... ہائے تب تو زیادہ پیاری لگتی ہو شافے نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

نہیں آج سے سونا اکیلے چڑیل تمہارے آس پاس بھی نظر نہیں آئے گی ٹھیک ہے سمیرا
..... کہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

..... ہائے اللہ یہ کیا کر گیا کاشان باپ کو ہی الو بنا گیا

...شافعی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا

بیچھے ہٹ جاؤ سلمان میں کام کر رہی ہوں نا اسماء سلمان کو بیچھے کرتے ہوئے بول رہی
.... تھی

کرو کام میں نے منع کیا ہے کیا سلمان نے اسماء کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا
.... تھا

.... اچھا ایسے آٹا گوندھنے تک نہیں دے رہے اسماء نے آنکھیں نکال کر کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اچھا ویسے اگر میں نکاح کے لئے نا مانتا تو شاید تم یہاں نہیں ہوتی سلمان نے پرانی بات
..... یاد کرتے ہوئے کہا تھا

میری اس ایک غلطی کی وجہ سے آج گڑیا ہمارے پاس نہیں ہے اسماء نے شرمندگی سے
.. کہا تھا

... کیا مطلب؟؟؟ سلمان نے اسماء کے کندھے سے منہ اٹھا کر کہا تھا

مطلب یہ کہ جس دن امی آنٹی والوں سے بات کر رہی تھی میں نے گڑیا والوں کو وہاں
.... دیکھ لیا تھا میں نے پھر بھی سچ نہیں بتایا اسماء نے کہ کمر منہ نیچے جھکایا تھا

تمہیں افسوس ہو رہا ہے اور شرمندہ ہو یہ ہی بہت انشاء اللہ جب تمہاری کزن گڑیا واپس آئی گی تو تمہیں معاف بھی کر دے گی سلیمان نے اسماء کی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

بس سلمان کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں آپ اسماء نے سلمان کو اپنے اوپر جھکتے
..... ہوئے دیکھ کر کہا تھا

....ہاں تو نکاح کیا ہے میں نے سلمان نے گردن کو اوپر کر کے کہا تھا

..... سلمان مزید کچھ اور کرتا اس سے پہلے ہی بیٹی کی رونے کی آواز آئی تھی

جائیں سنبھالیں جا کر اپنی شہزادی کو میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں اسماء نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

....آیا آیا شہزادی بابا کی جان سلیمان کہتا ہوا روم کی جانب بڑھ گیا تھا

* * * * *

.... زرنش صبح اٹھنے کے بعد فوراً آفس گئی تھی

...کیا خبر ہے زرنش نے موبائل میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا

میم یہ جاوید ہے یہ قاسم خان کا رائٹ ہینڈ ہے کل اسکی لوکیشن ٹریس کی توپتا چلا ہے
..... کے یہ لاہور میں ہے مقدس نے کہا تھا

اور مہم کل یونی میں بھی ڈرگس کافی مقدار میں پائے گئے ہیں اور وہاں ڈرگس دینے والا.... یہ تھا جو اد نام ہے اسکا مقدس نے کہا تھا

..... اور اب یہ ہماری مقرر کی گئی جگہ پر اپنا انجام پا رہے ہیں مہد نے کہا تھا

.... اسلام علیکم زرنش ابھی کچھ بولتی مراد نے سلام کیا تھا

Walaikum Assalam mister murad u r too late....

.... زرنش نے کرسی کے ساتھ لگتے ہوئے کہا تھا

.... سوری کچھ کام تھا مراد کہتے ہوئے بیٹھ گیا تھا

... مراد نے زرنش کی طرف دیکھا تو حیرانی ہوئی تھی وہ اب بھی ماسک لگا کر بیٹھی تھی

.... آپ ماسک نہیں اتارتی؟؟؟ مراد نے ناچاہتے ہوئے بھی سوال کر لیا تھا

اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیئے آپکو اپنا کام کریں آپ زرنش نے نفرت بھرے لہجے
..... میں کہا تھا

....او کے مراد کندھے اچکا کر موبائل میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا

یہ دیکھیں یہ کل کی گئی ڈیل کی کچھ تصویریں ہیں بہت جلد قاسم خان خود ایک ڈیل
کرنے آئے گاتب تک ان پر نظر رکھنی ہوگی مراد نے موبائل زرنش کو دیتے ہوئے کہا تھا
.....جو زرنش نے تھام لیا تھا

زرنش تصویریں دیکھنے کے بعد موبائل واپس دینے لگی تو اسے موبائل کی اسکرین پر اپنی اور
...مراد کی شادی کے تصویر دکھی تھی

اس کے بارے میں پتا لگواؤ کے وہ ڈیل کب اور کہاں ہونی ہے تا کے ہم بھی وہاں جا سکیں اور یاد رہے ان کے درمیان ایسے شخص کو بھیجو جا قابل اعتماد ہو اور وہ وہاں کی ہمیں پل پل کی خبر دے زرنش کہ کمر خاموش ہوئی تو سب نے مثبت میں سر ہلایا

..... تھا

...وہ شخص تو جا چکا ہے انکے بیچ مراد نے کہا تو زرنش نے اسکی طرف دیکھا تھا

....کون؟؟ زرنش نے پوچھا تھا

برہان مراد نے مسکرا کر کہا تھا زرنش نے بھی نہیں پوچھا تھا کہ کون برہان کیوں کے وہ
..... اچھے سے جانتی تھی کہ وہ کون ہو سکتا ہے

....چلیں پھر اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں سب زرنش کہا تھا

..... تمہیں میں بتاتی ہوں ملائکہ نے گھورتے ہوئے کہا تھا

ہائے اللہ خود تو لیفٹ کرواتا ہی نہیں ہو اور مجھے بھی کیسی پر لائن مارنے نہیں دیتی مہد
.... نے کہا تو مقدس ہنسنے لگ گئی تھی

ہائے اللہ کیا بنے گا تم دونوں کا کیسے رہو گے ساری زندگی ایک ساتھ مقدس نے سرپیٹ
..... کر کہا تھا

رہ ہی لیں گے ہم تو تم اپنا سوچو میڈم اگر کوئی ایسا ویسا مل گیا نا تو ساری زندگی سرپیٹنا
.... اپنا ملائکہ نے کہا تو مہد ہنسنے لگ گیا تھا

.... ملائکہ اور مہد کزن تھے اور کزن ہونے کے ساتھ ساتھ لائف پارٹنر بھی تھا

بچپن میں ہی ملائکہ اور مہد کے گھر والوں کی مرضی سے انکا نکاح ہو گیا تھا ملائکہ اور مہد کے امی جان آپس میں بہنیں تھیں ملائکہ کی امی اور ابو کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے ملائکہ مہد کے ساتھ مہد کے گھر رہتی تھی رخصتی تو نا ہوئی تھی پر مہد کی امی یعنی ملائکہ کی خالہ نے اپنی بیٹی بنا کر رکھا تھا ملائکہ کو... چونکہ نکاح سادگی سے ہوا تھا پر رخصتی مہد کی امی نے دھوم دھام سے کرنے کا سوچا تھا

اچھا چلو بہت ہو گئی ہیں باتیں چلو اپنا کام کریں ملائکہ نے کہا تو مقدس اور مہد اپنے کام
..... کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

...کیا کر رہے ہیں آپ یا اللہ کیسا شوہر دیا ہے مجھے نکھو آوارہ وہ سر پیٹتے ہوئے بولی تھی

... جیسا بھی ہوں اب تمہارا ہی ہوں کرو برداشت وہ بھی مزے سے بولا تھا

... اللہ معافی کس چیز کی سزا دی ہے مجھے وہ منہ بسور کر بولی تھی

اس کی سزا دی ہے جو گناہ کبھی تم نے کیا ہی نہیں حارث دانتوں کی نمائش کرتے
.... ہوئے بولا تھا

بس کر جائیں حارث چھوڑیں اسے نوشین حارث کے ہاتھ سے ویڈیو گیم چھینتے ہوئے بولی
... تھی

..... چاچا چاچی بھی ماما کی طرح غصہ کر رہی ہیں کاشان نے منہ بنا کر کہا تھا

شادی ہوئی تو وہ حارث کی حرکتوں سے بے خبر تھی شادی کی پہلی رات ہی حارث شراب
.... پی کر آیا تھا اور نوشین کو تو یہ سب دیکھ کر دھچکا لگا تھا

..... پہلے تو نوشین روتی رہتی تھی پر اللہ سے دعائیں کر کے حارث کو صحیح راستے پر لائی تھی

حارث کو سدھرنے میں زیادہ وقت تو نا لگا تھا پر نوشین کے لئے یہ سب مشکل تھا حارث
اگر کبھی غصے میں ہوتا تو غصہ اس پر نکالتا تھا پر نوشین کو اس سب کی عادت تھی اس
..... لئے اففف بھی نا کرتی تھی اور یہ اسی عادت نے حارث کو بدلنے پر مجبور کر دیا تھا

.... نوشین حارث کو چھوڑ کر واپس آئی تو حارث آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا

.... کیا ہوا ہے نوشین نے حارث کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تھا

..... بیٹھو یہاں حارث نے نوشین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا تھا

... ہاں نوشین نے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

بہت تکلیف ہوئی ہے نامیری وجہ سے تمہیں حارث نے نوشین کو اپنے حصار میں لیتے
..... ہوئے کہا تھا

مجھے تو ان سب کی عادت تھی اکثر چاچی مجھے بیلٹ سے مار دیا کرتی تھیں پر آپ تو صرف
.... چلاتے تھے مجھ پر نوشین نے بچوں کی طرح کہا تھا

.... حارث نے اپنی پکڑ اور مضبوط کی تھی

.... کتنی بار مارا تھا حارث نے نم آنکھوں سے پوچھا تھا

بہت بار جب بھی حسن بھائی کو مجھ سے بات کرتا دیکھتی تھیں مارتی تھیں کہتی تھیں میں پھنسا رہی ہوں حسن بھائی کو اور آپکو پتا ہے حسن بھائی مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے... ہیں وہ مجھے یہاں یہاں چھوتے تھے نوشین نے اپنے گالوں اور ماتھے کو چھو کر کہا تھا

....حارث کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر نوشین کی گردن پر گرا تھا

ارے آپ کیوں رو رہے ہیں میں اب ٹھیک ہوں بالکل نوشین نے حارث کی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کر کے کہا تھا

سوچ رہا ہوں میرے کئے گناہوں کی سزا میری قسمت میں لکھی لڑکی کو دے دی اللہ نےحارث نے کہہ کر آنکھیں بند کر کے واپس کھولیں تھیں

ارے اب ان باتوں کا کیا فائدہ اب آپ تو بہت اچھے ہو گئے ہیں نا بہت خیال کرتے ہیں اور پیار بھی کرتے ہیں بہت سارا نوشین نے کہہ کر اپنے بازو حارث کی گردن کے گرد..... بازو حائل کر کے کہا تھا

....حادث نے نوشین کے ماتھے پر بوسہ دے کر اپنے گلے سے لگایا تھا

چلیں اب آپ اٹھیں فریش ہو جائیں میں کھانا دیتی ہوں اور روتے ہی نارہیں آپ نوشین
..... نے کہا تو حارث مسکرا کر اٹھا تھا

....اسلام علیکم امی کیسی ہیں آپ زرنش پاس بیٹھتے ہوئے بولی تھی

..... ٹھیک ہوں تناوش بیگم نے مجھی مجھی آواز میں کہا تھا

....کیا ہوا ہے امی؟؟ زرنش نے پریشانی سے پوچھا تھا

کچھ نہیں مجھے ابو والوں سے ملوا دو تناوش بیگم نے کہا تو زرنش نے انکی طرف دیکھا
..... تھا

امی جان یہ لیں دوائی آپ آرام کریں میں نے کچھ کام کرنا ہے زرنش نے دوائی آگے
..... بڑھائی تھی

... میں نے کچھ کہا کے تناوش بیگم نے غصے سے کہا تھا

امی جلد ہی ملواؤ گی آپ آرام کریں زرنش نے میڈیسن دے کر کہا تھا تناوش بیگم نے
..... میڈیسن لی اور کھا کر سو گئی تھیں اور زرنش اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی

.... یا اللہ کیا کروں میں اب فاطمہ اپنے کپڑوں کو ہاتھ میں پکڑ کر کھڑی کہ رہی تھی

.... کیا ہوا ہے فرحان اپنا موبائل چارج پر لگاتے ہوئے بولا تھا

یہ دیکھیں میں نے سارے کپڑے دھوئے تھے سارے گندے ہو گئے فاطمہ نے رونی
..... صورت بنا کر کہا تھا

.... اچھا نا ادھر آؤ میرے پاس چھوڑو اسے فرحان نے کپڑے سائڈ میں رکھ کر کہا تھا

..... مجھے واپس دھونے پڑیں گے فاطمہ کپڑوں کو گھورتے ہوئے بولی تھی

.... کہاں فاطمہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

.... آؤ تو فرحان ہاتھ پکڑ کر دوسرے روم کی طرف بڑھا تھا

افت یار تم کب سدھرنے والی ہو احسن الفت کے ہاتھ سے آسکریم لیتے ہوئے کہا
.... تھا

... کبھی نہیں الفت نے گلے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

.... گلہ دیکھا ہے کتنا خراب ہو رہا احسن نے آنکھیں نکال کر کہا تھا

.....ہاں تو کیا کروں کھاؤں گی میں میرا دل کر رہا ہے الفت نے منہ بنا کر کہا تھا

.... نہیں مطلب نہیں احسن کچن کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا

.....! میڈی میڈی میڈی..... الفت نے چلا کر کہا تھا

....اپنے شوہر کے پاس ہے احسن نے کہا تو الفت نے آنکھیں گھومائیں تھیں

ہائے یہ قاتلانہ انداز میری پیاری بیوی کا احسن نے کہ کمر الفت کے گرد بازو حائل کئے
..... تمھے

...اور کتنے دن دور رہنا پڑے گا احسن نے الفت کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے کہا تھا

.... بس ایک اور منقہ الفت نے احسن کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

.... بہت تڑپایا ہے ہر دن کا حساب لوں گا احسن نے کہا تو الفت پیچھے ہوئی تھی

میں نے آنا ہی نہیں ہے دیکھ لینا میں اپنے بے بی کے ساتھ اسکی نانی کے گھر چلی
.... جاؤں گی الفت نے ہاتھوں سے اشارے کرتے ہوئے کہا تھا

...وہ کیا میں ہونے دوں گا؟؟؟ احسن نے کہہ کر آئبرو اچکائی تھی

میرا بے بی ہوگا نائب میرے پاس اسکو سنبھالنا آپ الفت نے دانتوں کی نمائش کرتے
..... ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

نہیں بے بی کچھ دنوں تک اپنی نانی کے پاس رہے گا احسن کہ کر گال تھپتھپاتا روم کی
... طرف بڑھ گیا تھا

..... میں ایسا نہیں ہونے دوں گی الفت منہ بسور کر وہیں بیٹھ گئی تھی

..... وہ دیکھی جائے گی احسن نے روم سے ہی اونچی آواز میں کہا تھا

ہاں دیکھ لینا الفت نے سوچا تھا کہا نہیں تھا کیونکہ وہ جانتی تھی احسن کے پاس اسکی
..... کہی ہر بات کا جواب ہوتا ہے

..... یہ لو سلمان نے کچھ سامان اسماء کی طرف بڑھا کر کہا تھا

....امی والوں کے پاس گئے تھے اسماء نے سلمان کی امی کے بارے میں کہا تھا

نہیں میں اس دن بھی کہ چکا تھا کہ میں واپس وہاں نہیں جاؤں گا تمہیں بات سمجھ
.....کیوں نہیں آتی سلمان کا اچھا خاصا موڈ اسماء خراب کر چکی تھی

.....اچھا اچھا میں نے صرف پوچھا ہے اسماء نے گھبرا کر کہا تھا

اسماء میری جان کتنی بار کہ چکا ہے میں میرے سامنے انکا ذکر ناکیا کرو سلمان نے اب
....نرم لہجے میں کہا تھا

....اسماء خاموشی سے اپنا کام کر رہی تھی

سلمان پہلے تو اسماء سے شادی کرنے کیلئے تیار نا تھا پر اپنی بڑی بہن جو سلمان کو اپنی
...جان سے زیادہ پیاری تھی اسکے کہنے پر نکاح کیلئے تیار ہوا تھا

سلمان کے گھر والے راضی نا تھے اس رشتے کیلئے اس لئے انہوں نے سلمان کو گھر سے
....باہر نکال دیا تھا

سلمان کی بڑی بہن کی شادی ہو گئی تھی اور وہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ میں رہ
رہی تھی سلمان کے بہنوئی نے سلمان کو ایک جوہر دلا دی تھی جس کی وجہ سے سلمان
.....اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزار رہا تھا

شادی کے بعد کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا پر دونوں نے اپنی سزا سمجھ کر اللہ سے
....توبہ کر لی تھی

....آہستہ آہستہ سلمان نے اپنا بزنس بھی اسٹارٹ کر دیا تھا

جب یہ بات سلمان کے پایا کو پتا چلی تو انہوں نے بہت کوشش کی تھی کہ سلمان انکے ساتھ آجائے پر وہ چاہتے تھے کہ سلمان اسماء کو طلاق دے کر اپنی کمزن یعنی.... اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کرے جو سلمان کو منظور نا تھی

اسماء کئی بار سلمان کو کہ چکی تھی کہ اپنے امی ابو کو جا کر منانے کی کوشش کرے پر وہ بھی سلمان تھا جب بھی اسماء اسکے گھر والوں کے بارے میں بات کرتی تھی ہمیشہ..... بھڑک جاتا تھا

* * * * *

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

.... مراد بنا وجہ روز کی طرح اسلام آباد کی سڑکوں پر گاڑی گھوماتا تھک ہار کر واپس گھر آیا تھا

.... آخر کب تک اللہ کب تک مراد اپنے روم میں آتے ہی بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ کر بولا تھا

اب اور انتظار نہیں ہوتا اللہ ختم کر دے میری یہ آزمائش ملا دے مجھے میرے عشق سے
..... اللہ مراد کی آنکھوں میں سے آنسوؤں بہنے شروع ہو گئے تھے

مراد تھوڑی دیر بعد اٹھا تو عشاء کا ٹائم تھا مراد نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے غرض سے
..... گھر سے نکلا تھا

.... زرنش تناوش بیگم کو میڈیسن دینے کے بعد روم میں آئی تھی

امی کتنا آسان تھا نا آپ کے لئے کہنا کے اپنوں کے پاس جانا ہے کیا ایک بار بھی آپ نے سوچا مجھ پر کیا گزرے گی جب اس شخص کا سامنا واپس کروں گی میں جانتی ہوں..... کیسے برداشت کرتی ہوں روز اسکو میں زرنش صوفے پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی

..میرا عشق ہی جان لیوا نکلا جان لے بھی گیا اور زندگی دے بھی گیا

.... زرنش نے کہہ کر آنکھیں موندیں تھیں

تم جان ہو میری شاہ جو تم لے چکے ہو اور زندگی دے دی پل پل مرنے کیلئے کاش کے تم جان لے لیتے میری پر ایسا نا کرتے تھیں کبھی معاف نہیں کروں گی جو تم نے..... میرے ساتھ کیا اس کے لئے زرنش نے کہہ کر آنکھیں کھولی تھیں

..... زرنش اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی

.... حارث یہ دیکھیں یہ مجھ سے ٹوٹ گیا نوشین نے رونی صورت بنا کر کہا تھا

..... کوئی بات نہیں پھینک دو اسے حارث نے ایک نظر نوشین کو دیکھ کر کہا تھا

آپ مجھے کچھ کہیں گے نہیں نوشین نے پوچھا تو حارث نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا
.... تھا

کیوں کچھ کہوں گا کچھ کہنے سے یہ واپس ٹھیک تو نہیں ہو جائے گا نا حارث نے نوشین
.... کے ہاتھ سے ٹوٹا ہوا گلدان سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا تھا

....سمیرا آرام سے پاس آکر لیٹ گئی تھی

..... شافعے نے دیکھا تو سمیرا منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر لیٹی تھی

..... اتنی جلدی کیا ہے بیگم شافعی کہتا ہوا سمیرا پر جھکا تھا

زرنش نے ان دو ہفتوں میں کافی کچھ کور کر لیا تھا کافی آدمیوں کو گرفتار کر لیا تھا قاسم خان کے خلاف کافی ثبوت مل گئے تھے پر کوئی ایسا ثبوت نابل رہا تھا کہ قاسم خان کو پھانسی ہو جاتی قاسم خان بھی غائب تھا قاسم خان کو اگر عمر قید ہوتی تھی وہ زیادہ نارہتا تھا جیل میں کوئی ایسا کام کر جاتا تھا کہ باہر نکل جاتا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اس بار زرنش نے قاسم خان کا کھیل ہی ختم کرنے کا سوچا تھا اس لئے اپنا زیادہ سے
.... زیادہ ٹائم وہ کام کرنے میں گزار دیتی تھی

ان دنوں میں زرنش نے اپنا زرا سا بھی خیال ناکھا تھا اکثر رات کو گھر لیٹ جایا کرتی تھی
... اور یہ ہی حال مراد کا تھا

... مراد اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ زرنش والوں کو ڈھونڈنے میں بھی اپنا وقت لگاتا تھا

..... مراد پہلے سے کافی کمزور لگنے لگا تھا جو زرنش نے بھی نوٹ کیا تھا

زرنش ان دنوں مراد سے تھوڑی نارمل طریقے سے بات کرنے لگی تھی پر نفرت چھپاتی
..... تھی جس میں وہ ناکام ہو جاتی تھی

مس زرنش میں پوچھ سکتا ہوں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں مراد نے آفس میں آتے ہی پوچھا
.... تھا

..... نہیں پوچھ سکتے زرنش نے کہ کر کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی تھی

.... ہمممم نہیں پوچھ رہا مراد کہتا ہوا بیٹھ گیا تھا

.... کیا کوئی کام تھا؟؟؟؟ زرنش نے مراد کو بیٹھتے دیکھ کر کہا تھا

نہیں کچھ خاص نہیں بس اس آدمی کے بارے میں پوچھنا تھا کہ یہ کہاں ہے مراد
.... نے فائل زرنش کے آگے بڑھا کر کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

جی ریپ کیس ہے اس پر اور یہ فلحال میری کسٹڈی میں ہے زرنش نے کہ کر باہر کی
..... جانب دیکھا تھا

.... کتنی لڑکیوں کے...؟؟؟ مراد نے پھر سوال کیا تھا

لڑکیوں کا حساب نہیں ہے کچھ دن پہلے تو اس کمینے نے حد کر دی زرنش نے ہاتھوں کی
.... مٹھیاں بنا کر کہا تھا

.... کیا کیا؟؟؟ مراد نے حیرانی سے پوچھا تھا

پندرہ سال کی بچی کو بھی نہیں چھوڑا زرنش نے کہا تو مراد تو بے یقینی سے زرنش کو دیکھ
.... رہا تھا

.....کہاں ہے یہ اس وقت مراد نے غصے سے پوچھا تھا

.....چلو زرنش نے اٹھ کر کہا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

...مراد بھی پیچھے ہی بڑھ گیا تھا

...پندرہ منٹ بعد گاڑی ایک فارم ہاؤس کی سامنے لگی تھی

زرنش گاڑی روک کر نیچے اتری تھی اور اندر کی جانب بڑھ گئی تھی اور مراد بھی پیچھے کی
.....تھا

.....زرنش جیسے ہی فارم ہاؤس میں گئی تو ایک آدمی روتا ہوا زرنش کے پاؤں کو لپٹا تھا

.... زرنش نے ایک نفرت بھری نظر اس پر ڈالی تھی اور پاؤں مار کر پیچھے کی طرف گرایا تھا

.... یہ رہا زرنش نے اشارہ کر کے کہا تھا

..... مراد نے اسکی طرف دیکھا تو وہ ایک پل کے لئے تو ترس آیا تھا اس پر

نیلے ہونٹ سفید زرد پڑتا چہرہ جسم سے نکل کر جما ہوا خون جو صاف ظاہر کر رہا تھا کے

.... بے دردی سے مارا گیا ہے اسے

.... مراد غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا اور گلے سے پکڑ کر دور پھینکا تھا

.... تجھ جیسے درندوں کی یہ ہی حالت ہونی چاہیئے مراد کہ کر اس آدمی پر ٹوٹ پڑا تھا

.... زرنش آرام سے کھڑی مراد کو دیکھ رہی تھی

....وجہ چہرے پر غصہ لئے وہ بے پرواہ سے اسے مار رہا تھا

تم جیسے حیوانوں کی وجہ سے آج ہمارے ملک کی بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں زندہ نہیں چھوڑو
....گا تجھے مراد کہتے ہوئے مار رہا تھا پر وہ آدمی بے ہوش ہو چکا تھا

Murad leave him....

....زرنش نے مراد کو کھینچ کر پیچھے کیا تھا

... نہیں چھوڑوں گا اسے مراد ایک بار پھر اس کی طرف بڑھا تھا

.....زرنش نے مراد کو اسکی طرف بڑھتے دیکھا تو اپنی طرف کھینچا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

مراد جو پورے زور سے اس آدمی کی طرف بڑھ رہا تھا زرنش کے کھینچنے کی وجہ سے وہ اس
..... پر جا گرا تھا

زرنش دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی اور مراد نے دونوں ہاتھوں کا سہارا لے کر اپنے اور
..... زرنش کے درمیان فاصلہ رکھا تھا اور فوراً ہی پیچھے ہو گیا تھا

سوری مراد نفرت بھری ایک نظر بے ہوش پڑے اس آدمی پر ڈال کر باہر کی جانب بڑھ
..... گیا تھا

زرنش گھر پہنچی تو تناوش بیگم سوری تھیں زرنش چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی روم میں
..... چلی گئی تھی

..... زرنش روم میں آکر بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹی تھی

زرش نے آنکھیں بند کی تو ایک ہی چہرہ سامنے آیا تھا اچانک سے زرش نے اپنے آنکھیں
.... کھولیں تھیں

نہیں نہیں میں کمزور نہیں پڑ سکتی نہیں اللہ... زرش منہ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی
.... تھی

کتنی چاہت ہوئی تھی کے مراد کی گال پر بوسہ دے دے کیسے کنٹرول کیا تھا خود کو میں
نے کیوں اللہ کیوں خود کے جذبات پر کنٹرول نہیں ہو رہا میرا زرش آنکھوں میں آئے
.... آنسوؤں بے دردی سے صاف کرتے ہوئے بولی تھی

..... زرش اپنے خیالات کو جھٹک کر واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

زرنش نے اس دن کے بعد خود کو زیادہ مصروف کر لیا تھا مراد کو اگنور کرنے لگی تھی سامنے آتا تو منہ موڑ لیتی تھی یہ بات ملائکہ مقدس مہد اور مراد نے بھی نوٹ کی تھی

.....

یہ اس مہینے میں تیسری دفع ایسے آئی ہے نامقدس نے زرنش کو اندر جاتا دیکھ کر ملائکہ کے کان میں سرگوشی کی تھی

ہاں یہ تو ہے گرمی میں بھی ہاتھ میں دستانے چڑھائے ہوئے ہیں ملائکہ نے زرنش کو دیکھ کر کہا تھا

.... زرنش کی صبح آنکھ دیر سے کھلی تھی اور یہ تیسری دفع تھا کہ زرنش لیٹ ہو گئی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

زرنش کے موبائل پر مہد کے میسیجز کالز بار بار آرہی تھیں زرنش فریش ہو کر باہر آئی تو
ویگ کلر لینز لے کر بیٹھی تھی پر اس میں ٹائم زیادہ لگنا تھا اس لئے زرنش نے آنکھوں
پر چشمہ لگا لیا تھا اور منہ پر ماسک چشمہ اور ماسک لگانے لی وجہ سے زرنش کے چہرے
..... کا کلر ظاہر نہیں ہو رہا تھا

زرنش نے بالوں کو جوڑے کی شکل دے کر کیپ پہن لی تھی جس سے بال پورے کوور
..... ہو گئے تھے

ہاتھوں پر دستانے پہن لئے تھے اور پاؤں تک آتا جیکٹ پہن کر باہر کی جانب بڑھی
..... تھی

..... آفس میں پہنچ کر سب کو اگنور کرتی اندر چلی گئی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

کیا مسئلہ ہو گیا ہے مہد کے کالز اور میسیجز بند نہیں ہو رہے تمہارے زرنش اندر جاتے ہی
....دھاڑی تھی ساتھ ہی مراد تھا مہد کے اور دونوں حیرانی سے دیکھ رہے تھے زرنش کو

میم یہ آدمی ہاتھ سے نکل گیا ہے بس اس کے بارے میں ہی پوچھنا تھا مہد نے کہ کر
....لیپ ٹاپ زرنش کی طرف بڑھایا تھا

تمہارا دماغ سیٹ ہے کیا؟؟؟ یہ آدمی نکل گیا نا تو یاد رکھنا قاسم خان کے خلاف ہمیں جو
....آدھے ثبوت ملے ہیں وہ سب جائیں گے زرنش نے غصے سے کہا تھا

Calm down miss zarnish.....

....مراد جو خاموش تھا اب بولا تھا

....تم یہاں سے نکلو سمجھے زرنش نے غصے سے کہ کر مہد کی طرف رخ کیا تھا

تم چلو میرے ساتھ ابھی اسکو ڈھونڈنا ہے زرنش نے کہا تو مہد نے مثبت میں سر ہلایا
.... تھا

آج تو دیکھ کر رہوں گی کہ یہ ایسے کیوں آتی ہے چل ملائکہ مقدس نے اٹھتے ہوئے کہا
... تھا

وہ دیکھ شاید باہر ہی آئے گی وہ باہر چل مقدس کہ باہر کی جانب بڑھی تھی اور پیچھے ہی
.... ملائکہ بڑھی تھی

مقدس نے باہر پڑے پودوں کے پاس پائپ اٹھایا تھا اور چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی
.... تھی

ملائکہ تو ایک کام کر پانی چلا دے پر ہلکا جب میم باہر آئیں نا تو فل کھول دینا ٹھیک کے
..... مقدس نے کہا تھا

....پر تو کرے گی کیا ملائکہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

پتا چل جائے گا چل کھول دے وہ باہر آ رہی مقدس نے کہا تو ملائکہ نے وہ ہی کیا تھا جو
...مقدس نے کہا تھا

پہلے تو پانی ہلکا تھا پر جیسے ہی زرنش آفس سے باہر نکلی تو ملائکہ نے پانی تیز کھول دیا
..... تھا

مقدس جو پودوں کو پانی دینے کی اداکاری کر رہی تھی چلا کر پائپ کا رخ زرنش کی طرف کر دیا تھا....

زرنش جو بے خبر سی آگے بڑھ رہی تھی پانی کی دھارتیز ہونے کے باعث پیچھے ہوئی تھی
..... زرنش کی کیپ نیچے گر گئی تھی اور چشمہ بھی اتر گیا تھا

.... مراد جو زرنش کے پیچھے تھا زرنش کی آنکھیں دیکھ کر وہیں رک گیا تھا

زرنش کے بال کھل کر کمر پر لہرا گئے تھے گرے آنکھیں جن میں اب غصہ تھا وہاں پر
.... موجود سب حیرانی سے دیکھ رہے تھے

..... زرنش غصے سے مقدس کو دیکھتی اپنی کیپ اٹھا کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

ارے یار یہ کتنی گوری ہے آنکھیں اور بال کتنے خوبصورت ہیں مقدس نے کہا تو ملائکہ نے
....ہاں میں سر ہلایا تھا

مہد اور ملائکہ تو منہ کھولے یہ منظر دیکھ رہے تھے مراد جھاگتا ہوا زرنش کے پیچھے گیا
..... تھا

..... زری مراد نے اسے پکارا تو زرنش نے پاس پڑا گلدان اٹھا کر مراد کی طرف پھینکا تھا

.....بکواس بند رکھو اور نکلو زرنش نے غصے سے کہا تھا

....مت ترپاؤ اور مراد کہتے ہوئے آگے کی جانب بڑھا تھا

آپ آخر کیا چاہتے ہیں ذلیل کروں آپ کو اور اپنی اور آپ کی عزت کا جنازہ نکالوں؟؟

وہ سامنے کھڑی غصے سے چلا رہی تھی پر وہ ایسے کھڑا تھا جیسے یقین ناکر پا رہا ہو کہ یہ وہ ہی لڑکی ہے؟؟؟

(حال)

زرنش وہیں بیٹھی گھٹنوں میں منہ لئے مسلسل رو رہی تھی جب تناوش زرنش کے پاس
.... آئی تھی

امی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سب امی کیوں زرنش نے تناوش کے گلے لگ
..... کر روتے ہوئے کہا تھا

تمہیں ہر بار سمجھانے کی کوشش کرتی رہی پر تم نے میری ایک نہیں سنی تناوش بیگم
.... نے کہا تو زرنش نے تناوش کو دیکھا تھا جیسے وہ بھی اس سے خفا ہوں

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

امی آپ بھی خفا ہیں مجھ سے زرنش نے سوال کیا تو تناوش بیگم نے زرنش کی طرف دیکھا
..... تھا

..... نہیں کل جانا بھی ہے تم نے آرام کرو تناوش بیگم نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی

..... امی زرنش نے بے بسی سے پکارا تھا

کل میں کبیر کے پاس جا رہی ہوں میں نے کہا تھا یہ ایک مہینہ بس اور یہ مہینہ مکمل
ہو گیا ہے تم جہاں رہنا چاہو رہ سکتی ہوں تناوش بیگم کی کر رکی نہیں تھی چلی گئی تھی اور
..... زرنش تناوش بیگم کو جاتا ہوا دیکھ کر واپس گھٹنوں میں منہ کر کے رونے لگ گئی تھی

مراد وہاں سے نکل کر ادھر ادھر گھوم رہا تھا بنا وجہ مراد جب گھر پہنچا تو الفت اور احسن
..... اسکا ہی انتظار کر رہے تھے

.... بھائی کیسی ہے گریٹا الفت نے کہا تو مراد نے ایک نظر الفت کو دیکھا تھا

اسے اس کے حال پر چھوڑ دو تم آرام کرو ڈیلیوری میں بھی صرف تین دن رہ گئے ہیں
.... مراد کہتا ہوا روم کی جانب بڑھ گیا تھا

بھائی الفت نے واپس پکارا تھا پر مراد نے کوئی جواب نہ دیا تھا اور روم میں بند ہو گیا
..... تھا

.... احسن الفت کو لے کر روم کی طرف بڑھا تھا

.... تم آرام کرو میں پانی لے کر آتا ہوں احسن نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

..... الفت آنکھیں موند کر لیٹ گئی تھی

.... احسن ابھی پانی ہی ڈال رہا تھا جب الفت کی چیخ گونجی تھی

.... احسن کچن سے بھاگتا ہوا روم کی طرف بڑھا تھا اور پیچھے مراد بھی تھا

.... احسن الفت پیٹ پکڑ کر چلا رہی تھی

.... احسن نے الفت کو پکڑا تھا اور مراد گاڑی نکالنے کے لئے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

.... الفت کچھ نہیں ہونے دوں گا میں تمہیں احسن الفت کو اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا تھا

..... احسن اور مراد الفت کو لے کر ہوسپٹل چلے گئے تھے

جی دادا ابھی نکلے ہیں گھر سے ایک آدمی جو مراد کے اپارٹمنٹ کے باہر چھپ کر بیٹھا تھا
....کان کو موبائل لگائے بولا تھا

.....ساتھ کون تھا مقابل نے پوچھا تھا

....دادا ایک لڑکی اور ایک لڑکا تھا لڑکی شاید پریگنٹ ہے اس آدمی نے کہا تھا

کسیر کی بیٹی ہوگی ضرور وہ اس کے بچے کو بھی اسکے نانا کے پاس پہنچا دو مقابل نے کہا
....تھا

.....جی دادا جیسے آپ کہیں وہ آدمی کہتا ہوا انکی گاڑی کے پیچھے بڑھا تھا

الفت فکر نہیں کرو کچھ نہیں ہونے دوں گا میں تمہیں احسن الفت کے منہ پر آئے
..... پسینے صاف کرتے ہوئے بول رہا تھا

مراد نے آدھے گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں طے کر لیا تھا اور ہو سپٹل پہنچا دیا تھا الفت کو.....

جی دادا ہوسپٹل میں ہی ہوں میں وہ بھی اندر ہی جا رہے ہیں وہ آدمی مراد کو دیکھتے
..... ہوئے بولا تھا

ٹھیک ہے اپنا کام کر کے فون کرو مجھے پیسے مل جائیں گے مقابل نے کہ کمر کال کاٹ دی تھی.....

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ڈاکٹر دیکھیں میری وائف کو کیا ہوا احسن نے گھبراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر الفت کی طرف

.... بڑھا تھا

.... انہیں اندر لے جاؤ اور آپ فارم فل کر دیں ڈاکٹر کہ کر اندر کی جانب بڑھا تھا

.... تم الفت کے پاس جاؤ میں فارم فل کرتا ہوں مراد کہ کر ریسپشن کی طرف بڑھا تھا

.... احسن بھاگتا ہوا الفت کے پاس آیا تھا

... ڈاکٹر میری وائف ٹھیک تو ہیں نا احسن نے الفت کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

آپ پلیز باہر جائیں ہمیں ہمارا کام کرنے دیں ڈاکٹر نے کہتے ہوئے احسن کو آئی. سی. یو

..... سے باہر نکال دیا تھا

...کام ہو گیا دادا اس آدمی نے کال کر کے کہا تھا

شاباش تم نے مجھے خوش کر دیا میں تمہیں خوش کر دوں گا مقابل نے ہنستے ہوئے کہا
....تھا

جی... جی..... خان بابا بس آپ کے پاس ہی آ رہا ہوں اس آدمی نے کہہ کر کال کاٹ
.....دی تھی

مسٹر احسن آپکی وائف اب ٹھیک ہیں ڈاکٹر نے ایک گھنٹے بعد آکر کہا تو احسن کی جان
...میں جان آئی تھی

....پر ڈاکٹر کہتے کہتے رکا تھا

..... پر کیا ڈاکٹر احسن اٹھ کر ڈاکٹر کی طرف بڑھا تھا

.... ہم آپکے بچے کو نہیں بچا پائے ڈاکٹر نے کہا تو احسن پیچھے کی طرف گرا تھا

ڈاکٹر نے ایک نظر احسن کو دیکھا تھا اور پھر مراد کو مراد نے آگے بڑھ کر احسن کو تھاما
.... تھا

ایسے کیسے ہو سکتا نہیں نہیں میرا بچا ٹھیک تھا آج شام میں تو تم نے کچھ کیا ہے
ڈاکٹر چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں احسن غصے سے ڈاکٹر کی طرف بڑھا تھا اور گرمیوں سے
..... پکڑا تھا اسے

.... احسن چھوڑا اسے مراد نے احسن کو پکڑتے ہوئے کہا تھا

.....ڈاکٹر کی تو حالت ہی غیر ہو رہی تھی ماتھے پر پسینے صاف عیاں تھے

مراد یہ جھوٹ بول رہا ہے میرا بچا ٹھیک ہے بالکل میں اسے نہیں چھوڑوں گا احسن ایک
..... بار پھر ڈاکٹر کی طرف بڑھا تھا

.....آپ جائیں ڈاکٹر مراد نے ڈاکٹر کو جانے کا کہا تو ڈاکٹر وہاں سے فوراً چلا گیا تھا

.... مراد احسن کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا پر احسن مزید اپنا آپا کھو رہا تھا

احسن ابھی کچھ اور بولتا مراد نے ایک زوردار تمپڑ احسن کے منہ پر مارا تھا جس کی وجہ سے
.... احسن بالکل خاموش ہو گیا تھا

تجھے کیا لگتا ہے وہ صرف تیرا بچا تھا ہاں؟؟ الفت کا نہیں تھا؟؟ مراد نے چیختے ہوئے

....سوال کیا تھا

اس وقت میں تجھے الفت کو سنبھالنا ہے نا کے خود ٹوٹ جانا ہے سمجھا مراد اس بار نرم
..... لہجے میں بولا تھا

مراد میرا بچا بالکل ٹھیک تھا وہ شام میں ڈاکٹر نے بتایا تھا بالکل ٹھیک تھا وہ پھر اچانک کیسے ایسے نہیں کچھ تو ہوا ہے میں ... میں ڈاکٹر کو نہیں چھوڑوں گا نہیں چھوڑوں گا احسن نے اب پھر چلانا شروع کر دیا تھا

احسن سنبھال خود کو الفت کو تیری ضرورت ہے اس وقت مراد نے کہہ کر احسن کو گلے لگایا تھا...

..... احسن مراد کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگ گیا تھا اب

... احسن یاںچ منٹ تک ایسے ہی مراد کے گلے لگ کر روتا رہا تھا

....سر آپکی وائف کو ہوش آگیا ہے نرس نے آکر کہا تھا

.... اندر جا الفت کے یاس مراد نے کہا تو احسن نے نفی میں سر ہلایا تھا

....میں نے کہا نا اندر جا الفت کے پاس مراد نے غصے سے کہا تھا اب

.....میں کیسے سمجھاؤں گا اسکو احسن نے بے بسی سے کہ کر مراد کو دیکھا تھا

ہمت رکھ یہ جو عورت ذات ہوتی ہے نا اس میں اللہ نے صبر زیادہ دیا ہے بہت سمجھدار
.... ہے ہماری الفت سمجھ جائے گی مراد نے کہ کمر مراد کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

.... احسن چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا اور مراد ڈاکٹر کی طرف

دیکھو جیسے تم نے کہا میں نے ویسا ہی کیا ہے میری بچی مجھے واپس کر دو ڈاکٹر کال پر
....کیسی سے بات کرتے ہوئے کہ رہا تھا

وہ اب کبھی ماں بھی نہیں بن پائے گی جیسا تم نے کہا تھا بالکل ویسا ہی کیا تھا میں نے
.... بس میری بچی کو چھوڑ دو تم ڈاکٹر یہ بات تقریباً پچاس بار تو کہ چکا تھا

.....پچھے کھڑے انسان کی دماغ کی رگیں تن گئی تھیں

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ہاں ہاں شکریہ بس اب جو ہوا میں وہ کیسی کو بتاؤ گا بھی نہیں ڈاکٹر نے کہ کر کال کاٹی
..... تھی

..... تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ کرنے کی مراد کہ کر ڈاکٹر پر ٹوٹ پڑا تھا

مجھے معاف کر دو اگر میں ایسا ناکرتا تو وہ آدمی میری بیٹی کو کہیں منہ دکھانے لائق نا چھوڑتا
..... ڈاکٹر نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا

.... کس کے کہنے پر یہ کیا ہے؟؟؟ مراد نے سوال کی تھا

نہیں جانتا میں اسے بس اتنا جانتا ہوں وہ میرے گھر پہنچ گیا تھا اور میری بچی کو ڈاکٹر کہتے
..... کہتے رکا تھا

ایک بار مجھے بتا تو دیتے یہ سب کیوں کیا تم نے باپ ہونا تم؟ پہلی اولاد کھو جانے کا غم جانتے ہو مراد نے غصے سے چلا کر کہا تھا

نہیں جانتے نا میں جانتا ہوں وہ اس وقت کس تکلیف سے گزر رہا ہوگا مراد نے کہہ کر ڈاکٹر کو پیچھے کی جانب دھکیلا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

.... احسن جب وارڈ روم میں گیا تو الفت آنکھیں موند کر لیٹی ہوئی تھی

.... الفت احسن نے پکارا تو الفت نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں
... احسن آپ آگئے میرا بچا کہاں ہے؟؟؟ الفت نے بیٹھتے ہوئے سوال کیا تھا
..... تم آرام کرو احسن نے آنکھیں جھکائے ہوئے ہی کہا تھا

نہیں احسن میں کب سے ڈاکٹر سے بھی کہہ رہی تھی انہوں نے بھی کوئی جواب نہیں دیا
پلیز آپ لے آئیں نا اسے پکا میں صرف ایک بار دیکھوں گی پھر آپ لے جانا واپس بس

ایک بار دکھا دیں گے وہ کیسا ہے کس کے جیسا ہے دیکھ لینا میرے جیسا ہی ہوگا میرا بچا
....آپ شرط ہار جائیں گے الفت نے چٹکی بجا کر کہا تھا

.... احسن کو اپنی کسی بات یاد آئی تھی

... الفت دیکھ لینا ہمارا بچہ نا بالکل اپنے باپ جیسا ہوگا

...جی نہیں میرا جیسے ہوگا کیوٹ اور پیارا

....کیا مطلب میں کیوٹ نہیں ہوں الفت احسن نے آئبرو اچکا کر پوچھا تھا

....ہیں پر مجھ سے زیادہ نہیں ہیں نا الفت نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا

لگ گئی شرط اگر میرے جیسا ہونا تو جو تم کہو گی وہ کروں گا اگر ہوا میرے جیسا تو تم اپنی
.... خیر منانا بس احسن نے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

.....تیار ہو جائیں آپ اپنی شرط ہارنے کیلئے الفت کہ کر منہ موڑ گئی تھی

....احسن حمیدہ بیگم کی آواز پر ہوش میں آیا تھا

....اسلام علیکم !!!...کیسی ہے میری بچی حمیدہ بیگم نے پاس آتے ہوئے کہا تھا

امی ٹھیک ہوں میں تو دیکھیں نا آپ احسن لے کر نہیں آرہے بے بی کو الفت نے

....بیچاگی سے کہا تھا

نہیں ہے ہمارا بچہ اس دنیا میں اب نہیں لا سکتا اسے میں کہاں سے لاؤں احسن غصے

.....سے کہ کر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

احسن بول کر چپ ہوا تو مراد جو احسن کی بات سن چکا تھا حمیدہ بیگم کو باہر آنے کا اشارہ

....کیا تھا

احسن یہ وقت مذاق کا نہیں ہے جان نکل جائے گی میری خدارا ایسا مذاق نا کریں آپ

....افت نے بے یقینی سے کہا تھا

.... میں مذاق نہیں کر رہا الفت میں ... احسن کہتے کہتے رک گیا تھا
..... الفت تو گم سم سی احسن کو روتا ہوا دیکھ رہی تھی

..... چٹاخ

.... احسن نے الفت کی طرف دیکھا تو الفت نے ایک زوردار تمپڑ احسن کے منہ پر مارا تھا
میں کہ چکی ہوں میرے ساتھ ایسا مذاق نا کریں مر جاؤں گی میں نو مہینے اپنے ساتھ
جوڑے رکھا اسے میں نے آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہمارے بچ نہیں ہے؟؟؟
.... الفت نے اپنی آنکھ میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

..... احسن بے بسی سے الفت کو دیکھ رہا تھا پھر اگلے ہی لمحے نظریں جھکا گیا تھا
میں کچھ نہیں کر سکا کرتا بھی تو کیا کرتا جب اللہ نے ہی مجھ سے میری اولاد چھین لی احسن
.... نے سنجیدگی سے کہا تھا

احسن آپ مذاق کرنا بند کریں دیکھیں میں ڈر بھی گئی ہوں رو بھی رہی ہوں جائیں اب میرا
.... بچہ لے آئیں الفت نے احسن کو بازو سے پکڑ کر کہا تھا

.... احسن نے ایک بار الفت کو دیکھا تھا پھر الفت کو زور سے اپنے سینے سے لگایا تھا
مان لو میری بات نہیں ہے ہمارا بچہ ہمارے بیچ احسن نے کہا تو الفت احسن سے پیچھے
.... ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی

چھوڑیں مجھے آپ میں امی کو بتاؤں گی آپ کا بہت برے ہیں آپ الفت روند ہی ہوئی آواز
میں بولی تھی الفت جتنی زور سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی احسن اتنی ہی اپنی
... گرفت مضبوط کر رہا تھا

.... آخر تھک ہار کر الفت نے کوشش کرنا بند کر دی تھی اور رونے لگ گئی تھی
..... احسن الفت کو لے کر ویسے ہی بیٹھ گیا تھا

مراد حمیدہ بیگم کو باہر لے کر گیا تو حسنین صاحب کو آتے دیکھا تھا ہاتھ میں مٹھائی پکڑے
.... اور منہ پر ایک مسکراہٹ تھی

کہاں ہے میری بچی ملنا ہے مجھے اس سے اور بتاؤ نواسا ہوا یا نواسی خیر جو بھی ہو میرے
لئے تو دونوں ہی برابر ہوں گے اب جلدی سے مجھے ملو دو حسنین صاحب نے مسکراتے
.... ہوئے کہا تو مراد منہ جھکا گیا تھا

.... حمیدہ بیگم تو دیوار کے ساتھ لگ کر نیچے بیٹھتے چلی گئیں تھیں
.... حسنین میری بچی کی گود کھالی کر دی اللہ نے حمیدہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا
حسنین صاحب کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور پاس پڑے بیچ پر بیٹھ
.... گئے تھے اور منہ جھکا لیا تھا

.... انکل سنبھالیں خود کو مراد نے آگے بڑھ کر کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

میری بچی کی اگر گریا بھی گھوم ہو جاتی تو بہت روتی تھی آج تو اسکے وجود حصہ دور ہو گیا
... اسے کتنی تکلیف ہو رہی ہوگی حسنین صاحب کی آنکھوں میں اب آنسو بہنے لگے تھے
.... احسن ہے نا سنبھال لے گا اسے آپ فکر نا کریں مراد نے کہا تھا
... حسنین صاحب نے ایک سرد آہ بھری تھی

ماہم اور مریم دونوں اپنی فیملی کے ساتھ ملک سے باہر ہی شفٹ ہو گئیں تھیں بہت کچھ
بدل گیا تھا حسنین صاحب کی زندگی میں سوائے الفت کے وہ ویسے ہی اپنے والدین کے
پاس آتی تھی احسن نے بھی کبھی کچھ نا کہا تھا خود لے کر حسنین صاحب والوں کے
پاس آتا تھا اور رہتا بھی تھا اور یہ ہی بات تھی جو حسنین اور حمیدہ بیگم اپنے دونوں
..... دامادوں سے زیادہ احسن کو ترجیح دیتے تھے
اٹھیں حسنین نماز کو وقت ہو گیا ہے حمیدہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا تھا اور حسنین اور مراد
.... اٹھ گئے تھے اور نماز پڑھنے کیلئے چلے گئے تھے

کبیر میں نہیں جانتی میں اب زرنش کی اور نہیں مان سکتی آج بھی مراد بہت تکلیف میں تھا دیکھا ہے میں نے تناوش بیگم جو زرنش کو چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی تھی کبیر.... صاحب اسے اب سمجھا رہے تھے

تناوش سمجھو بات کو زرنش ضدی ضرور ہے پر بات مان جاتی ہے ایک بار کوشش کرو وہ آ..... جائے گی اسے میرا بتایا ہے؟؟ کبیر صاحب نے پوچھا تھا نہیں بتایا آپکا بتایا ہوتا تو وہ اس وقت آپ کے پاس ہوتی تناوش بیگم نے کہا تو پیچھے سے.... کچھ گرنے کی آواز آئی تھی

...تناوش نے پیچھے دیکھا تو زرنش بے یقینی سے تناوش بیگم کو دیکھ رہی تھی.. ابو زرنش کہتے ہوئے آگے بڑھی تھی اور موبائل تھاما تھا.... ابو کیسے ہیں آپ زرنش نے روتے ہوئے سوال کیا تھا

میں ٹھیک ہوں میری بچی کیسی ہے کبیر صاحب کی آواز سن کر ایک پل کیلئے زرنش نے
.... آنکھیں بند کیں تھیں اور کال کاٹ کر اٹھی تھی

...میں نے بات کرنی تھی ابھی تناوش بیگم نے خفگی سے کہا تھا

امی اٹھیں تیار ہو جائیں ہم گھر جا رہے ہیں زرنش کہتے ہوئے روم میں چلی گئی تھی اور

....تناوش بیگم تو جیسے خوشی کے مارے پھولے نہیں سمارہی تھی

....تناوش بیگم اٹھ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئیں تھیں

* * * * *

....امی....امی....وہ اندر آتے ہی پکارتے ہوئے گر گئی تھی

....ہائے میری بچی دیہان سے چوٹ تو نہیں لگی فرحان نے آگے بڑھ کر ہانیہ کو اٹھایا تھا

....ابو دیکھیں نا میری ڈول ہانیہ نے رونی صورت بنا کر کہا تھا

کوئی بات نہیں میری بچی بابا نئی لادیں گے فاطمہ نے ہانیہ کو اپنی گود میں بیٹھاتے
... ہوئے کہا تھا

ہاں جی میری بچی کیلئے تو میں تو گریا کی دوکان کھول لوں فرحان نے گال پر بوسا دے کر
.... کہا تھا

بابا... بابا دوکان پر بیٹھ کر ایسے بولیں گے پھر ڈول لے لو ڈول لے لو ہانیہ نے ہسنتے
... ہوئے کہا تھا

... نوٹی گرل فرحان نے گال کو کھینچ کر کہا تھا

.... پایا درد ہو رہا ہے چھوڑیں ہانیہ نے فرحان کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

ہانی بچے چلو رات ہو رہی ہے صبح اسکول ہے نا فاطمہ نے ہانیہ کے منہ پر آئے بال
.... پیچھے کر کے کہا تھا

اوکے ماما گڈ نائٹ سویٹ ڈریز ہانیہ نے کہہ کر پہلے فاطمہ کی گال پر پھر فرحان کی گال پر
.... بوسا دیا تھا

.... ہانیہ اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی

....کیا میں یہ دروازہ بند کر دوں ہانیہ نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا

....فاطمہ نے گھور کر ہانیہ کو دیکھا تھا جو اب دروازہ بند کر کے بھاگ گئی تھی

...بابا بابا.... فرحان کا قمقہ گونجا تھا

.....کتنا بگاڑ لیا ہے اسے آپ نے فاطمہ اب فرحان کی طرف متوجہ ہوئی تھی

ہاں نا میری اکلوتی ہی تو ہے میری جان فرحان نے فاطمہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا

تھا.....

.... بس کر دیں فرحان تھک گئی ہوں میں فاطمہ دور ہوتے ہوئے بولی تھی

اب تو آیا ہوں گھر تین دن بعد فرحان نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا اور یہ ہی وہ عادت

..... تھی جو فرحان کی نابہلی تھی فاطمہ کے دور ہونے کی وجہ سے غصہ ہونا چڑھنا

....اچھا نا بس کر دیں آرام کریں آپ فاطمہ نے فرحان کے سینے پر سر ٹکا کر کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

تم جانتی ہو مجھے آرام کیسے ملے گا فرحان نے ہونٹ فاطمہ کی گال پر رکھ کر کہا تھا اور فاطمہ
..... نے آنکھیں موند لیں تھیں

زرنش جب واپس نیچے آئی تو تناوش بیگم کو اپنا منتظر پایا تھا جو اب بہت خوش نظر آرہی
..... تھیں

... چلیں زرنش ابھی کچھ بولتی تناوش بیگم نے کہا تھا

.... جی امی زرنش کہتی ہوئی باہر کی جانب بڑھی تھی

زری تمہارے ابو اتنی بار کال کر چکے ہیں کال کر بتا دوں گے ہم آ رہے ہیں تناوش نے
...موبائل میں دیکھتے ہوئے کہا تھا

.... نہیں امی پہنچ کر سرپرائز دیں گے زرنش نے مسکرا کر کہا تھا

....تناوش نے بھی مسکرا کر سر ہلایا تھا

....تھوڑی دیر کے بعد زرنش نے گاڑی شاہ میمنشن کے باہر روکی تھی

.... زرنش اتر کر تناوش بیگم کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی

زررش نے آنکھیں موند کر واپس کھولیں تھیں آج وہ کوئی شکوہ لے کر نہیں آئی تھی بلکہ

....اپنوں کے پاس واپس آئی تھی

....چلیں امی زرنش نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

.... حور عین یار چائے دے دو ولید نے کچن میں آتے ہی کہا تھا

.....ہاں دیتی ہوں حور عین نے برتن رکھتے ہوئے کہا تھا

...ولید مسکراتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

...بھابھی ایک کپ چائے مل جائے گی کبیر نے موبائل میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا

ہاں ہاں میں دیتی ہوں ولید اور ابو ڈرائنگ روم میں ہیں چلیں آپ بھی حور عین نے

.... مسکرا کر کہا تو کبیر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا

.... حور عین چائے بنا کر ابھی فارغ کی ہوئی تھی کہ کیسی نے ڈور بیل بجائی تھی

..... کون آگیا اب حور عین بڑبڑاتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

..... حور عین نے دروازہ کھولا تو آنکھیں باہر آنے کو تھیں حور عین کی

.... ابو ولید بھائی حور عین نے سب کو پکارا تھا

.... اسلام علیکم حور عین کیسی ہو تناوش بیگم نے گلے لگ کر کہا تھا
زر نش تو منہ نیچے کر کے گلے لگ گئی تھی اور آنکھیں نم ہو گئی تھیں ایک غلط فہمی کی وجہ
..... سے وہ ان سب کو چھوڑ گئی تھی کیا تھا اگر ایک بار ان سے پوچھ لیتی سب کچھ

.... میں بہت خفا ہوں تم دونوں سے حور عین بیگم نے پیچھے ہو کر کہا تھا
.... اسلام علیکم کیسا ہے میرا بچہ وجاہت صاحب نے آتے ہی زرنش کو گلے لگا کر پوچھا تھا
.... ٹھیک ہوں دادا زرنش نے منہ جھکائے ہی جواب دیا تھا
... ولید صاحب نے آگے بڑھ کر زرنش کے سر پیار کیا تھا
.... ابو کہاں ہیں زرنش نے مدہم سی آواز میں پوچھا تھا
... وجاہت صاحب ابھی کچھ بولتے اس سے پہلے ہی کبیر صاحب باہر آئے تھے

کون ہے کبیر صاحب نے باہر آتے ہی پوچھا تھا پر باہر کھڑے وجود کو دیکھ کر زبان کو
.... بریک لگ گئی تھی

.... میری بچی کبیر صاحب زیر لب بڑبڑائے تھے

تناوش اور زرنش دونوں ایک ساتھ کبیر کے گلے لگ گئیں تھیں اور کبیر نے دونوں کے
..... سر پو بوسا دیا تھا یہ سب دیکھ کر وہاں موجود سب کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں

اہم... اہم... ولید صاحب نے گلہ کھنکارا تو تناوش جلدی سے پیچھے ہوئی تھی پر زرنش گلے
.... لگ کر کھڑی تھی

ابو آپ نے بالکل ٹھیک نہیں کیا تھا ایک بار مجھے تو بتاتے کے آپ واپس آگئے ہیں
... زرنش نے نم آنکھوں سے کبیر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

کیسے بتاتا نمبر تمہارا بند تھا اور کیوں چلی گئی تھی تم سب اپنوں کو چھوڑ کر کبیر صاحب
... نے پوچھا تو زرنش نے واپس منہ جھکا لیا تھا

... ہمیں اپنا مانتی تو کبھی ایسا نہیں کرتی اس بار حور عین نے کہا تھا

... نہیں امی ایسی بات نہیں ہے زرنش فوراً بولی تھی

مت کہو امی مجھے اگر امی مانتی تو اس دن بنا پوچھے بنا کچھ سوچے سمجھے تم چلی نہیں جاتی
.... حور عین نے منہ موڑ کر کہا تھا

امی معاف کر دیں نا مجھے وہ سب سچ لگا اس لگا اس لئے زرنش کی آنکھیں ابھی بھی جھکی
.... ہوئیں تھی

میں نہیں کرتی معاف تمہیں یاد رکھنا زرنش تمہیں میں نے بہو نہیں سمجھا بلکہ بیٹی بنا کر رکھا تھا اور تم نے کیا کیا بھروسہ تک نا کر پائی حور عین بیگم غصے سے کہتے ہوئے روم کی طرف بڑھ گئیں تمہیں

....امی زرنش ابھی پیچھے جاتی وجاہت صاحب نے روکا تھا

زرنش تم ابھی نہیں جانا حور عین کے پاس غصے کی تیز ہے پر دل کی صاف ہے تم جانتی ہو یہ صبح منالینا مان جائے گی ابھی تم دونوں کبیر کے ساتھ رہو وجاہت صاحب نےکہا تو زرنش نے مثبت میں سر ہلایا تھا

....ولید بھی مسکراتا ہوا روم کی طرف بڑھ گیا تھا

چلو صبح ملاقات ہوتی ہے وجاہت صاحب کہ کر اپنے روم کی طرف بڑھے تھے اور ولید صاحب زر نش اور تناوش کے ساتھ اپنے روم کی جانب بڑھے تھے

کبیر صاحب تناوش اور زرنش کے ساتھ رات دیر تک باتیں کرتے رہے تھے اس دوران
... کئی بار تناوش نے مراد کو کال کی تھی پر وہ کوئی ریسپانس نہیں دے رہا تھا

....رات کافی دیر تک بات کرنے کے بعد زرنش اپنے اور مراد کے روم میں آئی تھی

....زرنش نے روم کی ہر چیز پر نظر ڈالی تھی جو ابھی تک ویسی ہی تھی
زرنش نے ایک طرف پڑی مراد کی شرٹ پر نظر ڈالی تھی جس دن وہ گئی تھی اسے وہ
...رات یاد آئی تھی اور ہونٹوں پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی تھی
....زرنش نے آگے بڑھ کر وہ شرٹ اٹھائی تھی اور سائڈ میں پڑا اپنا ڈوپٹا اٹھایا تھا

مراد کہاں ہو تم مار لو چلا لو غصہ کر لو پریوں خفانا ہو مجھ سے جو غلطی میں نے کی ہے
اسکی معافی دینا مشکل ضرور ہے پر ناممکن نہیں پلیرز ایک بار مل لو مجھ سے زرنش مراد
...کی شرٹ اپنے سینے سے لگاتی بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی تھی
روم کی ہر چیز ویسے ہی پڑی تھی جیسے کل ہی روم چھوڑ کر گئی تھی اور آج واپس آگئی
ہے...

مراد کہاں ہو تم زرنش نے بیڈ پر منہ رکھتے ہوئے کہا تھا پر اگلے ہی لمحے آنسو صاف
.... کرتے ہوئے اٹھی تھی

زرنش ڈیسر کی طرف گئی تو اپنے کپڑوں کی ترتیب دیکھ کر ٹھٹکی تھی سب ویسے ہی پڑے
.... تھے

..زرنش نے ایک سوٹ نکالا اور پہننے چلی گئی تھی

کپڑے چینج کرنے کا بعد روم میں رکھی ہر چیز صاف کرنے لگ گئی تھی ایک گھنٹے بعد جب وہ صاف صفائی کر کے فارغ ہوئی تو فریش ہو کر بیڈ پر لیٹ کر سونے کی کوشش.... کرنے لگی تھی

...کب کیسے فرحان فون کال کو لگائے چلایا تھا

کیا ہوا ہے فرحان ایسے کیوں چلا رہے ہیں آپ فاطمہ جو ناشتہ بنا کر فارغ ہوئی تھی روم
... میں فرحان کی آواز سن کر آئی تھی

...الفت ہو سپٹل میں ہے فرحان نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

واہ مطلب میں خالہ بن گئی فاطمہ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنی ایک گال پر رکھتے ہوئے کہا
..... تھا

... نہیں الفت کا بے بی اب ہمارے بیچ نہیں ہے فرحان نے سرد آہ بھر کر کہا تھا

... کیا مطلب فاطمہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

چلو الفت کے پاس جانا ہے پھر شام میں میں نے جانا ہے فرحان نے کہا تو فاطمہ نے
.... مثبت میں سر ہلایا تھا

الفت رات ایک بجے سوئی تھی روتے روتے آنکھیں تک سو ج گئیں تھیں اسکی اور احسن
.....الفت کو ایسے دیکھ کر احسن پوری رات نہیں سویا تھا

....کیسی ہے اب طبیعت الفت کی شاہ نے وارڈ روم میں آتے ہی کہا تھا

.....اب ٹھیک ہے احسن نے آہ بھر کر کہا تھا

.... فکر نا کرو ٹھیک ہو جائے گی تھوڑا وقت لگے گا مراد نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

..تم آرام کر لو رات سے میرے ساتھ ہو شام میں جانا بھی ہے تم احسن نے کہا تھا

رات میں سو گیا تھا میں اور رہی بات جانے کی وہ تمہیں میں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں
.... مراد نے کہا تو احسن نے حیرانی سے دیکھا تھا

....کیوں؟؟؟ احسن نے حیرت سے پوچھا تھا

... بس ویسے ہی کیوں نہیں چلو گے ساتھ مراد نے آئبرو اچکا کر پوچھا تھا

نہیں یا الفت کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا احسن نے الفت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

..... تھا

اکیلی نہیں ہے میں نے امی کو بتا دیا ہے ساتھ میں میری ساس کم امی بھی ہیں آ
....جائیں گیں دونوں مراد نے کہا تو احسن نے بے یقینی سے مراد کو دیکھا تھا

...کیا گریا واپس آگئی ہے احسن نے پوچھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ہاں آگئی ہے واپس کل رات سے کالیں کر رہے رہے تھے مجھے پر مجھے جتنا ترپایا ہے
زری نے اسکی چھوٹی سی سزا دے رہا ہوں اسے اگنور کر کے مراد نے کہہ کر دانتوں کی
... نمائش کی تھی

.... کیپنے سدھر جا مت تنگ کر اسے احسن نے گھور کر کہا تھا

... بھائی مجھے بھا بھی سے ملنا ہے الفت جو کب سے انکی باتیں سن رہی تھی اب بولی تھی

... تم کب اٹھی ... احسن نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا

... بس تھوڑی دیر پہلے الفت نے کہا تھا

مل لینا وہ ضدی ہے میں جانتا ہوں آج جہاں ڈیل ہونے والی ہے وہاں ضرور جائے گی اسلئے میں قاسم خان کے پاس جانے والا ہوں اور اسے شمشیر کی طرف بھیج رہا ہوں کیونکہ اس نے کبیر بابا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی اس چیز کا بدلہ وہ اسے پھانسی دلوا کر ہی لے گی اور وہ یہ کام مجھ سے بہتر کرے گی مراد نے کہہ کر اپنی بائیں آنکھ دبائی..... تھی

.... چل ٹھیک پر میرا کیا کام وہاں احسن نے کندھے اچکا کر کہا تھا

چل تو پتا بھی چل جائے گا تھوڑی دیر میں فاطمہ بھی آجائے گی پھر فرحان کو ساتھ لے کر نکلیں گے مراد کہہ کر باہر کی جانب نکل گیا تھا

... اب کیسی ہو احسن نے الفت کا گال تھپتھپا کر پوچھا تھا

ٹھیک ہوا ب الفت کے چہرے سے اداسی صاف ظاہر ہو رہی تھی پر احسن کی حالت
...دیکھ کر مسکرا نے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی

.... یہ ہوئی نامیری جنگلی بلی والی بات احسن نے گال پر بوسہ دے کر کہا تھا

....کب تک آئیں گے واپس الفت نے احسن کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

... بہت جلد میری جان بس تم اپنا خیال رکھنا احسن نے کہ کمر ماتھے پر بوسا دیا تھا

...اور آپ بھی الفت نے کہہ کر احسن کی گال پر بوسہ دیا تھا

.... احسن مسکراتا ہوا الفت کی گود میں سر رکھ کر بیٹھ گیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

کیا ہوا ہے احسن مجھے بھوک لگی ہے الفت نے احسن کو اداس ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا
.... تھا

.... میں کھانا لاتا ہوں احسن نے اٹھ کر الفت کا گال تھپتھپا کر کہا تھا

احسن ابھی باہر جانے ہی والا تھا جب حور عین تناوش اور حمیدہ بیگم کے ساتھ اندر روم
.... میں آئیں تھیں

... اسلام و علیکم !!!!!! کیسی ہیں آپ آنٹی احسن نے خوش دلی سے پوچھا تھا

و علیکم اسلام !!!!!! میں ٹھیک ہوں بچے تناوش بیگم پیار سے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا
.... تھا

...گڑیا کہاں ہیں احسن نے پوچھا تھا

گھر ہے وہ آنا چاہ رہی تھی پر طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے نہیں آئی تناوش کہتے
....ہوئے الفت کی جانب بڑھی تھی

...اسلام و علیکم حور عین اور تناوش نے ایک ساتھ سلام کیا تھا

....و علیکم اسلام الفت نے پھیکی سے مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر کہا تھا

.....اب طبیعت کیسی ہے تناوش نے پاس بیٹھ کر پوچھا تھا
....کیسی لگ رہی ہوں آنٹی الفت نے الٹا تناوش سے سوال کیا تھا

بچے جو ہوتا ہے ہماری بہتری کیلئے ہوتا اللہ کی آزمائش ہوتی ہے جلد ہی ختم ہو جائے گی
...تناوش نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا

یہ تو جس پر بیٹی ہے وہ ہی جانتا ہے وہ کتنی تکلیف میں ہے نو مہینے اپنے ساتھ جوڑے
رکھا تھا اسے میں نے اتنی جلدی نہیں بھول سکتی الفت نے کہ کر احسن کی طرف دیکھا
...

.... وہاں پر موجود سب لوگوں کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں

.... ہمت رکھو بس ایسے ٹوٹنے سے صرف تکلیف بڑھے گی حور عین کہا تھا

جی آنٹی اب صبر ہی کرنا الفت نے مسکراہٹ چہرے پر سجا کر آنسو صاف کرتے
.... ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

.... حسن آنکھوں میں آئی نہی صاف کرتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

.... اسلام و علیم کیسی ہو الفت فاطمہ نے اندر آتے ہی پوچھا تھا

... اسلام و علیم آنٹی فاطمہ تناوش کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھی تھی اور گلے لگایا تھا

وعلیم اسلام میری بچی میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو تناوش نے گرم جوشی سے ملتے ہوئے
... کہا تھا

... میں بھی ٹھیک ہوں آنٹی فاطمہ کہہ کر الفت کی طرف بڑھی تھی اور اسے گلے لگایا تھا

فاطمہ نے بھی سب کی طرح دلا سے ہی دیا تھا اور کر بھی کیا سکتی تھی جس کی تکلیف ہو
..... اسکے علاوہ کوئی محسوس کر بھی نہیں سکتا

....تھوڑی دیر گزری تھی جب وارڈ روم کو دروازہ کھلا تھا

.... گریبا فاطمہ کہ کر زرنش کی گلے لگ گئی تھی

اسلام و علیکم کیسے ہی آپ سب زرنش نے فاطمہ کو گلے لگا کر اس کے ساتھ ساتھ سب سے سوال کیا تھا

...آگئی یاد آپکو الفت نے خفگی سے کہا تھا

چنڈا اب ایسے کروگی میرے ساتھ معاف کر دو نا پلیزز زرنش نے الفت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا

ہمارے ناراض ہونے سے آپکو فرق پڑتا ہے حیرت ہو رہی ہے سن کر الفت نے کہہ کر
.....منہ موڑ لیا تھا

.....چندا بس کر دو اور تکلیف نا دو نا مجھے زرنش نے الفت کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

اور جو ہمیں تکلیف ہوئی وہ؟؟ حور عین بیگم نے سوال کیا تو زرنش انکی طرف بڑھی
... تھی

میری پیاری امی جان جتنی تکلیف آپ لوگوں کو ہوئی ہے نا اس ایک سال میں اتنی ہی
..... تکلیف مجھے بھی ہوئی ہے زرنش نے بے بسی سے کہا تھا

یہ ہی تو کمزوری ہے میری اپنے بچوں سے زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہ سکتی اور اسی بات
.... کا تم فائدہ اٹھاتی ہو جو عین کہ کر زرنش کے گلے لگ گئی تھی

...چندرا معاف کر دو زرنش نے معصومیت سے کہا تھا

...ٹھیک ہے معاف کیا کیا یاد کرو گی الفت نے کہ کمر زرنش کی طرف دیکھا تھا

...تھوڑی دیر بعد سب ساتھ میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئیں تھیں

...اسلام و علیکم فرحان نے مراد اور احسن کو ساتھ کھڑا دیکھ کر سلام کیا تھا

...وعلیکم اسلام کیسیا ہے مراد نے گلے لگ کر کہا تھا

میں ٹھیک تم دونوں کیسے ہو فرحان نے مراد کے لگنے کے بعد احسن کے گلے لگ کر کہا
... تھا

...ٹھیک دونوں نے مختصر سا جواب دیا تھا

...اور کوئی خبر؟؟ مراد نے سوال کیا تھا

خبر یہ کے ڈیل آج نہیں ہو رہی آج سے ایک ہفتے بعد ہونی ہے اور وجہ ہے قاسم خان کیونکہ وہ ملک سے باہر ہے اور اس بار ایک سو لڑکیاں نہیں بلکہ تین کنڈینر فل ہیں لڑکیوں کے جو اسمگل کرنی ہے شمشیر دادا بھی آئے گا پر دونوں نے الگ الگ جگہ پر ڈیل کرنے کا سوچا تھا یہ بات میں نے پہلے بھی بتائی تھی تمہیں اور رہی بات قاسم خان کی وہ شاید نا آئے کیونکہ اسے شک ہے کہ اس بار ریٹ ہوگی اس وجہ سے وہ چاہ رہا تھا کہ ڈیل شمشیر دادا کرے پر شمشیر دادا خود اسی ڈر میں چھپا ہوا کے کہیں پکڑا نا جائے اور ابھی تک ہمارے پاس اتنے پکے ثبوت نہیں ہے کہ انہیں پھانسی ہو جائے شمشیر اور قاسم خان کوئی عام ہستی نہیں ہیں انکے باپ دادا بھی بہت پہنچے ہوئے آدمی

تمھے انکا اپنا بزنس ہے اور جو کے نمبر ون ہے جانے مانے بزنس مین ہیں یہ اس لئے
انکے خلاف ثبوت جمع کرنا عام بات نہیں ہے پھر بھی ایک ہفتہ مل گیا ہے ہمیں پکا
ثبوت تو مل ہی جائے گا فرحان نے سب کچھ بتا دیا تھا جو کے مراد بہت غور سے سن رہا
.... تھا اور کچھ سوچ رہا تھا

..... کیا سوچ رہے ہو شاہ؟؟؟ فرحان نے مراد کو سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھا تھا

کچھ نہیں سوچ رہا ہوں کے نا جانے کب یہ دونوں ہمارے وطن کی جان چھوڑیں گے
.... مراد نے سرد آہ بھر کر کہا تھا

انشاء اللہ اس بار یہ چوہے بلی کا کھیل ختم ہو جائے گا فرحان نے کہہ کر مراد کے کندھے
.... پر ہاتھ رکھا تھا

....گڑیا آئی ہے احسن نے کہا تو مراد کے موبائل میں چلتے ہاتھ رکے تھے

... تو میں کیا کروں مراد نے آئبرو اچکا کر کہا تھا

... کیا ہو گیا ہے یار جا کر مل لے نا فرحان نے کہا تو مراد نے گھوری سے نوازا تھا

.... میں جا رہا ہوں مراد نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے کہا تھا

... اور ہانیہ کیسی ہے فرحان کچھ بولتا اس سے پہلے ہی مراد نے سوال کیا تھا

.... وہ فرحان ابھی کچھ بولتا ہانیہ آئی تھی وہاں

پاپا.... چلیو.... کیسے ہیں آپ سب ہانیہ نے فرحان کے گلے لگ کر پوچھا تھا پھر باری
... باری دونوں کے گلے لگی تھی

ٹھیک ہوں چاچا کی جان تم کیسی ہو مراد نے ہانیہ کے منہ پر آئے بال پیچھے کر کے کہا
...تھا

.... میں بھی ٹھیک چاہو آپ کیسے ہیں ہانیہ نے احسن کے گلے لگ کر پوچھا تھا

....میں بھی ٹھیک ہوں میری جان احسن نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا تھا

.... پایا ماما کہاں ہیں ہانیہ نے فرحان کو دیکھ کر پوچھا تھا

....بیٹا وہاں ہیں فرحان نے وارڈ روم کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

او کے پاپا میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں ہانیہ اپنے منہ پر آئے بال ایسے پیچھے کر کے بولی
... تھی جیسے فرحان کو گھر کا راستہ ناپتا ہو اور ہانیہ ہی اسے گھر لے جائے گی

بابا ہا.... اوکے بابا کی جان فرحان نے قمقمہ لگا کر کہا تھا اور ساتھ ہی احسن اور مراد ہنسے

...تھے

....اور یہ ہی وہ لمحہ تھا کل کے بعد جو آج احسن کھل کر ہنسا تھا

....فاطمہ زرنش کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب وارڈ روم کا دروازہ کھلا تھا

...اسلام و علیکم !!!... ہانیہ نے وارڈ روم میں آکر ادب سے سلام کیا تھا

سب نے جواب دیا تھا پر زرنش اور تناوش نے سوالیہ نظر سے ایک دوسرے کی طرف
...دیکھا تھا

....امی جان زرنش ابھی کچھ بولتی ہانیہ کہتی ہوئی فاطمہ کے گلے لگ گئی تھی

...کیسی ہے میری بچی فاطمہ نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا تھا

بلکل ٹھیک امی جان الفت چاچی کو کیا ہوا ہے ہانیہ نے معصوم چہرہ لئے الفت کو دیکھ
... کر پوچھا تھا

کچھ نہیں ہوا بے بی بس پیٹ درد تھا اب ٹھیک ہوں میں الفت نے ہاتھ کھول کر ہانیہ
.... کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

... ابھی آپ ٹھیک ہیں نا ہانیہ بھاگ کر الفت کے گلے لگ کر بولی تھی
... جی جی چاچی کی جان ٹھیک ہوں الفت نے کہ کر ہانیہ کو گلے لگایا تھا
... امی جان یہ کون ہیں ہانیہ نے زرنش کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

....یہ تمھاری خالہ ہیں فاطمہ نے کہا تو ہانیہ نے زرنش کی طرف دیکھا تھا
...عانی کیسی ہیں آپ پھر ہانیہ بھاگ کر اب زرنش کے پاس گئی تھی

.. میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو زرنش نے ہانیہ کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا تھا

میں بھی ٹھیک ہوں ویسے ماما جتنا آپ نے بتایا تھا اس سے زیادہ پیاری ہیں عانی تو ہانیہ
... نے اپنے بال کان کے پیچھے کر کہا تھا تو سب ہنسے تھے

... ہانیہ یہ نانی ہیں آپکی فاطمہ نے تناوش کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

... ہانیہ اب تناوش کے گلے لگ کر ملی تھی

ہانیہ آپ پایا کے پاس جاؤ میں آتی ہوں فاطمہ نے کہا تو ہانیہ سر ہلاتی باہر چلی گئی
... تھی

.... یہ ہانیہ بیٹی تمہاری فاطمہ زرنش کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے پوچھے

.... میں بتاتی ہوں فاطمہ نے کہا تو تناوش اور زرنش فاطمہ کی طرف متوجہ ہوئیں تھیں

.....ماضی

کہاں لے کر جا رہے ہوں فرحان... فرحان فاطمہ کو ہاتھ پکڑے دوسرے روم میں لے جا
... رہا تھا جب فاطمہ نے پوچھا تھا

...بتاتا ہوں فرحان نے کہ کمر دوسرے روم کا دروازہ کھولا تھا

..یہ کون ہے سامنے بیڈ پر لیٹی بچی کو دیکھ کر حیرانی سے پوچھا تھا

یہ آج ملی مجھے بہت معصوم ہے نہیں جانتی اس دنیا کو ہمارے پاس بھی کوئی اولاد .. نہیں ہے اس لئے آیا کیا اپنا لوگی اسے؟؟؟ فرحان نے فاطمہ کو دیکھ کر پوچھا تھا

....ہانیہ نام ہے تمہارا آج سے فاطمہ نے ہانیہ کے منہ پر آئے بال پیچھے کر کے کہا تھا

ہانیہ کے زندگی میں آنے سے فاطمہ کی اداسی کافی حد تک کم ہوئی تھی ہانیہ کو ایک اچھے اسکول میں فرحان نے ایڈمیشن کروا دیا تھا اور فاطمہ ایک اچھی بیوی ہونے کے ساتھ... ساتھ اچھی ماں بھی ثابت ہوئی تھی

..... حال

....فاطمہ بول کر چپ ہوئی تو زرنش کی طرف دیکھا تھا جو ایسے دیکھ کر ہی مسکرا رہی تھی

.. بہت خوش نصیب ہو فاطمہ زرنش کہ کراٹھی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اچھا اجازت دو الفت کچھ کام ہیں جو کرنے ہیں زرنش کہ کر فاطمہ کے گلے لگی تھی الفت
.... اور حمیدہ بیگم سے ملی تھی اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

.... زرنش والے جب گھر پہنچے تو ولید کبیر اور وجاہت صاحب ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے

... اسلام و علیکم زرنش نے سلام کیا تھا

... و علیکم اسلام کیسی ہے اب الفت وجاہت صاحب نے پوچھا تھا

ٹھیک ہے اب دادا پر ہم دلاسہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے زرنش نے بیٹھے
.... ہوئے کہا تھا

.... شاہ کہاں ہے ولید نے پوچھا تھا

.... ٹھیک ہے تناوش نے کھانا تھا

... اور وہ ڈیل کبیر صاحب نے پوچھا تو زرنش کے بڑھتے قدم رکے تھے
وہ ایک ہفتے بعد ہوگی آپ فکر نہ کریں اس بار وہ دونوں نہیں بچیں گے ابو اس بار انہیں
... انکے انجام تک پہنچا کر ہی رہیں گے زرنش کہ کر آگے بڑھ گئی تھی

.... انشاء اللہ... کبیر صاحب بھی کہ کر باہر کی جانب بڑھے تھے

ہم بھی نماز پڑھ لیتے ہیں پھر کھانا بنا لیں گے حور عین نے کہا تو تناوش نے مثبت میں
.... سر ہلایا تھا

.... زرنش نماز پڑھنے کے بعد اپنے کپڑے نکال کر دیکھ رہی تھی جب فاطمہ کی کال آئی

تھوڑی دیر بعد زرنش یلو اور گرین کلر کے کمبینیشن کی فراک پہنے بہت پیاری لگ رہی
..... تھی

زرلش نے اپنا ایک بار جائزہ لیا تھا آئینہ میں دیکھ کر پھر پنک کلر کی لیپسٹک لگائی تھی اور
..... باہر کی جانب بڑھی تھی

... سب کی نظروں سے بچتی وہ گاڑی تک پہنچی تھی اور گاڑی اسٹارٹ کی تھی

ہیلو امی میں نکل گئی ہوں گھر سے زرنش نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے تناوش کو کال کر کے کہا تھا

...ہاں امی جلدی جلدی میں بتانا بھول گئی زرنش نے بات بنا کر کہا تھا

...او کے اللہ حافظ کل ہی واپس ہی آؤ گی زرنش نے کہ کمر کال کاٹ دی تھی

تھوڑی دیر بعد زرنش اس اپارٹمنٹ میں پہنچی تھی اپنی کار اپرٹمنٹ کے باہر پارک کر کے
....لاک کی تھی

.... زرنش لمبا سانس لیتی اندر کی جانب بڑھی تھی

زر نش نے دروازہ کھولنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا تو ماتھے پر شکنیں ابھری تھیں دروازہ پہلے
..... ہی کھلا تھا

... زرنش نے اپنے ہاتھ میں گن پکڑی تھی اور اندر کی جانب بڑھی تھی

شاہ.... زرنش نے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے پکارا تھا زرنش جیسے ہی اپارٹمنٹ میں گئی تا پیچھے سے کیسی نے دروازہ بند کیا تھا زرنش نے پیچھے کی طرف دیکھا تو اب وہاں کوئی

نہیں تھا زرنش کو احساس ہوا تھا کہ روم میں کوئی گیا ہے زرنش روم کی طرف بڑھی
..... تھی

...شاہ تم اندر ہو زرنش نے روم کے دروازے کو پاؤں مار کر کھولتے ہوئے کہا تھا

پر اندر سے کوئی جواب نہیں دے رہا تھا زرنش نے آگے بڑھ کر روم کی لائٹ اون کی تھی

.... زرنش کی آنکھیں باہر آنے کو تھیں وہ بے یقینی سے سامنے دیکھ رہی تھی

سامنے شاہ سینے پر ہاتھ باندھے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا تھا ایک سائڈ کافی سارے
غبارے تھے اور پھول بکھرے ہوئے تھے اور ایک سائڈ میں چھوٹا سا ٹیبل تھا جس پر
...کیک پڑا تھا

.... پیپی برتھ ڈے شاہ نے مسکرا کر کہا تھا

... زرنش نے پورے روم کا جائزہ لیا تھا اور پھر بھاگ کر مراد کے گلے لگ گئی تھی

زرنش گلے تو لگی تھی پر شاہ نے اپنے ہاتھ ہوا میں کئے ہوئے تھے جیسے وہ گلے لگانا نا چاہتا
.... ہوا سے

.... پیچھے ہٹو زرنش مراد نے اجنبی سے لہجے میں کہا تھا

... زرنش نے بے یقینی سے مراد کو دیکھا تھا اور پھر مراد کے سینے پر سر رکھ لیا تھا

.... آئے ایم سوری شاہ مجھے معاف کر دو پلیز زرنش نے روتے ہوئے کہا تھا

شاہ پہلے تو غور سے زرنش کے چہرے کا طواف کر رہا تھا پھر اگلے ہی لمحے منہ پھیر لیا
..... تھا

....کیک کاٹیں مراد نے زرنش کو پیچھے کر کے کہا تھا پھر ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا تھا

.... زرنش تو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اور چپ چاپ ساتھ بڑھ گئی تھی

....لو کاٹو مراد نے چھری زرنش کی طرف بڑھا کر کہا تھا پر زرنش کی طرف نہیں دیکھا تھا

.....ایسے ناکرو شاہ زرنش کو مراد کا ایسے اگنور کرنا اب تکلیف دینے لگا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

مراد نے زرنش کی باتوں کو اگنور کر کے چھری زرنش کے ہاتھوں میں پکڑائی تھی اور پیچھے
..... سے زرنش کو اپنے حصار میں لیا تھا اور کیک کاٹا تھا

عشق کرتی ہونا مجھ سے پھر میں ایسے عشق کا کیا کروں جس میں یقین ہی نہیں ہے
... زری مراد نے کیک کاٹنے کے بعد چھری رکھتے ہوئے کہا تھا

..... مجھے معاف کر دو شاہ غلطی ہو گئی زرنش کیسی مجرم کی طرح اپنا جرم قبول کر رہی تھی

مراد نے بنا کچھ کہے کیک زرنش کی طرف بڑھایا تھا زرنش مراد کو غور سے دیکھ رہی تھی اور
... بنا کچھ کہے کیک کھا لیا تھا

مراد نے کیک کھلانے کے بعد منہ دوسری طرف موڑ لیا تھا صاف ظاہر تھا کہ وہ اب
... زرنش نے بات نہیں کرنا چاہتا

...شاہ زرنش نے پکار کر پیچھے سے گلے لگایا تھا

مجھے معاف کر دو شاہ جنتی تکلیف تمہیں ہوئی ہے اتنی ہی تکلیف مجھے بھی ہوئی ہے
... اسماء کی رپورٹس دیکھیں تمہیں میں نے وہ واقعی میں ابھی زرنش کچھ بولتی مراد بولا تھا

وہ سلمان کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور اب ایک بیٹی ہے انکی شادی بھی کر لی ہے... دونوں نے مراد نے زرنش کی طرف دیکھ کر ہونٹ پر موجود تل کو چھو کر کہا تھا

...کیا واقعی زرنش نے حیرانی سے پوچھا تھا

ہاں پر میرا کیا جیسے ایک سال تم نے ترپایا ہے؟؟ مراد نے زرنش کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تھا....

...کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

معافی تو ہرگز نہیں ملے گی ہاں پر سزا ضرور ملے گی مراد نے زرنش کی کمر پر اپنے ہاتھ
....حائل کر کے کہا تھا

...جو سزا دو گے منظور ہے زرنش نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کر کے کہا تھا

جتنا تڑپا ہوں تمہارے بنا اسکا اندازہ تمہیں آج میری شدتیں دیکھ کر ہو جائے گا اور تمہاری
اور تمہاری سزا ہوگی شدتوں کو برداشت کرنا مراد نے کہہ کر زرنش کو اپنے اور قریب کیا تھا اور
.... زرنش نے آنکھیں موند لیں تمہیں

...فاطمہ کیا کر رہی ہو یا میرے پاس آؤ فرحان بیڈ پر بیٹھ کر چلایا تھا

بس یہ یونیفورم پریس کر رہی تھی ہانیہ کا آ رہی ہوں فاطمہ نے یونیفورم الماری میں رکھتے
...ہوئے کہا تھا

... تمہیں پتا ہے تم ظالم بیوی ہو فرحان نے منہ بنا کر کہا تھا

....ہائے اللہ میں نے کیا کر دیا فاطمہ فرحان کے ساتھ بیٹھ کر بولی تھی

دور دور بھاگتی ہو مجھ سے جیسے کے میں نے تمہیں کھا جانا ہے فرحان نے فاطمہ کو اپنی طرف کھینچ کر کہا تھا

...آپ پھر شروع ہو گئے فاطمہ نے گھورتے ہوئے کہا تھا

نہیں تو تم شروع ہی کہاں ہونے دیتی ہو فرحان فاطمہ کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے
...کہا تھا

.... بس کر دیں آپ ہمیشہ اپنی مرضی کرتے ہیں فاطمہ نے دور ہو کر آنکھیں دکھا کر کہا تھا

....چلو آج تمہاری مرضی ہوگی فرحان نے فاطمہ کو بیڈ پر گرا کر کہا تھا

پیچھے فرحان کیا ہو گیا ہے فاطمہ اٹھنے لگی تو فرحان نے فاطمہ کو واپس لیٹایا تھا اور اس پر جھکا تھا.....

.....فاطمہ بھی خاموش ہو گئی تھی کیونکہ اسکی اب چلنے والی تو تھی نہیں

احسن مجھے گھر جانا ہے الفت ایک گھنٹے سے یہ ہی ایک جملا وقفے وقفے سے بول رہی
.... تھی

ارے احسن کی جان میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں بس کچھ فارمیڈیشن ہیں پوری ہو جائیں پھر
.... چلتے ہیں احسن نے سوپ الفت کے منہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا

تو جلدی کریں نا اور میں نے لاہور نہیں جانا ہمارے پورا نے والے فلیٹ میں ہی ٹھیک
... ہیں ہم الفت نے منہ بنا کر ایک اور فرمائش کی تھی

اوکے ڈن اور حکم میری جان احسن نے ٹیشو سے منہ پر لگا سوپ صاف کرتے ہوئے کہا
...تھا

.....مجھے نیند آئی ہے الفت نے آدھی آنکھیں بند کر کے کہا تھا

...او کے سو جاؤ احسن نے بادل ساڈ میں رکھ کر کہا تھا

...ایسے نہیں ویسے ہی سونا ہے الفت نے احسن کے سینے کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا

گھر جانے کے بعد آج کی رات ایسے سو جاؤ پلیرز احسن نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا
کیونکہ کل سے الفت کا مزاج ہی ایسا ہو رہا تھا چھوٹی چھوٹی بات پر ضد بحث اور چڑھ رہی
..... تھی

... نہیں نا پلیززز الفت نے اب تھوڑا چلا کر کہا تھا

....او کے او کے میں آیا احسن نے الفت کو بگڑتے دیکھا تو اسکی طرف بڑھا تھا

...ایک منٹ میں ابھی آیا احسن کہ کر باہر کی جانب بڑھا تھا

تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو ہاتھ میں پکڑا موبائل جیب میں ڈالا تھا اور ساتھ ہی لیٹ گیا
... تھا

یہ یہاں درد ہو رہا ہے الفت نے ہاتھ میں لگی ڈریپ کی طرف اشارہ کیا تو احسن نے وہ
....ڈریپ نکال دی تھی

...آؤ احسن نے ساتھ لیٹ کر الفت کو اشارہ کر کے کہا تھا

الفت آدھی احسن پر اور آدھی بیڈ پر تھی سر احسن کے سینے پر تھا اور ایک ہاتھ بھی اور
ایک پاؤں احسن پر تھا بیڈ تھوڑا چھوٹا تھا پر احسن نے کچھ نہیں کہا تھا آرام سے الفت
... کے بالوں میں ہاتھ گھوما رہا تھا اور الفت نے آنکھیں موند لیں تھیں

حارث مجھے تو جانے دیں آپ صبح نشین کی آنکھ کھلی تو خود حارث کے حصار میں پایا تھا
... اور اب دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی

... نہیں نا آج چھوٹی ہے تو پلیز سونے دو حارث نے مزید گرفت مضبوط کر کے کہا تھا

نہیں حارث مجھے گھر کا کام کرنا ہے نوشین بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھی پھر
.... بولی تھی

نوشی میری جان اگر اب تم بولی نا میں وہ کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا جس کا ابھی ارادہ
نہیں رکھتا میں اور وہ کرنے سے یقیناً تمہیں بھی مسئلہ ہوگا حارث نے آنکھیں کھول کر
.... کہا تھا اور پھر آنکھیں موند لیں تمہیں

آپ ہیں ہی ایسے ہمیشہ اپنی من مانی کرتے ہی بعد میں مجھے ہی مشکل ہوگی کام کرنے
... میں نوشین بنا بریک والی گاڑی کی طرح شروع ہو گئی تھی

حارث نے غصے میں اپنے لب بھینچے تھے پھر نوشین کے ہونٹوں پر جھکا تھا نوشین کو تو
امید نا تھی وہ اپنا کہا سچ کر کے دیکھائے گا نوشین اب مسلسل حارث کو پیچھے کرنا چاہ رہی
..... تھی پر حارث کہاں اب پیچھے ہونے والا تھا گویا نوشین نے آنکھیں ہی موند لیں تمہیں

صبح مراد کی آنکھ کھلی تو نظر سینے پر لیٹی زرنش پر پڑی تھی مراد نے زرنش کے چہرے کو ایسے چھو کر دیکھا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ وہ واپس آگئی پھر گزری رات کو سوچ کر.... ایک جاندار مسکراہٹ چہرے پر آئی تھی

زرنش نیند میں ہلی تھی دوسرے ہی لمحے ویسے ہی لیٹ گئی تھی مراد نے زرنش کے.... ماتھے پر بوسا دیا تھا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا

مراد جب فریش ہو کر آیا تو زرنش ابھی بھی سو رہی تھی مراد نے کیسی کام سے باہر جانا تھا پر وہ زرنش کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ مراد نے پوری رات نہیں سونے دیا.... تھا اسے

... ابھی وہ کاغذ رکھتی پیچھے لکھا ہوا کچھ نظر آیا تھا

سوچ رہی ہوگی کہ یہ بات میسج پر بھی کہہ سکتا تھا پر یہ مسکراہٹ کیسے آتی پھر تمہارے
..... چہرے پر

زرنش نے پڑھا تو چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ آئی تھی اور کاغذ رکھ کر واش روم کی
..... طرف بڑھی تھی

... اسماء اسماء سلمان روم میں کھڑا چلا رہا تھا

کیا ہوا ہے سلمان یہ رہی عانیہ کے پاس اسماء نے عانیہ کو جھولے میں لیٹاتے ہوئے
.... کہا تھا

کبھی مجھ پر بھی دیہان دے دیا کرو یا یہ دیکھو میرے کپڑے پریس نہیں ہیں سلمان
... نے کپڑے اسماء کے آگے لہرا کر کہا تھا

یہ شہزادی بھی آپکی ہی جناب رات میں آپ سکون نہیں کرنے دیتے اور دن میں یہ
... اسماء نے کپڑے لیتے ہوئے کہا تھا

... ہائے تمہاری یہ ادا اس ادا پر تو میں فدا سلمان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

فالتونا بولیں سلمان جائیں آپ نہائیں میں کپڑے دیتی ہوں اسماء نے سلمان کا موڈ
... بدلتا دیکھا تو بات بدلی تھی

... نہیں اب موڈ نہیں ہے سلمان نے اسمائی کو اپنے حصار میں لے کر کہا تھا

نہیں جائیں نا آپ پلیزز الفت نے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا
....تھا

ارے میری جان بس نماز پڑھنی ہے پھر تمہارے ساتھ ہوں احسن نے الفت کا منہ
....ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا تھا تو الفت نے احسن کی قمیض چھوڑی تھی

میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں احسن نے کہہ کر الفت کے ماتھے پر بوسا دیا تھا اور باہر کی
.....جانب بڑھا تھا

مراد چیف سے ملنے گیا تھا پر چیف کا کچھ پتا ہی نا تھا پورا دن انتظار کرنے کے بعد آخر
...تھک کر وہ اٹھا تھا اور گھر کیلئے روانہ ہوا تھا

ہاں آئی تھی کال اور میں نے کہ دیا کہ میں نے تو بہت کہا کہ کہیں نہیں جانا امی والوں کے پاس چلتے ہیں پر شاہ میری کہاں سنتے ہیں زرنش نے آنکھوں میں شرارت... لے کہا تھا

اچھا جی یہ بات ہے چلو کوئی بات نہیں ہے ہم ایک کام کرتے ہیں کھانا کھانے کے بعد گھر ہی چلتے باقی کا وہاں جا کر سوچیں گے پھر سوچ لینا کل صبح دیر سے تم ہی اٹھنے والی... مراد نے بے باقی سے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا جس کی زرنش کو امید بھی نا تھی

میں مذاق کر رہی ہوں شاہ میں نے امی کو ایسے کہ کر کہاں جانا ہے زرنش نے آنکھیں دکھا.... کر کہا تھا

... یہ ہوئی نا میری بیوی ہونے والی بات مراد نے گال کھینچ کر کہا تھا

...کہاں گئے تھے؟؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

چیف سے ملنے پر چیف نے تو محبوبہ جیسے انتظار کروایا اور پھر بھی نا آیا مراد نے یہ فقرہ
... ایسے کہا تھا جیسے واقعی محبوبہ سے ملنے گیا ہو

...باہا باہا کال کرنی تھی نازنش نے کہا تھا

کی تھی کال تب بتایا انہوں نے کہ وہ ترکی گئے ہیں اپنی فیملی کے پاس کل انکی وائف کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اس لئے رات کی فلائیٹ لے کر ہی چلے گئے تھے واپسی بھی دو تین بعد ہے تب تک ہمیں یہ جو چمچے ہیں قاسم خان کے انکی جو گواہی ہے انکو ریکارڈ کرنا ہو گا تا کہ بعد میں کوئی پرا بلم نا ہو کیونکہ جتنے اچھے انکے بزنس میں کیسی کا بھی شک نہیں جاتا ان پر کہ یہ ایسے گھٹیا کام کرتے ہونگے مراد نے کہ کر زرنش کی ... طرف دیکھا تھا

اچھا بھوک لگی ہے جلدی کھانا لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں مراد کہتا ہوا روم کی طرف بڑھا
... تھا

..... ٹھیک ہے ... زرنش کہہ کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی تھی

..... تھوڑی دیر بعد

کھانا بہت ٹیسی تھا ویسے اس ایک سال میں کافی کالا کر دیا تھا میری جدائی نے تمہیں
اب دیکھو کتنی گوری ہو گئی واپس بس ایک رات میرے پاس رہی ہو سوچو اگر باقی راتیں
بھی میرے ساتھ گزارو گی تو کتنی گوری ہو جاؤ گی مراد نے اپنے منہ پر آئے بال پیچھے
.... کرتے ہوئے کہا تھا

نہیں ہونا اور گوری مجھے اگر ایسے بی کہتے رہے نا شاہ تو یاد رکھنا میں نے امی والوں کے... پاس چلی جانا ہے ڈرا رہے ہو مجھے تم اور کچھ نہیں زرنش نے منہ بگاڑ کر کہا تھا

شاید کل رات کی شدتیں بھول گئی ہو جو واپس دور جانے کی بات کر رہی ہو مراد نے اس... بار سنجیدگی سے کہا تھا

نہیں بھولی کچھ بھی سب یاد ہے تمہاری باتیں تمہارا ہر عمل اس بات کا منہ بولتا ثبوت.... ہے کے کتنی تکلیف سے گزرے ہو تم زرنش نے مراد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

پر تمہیں فکر نہیں ہے نا میری نا میرے جذبات کی اور نا میری تکلیف کی مراد کہ کر رکا.... نہیں تھا زرنش کا ہاتھ جھٹکتا روم میں چلا گیا تھا

...اففف پھر ناراض کر دیا اب منا جا کر زری زرنش نے اپنا سر پیٹ کر کہا تھا

زرنش تھوڑی دیر بعد جب روم میں آئی تو شاہ نے فوراً موبائل رکھا تھا اور لائٹ اوف کر کے لیٹ گیا تھا

...شاہ تم ناراض ہو مجھ سے؟؟ زرنش نے سوال کیا تھا

.... تمہیں فرق پڑتا ہے؟؟؟ مراد نے الٹا زرنش نے سوال کر لیا تھا

سوری نا شاہ مذاق کر رہی تھی کون سا بچہ میں جا رہی تھی میں زرنش پاس بیٹھتے ہوئے کہا

..... تھا

....پہلے بھی کہا تھا اور چلی بھی گئی تھی مراد نے ہر الفاظ چبا چبا کر کہا تھا

....شاہ میں سوری بول رہی ہوں نازنش نے شاہ کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا تھا

یہ صحیح ہے پہلے غلطی کرو پھر معافی مانگ لو ایک چھوٹا سا ورد کہ کر سوری ... بس سوری
....شاہ بگڑتا ہی جا رہا تھا

....اچھا نا پھر کیا کروں زرنش نے شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

... نہیں کچھ نہیں کرو اور سو جاؤ مراد کہ کر لیٹ گیا تھا

اچھا ٹھیک ہے زرنش نے بھی بات ختم کرنی چاہی تھی اور دوسری سائڈ جا کر لیٹ گئی
.... تھی

اچھا جی اتنی آسانی سے پورا سال ترپایا ہے اتنی جلدی معافی نہیں ملتی مراد کہتا ہوا زرنش
..... پر جھکا تھا

یہ ایک ہفتہ زرنش والوں کیلئے کافی ٹف گزرا تھا کیونکہ انہوں نے دن رات ایک کر دیئے
تھے ثبوت ڈھونڈنے میں پر ایسا کوئی ٹھوس ثبوت پھر بھی نال پایا تھا ہر کام اتنے اچھے
.... سے کیا کرتا تھے قاسم خان کے گویا ٹریننگ لی ہو اس نے

شاہ کل ڈیل ہے کیا کریں اب وہ شہباز بھی بھاگ گیا ہے کہیں قاسم خان تک نا پہنچ
جائے یار ورنہ سب ختم ہو جائے گا ہم اتنی بڑی لاپرواہی کیسے کر سکتے ہیں فرحان سرپکڑ
.... کر بیٹھا بول رہا تھا

....ہاں دیا ہے مجھے تم آگے بتاؤ مراد نے اخبار کو تھام کر کہا تھا

کل اس ڈیل میں شمشیر اور قاسم دونوں موجود ہونگے کیونکہ کے ڈیل کرنے والوں کی یہ ہی شرط ہے کہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر یہ ڈیل کریں گے رونہ نہیں اور جہاں تک مجھے اندازہ ہے وہ دونوں ایک ساتھ ضرور آئیں گے سر مقابل نے موبائل میں ہاتھ ...چلاتے ہوئے کہا تھا

.... دونوں نے منہ پر ماسک لگا رکھا دیکھنے میں ایسا لگ رہا تھا جیسے اجنبی کھڑے ہوں

...ٹھیک ہے تم خیال رکھنا اپنا اور بیٹا کیسا ہے تمہارا مراد نے اگلا سوال کیا تھا

بہت اچھا ہے بس اپنی ماں کو مس کرتا ہے بہت مقابل نے کہ کر موبائل جیب میں
.....ڈالا تھا

.... بہت جلد ہی ملوا دینا مراد کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا

.... اور اسکو اسکے بابا سے بھی ملواؤں گا وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا

کیا ہوا ہے شاہ کیا سوچ رہے ہو تم کھانا کھاتے وقت بھی دیہان تمہارا نا جانے کہاں تھا
... زرنش نے لیپ ٹاپ پکڑتے ہوئے کہا تھا

سوچ رہا ہوں کیا چیز ہیں آخر یہ قاسم اور شمشیر کب تک ہماری جان چھوڑیں گے یہ جب لگتا ہے کہ یہ کیس بس اب ختم ہو جائے گا نئے سرے سے بات سامنے آ جاتی ہے ان دونوں میں اب جب لاہور گیا تھا وہاں بھی پتا کیا تھا انکے بارے میں وہاں تو کوئی انکے خلاف سنتا تک نہیں ہے انکا کہنا ہے کہ قاسم اور شمشیر جیسے رحم دل انسان کہیں ہے ہی نہیں انہوں نے انہیں لوکریاں دلوائیں ہیں ہیں انہیں اور رہنے کیلئے گھر نہیں تھے وہ بھی دلوائیں ہیں وہ لوگ تو اپنی جان دینے کیلئے تیار ہیں ان دونوں کیلئے اب میری یہ سمجھ سے باہر ہے ایک طرف یہ ہمارے ملک کی بیٹیوں کو فروخت کرتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے ملک میں رہنے والوں کی مشکلیں بھی ختم کر رہے ہیں مراد نے زرنش کو اپنے حصار میں لے کر کہا تھا

میری بات ہوئی تھی ملائکہ اور مقدس سے بتایا تھا انہوں نے قاسم خان کے بارے میں یہ واقعی جانی مانی ہستی سے تعلقات رکھتے ہیں بابا نے بھی بتایا تھا یہ دونوں پہلے تو انکے دلوں میں اپنی جگہ بناتے ہیں گھر والوں کے بارے میں ساری معلومات لیتے ہیں پھر

انکے گھر میں موجود جوان بیٹیوں کو غائب کروا دیتے ہیں اور بیچارے غریبوں کو کچھ معلوم نہیں ہوتا وہ یہ سوچ کر چپ ہو جاتے ہیں کہ لڑکی اپنی مرضی سے چلی گئی ہے وہ بھی.... اپنی عزت کی خاطر خاموش ہو جاتے ہیں زرنش نے لیپ ٹاپ سائڈ میں رکھ کر کہا تھا

انشاء اللہ اس بار یہ سب ختم کو جائے گا اور وہ دن دور نہیں ہے جب ہمارے ملک بھی.... امن ہوگا بھائی چارہ ہوگا مراد نے کہہ کر آنکھیں موند لیں تھیں

...انشاء اللہ زرنش کہہ کر مسکرائی تھی

...کورٹ میں سنوائی کب ہے شاہ زرنش نے ایک اور سوال کیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

پرسوں.... پہلے بھی ان پر کئی بار الزام لگے ہیں انہیں اس بار ٹھوس ثبوت چاہیئے کے
یہ واقعی مجرم ہیں اور اگر ایسا نا ہوا تو نیکسٹ ٹائم وہ ہماری بات کا یقین بھی نہیں کریں
.... اور گرفتار کرنے کی بھی اجازت نہیں دیں گے مراد نے کہ کر زرنش کی طرف دیکھا تھا

اچھا چلیں نماز کا وقت ہو رہا ہے نماز پڑھ لیں پھر کل بہت کام ہیں زرنش کہ کر اٹھی
... تھی

.... ہاں صحیح ہے مراد کہ کر اٹھا تھا اور باہر کی جانب بڑھا تھا

کیا ہوا ہے فرحان کافی ڈسٹرب لگ رہے ہو فاطمہ نے چائے کا کپ فرحان کی طرف بڑھا
.... کر کہا تھا

فرحان نے ہانیہ کا اپنی ایک طرف لیٹا لیا تھا اور دوسری طرف فاطمہ کو کیونکہ وہ جانتا تھا..... اب ہانیہ چپ نہیں ہونے والی جب تک وہ سونا جائے

اس ایک ہفتے میں الفت بھی کافی حد تک ٹھیک ہو گئی بلکہ یوں کہیں کے احسن نے الفت کو سنبھال لیا تھا جس کی وجہ سے وہ احسن کے آس پاس ہی رہتی تھی یہاں تک کے آفس بھی ساتھ جاتی تھی اب ان سب میں وہ اپنی امی کو بالکل ہی فراموش کر چکی تھی حسنین صاحب سے بھی بات کرتی تھی تو صرف بزنس کے حوالے سے یہ بات احسن.... نے شدت سے محسوس کی تھی

.... الفت.... الفت.... احسن نے ٹائی کو سائڈ میں رکھتے ہوئے پکارا تھا

... جی... الفت روم سے باہر آتے ہوئے بولی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

نہیں بیگم میں فریش ہی ہوں اگر مجھے احسن نے ہونٹوں کو گول کر کے معنی خیز انداز
.... میں کہا تھا

... رہنے دیں فریش ہونے کے ضروت ہے آپکو الفت کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

.... ظالم بیوی احسن نے چلا کر کہا تھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا

..... تھوڑی دیر بعد

... چلیں الفت نے حجاب کو سیٹ کرتے ہوئے کہا تھا

نہیں کچھ کمی ہے تیار ہونے میں احسن نے الفت کے قریب ہو کر کہا تو الفت نے
... حیرانی سے احسن کو دیکھا تھا

....کیا کمی ہے الفت نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا

....بتاتا ہوں احسن کہ کمر الفت کے ہونٹوں پر جھکا تھا

احسن بہت بگڑتے جا رہے ہیں آپ الفت کو جب احسن نے چھوڑا تو الفت نے غصے سے آنکھیں نکال کر کہا تھا

اور اس کی وجہ تم ہو میری جان خیر اب کمی پوری ہو گئی بلش کرنے کی وجہ سے گال لال... ہو گئے ہیں بس اسکی ہی کمی تھی احسن نے کہ کمر الفت کی گال پر بوسا دیا تھا

....چلیں اب الفت نے کہا تو احسن نے ہاتھ آگے بڑھایا اور الفت نے تھام لیا تھا

... ابھی بیٹھے حسنین صاحب والے بات ہی کر رہے تھے جب ڈور بیل بجی تھی

... ارے آ رہا ہوں آ رہا ہوں حسنین صاحب نے روم سے نکل کر کہا تھا

... حسنین صاحب نے دروازہ کھولا تو چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

... اسلام و علیکم ابو کیسے ہیں آپ الفت نے چمکتے ہوئے گلے لگ کر پوچھا تھا

.... میں ٹھیک ہوں میری بچی کیسی ہے حسنین صاحب نے بھی مسکرا کر پوچھا تھا

... اسلام و علیکم احسن نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

....وعلیکم اسلام حسنین صاحب نے گلے لگا کر کہا تھا

اسلام وعلیکم یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا؟؟ حمیدہ بیگم نے تینوں کو دروازے پر
...کھڑے دیکھ کر کہا تھا

....وعلیکم اسلام الفت اور احسن نے جواب دیا تھا اور الفت گلے لگ گئی تھی

....شکر یاد آگئی ماں کی بھی حمیدہ بیگم نے شکوہ کیا تھا

آئے ایم سوری امی اب ایسا نہیں ہوگا الفت نے مسکرا کر کہا تھا اور سب اندر کی جانب
....بڑھے تھے

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

احسن کل کا کیا ارادہ ہے کل کی میٹینگ تم اکیلے کر رہے ہو یا ساتھ میں بھی چلوں؟؟
.... حسنین صاحب نے چائے ہاتھ میں لے کر کہا تھا

نہیں ابو کل تو میں شاہ کے ساتھ جانے والا ہوں احسن نے کہا تو حسنین صاحب نے
.... حیرانی سے دیکھا تھا

... کیوں کل انہوں نے کہاں جانا ہے؟؟؟ حسنین صاحب نے پوچھا تھا

... کچھ کام سے جانا ہے احسن نے کہا تھا

... اچھا کب تک آ جاؤ گے پھر؟؟؟ حسنین صاحب نے پھر پوچھا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

ابو شام تک آ جاؤں گا میں فکر نہ کریں آپ احسن نے کہا تو حسنین صاحب نے مثبت میں
.... سر ہلایا تھا

... کھانا لگ گیا ہے آ جائیں ابو آپ دونوں الفت نے ڈرائنگ روم میں آکر کہا تھا

.... اچھا آتے ہیں ہم حسنین صاحب نے کہا تو الفت باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

اسماء یار کیا ہو گیا ہے جلدی چلو نا آج قسمت سے تمہاری خواہش پوری ہو ہی رہی ہے تو
.... تم اتنی دیر کر رہی ہو سلمان نے عانیہ کو گود میں لیتے ہوئے کہا تھا

.... بس آئی اسماء نے روم سے ہی جواب دیا تھا

....کیسا چل رہا ہے بزنس فرقان صاحب (سلمان کے ابو) نے چائے پیتے ہوئے پوچھا تھا

...بہت اچھا سلمان نے عام سے لہجے میں جواب دیا تھا

سلمان کی نظر سامنے سے آتی اسماء پر پڑی تھی جو ہنس ہنس کر نمرہ بیگم (سلمان کی ...امی) سے بات کرتی ہوئی آرہی تھی

...کیا بات ہے امی لگتا ہے کچھ کام ہے سلمان نے طنزیہ ہنس کر کہا تھا

کیسی باتیں کر رہے ہو سلمان کیا میں تب ہی تم سے ایسے بات کرتی تھی جب مجھے کوئی ...کام ہوتا تھا نمرہ بیگم کو اب افسوس ہوا تھا

نہیں امی میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا اور میں تو یہ دیکھ کر حیران ہوں آپ تو اسماء کو دیکھنا تک نہیں چاہتی تھیں پھر آج کیا ہوا ہے ایسا ہے جو اس بدکردار کو اپنی بہو.... مان لیا سلمان نے نمرہ بیگم کے کہے لفظ دہرائے تھے

بس کر دو سلمان کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو اسماء نے بات بگڑتی دیکھی تو فوراً بولی... تھی

.... سلمان نے آنکھیں دیکھائیں تھی اسماء کو تو اسماء نے منک جھکا لیا تھا

سلمان بات یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم میری بہو اور پوتی کے ساتھ یہاں ہمارے..... پاس آکر رہو فرقان صاحب نے کہا تو سلمان نے حیرت سے دیکھا تھا

...کیا یہ آپ کہہ رہے ہیں ابو سلمان نے حیرت سے پوچھا تھا

کیا ہو گیا ہے سلمان جو بھی ہو کچھ دن کی ناراضگی تھی تم دونوں نے کام ہی ایسا کیا تھا تو
.... ظاہر سے بات ہے غصہ تو آنا تھا نامرہ بیگم نے کہا تھا

.... ٹھیک ہے امی مان لیتے ہیں سلمان نے گویا بات ہی ختم کی تھی

..... چلیں اب کھانا کھالیں اسماء نے کہا تو سب کھانے کیلئے اٹھے تھے

احسن صبح الفت کو فلیٹ میں چھوڑ کر شاہ کے پاس چلا گیا تھا اور فرحان بھی وہیں پہنچ
.... گیا تھا

....کیا پلین ہے پھر شاہ؟؟ فرحان نے بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا

...کیا پلین ہونا ہے یہ رہا ٹھوس ثبوت شاہ نے لیپ ٹاپ فرحان کے آگے کر کے کہا تھا

یہ تو خان بابا ہیں یار میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ خان بابا کی جان کو کوئی نقصان نہیں
...ہونا چاہیئے احسن نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا

فکر نا کر بیٹا تبھی ساتھ لے کر جا رہا ہوں جب اصلیت سے واقف ہونا تو خود کی جان سے
...مارنا چاہے گا اسے شاہ نے طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر کہا تھا

...کیا بکواس کر رہا ہے شاہ میرے باپ کی جگہ ہے یہ شخص احسن کو اب غصہ آیا تھا

بھول مت یہ تیرا سوتیلہ باپ نا جانے کتنے بیٹوں کے باپ کو چھین چکا ہے شاہ نے
... غصے سے چلا کر کہا تھا

.... کیا ہو رہا ہے یہاں اس سے پہلے احسن کچھ بولتا زرنش وہاں آئی تھی

... کچھ نہیں چلیں کیا؟؟ شاہ نے بات بدلی تھی

.... ہاں چلو زرنش کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھی تھی

.... یار تم لوگوں کا تو بنتا ہے جانا مجھے کیوں لے کر جا رہے ہو احسن نے چڑھ کر کہا تھا

... پتا چل جائے گا شاہ نے کہ کر باہر کی جانب دیکھا تھا

تھوڑی دیر میں وہ تینوں فارم ہاؤس کے باہر رکے تھے جہاں ہر طرف سناٹا تھا ایسا لگ
.... رہا تھا جیسے یہاں کبھی کوئی آیا ہی نا ہو

... کیا یہاں ہوگی ڈیل احسن نے حیرانی سے پوچھا تھا

.... ہاں شاہ کہتا ہوا باہر نکلا تھا اور پیچھے ہی گریا اور فرحان بھی تھے

ٹیم تھوڑی دیر میں آجائے گی یاد رہے ہمیں یہ نہیں پتا کے اندر کتنے لوگ ہیں تو جو بھی
.... کرنا ہے ہمیں سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا مراد نے سمجھانے کے انداز میں کہا تھا

میں اس طرف جاتی ہوں شاہ تم اور فرحان بھائی اس طرف جاؤ زرنش نے کہہ کر آگے
... قدم بڑھائے تھے

... نہیں فرحان اسکے ساتھ جاؤ مراد کہتا ہوا دوسری جانب بڑھ گیا تھا

یہ میاں بیوی مجھے پاگل کریں گے کیسی دن احسن تو میرے ساتھ چل چھوڑا نہیں فرحان
... منہ بناتے ہوئے آگے بڑھا تھا

زنش جب اندر گئی تو ایک روم کا گیٹ ہلکا سا کھلا ہوا تھا زنش نے گن تھامی تھی اور
... اس روم کی جانب بڑھی تھی

زنش نے روم میں جھانکا تو کچھ آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک سائڈ کھڑکی میں ایک شخص
... کھڑا باہر کی جانب دیکھ رہا تھا

... یہ کون ہے زنش نے بڑبڑاتے ہوئے اندر کھڑے شخص کو دیکھا چاہا تھا

...اے لڑکی کون ہو تم پیچھے سے آکر ایک آدمی نے زرنش کے ماتھے پر گن رکھی تھی

تیری ماں زرنش نے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی گن اسکے سر پر دے ماری تھی جس کی
...وجہ سے وہ آدمی وہیں بے ہوش ہو گیا تھا

.... زرنش واپس اندر دیکھا تو حیران رہ گئی تھی کھڑکی کے پاس شمشیر کھڑا تھا

وجیہ چہرہ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے کچھ بات کر رہا تھا بیشک وہ وجیہ تھا دکھنے میں
... سنجیدگی میں وہ کمال دکھتا تھا ہی پر مسکراتے ہوئے وہ اور بھی قیامت ڈھاتا تھا

کیا ہوتا ماموں اگر آپ ان سب کاموں میں نا ہوتے کس چیز کی کمی تھی آپ کو زرنش نے
... افسوس سے کہا تھا

میں تو حیران ہوں تم لوگ اتنے سیریس وقت میں بھی کیسے یہ سب کر لیتے ہو احسن
... نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

... منہ بند رکھ اور چل اپنا کام کرنے دے ہمیں مراد نے گویا بات ہی ختم کی تھی

مراد زرنش اور فرحان تینوں آگے بڑھ رہے تھے ایک کھڑکی کی ساء زرنش کھڑی ہو گئی تھی تو
.... دوسری طرف فرحان مراد قدم بڑھاتا دروازے کی جانب بڑھا تھا

... خبردار اگر کیسی نے کوئی ہوشیاری کی تو مراد نے گن شمشیر پر تان کر کہا تھا

ایک آدمی کھڑکی سے باہر کی جانب بھاگنے لگا تو وہاں فرحان کھڑا تھا فرحان نے ایک زوردار
... مکا مارا تو وہ آدمی پیچھے کی جانب گرا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

دوسرا آدمی دوسری جانب کی کھڑی کی جانب بھاگا پر وہاں زرنش کھڑی تھی زرنش نے گن
...والا ہاتھ اس آدمی کے منہ پر دے مارا تھا

..قاسم خان اور شمشیر خان تو حیرانی سے یہ سب ہوتا دیکھ رہے تھے

...ہلنا نہیں مراد نے کہا تھا

بہت اچھے سے کی غداری تم نے اپنے ملک کے ساتھ اب ہماری باری ہے اپنا فرض
...نبھانے کی پیچھے سے کبیر کی آواز گونجی تھی

....تو ابھی بھی زندہ ہے شمشیر غصے سے دھاڑا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

پر افسوس اسکی بیٹی کے بچے کو میں نے اوپر پہنچا دیا قاسم خان نے طنزیہ ہنس کر کہا
...تھا

جاننا چاہو گے جس کی جان لی تم نے وہ کس کی اولاد تھی مراد نے ایک آئبرو اچکا کر کہا
....تھا

قاسم خان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی وہ لڑکی تیری بیوی ہی تھی نا قاسم
....خان نے پوچھا تھا

نہیں وہ الفت تھی تمہارے منہ بھولے بیٹے کی بیوی جو تمہاری جان کیلئے ہم سے لڑتا
....پھرتا ہے مراد نے کہا تھا

بچ.... افسوس ہوا سن کر مجھے انجانے میں بی صبح پر غلطی تو ہوئی ہے مجھ سے جس دن اسکے ماں باپ کو مارا تھا کاش اسی دن اس کو بھی ختم کر دیتا تو وہ لڑکی اپنی پہلی... اولاد ناکھوتی قاسم خان نے کہا تو پیچھے کھڑے وجود نے دیوار کا سہارا لیا تھا

ابو یہاں کیوں آئے ہیں زرنش کھڑکی سے دور ہو کر اندر دروازے کی جانب بڑھی تھی لگے ہی لمحے ایک گولی چلی تھی زرنش کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا سانس کوئی اسکے جسم سے کھینچ رہا ہے اور لگے ہی لمحے زرنش زمین بوس ہو گئی تھی....

احسن غصے سے چلا کر آگے کی جانب بڑھنے لگا تھا جب فرحان نے احسن کو پکڑا تھا شمشیر جو کب سے موقعے کی تلاش میں تھا جلدی سے گن نکال کر کبیر پر فائر کرنا چاہا تھا پر مراد آگے آگیا تھا وہ گولی مراد کے سینے میں لگ گئی تھی مراد نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے ہی ایک شمشیر اور قاسم خان پر گولی چلا دی تھی جس کی وجہ سے وہ دونوں زمین بوس... ہو گئے تھے اور چلا رہے تھے

فرحان اور احسن مراد کی طرف بڑھے تھے فرحان اور احسن نے مراد کو اٹھایا اور باہر کی
..... جانب بھاگے تھے

گڑیا یاد آتے ہی کبیر صاحب اس کھڑکی کی طرف بڑھے تھے پر وہاں جاتے ہیں زرنش کو
..... نیچے گرے دیکھا تو بھاگ کر اسے اٹھایا تھا

ٹیم وہاں پہنچ چکی تھی اس لئے بھاگنے کے سارے راستے بند تھے اب گویا سب نے
... سیڑنڈر کرنے میں ہی اپنی عافیت جانی تھی

آرمی افسر زان سب کو لے کر انکی طے کردہ جگہ کی جانب بڑھے تھے اور فرحان احسن اور
..... کبیر صاحب کے ساتھ ہسپتال کی طرف

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

شاہ مینشن میں اب قیامت کا سما تھا دو دو جوان اولادیں ہسپتال میں زندگی اور موت کے
....درمیان لڑ رہی تھیں

تھوڑی دیر بعد جب آئی. سی. یو سے ڈاکٹرز باہر آئے تو فرحان اور کبیر صاحب انکی طرف
...بڑھے تھے

.....کیسے ہیں میرے بچے کبیر صاحب نے گھبراتے ہوئے پوچھا تھا

....آئے ایم سوری دونوں ڈاکٹرز نے منہ جھکا کر کہا تھا

آپکی بیٹی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا ویسے تو ہم نے بچانے کی بہت کوشش کی پر ہم نہیں بچا
پائے اور آپکے بیٹے کا بلڈ بہت ضائع ہوا تھا اس وجہ سے ہمیں بچا سکے ڈاکٹرز کہہ کر
...خاموش ہو گئے تھےپر وہاں موجود سب لوگوں کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا

دونوں ڈاکٹر تسلی دیتے واپس اندر کی جانب بڑھ گئے تھے اور کبیر صاحب وہیں زمین پر
.... گرنے کے انداز میں بیٹھ گئے تھے

احسن کے لاکھ منع کرنے کے باوجود فرحان نے اسے گھر جانے کا کہا تھا اور الفت کو کچھ
... بھی بتانے سے منع کیا تھا فرحان نے سوچا تھا کہ کل بتا دے گا

احسن ٹوٹے ہوئے انسان کی طرح فلیٹ میں داخل ہوا تھا اندر گیا تو گھر جیسے کاٹنے کو دوڑ
رہا تھا اتنے سالوں سے وہ اپنے ماں باپ سے نفرت کرتا آیا تھا یہ سوچ کر کے اسے
... پھینک گئے تھے اور اس قاسم خان کو اپنا سب کچھ مان بیٹھا تھا

.. احسن روم میں داخل ہوا تو سامنے الفت بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی

کیا ہوا ہے احسن کیوں ایسے رو رہے ہو الفت نے ہاتھوں کے پیالے میں احسن کا منہ
....تھام کر پوچھا تھا

تم ٹھیک کہتی تھی الفت ماں باپ کبھی برا نہیں کر سکتے اپنے بچوں کے ساتھ میں ہی
براتھا میں نے ہی تمہاری باتوں کا یقین نہیں کیا میرے ماں باپ بھی دوسرے ماں
باپ کی طرح تھے چھوڑا نہیں تھا انہوں نے مجھے مجھ سے چھین لئے گئے میرے ماں
....باپ احسن الفت کے گلے لگ کر بچوں کی طرح روتے ہوئے کہ رہا تھا

احسن ہوا کیا ہے میری طرف دیکھیں بتائیں مجھے ہوا کیا ہے الفت کی حالت اب غیر
.....ہونے لگی تھی

....احسن بچوں کی طرح رو رو کر سب بتا رہا تھا الفت کی تو آنکھیں اب باہر آنے کو تھیں

احسن سنبھالیں خود کو رونا بند کریں آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے نہ امی ابو بھی
اب خوش ہو گئے ہوں گے کے آپکو سچائی پتا چل گئی ہے ایسے رو کر خود کو اور انہیں
..... تکلیف نا پہنچاؤ الفت اب بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی

افت میں کتنا برا ہو نا اپنے ماں باپ سے ہی نفرت کرتا آیا ہوں بچپن سے احسن نے
.... الفت کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تھی

افت کے منہ سے ایک سسکی نکلی تھی گرفت اتنی مضبوط تھی کے الفت کا اب سانس
.... لینا دشوار ہو رہا تھا

میری جان ادھر دیکھو میری طرف الفت نے نرمی سے پکارا تو احسن نے الفت کی طرف
.... دیکھا تھا پر گرفت ڈھیلی نہیں کی تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

اپنا حق لیتا آیا ہے پر آج تمہیں خود کو اسکا حق دینے کی شروعات کرنی ہوگی تب ہی وہ پر
.... سکون ہوگا سمجھ رہی ہوں نا میں کیا کہ رہی ہوں حمیدہ بیگم نے کہا تھا

جی امی لگتا ہے احسن آگئے بعد میں بات کروں گی الفت نے کہ کر کال منتقل کر دی
.... تھی

... احسن آپ کھانا کھائیں گے الفت نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا

نہیں تم یہاں سو جاؤ میں دوسرے روم میں سو جاؤں گا احسن کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھ
... گیا تھا

الفت تو احسن کا یہ سلوک دیکھ کر حیران ہوئی تھی اب تو ٹھیک تھا پھر ایسا کیا ہوا تھا
..... کے اب دور جانے کی بات کر رہا تھا

...میں نے کہا تھا نے جا کر سو جاؤ احسن نے اس بار غصے میں کہا تھا

میں بھی کہ چکی ہوں کہ میں آج آپ کے ساتھ ہی سونا چاہتی ہوں اگر آپ مجھے اپنے ساتھ نہیں سونے دیں گے نا تو میں آپکو بھی نہیں سونے دوں گی الفت نے باضد ہو کر.... کہا تھا

...احسن اب غصے سے الفت کی طرف جھکا تھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ جب پاس آنا چاہوں تو آنے نہیں دیتی جب دور جانا چاہ رہا ہوں تب بھی نہیں جانے دے رہی ہو احسن نے غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا .. تھا

بیوی ہوں میں آپکی جیسے آپ مجھ پر حق رکھتے ہیں ویسے ہی میں بھی آپ پر حق رکھتی
... ہوں الفت نے نرمی سے احسن کی گردن کے گرد اپنے ہاتھ حائل کر کے کہا تھا

نہیں برداشت کر پاؤ گی مجھے آج دور ہو جاؤ پلیزز احسن نے اب نم آنکھوں سے منت
... کرنے کے انداز میں کہا تھا

برداشت کرتی تو آرہی ہو ڈیڑھ سال سے اب بھی برداشت نہیں کر پاؤں گی الفت نے
.... آنکھیں مزید چھوٹی کر کے کہا تھا

احسن نے الفت کے چہرے کو باغور دیکھا تھا پھر الفت کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور الفت
.... نے آنکھیں موند لیں تھیں

کبیر صاحب وہیں زمین پر بیٹھے تھے جب دونوں ڈاکٹر زبھاگ کر باہر آئے تھے کبیر صاحب.... نے خالی نظروں سے انکی طرف دیکھا تھا پھر منہ جھکا گئے تھے

لڑکے کو بلڈ کی ضرورت ہے آپ میں سے اے پوزیٹو

(A positive)

...بلڈ کس کا ہے ڈاکٹر نے کہا تو فرحان نے انکی طرف دیکھا تھا جیسے یقین نا آ رہا ہو

...پھر اگلے ہی لمحے فرحان فوراً بولا تھا

....میرا ہے ڈاکٹر فرحان کہتا ہوا ڈاکٹر کی جانب بڑھا تھا

...سر آپکی بیٹی اب ٹھیک ہیں تھوڑی دیر میں روم میں شفٹ کر دیں گے آپ مل لینا

میں یہ تو نہیں جانتا یہ کیسے ہوا ہے پر حیران ضرور ہو کیسے کوئی انسان ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو سکتا ہے ایک ساتھ میں موت کی خبر دی تھی اور ایک ساتھ ہی دونوں کی سلامتی کا بتایا یے بہت بہت مبارک ہو آپ تھوڑی دیر میں مل لیجئے گا اپنی... بیٹی سے ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا تھا

...ابو آپ نے سنا ہمارے بچے ٹھیک ہیں تناوش وجاہت صاحب کی طرف بڑھی تھی ہاں میرے بچو ٹھیک ہیں وہ حور عین بیگم اور تناوش بیگم گلے لگیں تھیں اور شکرانے کے نفل ادا کرنے کیلئے چلی گئیں تھیں

وجاہت صاحب کبیر اور ولید کے ساتھ وہیں تھی جب فرحان خون دے کر واپس آیا... تھا

...کیا کہا ڈاکٹر نے کبیر صاحب نے پوچھا تھا

خطرے کی کوئی بات نہیں ہے تھوڑی دیر میں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر مل سکتے
...ہیں فرحان نے جواب دیا تھا

تم گھر جاؤ اور آرام کرنا ضرورت ہوئی تو بلائیں گے بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہو وجاہت
...صاحب نے اپنائیت سے کہا تھا

...پر دادا ابھی بھی شاہ آگے فرحان کچھ بولتا اس سے پہلے ہی وجاہت صاحب بولے تھے

کیا کہا ہے تمہیں چہرہ دیکھو اپنا کتنا مرجھا گیا ہے کچھ گھنٹوں میں ہی تمھوڑا آرام کرو اور صبح آ جانا اب دونوں ٹھیک ہیں وہ وجاہت صاحب نے اس بار تمھوڑے سخت لہجے میں کہا

...تھا

ہاں ابو ٹھیک کہ رہے ہیں فرحان تم آرام کرو ولید صاحب نے کہا تو فرحان مثبت میں سر
..... ہلا کر وہاں سے چلا گیا تھا

ولید صاحب نے منتیں کر کے حور عین تناوش اور وجاہت صاحب کو بھی گھر بھیج دیا تھا پر
..... خود بے چین سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہے تھے

.....نہیں تو ولید صاحب اور کبیر دونوں کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی

* * * * *

فاطمہ ہانیہ کے سونے کے بعد اپنے روم سے باہر آئی تھی جب فرحان کو اندر آتے
...دیکھا

...اسلام و علیکم فاطمہ نے سلام کیا تھا

...وعلیکم اسلام فرحان نے مختصر سا جواب دیا تھا چہرے سے وہ کافی تھکا تھکا لگ رہا تھا

...فرحان آپ ٹھیک ہیں نا فاطمہ بھی فرحان کے پیچھے ہی روم میں گئی تھی

ہاں سب ٹھیک تم کھانا لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں فرحان کہتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف
..... بڑھاتا تھا

....فاطمہ بھی کچن کی طرف بڑھی تھی

دونوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا تھا فرحان نے آج ہونے والی ساری بات فاطمہ کو بتا تھی جس کی وجہ سے فاطمہ کی حالت خراب ہونے لگی تھی اور ضد کرنے لگی تھی کے زرنش والوں کے پاس جائے گی پر فرحان کے سمجھانے پر سمجھ گئی تھی اور خاموش ہو گئی تھی....

....کیا ہوا ہے فاطمہ کیا سوچ رہی ہو فرحان نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا تھا

بھائی اور گریٹا دونوں ٹھیک ہیں نا فاطمہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا....

....ہاں ٹھیک ہیں اب دونوں فکر نا کرو فرحان نے فاطمہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا تھا

... ہم چلیں گے نا فاطمہ نے ایک اور سوال کیا تھا

... ہاں ضرور فرحان نے کہ کر فاطمہ کے گال پر بوسا دیا تھا

... مجھے نیند آئی ہے فاطمہ نے کہ کر آنکھیں موند لیں تھیں

..... فرحان نے پہلے فاطمہ کی آنکھوں پر بوسا دیا تھا پر دوسری گال پر

..... سو جاؤ فرحان کہتا ہوا فاطمہ کے ہونٹوں پر جھکا تھا

سلمان ایسے کیوں بات کی تھی آپ نے امی والوں کے ساتھ اسماء پھر کل والی باتیں
... لے کر شروع ہو گئی تھی

تم پھر شروع نہیں ہونا پلیزز میں کہ چکا ہوں کے میں اب اس گھر میں نہیں جاؤ گا اگر
تم اپنا گھر خراب کروانا چاہتی ہو تو ضرور ہم اس گھر میں جائیں گے سلمان غصے سے کہتا
... وہاں سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا تھا

... سلمان مان جائیں نے میری خوشی کیلئے پلیزز اسماء نے اب منت کی تھی

.... ٹھیک ہے سلمان نے کہا تو اسماء کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی

اسماء سلمان کو یہ بات کل سے کئی بار کہ چکی تھی اس لئے سلمان نے وہاں جانے میں
.... ہی اسماء کی خوشی دیکھی تو مان گیا تھا

اب اس کھانے کا کیا کروں میں ضائع بھی نہیں کر سکتی حارث کبھی ایسے کرتے تو نہیں ہیں اور میرے بنا تو سوتے بالکل بھی نہیں پھر آج کیسے سو گئے کچھ تو گر ٹوڑ ہے نوشین....

نوشین روم میں گئی تو حارث آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا نوشین نے پاس جا کر حارث کو
...پکارا تھا پر حارث ویسے ہی لیٹا رہا

حادثہ اٹھ جائیں نا میرے ساتھ مذاق نا کریں آپ پلیز مجھے پتا ہے آپ سو نہیں رہے
نوشین نے کہ کر ہاتھ ہلایا تھا پر حادثہ کا ہاتھ بیڈ سے نیچے ایسے گرا تھا جیسے جان ہی نا
ہو...

حادثہ کیا ہوا ہے آپکو میرے ساتھ ایسا مذاق ناکریں پلیزز مر جاؤں گی میں بھی نوشین
... اب مسلسل ہلا کر روتے ہوئے کہہ رہی تھی

...نوشین نے رونا شروع کیا تو حارث اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور نوشین کو گلے لگایا تھا

ارے میری جان رونا نہیں مذاق کر رہا تھا حارث نے جب کہا تو نوشین ایک پل کیلئے
.... خاموش ہوئی تھی

.....چٹاخ

نوشین نے ایک زوردار تھپڑ حارث کے منہ پر دے مارا تھا جس کی وجہ سے حارث کا منہ
.... دوسری طرف گھوم گیا تھا

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

مذاق لگتا ہے آپ کو یہ سب ہاں جان نکل رہی تھی میری نوشین گریبان سے پکڑ غصے
سے دھاڑی تھی حارث تو حیران ہو گیا تھا اتنی معصوم دکھنے والی لڑکی نے اتنا زوردار تماچا
..... منہ پر مارا تھا

.... اگلے ہی لمحے نوشین حارث کے گلے لگ کر رونے لگ گئی تھی

میں ٹھیک ہوں میری جان تمہیں اپنے ساتھ لے کر ہی مروں گا اکیلا نہیں چھوڑوں گا
اس ظالم دنیا میں تمہیں حارث نے کہہ کر نوشین کے گرد اپنے ہاتھ حائل کئے تھے اور اپنی
.... گرفت مضبوط کی تھی

مجھے لگا تھا آپ میرے ماما پاپا کی طرح مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہیں آئندہ ایسا مذاق ناکرنا نا آپ
... پلیز نوشین نے روتے ہوئے کہا تھا

... کبھی نہیں کروں گا پکا حارث نے کہ کر نوشین کے ماتھے پر بوسا دیا تھا

... کھانا کھائیں بھوک لگی ہے نوشین نے حارث کا موڈ بدلتا دیکھ کر فوراً کہا تھا

... ہاں چلو حارث بدمزہ ہوا تھا

..... دونوں نے ساتھ کھانا کھایا تھا اور سونے چلے گئے تھے

مراد اور زرنش کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا تھا دونوں کی حالت پہلے سے کافی بہتر
.... تھی

از قلم نازش لیاقت

NOVEL BANK

محبت میں نہیں کرتی

...کیسی ہو زرنش ضد کر کے مراد کے پاس آئی تھی جب پاس بیٹھی تو مراد نے پوچھا تھا

.... تم جیسی ہوں زرنش نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

کچھ دنوں کی بات ہے میری جان کر لو مزے پھر سے سزا شروع ہوئی ہے تمہاری مراد
.... نے کہا تو زرنش مسکرائی تھی

تمہاری ہر سزا صرف میرے لئے ہے جو مجھے قبول ہے پر کبھی دور نہیں جانا مجھ سے
... پہلے ہی بہت ترپٹی ہوں زرنش نے کہ کر مراد کا ہاتھ تھاما تھا

مجھے تو چلو گولی لگی تھی چٹی باندری تمہیں کیا ہوا تھا کے گر گئی تھی مراد نے اپنی ٹون میں
... واپس آکر کہا

زرّش مسکرائی تھی پھر اگلے ہی لمحے مسکراہٹ غائب کر کے زرّش منہ پر سنجیگی لائی تھی

پھوڑ ہی رہنا ہمیشہ جا رہی ہوں میں زرنش خفگی سے کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

اچھا نا تحفہ تو دیتی جاؤ مجھے مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا پر زرنش تو جا چکی تھی مراد نے مسکرا آنکھیں موند لیں تھیں

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank